التماس

جناب احسن صاحب مارہروی نے ایک مدت کی کاوش اور مختلف نسخوں کی تلاش اور مقابلے کے بعد کلیات ولی کا نسخہ مرتب کیا اور اس پر بہت بسیط مقدمہ لکھا۔ انجمن ترقی اردو نے اس کی طبع و اشاعت کا بیڑا اٹھایا لیکن اس نسخے کی تکمیل کے خیال سے مجھے اس میں کچھہ ترمیم اور بہت کچھہ اضافہ کرنا پڑا۔

مقدمہ ضرورت سے زیادہ طویل تھا اور اس میں بعض غیر ضروری بحثیں آگئی تھیں جو خارج کرنی پڑیں اور صرف وہی حصہ باقی رکھا جو (ولی) کے کلام کے لئے ضروری تھا۔

جب کتاب چھپنی شروع ہوئی اور بعض مقامات پر مجھے شبہ ہوا اور میں نے اُن مقامات کو اپنے قلمی نسخوں سے مقابلہ کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اختلاف نسخ اس سے کہیں زیادہ ہے جو جناب احسن نے اپنے نسخوں میں دکھایا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ولی کا کچھہ کلام ایسا بھی ہے جو احسن صاحب کو دستیاب نہیں ہوا اور اِن نسخوں میں موجود ہے۔ اس لئے کتاب کے ساتھہ دو ضمیمے شامل کرنے کی ضرورت پڑی۔

پہلا ضمیمہ اُس کلام کا ہے جو میرے اور انجمن کے نسخوں میں ہے اور احسن صاحب کے مرتبہ نسخے میں نہیں۔ یہ تمام کلام ضمیمے کی صورت میں کتاب کے ساتھہ شایع کردیا گیا ہے اور جو کچھہ اختلاف نظر آیا یا کوئی مفید بات معلوم ہوئی یا کسی نسخے کے حاشیے پر کوئی کام کی چیز نظر آئی وہ بھی حاشیے میں لکھہ دی گئی ہے۔

دوسرا ضمیمہ اختلاف نسخ کا ہے۔ یہ اختلاف اس کثرت سے نکلے کہ ابتدا میں اس کا سان گمان بھی نہ تھا۔ ہوتے ہوتے یہ ضمیمہ اچھی خاصی کتاب ہوگئی ہے جو پورے ۱۵۶ صفحے پر ہے۔ آئندہ صفحوں میں ان تمام قلمی نسخوں کی فہرست درج کردی گئی ہے جن سے اختلافات کی فہرست بنانے میں مدد لی ہے اور ہر نسخے کے متعلق اس کی خصوصیات اور سنہ کتابت وغیرہ بھی لکھہ دیا گیا ہے۔ جن صاحبوں کو کبھی قلمی نسخوں سے سابقہ پڑا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ قلمی نسخوں کی صحت اور مقابلے میں کیسی کچھہ کھکھیڑ اُٹھانی پڑتی ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قدیم قلمی نسخے بہت صحیح ہوتے ہیں' لیکن یہ محض حسن ظن ہے۔ کم سواد کاتبوں ہی نے نہیں بلکہ ذہین کاتبوں نے بھی کتابوں کا وہ ستیاناس کیا ہے کہ صحت کی بحث اُن کی بدولت رہتی دنیا تک رہے گی۔ ولی کے قلمی نسخوں کا بھی یہی رنگ ہے۔ ہم نے اس امر کی احتیاط کی ہے کہ جہاں کہیں ایسا اختلاف نظر آیا ہے جو حقیقت میں اختلاف نہیں بلکہ کتابت کی غلطی ہے یعنے اُس سے شعر کا مضمون غلط یا خبط ہوجاتا ہے یا شعر موزوں نہیں رہتا اُس کو حضرت کاتب کا سہو قرار دے کر چھوڑ دیا ہے' اور زیادہ تر وہ نسخے لکھے ہیں جو ایک سے زیادہ نسخوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے نسخے بھی لے لیے گئے ہیں جو صرف ایک ہی نسخے میں ہیں مگر اُن سے یا تو شعر کا مفہوم بلند ہوجاتا ہے یا قدیم زمانے کی ترکیب معلوم ہوتی ہے اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے کہ حقیقت میں یہی لفظ ہوگا مگر بعد میں سہو کتابت سے کچھہ کا کچھہ ہوگیا —

اس کے علاوہ املا کا جو اختلاف ہے وہ بھی کہیں کہیں دکھا دیا گیا ہے' جس سے صرف یہ جتانا مقصود ہے کہ قدیم املا اس لفظ کا کیا تھا۔ اگر جناب مرتب صاحب قدیم املا کی پابندی فرماتے تو بہت اچھہ ہوتا۔ مثلاً (اوپر) کو جہاں "واو" ادا نہیں ہوتا ہے

ایسا ھی ھوتا مگر ایسا نہیں ھے۔ (خورشید) کو بلا ''واو'' لکھا ھے۔ حالانکہ اب تک اِس کا املا ''واو'' سے جاری ھے' گو بلحاظ لغت بلا ''واو'' ھی صحیح ھے۔ ستیں' ستی' سیتی' کو ھر جگہ ایک ھی صورت سے (ستی) لکھا ھے۔ (ھات) کو (ھاتھ) - (کوں) کو (کو) - (وو) کو ھر جگہ (وہ) - (یو) کو (یہ) - (توں) کو اکثر جگہ (تو) لکھا ھے —

پہلے ماضی مطلق میں ھر جگہ الف سے پہلے ایک مخلوط 'یاے' کا اضافہ رائج تھا - جیسے (بولا) کو (بولیا)۔ ایک آدہ جگہ کے سوا ھر جگہ (یاے مخلوط) کو مرتب صاحب نے اُڑا دیا ھے - (کوئی) جہاں بغیر ''واو'' کے ادا ھوتا ھے اُسے بصورت (کُئی) لکھا ھے - حالانکہ قدیم املا با ''واو'' ھی ھے - (کدھی) کو (کدھیں)- (کبھی) کو (کبھیں) اور مصادر میں ایک ''نون غنہ'' کا اضافہ جیسے آنا' جانا' کو آناں' جاناں' قدیم نسخوں میں لکھا ھے مگر مرتب صاحب نے ایک آدہ جگہ ردیف کے سوا اور کہیں پابندی نہیں کی - اگر پابندی کی جاتی تو یہ معلوم ھوتا رھتا کہ قدیم زمانے میں کونسا لفظ کس صورت سے لکھا جاتا تھا اور بتدریج اُس کے املا میں کیا تصرف یا اصلاح ھوئی ھے - ورنہ کم سے کم فرھنگ ھی میں بتا دیا جاتا یا فٹ نوٹ میں یا مقدمے میں اشارہ کردیا جاتا —

مرتب صاحب نے مقدمے میں اُن نسخوں کی فہرست بھی دی ھے جن سے کلیات مرتب کیا ھے مگر یہ نہیں معلوم ھوتا کہ کونسی غزل کس کس نسخے میں ھے اور لفظ مندرجۂ متن کن کن نسخوں میں ھے اور اُن کو اختیار کرنے کی وجہ ترجیح کیا ھے —

اکثر الفاظ متن میں ایسے ھیں جو انجمن کے کسی نسخے میں نہیں یا ایک دو نسخوں میں ھیں - ھماری راے میں متن میں وہ لفظ رکھنا چاھئے جو زیادہ نسخوں میں پایا جاے - بعض جگہ الفاظ تو ایک ھی ھیں مگر ترکیب

متن میں لینا چاہئے - ہم نے اس کو اختلاف نسخ کی صورت میں دکھا دیا ہے کیونکہ قدیم زمانے کے لحاظ سے یہی ترکیب زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے گو صحیح دونوں ہیں —

غزلیں جو درج کلیات ہیں اُن پر کوی نوٹ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ کون غزل کس کس دیوان میں ہے اور یہ راے قایم کرنے میں سہولت ہو کہ آیا یہ غزل الحاقی ہے یا (ولی) ھی کی ہے مثلاً جو غزلیں سب دیوانوں میں موجود ہیں وہ بالاتفاق (ولی) ھی کی ہیں - اُن پر حاشیے کی ضرورت نہیں اور جو غزل جس دیوان میں نہیں اس کے متعلق حاشیے میں میں اشارہ کردیا جاتا —

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اصناف سخن قدیم زمانے میں ایسی رائج تھیں جو اب رائج نہیں اور اگر انہیں پھر رواج دیا جاے تو لطف سے خالی نہ ہوگا جیسے ثلاثی ' چار در چار' بازگشت ' غالباً یہ اصناف اُن نسخوں میں نہیں ہونگے جو احسن صاحب کے پیش نظر تھے —

قابل مرتب نے قدیم الفاظ کی ایک فرہنگ بھی مرتب کرکے شریک کی ہے - اسمیں بعض ایسے الفاظ بھی تھے جن کے معنے اُن کو معلوم نہیں ہوے تھے ' اس کی بھی تکمیل کر دی گئی ہے —

اگر چہ اس تصحیح و ترتیب ' ترمیم و اضافہ میں بہت کچھہ کھٹراگ کرنا پڑا اور طوالت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے تاہم مجھے امید ہے کہ یہ محنت رائگاں نہ جاے گی اور جو صاحب (ولی) کے کلام کو تحقیق کی نظر سے مطالعہ فرمانا چاہیں گے اُن کے لئے یہ کوشش بہت کار آمد ثابت ہوگی اور یہی اس کا مقصد بھی ہے —

آخر میں' میں مولوی محمد حسین صاحب (محوی) صدیقی کا

هوں کہ انھوں نے اختلاف نسخ کی تلاش اور مقابلے میں بڑی محنت اور جانکاهی سے کام کیا اور حق یہ هے کہ ان کی مدد کے بغیر میں اس کام کو اس آسانی اور خوبی سے انجام نہیں دے سکتا تھا —

عبدالحق
سکریٹری انجمن ترقی اردو (اورنگ آباد دکن)
۱۰ رمضان سنہ ۱۳۴۵ ھ (مطابق
۱۵ مارچ ۲۷ ع) —

فہرست نسخ دیوان (ولی) جن سے طباعت کے وقت انجمن ترقی اردو پریس اورنگ آباد میں مقابلہ کیا گیا —

۱ — دیوان ولی نمبر ۱ - جو ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۱ ھ کا لکھا ہوا اور موجودہ نسخوں میں سب سے زیادہ قدیم اور صاف وصحیح هے —

۲ — ,, نمبر ۲ - ۵ -ذیقعدہ سنہ ۱۷۰ جلوس محمدشاہ کا لکھا هوا هے بالکل سالم و خوش خط' نوشتۂ محمد جعفر —

۳ — ,, نمبر ۳ - ۲۱- جمادی الاولی سنہ ۱۲۲۹ ھ روز پنجشنبہ ختم کتابت کی تاریخ هے نام کاتب کرم علی —

۴ — ,, نمبر ۴ - اول و آخر قدرے ناتمام مگر خوش خط اور صاف وسالم - سنہ کتابت وغیرہ ندارد هے

۵ — ,, نمبر ۵ - آخر سے ناتمام اور کرم خوردہ - مگر بد خط تاریخ کتابت وغیرہ ندارد —

۶ — ,, نمبر ۶ - مطبوعۂ فرانس - مطبع شاهی سنہ ۱۸۳۳ع - سنہ ۱۲۴۹ ھ - مرتبۂ گریسن دی تاسی —

نمبر ۷ = دیوان ولی — قلمی جدید نسخہ حکیم شمس اللہ صاحب قادری نے کسی قدیم نسخے سے نقل کرایا تھا اور استفادے کی غرض سے مجھے عنایت فرمایا بالکل محفوظ ، خوش خط ، سالم اور صاف ہے —

نمبر ۸ " — مرتبہ و نوشتہ جناب احسن صاحب مارہروی جس سے یہ نسخہ طبع کیا گیا ہے —

ن ۱ میں صرف غزلیں ہیں - دیگر اصناف بالکل نہیں ہیں —

ن ۲ میں تین (مستزاد) ، ایک (چار در چار) تین (مخمس) دو (باز گشت) ایک (ترجیع بند) ، دو (قصیدے) اور ایک (مناجات) ہے —

ن ۳ میں قصائد نہیں ہیں، صرف ایک ترجیع بند، دو مستزاد، دو خمسے ۴ رباعیاں اور چند فردیات ہیں—

باز گشت ایک خاص صنف ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ مصرع اول کا پہلا رکن ، مصرعہ ثانی کا قافیہ اور پہلے مصرعہ کا قافیہ دوسرے کا رکن اول ہوتا ہے - یہ التزام پوری غزل میں ہوتا ہے - ایسی دو غزلیں ہیں جو احسن صاحب نے غزلوں میں رکھی ہیں یہ ایک صنعت قرار دی گئی ہے اور اس کو فن صنائع و بدائع میں (ردالصدر علے العجز) کہتے ہیں - یہ بہت بڑا نام اور بالکل عربی ہے - اس کا نام بازگشت فن کی اصطلاح کا ہو یا ایسے کلام کا - دونوں حالتوں میں بہت خوب ہے بلکہ ہمارے یہاں اس اصطلاح کا یہی نام ہونا چاہیے - اور فنی اصطلاح میں لے لینا چاہیے - مثال یہ ہے

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دو جا دلربا

یہ صنف ن ۲ تا ۵ میں موجود ہے—

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہتا ہے کوئی خدا، کوئی رام تجھے
معبود سمجھتی ہیں کُل اقوام تجھے
کثرت سے دیے ہیں تیری یکتائی نے
القاب، خطاب، کُنیت، * نام تجھے
(احسن مارہروی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ بقدر حسنہ و جمالہ

دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع میں سولہا برس کے بعد چند روز کے لیے راقم حروف کو دوبارہ حیدرآباد دکن جانے کا اتفاق ہوا، اثنائے قیام میں ایک دن کتب خانۂ آصفیہ کی سیر بھی میسر ہوئی، چند اور کتابوں کے ساتھ ولی دکنی کا مطبوعہ دیوان بھی دیکھا، اب تک میں اپنی ناواقفیت سے اس مطبوع کلام کو غیر مطبوع سمجھے ہوے تھا، مگر یہ دیکھکر غیرت نما حیرت ہوئی کہ اُس کے انطباع کا شرف سب سے پہلے اہل ہند کی جگہ پیرس والوں کو نصیب ہوا - یہ دیوان سنہ ۱۸۳۳ ع میں بمقام

---

* صحیح لفظ کنیت بضم کاف و سکون نون و فتح یا بروزن فعلت ہے - مگر اُردو بول چال میں بتشدید نون ہے اس اتباع سے اُردو سمجھکر نظم کیا گیا ہے اگر کسی کو یہ استعمال پسند نہ ہو تو یوں پڑھا جاے : - القاب، خطاب، نام، اعلام تجھے -

پیرس (فرانس) طبع ہوا ہے اور اُس کے مرتب و مہتمم جے - ہیل - گریسن دی تاسی ہیں، جنھوں نے اپنی قابلیت و مذاق کے مطابق چند صفحوں کا دیباچہ بھی فرنچ میں لکھا ہے، جو اس دیوان سے پہلے درج ہے - اس دیوان کی سیر سے میری حسیات مدرکہ میں ایک ناقابل بیان جوش پیدا ہوا، رہ رہ کر اپنے ملکی بھائیوں کی بے پروائی اور مستشرقین یورپ کی کار فرمائی پر تعجب ہوتا رہا، اس جوش کو لیے ہوے کتب خانے سے نکلا اور سرچشمۂ علوم و فنون، افتخار سر سید و محمود، جناب سید راس مسعود صاحب بی - اے آکسن ناظم تعلیمات ممالک محروسۂ دکن حفظہ اللہ تعالیٰ عن الشرور والفتن سے ملا - ممدوح الصدر اُردو ادب سے خاص ذوق رکھتے ہیں اور اساتذۂ قدیم کی تصنیفات و تالیفات کے نشر و انطباع سے عام دل چسپی رکھتے ہیں، دیوان کا تذکرہ سن کر بالطبع اس کے چھپنے کا اشتیاق ظاہر فرمایا، اس تائید و تحریک نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا اور بالتصمیم ارادہ کر لیا کہ انشاءاللہ تعالیٰ اپنے امکان بھر ولی کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ دواوین جمع کر کے ایک صحیح اور مکمل نسخہ تاریخی نقد و نظر کے ساتھ شائع کیا جاے گا —

حیدر آباد کے چند روز قیام میں دوچار جگہ دیوان مذکور کا تجسس کیا، کتب فروشوں سے پوچھا، بعض اعزہ کے کتاب خانے دیکھے، مگر کسی جگہ ولی کا دیوان دستیاب نہیں ہوا، اسی سفر میں بمبئی جانے کا اتفاق ہوا، یہاں بھی معمولی تلاش جاری رہی، آخر ایک کتاب فروش کے

* اس تدوین کے بعد اسی مولف نے اُردو شعرا کا ایک مبسوط تذکرہ فرنچ میں لکھا ہے، جو تذکرہ دی تاسی کے نام سے منسوب ہے -

پاس بمبئی کا چھپا ہوا دیوان ملا اور اتفاق سے وہی ایک نسخہ دکان میں رہ گیا تھا۔ اس کامیابی پر امید ہوئی کہ سعی احسن مشکور ہوگی۔ اگرچہ اس دیوان (مطبوعہ بمبئی) کی بے ربطی، غلط نویسی اور اختصار و اصلاح کو دیکھ کر مسرت کے عوض کلفت ہوئی۔ پھر بھی مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ کو مدنظر رکھتے ہوے دیوان مذکور تبرک سمجھکر حرز جاں بنایا گیا، اور بصد شوق و اضطراب وطن واپس ہوا، گھر پہنچکر اپنے کتب خانے کا قلمی دیوان نکالا اور بمبئی کے دیوان سے ملایا تو زمین و آسمان کا فرق نظر آیا۔ کچھ دنوں بعد ضلع آرہ صوبۂ بہار کا سفر کرنا پڑا، وہاں اخی معظم جناب سید آل حسین صاحب بلگرامی رئیس کیراتھ کے کتاب خانے میں نول کشور لکھنؤ کا مطبوعہ دیوان ملا، اور برادر بجان برابر سید ظہیر حیدر صاحب بی۔ اے بلگرامی ڈپٹی کلکٹر آرہ کی کوشش سے پیرس کا چھپا ہوا دیوان بھی بالعاریت مل گیا اور ایک قلمی نسخہ عم محترم مولوی سید محمد صاحب بلگرامی کا نقل کیا ہوا ہاتھ آیا، ان متواتر کامیابیوں نے بہت زیادہ ہمت افزائی کی۔ سفر کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ ان سب دواوین سے ایک صاف اور صحیح نقل شروع کی۔ چند ماہ کی مسلسل جنبش قلم سے صاف شدہ دیوان اس قابل ہوگیا کہ مطبع میں بھیجا جاسکے۔ مگر اتنی کاوش و محنت کے بعد تنہا دیوان کا شایع کر دینا تجارتی منفعت کے سوا کسی علمی مفاد کا ذریعہ نہیں بن سکتا تھا۔ ضرورت تھی کہ ایسے دیوان کے لیے صاحب دیوان کے حالات لکھکر تمام مراحل تبصرۂ و نقد طے کیے جاتے۔ لیکن موجودہ عروج یافتہ زمانے میں جب کہ آسمان نقد و نظر پر بڑے بڑے شمس العلما چمک رہے ہیں، ایک ذرۂ ناچیز کے لیے یہ کام آسان نہ تھا۔ راہ کی دشوار گزاری نے عرصے تک کمر بستہ نہیں ہونے دیا، مگر بالآخر یہ دیکھکر کہ خواص اہل قلم اس

طرف متوجہ نہیں ہوتے یا اس کام کو معمولی و غیر مفید سمجھکر نظر انداز کیے ہوے ہیں، مجھہ ابجد خواں کو بسم اللہ کہکر قلم اُٹھانا پڑا- ممکن ہے کہ ایک ناقص کی یہ خدمت اب نہیں تو پھر کبھی کسی کامل کے اضافۂ و اصلاح سے مکمل ہوجاے - تکمیل کے انتظار میں تعویق کے جھولے میں جھولتے رہنا اپنے آپ کو حوادث و انقلابات کا شکار بنا دینا ہے - وقت کو غنیمت سمجھکر جو بندہ جاے اُسے موتی جاننا چاہیے کیونکہ:—

اہل زمانہ آگے بھی تھے اور زمانہ تھا
پر اب جو کچھہ ہے یہ تو کسی سے سنا نہ تھا
باور نہیں ابھی تجھے غافل! تو عنقریب
معلوم ہوے گا کہ یہ عالم فسانہ تھا

(خواجہ میر درد)

دیوان اور سوانح ولی کے حالات

ولی جس کو ابناے سخن اُردو شاعری کا ابوالاباء سمجھے ہوے ہیں، تمام تذکرہ نویسوں کی بے پروائیوں سے اختلافات کی نیرنگیوں میں ایسا گھرا ہوا ہے کہ صحیح حالات کا انکشاف کیسا، خود اُس کے نام پر اتنے پردے پڑے ہوے ہیں کہ اُن سب کو ہٹاکر مسمیٰ کا پہچاننا ایک معما ہو گیا ہے - نام و حالات کے سوا اصلی وطن کا بھی پتا نہیں چلتا - شمس اللہ شمس الدین، شمس ولی، ولی محمد اور ولی اللہ اتنے نام بتانے کے بعد کسی نے صوبۂ گجرات کے شہر سورت یا پونا کا ساکن لکھا ہے، کوئی احمدآبادی کہتا ہے، اکثر اورنگ آباد دکن سے منسوب کرتے ہیں، کسی جگہ صوبۂ بہار و شاہجہان آباد کے قیام کا نشان ملتا ہے - سب سے آخر میں اس زمانے کے ایک شیر پنجاب صوبۂ گجرات کی شرکت اسی سے فائدہ اُٹھاتے ہوے

شہر گجرات* (پنجاب) کو ولی کا جنم بھوم بتاتے ہیں‘
ان حسابوں بقول شخصے از روے سخن ولی بھی ع:
هفصد و هفتاد قالب دیده است
کا مصداق بن سکتا ہے۔ان واقعات و اختلافات کی
بے ترتیبیوں کے بعد دیوان پر نظر ڈالی جاے تو وہاں کا
عالم ہی دوسرا ہے‘ ہر صفحہ نہیں بلکہ ہر غزل میں اکثر
مصرع و اشعار ایک دیوان سے دوسرے دیوان میں مختلف
پائے جاتے ہیں‘ کسی میں غزلیں کی غزلیں ندارد ہیں‘
بعض دیوانوں میں مرتب کرنے والوں نے اصلاحیں دے کر
دور عالمگیر کے شاعر کو حکومت برطانیہ کے عہد کا شاعر
بنا دیا ہے‘ کسی سہاعی اور جلد باز مؤلف نے انتخاب اشعار
میں یہ کتر بیونت کی ہے کہ دوسروں کے اشعار ولی سے
منسوب کردیے ہیں‘ ان ہفت رنگی اختلافات کے ساتھہ یہ
مشکل اس زمانے کے مؤلف کو اور شش و پنج میں ڈال دیتی
ہے کہ دو سو برس پہلے کی زبان اور اکثر پرانے اور دکنی
محاورات کے سمجھنے والے نا پید ہیں‘ اور پھر کسی مرتب
دیوان نے اس طرف توجہ نہیں کی کہ اجنبی و نا مانوس
اور متروک الفاظ کے معنی آج کل کی اُردو میں لکھہ
دیے ہوں—

غرض کہ ایسے سر درگم واقعات اور صاحب واقعات کا دیوان
تبصرہ و نقد کے ساتھہ شایع کرنا اُس شخص کا کام ہونا چاہیے
تھا جس کے دماغ میں مشرقی و مغربی علوم و فنون کا پورا
سرمایہ جمع ہو اور اُس کے ارد گرد ہر زبان اور ہر زمانے کا
کتابی مواد موجود ہو اور پھر وہ معاش کی طرف سے بھی
ہر طرح مطمئن ہو۔اگرچہ ایسا یکسو دماغ فی زماننا کم از کم

---

* سنہ 1919 ع کے رسالۂ مخزن لاهور کے مختلف نمبروں
میں یہ بحث دیکھنی چاہیے —

مسلمانوں میں تو مفقود سا ہے، پھر بھی مجھ سے زیادہ ایک دو نہیں سیکڑوں ہر قسم کی جامعیت رکھنے والے موجود ہیں—

قلم اُٹھا چکا ہوں، لکھنا شروع کر دیا ہے، لکھتا ہوں مگر ہر لفظ پر شبدیز خامہ ٹھوکریں کھاتا ہے، منزل دشوار گزار و نا ہموار ہے اور عنان راہوار ایک اجنبی سوار کی گرفت میں ہے خدائے کار ساز مددگار ہو تو بیڑا پار ہے ورنہ—

دو قدم چل چل کے گرتے ہیں طریق عشق میں
ٹھوکریں، ہیں منزلیں اس راہ نا ہموار کی (داغ)

بظاہر کسی اُستاد قدیم کا دیوان چھاپ دینا آسان ہے اور اُس پر تبصرہ و نقد بھی سہل، کیونکہ ان کاموں کے لیے اکثر نقالی کے سوا قوت آخذہ سے بہت کم مدد لینی پڑتی ہے۔ قلمی یا مطبوعہ دیوان کی نقل معمولی کاپی نویس بھی کرسکتا ہے اور اسی طرح چھپے ہوے تذکروں سے حالات بھی اقتباس کیے جا سکتے ہیں۔ تجارتی نفع کے لیے تو یہ طریقہ ضرور سہل الحصول ہے مگر فی الحقیقۃ وہ سکہ جو نقادان سخن کی پرکھ میں کامل العیار سمجھا جا سکے اس ملمع سازی سے ٹکسالی نہیں بن سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس دیوان کی ترتیب میں لگا تار دو تہائی سال صرف کرنے پڑے اور باوجود خاص کاوش و محنت کے اپنی خامی کی وجہ سے اب بھی ایک آنچ کی کسر معلوم ہوتی ہے—

ولی کے دیوان کی دو سو برس بعد صحت، واقعات نئی ترتیب، اپنے سے پہلے تذکروں کا مطالعہ اور پھر اُن سب کا ضروری التقاط و انتخاب ایک اہم کام تھا۔ اکثر مصنفین و مؤلفین کو یہ موقع مل جاتا ہے کہ متعلقہ کتابوں سے تدوین و تہذیب اور انتخاب کے لیے اپنے احباب و متوسلین کو متوجہ کر لیتے ہیں، اس طرح اصل مصنف و مؤلف کی محنت بٹ جاتی ہے۔ مگر مجھے ان دو برسوں میں ایک دن بھی ایسا نصیب نہیں ہوا—

هجر کی وہ رات کیسی رات تھی
ایک میں تھا یا خدا کی ذات تھی
(داغ بہ تغیر ردیف)

اسلاف کی تصانیف کا فراہم کرنا، موجودہ معاصرین و اہل مذاق سے مراسلت اور مباحثہ جاری رکھنا، کتب بینی میں وقت گزارنا، اُن سب سے اپنے مطالب چننا، پھر سب کی سلسلہ وار ترتیب و تہذیب گویا ع:

خود کوزۂ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

بن کر دو سالہ نہیں بلکہ دو صد سالہ بادۂ کہن ایک ولی اللہ کی آڑ میں ضیافت طبع کے لیے پیش کیا جاتا ہے:-

مزا ہے بات کا جن کو، سنیں مزے کی وہ بات
مئے سخن سے زیادہ کوئی شراب نہیں (احسن)

ناشکری ہوگی، اگر مقابلۂ دیوان ولی کی زحمت کشی میں، حضرت اخی المعظم سید آل حسین صاحب بلگرامی اور برادر ہمسن سید محمد محسن خاں صاحب بلگرامی رئیسان کواتھ ضلع آرہ کا سپاس گزار نہ ہوں جنھوں نے شام کے سات بجے سے بارہ بجے رات تک، اکثر اپنے اوقات عزیز کو مصروف مقابلہ رکھکر، چند دیوانوں سے ایک صحیح نسخے کے مرتب کرنے میں حقیر کو کافی مدد دی۔ اگر ایسے با استقلال اور منجھے مقابلہ کرنے والے نہ ملتے تو دیوان ولی کی تصحیح آسانی سے نہ ہوتی۔ کیوں کہ ہر غزل میں دو چار شعر ایسے ہوتے تھے، جن کی صحت، قابلانہ غور و تامل کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی۔ فجزا ہما اللہ عنی خیر الجزاء

ولی کے حالات، دیوان کی تصحیح، مختلف واقعات کا انتخاب، غرض کہ تمام مالہ و ما علیہ کے لیے، جس قدر دواوین، تذکرے اور دیگر کتابوں سے کم و بیش مدد لی گئی ہے اُن سب کی فہرست طویل ہے، بطور نمونہ تھوڑے سے نام یہاں لکھے جاتے ہیں، جن سے مؤلف کی تلاش و محنت کا اندازہ ہوسکے گا۔

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
ا	دیوان ولی	ولی	راقم حروف کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو سنہ ۲۴ جلوس محمد شاہی مطابق ۱۱۵۴ھ کا لکھا ہوا ہے اور کم و بیش یہی زمانہ ولی کے انتقال کا ہے ۔
۲	,,	,,	مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکم پور کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو بعہد محمد شاہ لکھا گیا ۔
۳	,,	,,	سنہ ۱۱۸۵ھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ ۔ کتب خانۂ مولوی سید سبحان اللہ خان صاحب رئیس گورکھہ پور میں موجود ہے ۔
۴	,,	,,	مولوی غلام سجاد صاحب مختار بدایون کا قلمی نسخہ جس کا اول آخر ناتمام ہے ۔
۵	,,	,,	نواب نصیر حسین خان صاحب خیال عظیم آبادی کے پاس ہے جو ولی کی زندگی میں لکھا گیا سنہ تحریر سنہ ۱۱۲۰ھ اور خاص اورنگ آباد دکن ہی میں لکھا گیا ۔
۶	,,	,,	مطبوعۂ پیرس ۱۸۳۳ع مرتبۂ جے ہیل گریسن دی تاسی جس کو جان شکسپیر کے نام معنون کیا ۔
۷	,,	,,	سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں بمقام بمبئی مطبع حیدری میں چھپا

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
			اور محمد منظور نے اُس پر مختصر دیباچہ لکھا -
۸	دیوان ولی	ولی	سنہ ۱۲۹۵ھ میں مطبع نول کشور لکھنؤ نے مختصر دیباچے کے ساتھہ چھاپا -
۹	"	"	مرتبہ و نوشتۂ حال دستخطی مولوی سید محمد صاحب بلگرامی رئیس کواتھہ ضلع آرہ -
۱۰	انتخاب دیوان ولی	"	از رسالۂ اُردوے معلیٰ بابت جنوری و فروری سنہ ۱۹۱۰ع مرتبۂ حسرت موہانی -
۱	تذکرۂ ریختہ گویاں	فتح علی حسینی	غیر مطبوعہ ہے - اصل تذکرے سے سنہ تالیف کا پتہ نہیں چلتا - طبقات الشعرا میں سنہ ۱۱۵۳ھ سال تالیف لکھا ہے - قدیم تذکرہ ہے -
۱۲	نکات الشعرا	میر تقی میر	شعراے ریختہ کا تذکرہ ہے، جو حال میں مولوی عبدالحق صاحب بی اے سکریٹری انجمن ترقی اُردو نے چھپوایا ہے -
۱۳	گلشن ہند	مرزا لطف علی (لطف)	مولفۂ سنہ ۱۸۰۱ع مطبوعۂ سنہ ۱۹۰۶ع تذکرۂ گلزار ابراهیم کا ترجمہ ہے اور کچھہ حالات اضافہ بھی کیے ہیں، غالباً اُردو زبان میں یہی پہلا تذکرۂ شعرا ہے -

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱۴	دریاے لطافت	میرانشاءالله خاں انشا	مولفۂ ۱۲۲۲ھ قواعد و تاریخ اُردو کی مستند تالیف ھے - ابتدأً مرشدآباد میں چھپی تھی - اب سنہ ۱۹۱۶ع میں انجمن ترقی اُردو کی طرف سے حصۂ قواعد چھپ گیا ھے -
۱۵	نفائس اللغات	مولوی اوحدالدین بلگرامی	سنہ ۱۲۵۳ھ میں بعہد امجد علی شاہ اودہ تالیف ھوئی - اُردو لغات، عربی، فارسی اور اکثر ترکی مترادفات کے ساتھہ درج ھیں -
۱۶	طبقات الشعرا	مسٹر ایف فیلن و مولوی کریم الدین	اُردو شعرا کا مبسوط و مستند تذکرہ ھے اور زیادہ تر دی تاسی کے تذکرے سے مدد لی ھے - سنہ ۱۸۴۸ع میں بمقام دھلی طبع ھوا -
۱۷	گلشن بیخار	نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ	مولفۂ سنہ ۱۲۵۰ھ و مطبوعہ سنہ ۱۳۱۵ھ نول کشور لکھنؤ - مستند مگر مختصر تذکرہ ھے -
۱۸	گلستان بیخزاں	حکیم قطب الدین باطن	مولفۂ سنہ ۱۲۹۱ھ بجواب گلشن بیخار مطبوعۂ نول کشور لکھنؤ ۱۲۹۲ھ -
۱۹	سخن شعرا	عبدالغفور خاں نساخ	مولفۂ سنہ ۱۲۸۱ھ مطبوعۂ نول کشور -
۲۰	مجمع الاشعار	مولوی بدیع الزماں	مطبوعہ و مرتبۂ مطبع نظامی کان پور - اکثر اساتذۂ قدیم کی غزلوں کا مجموعہ ھے -

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۲۱	آب حیات	مولوی محمد حسین آزاد	مشہور تذکرہ ہے مطبوعۂ سنہ ۱۸۸۳ عیسوی
۲۲	جلوۂ خضر ۲ حصہ	صفیر بلگرامی	مبسوط تاریخ و تذکرۂ شعرائے اردو۔ مطبوعۂ سنہ ۱۳۰۲ و ۱۳۰۷ھ۔
۲۳	آثار الشعرای ہنود	دیبی پرشاد بشاش	مطبوعۂ نول کشور سنہ ۱۸۸۵ ع ہندو شعرا کا تذکرہ ہے۔
۲۴	زبان اُردو کی تاریخ	چرنجی لال دہلوی	مطبوعۂ مطبع رضوی دہلی سنہ ۱۸۸۴ عیسوی۔
۲۵	مقدمۂ دیوان حالی	مولوی حالی	مطبوعۂ نامی پریس کان پور سنہ ۱۸۹۳ عیسوی۔
۲۶	نشتر سخن	مولوی احسان اللہ عباسی	مطبوعۂ ۱۹۱۱ عیسوی۔
۲۷	تذکرۂ خمخانۂ جاوید	لالہ سری رام دہلوی	شعرائے اُردو کا مبسوط تذکرہ ہے جس کی ۳ جلدیں ابھی شائع ہوئی ہیں۔
۲۸	قواعد اُردو	مولوی عبدالحق بی اے	مطبوعۂ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی۔
۲۹	محبوب الزمن تذکرۂ شعرائے دکن	مولوی عبدالجبار خان	دکن کے شعرائے قدیم و حال کا تذکرہ۔ ۲ جلد۔
۳۰	مخزن المحاورات	چرنجی لال دہلوی	لغت اُردو

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۳۱	فرہنگ آصفیہ	سید احمد دہلوی	لغت اُردو ۴ جلد
۳۲	امیر اللغات	امیر مینائی	ردیف الف کے دو حصے اُردو لغت میں شایع ہوے ہیں -
۳۳	سرمایۂ زبان اُردو	جلال لکھنوی	مختصر لغت اُردو
۳۴	تاریخ فرشتہ	ملا محمد قاسم فرشتہ	دکنی سلاطین کا مفصل احوال اس سے لیا گیا - طبع ہو گئی ہے -
۳۵	لآلی عمان معروف بہ جواہر خسروی	امیر خسرو دہلوی	مطبوعۂ سنہ ۱۳۳۶ ہجری
۳۶	نشتر عشق	حسین قلی خاں عاشقی	فارسی شعرا کا مبسوط غیر مطبوعہ تذکرہ ہے - مولفۂ سنہ ۱۲۴۴ ہجری
۳۷	سفینۂ بیخبر	میر عظمت الله بیخبر بلگرامی	تذکرۂ شعراے فارسی مولفۂ سنہ ۱۱۳۵ ہجری
۳۸	مآثر الکرام و سرو آزاد	میر آزاد بلگرامی	تذکرۂ علما و فقرا مولفۂ سنہ ۱۱۶۶ ہجری
۳۹	ید بیضا	"	تذکرة الشعرا فارسی مولفۂ سنہ ۱۱۴۸ ہجری
۴۰	بہار ہند	مرزا مچھو بیگ عاشق لکھنوی	اُردو لغت - مطبوعۂ شوکت جعفری لکھنؤ سنہ ۱۸۸۸ع

بعض کتابوں کے نام پڑھکر کہا جاسکتا ھے کہ تذکرۂ ولی سے ان کو کیا تعلق ھے، مگر یہ معلوم کرکے کہ ایک سوانح نگار کو اپنا فرض ادا کرنے کے لیے صاحب تذکرہ کے خصائل و اطوار، ایام زندگانی کے لیل و نہار، اور اُس کے معاصر و معاھد کا حصر و شمار کیسا ضروری ھے، یہ اعتراض قائم نہیں رہ سکتا —

جتنی کتابوں کے نام لکھے گئے ھیں، اُن میں ایک کے سوا کسی تذکرے میں ولی کا سنہ ولادت و وفات نہیں ملا - اس ایک دریافت کے لیے تمام تذکروں کو بالاستیعاب دیکھنا پڑا اور اس کوہ کندن کے بعد کاہ برآوردن کی تصدیق کرنی پڑی - اکثر کتابوں میں ضمناً ایسے واقعات مل جاتے ھیں جن کا پتہ اُن تالیفات میں نہیں چلتا جو خاص اسی موضوع کے لیے لکھی جاتی ھیں —

ایسے مراحل زندگی کا منزل بمنزل شمار آسان نہیں جہاں قدم قدم پر سر کے بل چلنے والے قلم کو ٹھوکریں کھانی پڑیں، واقعات کا اختلاف و انتشار ایک ایسا طوفان بے تمیزی ھے جس کی ترتیب و تہذیب بآسانی کیا بمشکل بھی ھو جاے تو ایک خادم ادب کو رات دن محنت کرنے میں عذر نہیں —

گزشتہ واقعات و حالات، وحی و الہام کے ذریعے سے تو معلوم ھوتے نہیں، لا محالہ تاریخ کی ورق گردانی کرنی پڑے گی، مگر افسوس ھے کہ بالعموم قدما اور بالخصوص تذکرہ نویسان شعرا اپنی تصانیف کو کہیں تو غیر ضروری طوالت سے ایسا افسانہ بنا دیتے ھیں کہ پڑھنے والا سمجھنے کی جگہ گھبرا جاتا ھے اور کہیں بیجا اختصار سے ضروری مضامین کو ایسا گنجلک کر دیا جاتا ھے کہ وہ لکھنا نہ لکھنے کے برابر ماننا پڑتا ھے - اگلے زمانے میں کسی مشہور فرد کی حالات نویسی میں اتنا فرض ادا کرنا واجب سمجھا جاتا تھا کہ صاحب ذکر کا عرفی نام اور معمولی پتا لکھکر ورق کے ورق نمونۂ کلام سے سیاہ کر دیے جاتے - آئندہ نسلوں کو اُن تذکروں سے یہ بھی

نہیں معلوم ہوتا کہ وہ بزرگ کس زمانے میں تھے اور کہاں کہاں ایام زندگانی صرف کیے اور کیا کیا خاص واقعات عام فوائد کے لیے چھوڑ گئے - آج دو سو چار سو برس پہلے کے کسی بزرگ کی تاریخ لکھنے والا اُس کے معاصر یا معاصر کے معاهد کی تحریر پڑھتا ہے تو اُس کو بجز نام و انتخاب کلام کے اپنے مذاق و ضرورت کی کوئی مفید بات نہیں ملتی - البتہ طبقات اولین کے بعد آج سے دس بیس برس قبل جو مؤلف و مصنف گزر گئے ہیں اُن میں سے دو چار اہل قلم نے چند تاریخی خا کے ضرور ایسے کھینچ دیے ہیں جن سے نقش ثانی بنائے جا سکتے ہیں، مگر واقعات کو کیا کیا جائے اگر وہ موجود نہیں تو فرضی تخیلات کس کو پسند آسکیں گے - با وجود ان تمام مشکلات کے راقم نے اُن تمام تذکروں کو، جو دستیاب ہوئے، بغور مطالعہ کیا اور خود ولی کے کلام کو پڑھا اور جہاں تک ممکن ہوا تنقیح و تنقید کے بعد ان کے حالات کو اس جگہ لکھ دیا ہے —

نام کی تحقیقات | شمس الدین، شمس الحق، شمس مولا، ولی الدین، حاجی ولی، ولی محمد، اور ولی اللہ - یہ سب نام ایک مسلمان کے ہو سکتے ہیں —

شعرا کا عام دستور دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اپنے نام اور اُس کی مناسبت سے تخلص کا استخراج کرتے ہیں - اس لیے یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ اُن کے نام میں لفظ ولی شامل ہو اور اس طرح ولی الدین، ولی محمد یا ولی اللہ، شمس الدین وغیرہ سے زیادہ روشن ہے —

ولادت و وفات اور زمانۂ حیات | قرین قیاس تحقیقات یہ ہے کہ ولی کی ولادت بمقام اورنگ‌آباد سنہ۱۰۷۹ ہجری میں واقع ہوئی اور ''دہ مجلس'' کی تاریخ تالیف سے اُن کا وجود سنہ ۱۱۴۱ ہجری تک ثابت ہوتا ہے - اس تالیف کے بعد ۱۴ - ۱۵ سال تک زندہ رہ کر سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں بمقام احمدآباد (گجرات) فوت ہوے اور دریا خاں کے

گنبد کے سامنے دفن کیے گئے * دیوان بمبئی کے دیباچہ نویس
اپنے اُستاد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:۔ ''ولی کی قبر حسب وصیت
خام بنی ہوئی ہے اور بالیں کی طرف چینی کے ٹکڑے نصب
ہیں اور نیز ایک قطعہ سنگ مرمر پر لکھا ہوا دیکھا گیا ہے''۔

اصل وطن

بارھویں صدی ہجری کے تمام تذکروں میں جن
کو ان حالات سے زیادہ قربت زمانی حاصل ہے'
ولی کو دکنی اور اورنگ آبادی لکھا گیا ہے' ایسی صورت میں
متاخرین کا بغیر کسی کافی ثبوت کے احمدآبادی یا گجراتی
لکھد ینا نا قابل تسلیم ہے' اس وقت یا خود ولی کے عہد میں
صوبۂ گجرات کا صوبۂ دکن پر اطلاق نہیں سنا گیا' احمدآباد
گجرات کا صوبۂ دکن سے ہم سوا نہ ہونا مسلم' مگر دونوں کا
متحد ہونا غلط ہے۔ چونکہ ولی کے تمام اہم واقعات سردر گم
ہیں اس لیے قیاساً کہا جا سکتا ہے کہ صوبۂ گجرات میں طالب
علمی کے سوا کسی سلسلۂ معاش و ملازمت نے زیادہ یا تمام عمر
قیام رکھنے پر مجبور کیا ہو' اور اس طرح وہ احمدآبادی
مشہور ہو گئے ہوں —

دیوانِ ولی معقول حجم رکھتا ہے اور قریب
اُس کی ہر غزل و قصیدہ و رباعی میں حیدرآبادی
و اورنگ آبادی الفاظ و محاورات پائے جاتے ہیں' جن کی
تفصیل ایک خاص عنوان کے تحت میں کی جاے گی۔
بعض الفاظ گجرات و دکن میں ضرور مشترک ہو سکتے ہیں۔
مگر اس شاذ اشتراک کو کثرت اختصاص پر ترجیح دنیا
تحقیق کا خون کرنا ہے —

اسی طرح ایسے بعض اشعار جن میں کسی تخیل و
خصوصیت سے سحر بنگالہ یا شہر سورت اور دلی کی

---

* تذکرۂ شعرائے دکن وغیرہ

جهنا کا ذکر آگیا ہو' اُن کو پڑھکر جے - ہیل - گریسن ڈی
ٹاسی کی طرح یہ سمجھہ لینا کہ اس کا قائل سورت -
دہلی یا بنگال کا رہنے والا ہے ایک لا طائل خیال اور بے
سر و پا بات ہے - جن تذکرہ نویسوں نے ولی کو گجراتی
یا احمد آبادی سمجھہ لیا ہے' وہ نہ صرف اُن کے قیام
احمد آباد سے دھوکا کھا گئے ہیں' بلکہ اُن کی وفات
احمد آباد نے اس وہم کو جامۂ یقین پہنا دیا ہے - بغیر
کسی تاویل و تامل کے ولی کا دکنی ہونا اُن کے معتدد
اشعار سے ثابت ہوتا ہے' مثلاً :—

تو مکھہ کی شمع سوں روشن ہے ہفت اقلیم کی مجلس
(ولی) پروانگی کرتا تری ملک (دکن) بھیتر

ولی ایران و توراں میں ہے مشہور
اگرچہ شاعر ملک (دکن) ہے

ایسے اشعار پڑھنے کے بعد اُن کے وطن کی مزید
تحقیقات عبث ہے —

سفر و قیام | اس مرحلے کو بھی ہمارے تذکرہ نویسوں
نے اُنھیں لفظی استعارات وتشبیہات کی رہنمائی
سے طے کیا ہے' حالاں کہ شاعر کے کلام میں کسی ملک یا
شہر کے نام آجانے سے یہ ماننا لازمی نہیں کہ وہ اُس
سر زمین پر گیا بھی ضرور ہے' اگر ایسا ہوسکتا ہے
تو ولی کا ایران و توران اور عراق و شیراز میں بھی
آنا جانا ماننا پڑے گا کہ ان شہروں اور ملکوں کا ذکر بھی
دوچار جگہ ولی نے کیا ہے - ہاں جن مقامات کا تذکرہ
کسی خاص تشریح و تفصیل سے کیا گیا ہو اُن کے اسالیب
بیان اور روابط کلام سے اُن مقاموں کا سفر و قیام ماننے کے
قابل ہے - جیسے کہ ولی نے صوبۂ گجرات' شہر سورت
اور دلی کے متعلق اشعار موزوں کیے ہیں' اُن سے بلاشبہ

مذکورۂ بالا شہروں میں اُن کی آمد و رفت اور قیام کا نشان ملتا ہے - دھلی کا سفر چند روزہ اور گزراں معلوم ہوتا ہے، سورت اور احمد آباد میں البتہ اُن کی عمر کا معتدبہ حصہ ختم ہوا ہے - دو مثنوی سورت کی تعریف میں لکھی ہے اور اس میں وہاں کی خاص خاص معاشرت و مدنیت بالتفصیل بیان کی ہے وہ اُن کے طویل قیام کی مؤید ہے- اسی طرح خاص احمدآباد کی وسیع ماند و بود کو اُن کی طالب علمی، نیز بیعت شاہ نورالدین علیہ الرحمہ، پھر شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی مداحی اور سب سے آخر مگر سب سے زیادہ اُن کی رحلت ثابت کرتی ہے - بااین ہمہ کسی سیاح شاعر کی سیر و سیاحت ایسی چپ چاپ اور ساکت و صامت نہ ہوگی جیسی ہمارے تذکرہ نویسوں کی غفلتوں سے بےچارے ولی کی دیکھی جاتی ہے - کیا ایسا شاعر جس کو نسل شاعری کا باوا آدم اور ریختہ گوئی کا موجد مانا جاتا ہو کہیں جاکر خاموش رہ سکتا ہے؟ اور اگر وہ اجنبیت و مغائرت کے رسمی ادب و لحاظ سے کچھہ دیر کے لیے پنبہ دھن بھی بن گیا ہو تو کیا اُس زمانے کے سخن شناس مہماں نواز اور اہل کہاں زباں آور ایسی چپ کی داد دیے بغیر رہ سکتے تھے؟ ضرور اور یقیناً جہاں جہاں ولی کے قدم گئے ہوں گے وہاں نہ صرف اُن کی موجودگی میں بلکہ چلے آنے پر بھی مدتوں رات دن شعر و سخن کے چرچے، مشاعروں کے جھگھتے، سخن آفرینیوں کے لطیفے، ملاقاتوں کے اذکار ہوتے رہے ہوں گے، مگر افسوس ہے کہ آج اُن واقعات میں سے کسی ایک کا بھی سراغ نہیں ملتا - اور خیالی فانوس روشن کرنے سے بھی اس تاریک لوح پر کوئی دل پزیر نقش نہیں جمتا - مجبوراً تحقیقات نام و نشان اور تعینات زمان و مکان کی طرح بصد حسرت و یاس ان ضروری اور مفید معلومات سے بھی دست کش ہونا

پڑتا ہے اور لومڑی کے کھٹے انگوروں والی مثل کی طرح یہ کہا
جاتا ہے کہ وہ کوئی ہوں اور کبھی یا کہیں ہوے یا رہے ہوں،
سب باتوں سے چشم پوشی کرکے صرف اُن کا کلام دیکھنا چاہیے
کہ وہ کیا حیثیت و خصوصیت رکھتا ہے۔

مذہب و ملت

نام و نشان کی طرح بلکہ اُس سے زیادہ یہ
تفتیش و تحقیقات بھی کچھ مفید مطلب
نہیں مگر سلسلۂ ترتیب کی خانہ پُری وقائع نگار کو مجبور
کرتی ہے اس لیے اس معاملے میں بھی ولی کے کلام سے استفادۂ
و استعانت ضروری ہے۔

تذکرۂ ڈاکٹر فیلن مرتبۂ مولوی کریم الدین اور دیباچہ
نویس دیوان مطبوعۂ پیرس کے سوا اور کسی نے ولی کے
مذہب کو مذبذب نہیں بتایا۔ ان دونوں کتابوں میں اُن کا
مذہب بین بین دکھایا گیا ہے، یعنی وہ نہ سنی تھے نہ شیعہ، یا
یہ کہ دونوں مذاہب کے معتقد تھے۔ گویا بقول قدر بلگرامی:۔

خدا معلوم کیسا گو مگو ہے قدر کا مذہب
کہ شیعہ ہے نہ سنی ہے مسلماں ہے نہ کافر ہے

دیباچہ نویس دیوان مطبوعۂ پیرس کی تحقیقات زیادہ
قابل گرفت نہیں کہ وہ خود مسلمان نہ تھا، اُس نے جو کچھ
لکھا وہ اپنے مسلمان احباب سے سن سنا کر لکھا، جن کے قیاسات
یقینیات کی چہرہ کشائی نہ کرسکے، مگر مولوی کریم الدین پر
تعجب ہے کہ وہ آج سے سو برس پہلے ہونے کے باوجود بھی اپنے
قومی و مذہبی شعائر و خصائص کا احساس نہ کرسکے۔

شیعہ و سنی میں اصولی یا فروعی جو کچھ اختلاف ہے
اُس کی ابتدا یہ ہے کہ اہل سنت رسول اکرم کے بعد خلفاے
اربعہ کو بالترتیب افضل و اعلیٰ مانتے ہیں اور شیعہ صرف
حضرت مولا علی اور اُن کے بعد اُن کی اولاد کے گیارہ اماموں
کو منصوص و مامور و مقدم جانتے ہیں۔ ان معتقدات کے لحاظ
سے جہاں کسی کے کلام میں صرف ائمۂ اہل بیت کی منقبت دیکھی

جاتی ہے وہاں اکثر ناواقف اُس کے مصنف کو شیعہ کہنے لگتے ہیں جو حقیقت کے خلاف ہے —

خلافت راشدہ (اربعہ) کے بعد امارت و سلطنت ظاہری نے متعدد اور متفرق باطنی فرقے پیدا کر دیے تھے جن میں پاک نہاد متصوفین نے بالعموم تمام حقائق و معارف کا سلسلۂ فیوض امیرالمؤمنین حضرت مولا علی کی معرفت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و سلم تک پہنچایا، صوفیۂ کرام کے حقیقی اور دل نشیں معتقدات کا اثر یوماً فیوماً بڑھتا گیا - چوتھی پانچویں صدی ہجری میں سنی مسلمانوں کا کوئی گھر ایسا نہ ملے گا جہاں شجرۂ بیعت کی کونپلیں نہ پھوٹتی ہوں، صاف باطن صوفیوں کی ولاے شاہ ولایت کا یہ عام اثر تھا کہ اُس زمانے کے شیعہ بھی صفوف متصوفین میں شامل نظر آتے تھے، سالکین راہ طریقت کے بعض اقوال و خیالات جو کسی خاص جذبۂ و اثر کے ماتحت ہوتے تھے اور جن کے لفظی معنوں سے عوام الناس دھوکے میں پڑ جاتے تھے، ایسے خیالات علماے شریعت اور فقہاے ملت کو نا گوار ہوتے تھے مگر اس اعتقاد میں کہ حضرت مولی المؤمنین کی ولا جزو مذہب اسلام ہے فی الحقیقۃ ظاہر و باطن کے کسی فرقۂ اہل سنت کو اختلاف نہ تھا - اس عام اعتقاد کا اثر آج سے نصف صدی پیشتر تک ہر شریف و وضیع اور خواندہ و نا خواندہ سنی مسلمان کے دل پر اس طرح جما ہوا تھا کہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرح کسی پیر و مرشد سے دست بیع ہونا بھی داخل ایمان تھا اور اب بھی اگر فلسفۂ و سائنس کے مشککین کو چھوڑ دیا جاے تو ہر سنی آپ کو اپنا پیشوا و امام اور مستحق درود و سلام جانتا ہے، صوفیوں اور عابدوں کے وظائف و عبادات میں فرائض و واجبات کی طرح اکثر دعائیں اور اشعار ایسے موجود ہیں جن کو پڑھکر ذات والاے مولی سے استمداد و استعانت چاہی جاتی ہے - ایسی حالت میں کہ

(ولی) اُس زمانے کے تربیت یافتہ تھے جب کہ میدان تصوف کا ذرہ ذرہ کوس انا الحق بجا رہا تھا منقبت آئمۂ اطہار پڑھکر اُن کو شیعہ سمجھ لینا نا واقفیت محض ہے —

تاریک واقعات پر تحقیقات کی روشنی ڈالنے والے اصل مصنف کے کلام ہی سے حالات مستنبط کرتے ہیں مگر بعض طریقۂ استدلال ایسے اختیار کیے جاتے ہیں جو اُن مناظر کو اور تاریک بنا دیتے ہیں، کسی مسلمان شاعر کو خلفاے ثلاثہ کی عدم مدح خوانی سے شیعہ مان لینا اور اسی طرح حضرت علی کی منقبت گوئی سے سنی نہ جاننا صحیح استدلال نہیں۔

آں کہ کند حب آل بغض صحابہ خیال
عقل ندارد درست فہم ندارد بجا

(حضرت صاحب مارہروی)

جناب (ولی) اپنے انداز کلام، اپنی روش عام اور تعلیم و قیام سے بغیر کسی شبہ و شک کے اپنا اہل سنت ہونا بتا رہے ہیں، جہاں اُنھوں نے مناقب مولا کا شرف حاصل کیا ہے وہاں خلفاے راشدین کی مداحی کا سہرا بھی اپنے سر باندھا ہے - اگر یہ طلسم وہم بنایا جاے کہ حکومت وقت کے دباؤ سے اکثر شیعہ اس قسم کی سرسری مدح سرائی کر گئے ہیں تو یہ خیال بھی پادر ہوا ہے، کیوں کہ اُن کا قیام ایک ایسے مشہور صوفی کی خانقاہ میں رہا ہے اور اُس جگہ تعلیم حاصل کی ہے جس کو شیعیت سے کوئی تعلق نہیں اور وہاں کا حلقۂ اثر کسی کو مدۃ العمر تقیے کے پردے میں نہیں چھپا سکتا۔ پھر (شاہ نورالدین)* صدیقی و سہروردی سے دست بیع ہونا اور

---

* تذکرۂ آب حیات اور محبوب الزمن تذکرۂ شعراے دکن میں ولی کے مرشد کا نام شاہ نورالدین لکھا ہے اور رسالۂ نورالمعرفت مولفۂ ولی کے نام سے بھی اُن کے فنافی المرشد ہونے کا پتا چلتا ہے کہ کتاب کے نام میں بھی پیر و مرشد کا نور شامل کیا - علامۂ پاک زاد
(باقی بر صفحۂ آئندہ)

اُن کے مرشد سلسلہ حضرت شاہ وجیہ الدین کی مدح میں
ایک طویل ترجیع بند اور قصیدہ کہنا اور پھر فن سلوک
میں ایک کتاب (نورالمعرفت) کا تالیف کرنا یہ سب قرائن

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰)
حضرت میر آزاد بلگرامی قدس اللہ سرہ السامی کی تصانیف میں
مآثرالکرام کے صفحۂ (۲۱۹) پر یہ نام پایا گیا - ان کا اور ولی کا
زمانۂ حیات و ممات ایک ہے اس لیے ظن غالب ہے کہ یہی بزرگ
ولی کے پیشواے طریقت تھے - آگاھی کے لیے مآثرالکرام کا ترجمہ
لکھا جاتا ہے ۔—

مولانا نورالدین نوراللہ ضریحہ بن شیخ محمد صالح
احمدآبادی علامۂ زماں اور یگانۂ اقراں ہیں اس زمانے میں ان کا
مثل کم گزرا ہے - ملا احمد سلیمانی احمدآبادی اور ملا فریدالدین
احمدآبادی کی شاگردی کی' اور سر آمد ارباب دانش ہوے -
سنہ ۱۱۴۳ ھجری میں زیارات حرمین شریفین سے مشرف ہوے
اور دوسرے سال مراجعت کی اور محبوب عالم ملقب بہ شاہ عالم
ثانی قدس سرہ احمدآبادی سے بیعت کر کے مختلف خانوادوں
کی خلافت حاصل کی اور مدرسۂ خانقاہ رفیع البنیان تعمیر کیا -
ابتداے تحصیل سے انتہاے عمر تک درس و تدریس اور تصنیف
میں مشغول رہے اور ایک عالم کو متبحر بنایا - ڈیڑھ سو سے زیادہ
چھوٹی بڑی تصنیفیں چھوڑیں - مثلاً تفسیر کلام اللہ مختصر
و تفسیر نورانی فی السبع المثانی بارہ ہزار بیت - و تفسیر ربانی
بر سورۃ البقر ۳۰ ہزار بیت - حاشیہ بر اوائل تفسیر بیضاوی -
نورالقاری شرح صحیح البخاری حاشیۂ قویمہ بر حاشیۂ قدیمہ -
حاشیۂ شرح مواقف - حل معاقد حاشیۂ شرح مقاصد - حاشیۂ شرح
مطالع - حاشیۂ تلویح - حاشیۂ عضدی - معول حاشیۂ مطول ·
حاشیۂ شرح وقایہ - حاشیۂ شرح ملا - حاشیۂ منہل - حاشیۂ شمسیہ
منطق - شرح تہذیب المنطق - کہ ان کی دقیق تصنیفوں میں ہے-
طریق الامم شرح فصوص الحکم - شرح مثنوی مولوی روم - ان کی
ولادت سنہ ۱۰۶۴ ھجری میں بمقام احمدآباد ہوئی اور شب نہم
ماہ شعبان سنہ ۱۱۵۵ ھجری میں وفات واقع ہوئی - اعظم الاقطاب -
تاریخ انتقال ہے - اکانوے برس کی عمر پائی اور اپنی خانقاہ کے
قریب دفن ہوے (ترجمۂ مآثرالکرام مطبوعہ صفحۂ ۲۱۹)—

اس تخیل کے کفیل ہیں کہ یہ سب واردات قلبی ہیں ہرگز کسی حکومت کے اثر کا نتیجہ نہیں، خصوصاً ایسی حالت میں کہ (ولی) کے بلبل ولایت نے گلستان مدحت میں کبھی مرغان زرین (اُمراے دنیا) کے لیے نغمہ سرائی نہیں کی —

علمی قابلیت

اس میں کچھہ شک و شبہ نہیں کہ ولی) کے اکثر مفید واقعات اور نسبی سوانح کی طرح ایوان تاریخ میں اُن کے درس و تدریس کا باب بھی مقفل نظر آتا ہے، مگر یہ کہنا کہ وہ عربی و عروض سے نا بلد تھے خلاف واقعہ ہے - اُن کی کوئی غزل، کوئی شعر، کوئی رباعی، کوئی مثنوی اور کوئی مستزاد، متعارف و مقررہ دوائر و بحور سے باہر نہیں- نیز اُردو کی ابتدائی حیثیت کے موافق جابجا عربی الفاظ و تراکیب بھی ان کے کلام سے مفقود نہیں - ہاں اُس وقت کے طریقۂ تکلم اور مستعملہ الفاظ روزمرہ سے اس زمانے میں اکثر دھوکا ہوجاتا ہے کہ یہ مصرع ناموزوں اور وزن سے خارج ہے - مثلاً [چلا] کو اُس زمانے میں خفیف ضغطۂ تحتانی کے ساتھہ (چلیا) بولتے تھے اور اسی طرح کتابت بھی جاری تھی - آج ہم اس پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں، حالاں کہ بعینہ اسی طرح زمانۂ موجودہ کے روزمرہ میں [کیا] اور [پیار] وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں- جن کی کتابت میں ایک حرف [چلا] اور [چلیا] کی طرح بڑھا دیا جاتا ہے مگر تلفظ میں کا اور پار کے ہم وزن ہے - اسی طرح بعض عربی و فارسی کے الفاظ متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک لکھہ دینے سے اُن کی جہالت و ناواقفیت نہیں ثابت ہوتی، سیر و تلاش سے معلوم ہوگا کہ وہ لوگ بھی جن کی مشرقی فضیلت مسلم تھی - (ولی) سے سو برس بعد تک اُنہیں حرکات وسکنات کے عادی رہے ہیں—

سراج الدین علی خان (آرزو) کی شعاع قابلیت فارسی

اور اُردو دونوں محفلوں کو روشن کیے ہوے ہے۔ وہ فرماتے ہیں :—

وعدے تھے سب خلاف جو اُس لب سے ہم سنے
کیا لعل قیمتی دکھو جھوٹا نکل گیا

رکھے سیپارۂ دل کھول آگے عندلیبوں کے
چمن کے بیچ گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے

(دیکھو) کو (دکھو) پڑھو اور پھر عندلیب و شہید کی جمع پر غور کرو - کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خان آرزو جنھوں نے علی حزیں پر اعتراض کیے ہیں وہ ایطاے جلی سے نا واقف ہوں گے۔ (شاہ حاتم) جن کی اُستادی مسلم ہے اور جنھوں نے بزعم خود اصلاح اُردو میں پیش دستی کی ہے - لکھتے ہیں :—

لگن میں تجھہ ستمگر کی عجب مجلس میں غم گزرا
(شمع) رو رو کے ساری رات سرتاپا کھڑی جلیاں

سجن نے یاد کر نامہ لکھا اور ہم رہے غافل
بجا ہے معذرت لکھنا ہمیں [کاغذ خطائی] پر

کیا ان میں اتنی قابلیت بھی نہ تھی کہ شمع کے سکون اوسط اور کاغذ خطائی کی اضافت توصیفی کو سمجھ سکتے ؟

شیخ نجم الدین مبارک (آبرو) مشاہیر قدما میں ہیں اُن کے اشعار سنیے :—

زلف کی شان مکھہ اُپر دیکھو
کہ (گُیا) عرش پر لٹکتی ہے

یہ جانیو ہر ایک سے لالچ نہیں ہے خوب
ہے بھیک مانگ کھانا بھلا اس [کسب] ستی

پیری کماں کے (مانند) مانع نہیں اکڑ کو
ہے ضعف بیچ دونا یہ بانکپن ہمارا

اشک گرم و آہ (سرد) عاشق کی سے پرہیز کر
خوب ہے پرہیز جب ہو مختلف آب و ہوا

ان حضرات کا زمانہ پھر بھی (ولی) کے لگ بھگ کہا جا سکتا ہے (مؤمن) و (آتش) کو دیکھو اور یہ مصرع پڑھو : —

محب حسین کا اور دل رکھے (شمر*) کا سا

ع:— درد درماں سے (المضاف†) ہوا

بات یہ ہے کہ اُردو کی بدنصیبی سے متقدمین و متوسطین کیا، بعض متاخرین شعرا بھی "غلط العوام قبیح" تو "غلط العام فصیح" سمجھے رہے، جن کی زبانوں پر بے تکلف فصیل) کی جگہ (سفیل) اور (مواجہہ) کے مقابل مواھجہ) جاری تھا۔ نیک نہاد بزرگان سلف نے اُسی عوام روز مرہ کو کہیں کہیں باندھ دیا ہے جس سے اُن کی قابلیت و واقفیت پر کوئی حرف نہیں آسکتا —

خلاصۂ کلام یہ کہ ممکن ہے (ولی) نے عربی درس نظامیہ پورا نہ کیا ہو اور بہت ممکن ہے کہ فارسی میں بھی گلستان و بوستاں کے آگے طغرا و بدرچاچ کے خارستان میں نہ اُلجھے ہوں، مگر یہ کون نہیں جانتا کہ اگلے زمانے کی عام علمی صحبتیں اور پڑھے لکھے خاندانوں کی معمولی نشست و برخاست اور صرف سماعت و مبادلۂ خیالات، حرف شناسوں تک کو اعلیٰ درجے کا سخن رس و معنی شناس بنادیتے تھے، کسی معمولی قابلیت والے کا کام نہیں کہ وہ تصوف میں کوئی مستقل تصنیف اپنی یادگار چھوڑے، کسی کم سواد کی یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی فن یا روش خاص کا موجد بنے، اور پھر اپنے کلام کو ایسے عالی مضامین و معاني سے موزوں و دل آویز بنائے جو کسی چلتے پھرتے سے ممکن نہیں۔ یہ اسباب و قرائن

---

* شمر   † المضاعف

یقین دلاتے ھیں کہ بقول مؤلف تذکرۂ "محبوب زمن" اُنھوں نے مدرسۂ احمد آباد گجرات میں ضرور تحصیل علوم کی اور بقدر ضرورت تمام مروجہ فنون میں کافی دستگاہ بہم پہنچائی - اس یقین کی تائید میں بطور نمونہ (ولی) کے چند اشعار نقل کیے جاتے ھیں، جن میں ترفع خیالات، تازگی مضامین، لطافت تخیل کو دیکھ کر، اُنھیں مکتب سخن کا ابجد خوان نہیں کہا جاسکتا:—

(اشک خوں آلود) ھے (سامان طغرائے نیاز)
(مہر فرمان وفاداری) ھے (داغ عاشقی)

(غرور زر) سے بجا ھے (سکوت بے معنی)
کہ بے صدا ھے سدا (کوھسار خاموشی)

(مسند گل) (منزل شبنم) ھوئی
دیکھ! رتبہ (دیدۂ بیدار) کا

نہ پوچھو عشق میں جوش خروش دل) کی ماھیت
برنگ (ابر دریا بار) ھے (رومال عاشق) کا

ھر ذرہ اُس کی چشم میں (لبریز نور) ھے
دیکھا ھے جس نے حسن تجلی بہار کا

معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے
بجھتا نہیں ھے باد صبا سے (چراغ گل)

صنم کے لعل پر (وقت تکلم)
(رگ یاقوت) ھے (موج تبسم)

عاشقو! اُس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر
پیچ و تاب زلف ھے (دود چراغ بزم حسن)

کیونکہ سیری ھو حسن سے تیرے
(دھوپ کھانے سے پیٹ بھرتا نہیں)

گل مقصد کا (ھار ڈالے) ھیں
نقد ھستی جو (ھار ڈالے) ھیں

مضطرب عشق سے ہوں مجکو ملامت نہ کرو
(تپش دل) نے دیا (رعشۂ سیماب) مجھے

جس نے پکڑا (گوشۂ آزادگی)
اُس کو (موج بوریا شمشیر) ہے

نہیں (شفق)، ہر شام تیرے (خواب) کو
(پنجۂ خرشید) (مخمل باف) ہے

آج ہر گل (نور کا فانوس) ہے
(کوہ و صحرا) (صورت طاؤس) ہے

اک دل نہیں (آرزو) سے خالی
برجا ہے (محال) اگر (خلا) ہے

اے (ولی) تیغ غم سے خوف نہیں
(خاکساری بدن پہ جوشن) ہے

جوں (لالہ) بجز (آتش خاموش لب یار)
مرہم نہیں عالم میں (ولی) داغ جگر) کا

وہ ہی پاوے مطلب (راضیۃ مرضیۃ)
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے

تمام پات (یسبح بحمدہ) کے بحکم
زبان حال سے کرتے ہیں ذکر سبحانی

اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے "خیرالکلام قل و دل"

یہ چند اشعار سرسری ورق گردانی کا انتخاب ہے، امعان نظر سے دیکھنے والے اُن سے بہت زیادہ افراد و ابیات کے جواہر پارے چن سکتے ہیں —

یہ مسلم ہے کہ موزونی طبیعت ایک ودیعت فطری ہے اور اکثر معمولی پڑھے لکھے نہایت دلچسپ و خاطر نشین شاعری کرتے اور کرسکتے ہیں، مگر کوئی نقد سخن کا پرکھنے والا نہیں کہہ سکتا کہ ایسے شاعر اصطلاحات علوم و فنون اور مناسب و موزوں تشبیہات و تلمیحات، جدت آمیز خیالات،

اور صحیح جذبات و محاکات کو اس طرح بے تکلف ادا کرسکتے ہیں کہ وہ محض اُن کی قوت متخیلہ اور اُنھیں کی پرواز فکر کا نتیجہ معلوم ہوں، ہمیشہ ایسے طبعی موزوں طبع پیش پا اُفتادہ معاملات و واقعات سے آگے قدم نہیں بڑھاتے اور اگر کسی تقلیدی جوش میں زیادہ پرواز کرنی چاہتے ہیں تو اُن غریبوں کو موزوں و مناسب الفاظ نہیں ملتے اور اس لیے نہیں ملتے کہ اُن کی سرحد معلومات سے آگے ہوتے ہیں، مذکورۂ بالا اشعار کے تجزیہ وُ تشریح سے ہمارے دعوے کا ثبوت ملتا ہے، اشعار نمبر (۱) و (۲) کو دیکھیے اور تشبیہات کے نگینوں کو پرکھیے، کس موزونیت و خوبصورتی سے جھاے گئے ہیں، اشک خوں آلود کو طغراے نیاز کہنا اور پھر اس سامان کے ساتھہ دربار عشق سے فرمان وفاداری پر داغ کی مہر لگانا دستورالصبیان کے پڑھنے والے کی بساط سے باہر ہے-اسی طرح دوسرے شعر میں سکوت بے معنی کا دعوی اور پھر اِس دعوے کی دلیل خاموشی کو ہسار سے دنیا، کسی معمولی نطق کی بات نہیں ہوسکتی- اس شعر کے لطیف مفہوم پر غور کیجیئے، یعنی کوہسار (جہاں معدنیات کا ہونا مسلم ہے) میں وجود زر کا پتا لگانا اور اس کے سکوت دائمی کو غرور سے تشبیہ دے کر بے معنی بتانا کس قدر فطری اور دل کش تخیل ہے- غرض کہ ان منتخبہ اشعار میں کوئی شعر ندرت تشبیہ اور لطافت معنوی سے خالی نہیں-(ولی ' کے بعد جتنے مشاہیر اساتذہ گزرے ہیں اور جن کے خاص خاص رنگ اور انداز، اصول موضوعہ کی طرح اس زمانے میں مانے جارہے ہیں، اُن سب کے کُھلے کُھلے جلوے ان اشعار میں نظر آ رہے ہیں- مفصل تشریح فضول ہے، کیوں کہ یہاں ہر بات کا صرف نمونہ دکھانا ہے، نہ کسی کتاب کا سبق پڑھانا- ناظرین کی توجہ کو بآسانی متوجہ کرنے کے لیے خاص خاص الفاظ قوسین میں لکھہ دیے گئے ہیں تاکہ اُن اشارات سے اَسالیب بیان اور تراکیب خاص پر جلد انتقال

ذہنی ہوسکے—

یہاں تک جتنے بیانات قلم بند ہوے ہیں' وہ سب حضرت (ولی) کے ایسے واقعات تھے جن کا تعلق محض اُن کی شخصیت اور ذاتیات سے تھا' مگر جو باتیں کہ اب لکھی جائیں گی وہ اُن کے کمالات فن اور واردات سخن سے متعلق ہوں گی ' یہی حصہ اس دعوے کو ثابت کرے گا کہ ذات (ولی) اپنی خصوصیات صفات کی بدولت نہ صرف گزشتہ صدیوں میں لشکر میدان اُردو کے اچھے سے اچھے اور نامی سے نامی سالار سخن کی سردار و سپہ سالار تھی' بلکہ وہ آج عصر حاضر کے لیے بھی اُستاد الکل ھے اور جب تک اُردو کا وجود رھے گا یہ خدا داد فضل و تقدم کسی کو نصیب نہیں ہوسکتا —

دنیاے نظم کا ولی کو باوا آدم کیوں کہتے ہیں

بنی نوع انسان کا پہلا وجود حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کے نام سے منسوب و موسوم ھے - اُردو محاورے میں ہر نوع کی ابتدائی فرد کو بطور استعارۂ فی المثل (باوا آدم) کہتے ہیں —

موجودہ شاعری کا رنگ تغزل قافیہ و ردیف کے التزام کے ساتھ (ولی) دکنی سے پہلے بکثرت ہندوستان میں مروج نہ تھا - جتنے (مشاہیر ' شعرا گزرے ہیں اور جنہوں نے اپنے دیوان غزلیات یادیگر تصانیف نظم بالترتیب جمع کی ہیں اُن سب کا صدر انجمن (ولی) کے سوا کوئی نظر نہیں آتا - (امیر خسرو ' یا اُن کے بعد جس کسی نے اپنے زمانے کی اُردوے ہندی میں جو کچھ کہا ھے اُس پر " لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا " والی مثل صادق آتی ھے اور پھر وہ نہ صرف ردیف وار ترتیب سے معرا ھے بلکہ دوچار غزلوں یا دس بیس شعروں سے زیادہ تعداد نہیں (نصاب خسرو) کے اشعار اگرچہ شمار میں ہزاروں کہے جاتے ہیں' لیکن اُن کے پرداز بیان اور نشست الفاظ میں بھاشا اور فارسی کا ملمع ایسا اور اتنا چڑھا ہوا ھے جس کو

(ولی) کے ریختے سے عام مناسبت نہیں - (ولی) کی بعض غزلیں بھی اگرچہ خالص دکنی زبان و محاورات میں ھیں مگر اُن کا مردف و مقفی ہونا ایجاد یا التزام خاص کا ضامن ہے- اس لیے وہ لوگ جو (خان آرزو) اور (شاہ حاتم) وغیرہ سے شعراے اُردو کا طبقۂ اولیں شمار کرتے ھیں (ولی) کے سوا اور کسی کو من حیث المجموع (باوا آدم) نہیں کہہ سکتے —

صحیح معنی میں نظم اُردو کا پہلا مدون کون ھے ؟

جس طرح میرزا (صائب) نے (قابیل وھابیل) کے واقعے کی بدولت حضرت ابوالبشر (آدم صفی اللہ) کو پہلا شاعر مانتے ہوے کہا ھے :—

آں کہ اول شعر گفت آدم صفی اللہ بود
طبع موزوں حجت فرزندی آدم بود

اسی حیثیت سے کہا جاسکتا ھے کہ (ولی) سے پہلے نہ صرف ریختہ گو شاعر بلکہ صاحب دیوان بھی وجود پزیر ہو چکے تھے ' مگر یہ بات تاریخی لحاظ سے محض ایک قسم کی خانہ پری ہوسکتی ھے ' ورنہ فی الحقیقت جس مذاق ' جس رنگ ' اور جس نوعیت سے کم و بیش اصلاح متروکات و ایجادات کے ساتھہ فی زمانہ اُردو شاعری رائج ہورہی ھے ' اُس کا رھنما اور اُس کا پیش رو صحیح مفہوم میں اگر کوئی ھو سکتا ھے تو وہ صرف (ولی اللہ) کی ذات ھے —

* و کل [ولی] لہ قدم و انی
علی قدم النبی بدرالکمال

---

* ھیچمداں نے کہنے کو تو متوسطات تک عربی کا درس لیا تھا مگر واقعاً اب مبادیات بھی یاد نہیں ' پیر زادہ ہونے کی وجہ سے اب نہیں کبھی بزرگوں کی بتائی ہوی دعائیں پڑھا کرتا تھا اسی ضمن میں حضرت غوث الاعظم کے قصیدۂ لامیہ کا یہ شعر یاد رہ گیا اور

[باقی برصفحۂ آئندہ]

قطب شاہی سلاطین کے جن دیوانوں کا ذکر کیا گیا ہے اگرچہ اُن کا قلمی وجود حیدر آباد دکن میں پایا جاتا ہے مگر وہ اور اُن جیسے تمام متقدمین کے کلام اپنے انداز بیان دکنی زبان اور طریقۂ نظم و وزن کے سبب سے اس قدر نا مانوس اور غیر مطبوع ہیں کہ اگر اُن تمام دواوین کا تصفح کیا جاے تو بمشکل اور وہ بھی شاید ایک جز ایسا منتخب ہو سکے جس کے لفظی مفہوم کو نہ صرف اہل دہلی و لکھنؤ بہ تکلف سمجھ سکیں گے، بلکہ دکنی مخلوق بھی ہجے کیے بغیر مطلب نہ بتا سکے گی - بخلاف اس کے (ولی) کا تمام سرمایۂ نظم باے بسم اللہ سے تاے تمت تک (اُردو) کے لیے مایۂ ناز و افتخار ہے - (ولی) نے اپنے کلام میں بیسیوں جگہ اس کا احساس کیا ہے کہ میں ریختہ گوئی کا (موجد) ہوں، اس دعوے کے ثبوت میں اُن کے کلام کو بالاستیعاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً وہ اپنی قابل ترک روش کو چھوڑتے گئے ہیں - اور اس سے موجد ہونے کے سوا اُن کا (مصلح) ہونا بھی مسلم ہوتا ہے، ان سب باتوں سے قطع نظر کر کے دیکھا جاے تو ماننا پڑے گا کہ جو کارنامہ ہمارے سامنے موجود ہے اس کے ہوتے ہوے صرف مسابقت کی دھن میں اُن خیالی دفاتر کو پیش کرنا جو اس وقت نہ سینوں میں ہیں نہ عام دسترس کے سفینوں میں، ایسے وجود موہوم و مجہول کو معلوم و معروف سمجھنا عنقا کو بلبل ہزار داستاں کا ہم نوا بنانا ہے - ایسی سی مرغ و ہما کی استخواں بندی

بقیہ حاشیہ صفحۂ ۲۹

بے ساختہ ذہن میں آگیا ، اگر بے جوڑ ہو تو عربی داں محتسب فقیر کی مستانہ بے خودی سمجھ کر معاف فرمائیں - اُردو خواں اس شعر کا مطلب سمجھ لیں :— گُل ولی میرے ہم قدم ہیں اور میں نبی کے قدم بہ قدم ہوں، جو بدر کمال ہیں - صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم —

بے سود ہے، جس کی وقعت "کوہ کندن وکاہ برآوردن" سے زیادہ نہیں - جس کسی زبان کی ابتدائی شاعری کو دیکھا جاے تو اُس میں آغاز کلام مفردات یا منتشر اشعار سے نظر آے گا، اس کی وجہ قیاساً اس کے سوا کچھہ نہیں معلوم ہوتی کہ اول اول الفاظ کی کمی، نا مربوطی، تراکیب کی قلت اور بندشوں کی اجنبیت نئے سخن گو کو اُن جذبات و محاکات پر حاوی نہیں ہونے دیتی جن پر مشاقی کے بعد عبور ہوتا ہے- فارسی شاعری کی تاریخ پڑھنی چاهیے کہ (بہرام گور، عباس مروی، یعقوب صفار) غرض جس کسی نے ابتدا کی ہو، "غلطاں غلطاں ھمی رود تالب گو"- کی طرح قدم اُتھاے هیں - (اُردو) بھی اس سنت شاعري کو واجبات سے کیوں نہ سمجھتی، (ملک الشعرا نصرتی) یا (ھاشمی) کے انداز کلام میں یہی پرتو نظر آتا ہے —

اتنی بات ضرور ماننی پڑیگی کہ (ولی) سے پہلے اُردو نے اچھی خاصی نشو و نما پا لی تھی اور جس وقت کہ ولی کے ریختے کا زمانہ تھا اُس وقت تک الفاظ، ترکیب اور بندشوں کا کافي سرمایہ جمع ہو چکا تھا، اور جذبات و خیالات کے ساتھہ طرز گفتار اور اسالیب بیان کے عنوانات بھی قائم کیے جا چکے تھے، (ولی) کو (خسرو) یا (سعدی) دکنی کی طرح فارسی آمیز اُردو کہنے کا شوق نہیں ہوا - اگر چہ گنتي کے دو یا تین مصرع اس ملمع سازي کے دیوان میں لکھے گئے ہیں جن کا وجود عدم کے برابر ہے ورنہ عموماً اُن کی تکسال میں ایسے کھرے اور کامل العیار سکے ڈھالے گئے ہیں، جن کے سانچوں میں وقت و عہد کے تغیر و تبدل سنہ و سال کے سوا آج تک کوئی کھوٹ کسر نہیں - جس ترتیب کی لڑی میں وہ موتی پروئے گئے تھے، وہی تسلسل اس دور میں بھی جاری ہے - اسی تنظیم و تدوین کو دیکھتے ہوے بلا تامل (ولی) کو اُردو نظم کا (پہلا مدون) ماننا پڑتا ہے-

ولی کی سخن گستری یعنی اقسام نظم

جو دیوان اس وقت ہمارے پیش نظرہےیہی (ولی) کی ساری کرامات ہے - مگر اصناف سخن کے لحاظ سے اِس میں جوکچھہ ہے وہ بجاے خود مکمل ہے- غزلیں تمام حروف تہجی کے شمار سے موجود ہیں ' اسی طرح مستزاد ' قصائد' قطعات ' رباعیات ' ترجیع بند' مثنوی' غرض ہر رنگ کی سخن آفرینی معقول تعداد میں نظر افروز ہے - چناں چہ اس مجموعے میں بہ ترتیب ابجد [۴۲۲] غزلیں' [۷] مستزاد' [۱۲] مخمس' [۲] ترجیع بند' [۹]قصائد' [۲] مثنویاں ' [۲۹] رباعیاں ' [۹] قطعات اور [۴۰] مفردات شامل ہیں —

حتی الامکان اس کی تصحیح میں سخت محنت کی گئی ہے - دس بارہ مختلف مطبوعہوغیر مطبوعہ دیوانوں سے مرۃ بعد اولیٰ و کرۃ بعد اُخری مقابلہ کیا گیا ہے ' جن جن دیوانوں میں اختلاف الفاظ پایاگیا ' اور قرائن وربط کلام سے جس اختلاف کو موزوں سمجھا گیا اُس کو متن میں اور دوسرے نسخے کو حاشیے پر لکھدیا ہے ' بعض دیوانوں میں ایک سے دوسرے کو مختلف پایا یعنی کسی میں غزلیں اور مستزاد کم ہیں ' کسی میں دوچار زائد' اس صورت میں غور و تامل کے ساتھہ (ولی) کی طرز و روش کا اندازہ کرتے ہوے قرین قیاس معلوم ہوا کہ جن دیوانوں میں دوسرے دیوانوں سے غزلیں زیادہ ہیں' اُن کو اس دیوان میں شامل کیا جاے' کیوں کہ استداد زمانہ اور ناقلوں کی سہل انکاری سے ممکن ہے اتنا کلام چھوٹ گیا ہو' اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے معاصرین کا کلام (ولی) کے نام سے منسوب کردیا ہو ' لیکن تاوقتیکہ اس کا کافی ثبوت ہاتھہ نہ آئے' جامعِ دیوان (ولی) کا فرض ہے کہ جہاں کہیں کسی معتبر کتاب میں

اِن کے نام سے کوئی غزل یا شعر دیکھے کلیات میں تانک دے۔ دو ایک شعر مفردات میں ایسے ملیں گے، جو بعض تذکروں میں دوسروں سے منسوب ہیں، ایسی صورت میں جو تذکرے زیادہ اعتبار کے قابل ہیں اُن پر اعتماد کیا گیا، مثلاً راقم حروف کے پاس جو دیوان ہے وہ سنہ چوبیس جلوس محمد شاہی کا لکھا ہوا ہے اور یہی زمانہ (ولی) کے انتقال کا مانا گیا ہے، اس حساب سے یقین ہوتا ہے کہ اس دیوان میں جو کلام ہوگا مستند ہوگا۔ ہائے ہوز کی ردیف میں "جواب آہستہ آہستہ"، "گلاب آہستہ آہستہ" ان قوافی و ردیف کی دو غزلیں درج ہیں، مگر ایک غزل کا ورق کچھ پھٹ گیا ہے اور اُس کے اکثر الفاظ پڑھے نہیں جاتے، اُس کی تصدیق و تحقیق کے لیے اب تک جتنے دیوان دستیاب ہوے ہیں اُن میں اس چاک شدہ غزل کا وجود نہیں، لیکن ایک گورکھپوری دیوان میں دو ایک شعر اس دوسری غزل کے ملے، اس تائید اور نیز اُسی اعتبار پر کہ راقم حروف کا دیوان (ولی) کے زمانے کا لکھا ہوا ہے اُس نا مکمل غزل کو بھی شامل کردیا ہے۔

اس بیان کے بعد اب ترتیب وار تمام اصناف سخن کا نمونہ دکھاتے ہوے مبصرانہ نظر ڈالی جاتی ہے۔

غزل

غزل کے لغوی یا اصطلاحی معنی اور اس کی تفصیل و تعریف تمام ادبی کتابوں میں موجود ہے، یہاں اس مبحث کی طوالت فضول ہے۔ اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ غزل میں صرف اُن جذبات وواردات کا اظہار کیا جاتا ہے جو بسلسلۂ انس و محبت عاشق ومعشوق یا حسن و عشق سے وابستہ ہیں، جذب و جوش دیکھنے میں دو سہ حرفی لفظ ہیں، مگر خدا جانے ان دو کوزوں میں کتنے سمندر بھرے ہوے ہیں، جن کے جزر و مد کی کوئی حد نہیں۔ (غزل) کا اصلی محرک (عشق) ہے اور عشق

کو اپنے منظور نظر (حسن) سے جو تعلق ہے وہ پوشیدہ نہیں' اِنہیں باہمی تعلقات سے اچھے برے' درد انگیز' مسرت خیز' امید افزا' مایوس کُن' پر سوز' دل گداز' غرض کہ جتنے رطب و یابس واقعات و احساسات وجود پزیر ہوتے ہیں' انہیں کا نام جذبات و واردات ہے اور وہی جذبات الفاظ کی موزونی' انداز بیان کی خوش اسلوبی' لیے ہوئے غزل کے پردے میں رو نما ہوتے ہیں—

(ولی) سے پہلے جن اِنے گنے متقدمین نے ریختہ گوئی کو شرف بخشا وہ اپنے خیالات کو صاف زبان میں ادا نہ کرسکے اور مجبوراً (حامد باری) کی طرح اس طرح ملمع سازی کرگئے۔

عزم سفر چوں کردی ساجن نیند نہ آوے جی
قدر وصالت نادانستم تم بن برہ ستاوے جی

موسم وقت بہار رسیدہ گل خندیدہ جاے بجاے
تم بن یہ گلزار وگلستاں مجھہ نہیں ساجی بھاوے جی

صبر بکن اے چند بنالی اے دل خستہ (حامد باری)*
حہد بگو با حضرت باری تو مجھہ آن ملاوے جی

ظاہر ہے کہ ایسی شاعری جس کا لہجہ اور وزن سب اجنبی ہو' کیا مطبوع ہوسکتی ہے اور اسی لیے ایسے کلام کو (ولی) کے مقابل میں نہیں لایا جاسکتا۔اگرچہ خود (ولی) کے کلام میں بھی چند شہاری غزلیں ایسی ضرور ہیں جو بالکل دکنی زبان اور پرانی روش پر کہی گئی ہیں۔مگر اُن کا وزن عروضی کے ساتھہ مردف و مقفی ہونا باوجود اجنبیت گفتار کے' نفس گفتار کو بے کیندا نہیں بناتا۔چوں کہ اُردو شاعری نے بالکل فارسی کی راہ پر چلنا شروع کیا ہے اس لیے

---

* سعدی وغیرہ کی طرح متقدمین شعرا میں تھے۔نام۔پتا۔وطن۔عہد' سب نا معلوم' ڈاکٹر فیلن کے تذکرۂ طبقات شعراے ہند سے یہ اشعار منتخب کیے گئے—

جا بجا اُردو کی طرز سخن میں فارسی کی تمثیلیں پیش ہوتی چلی آتی ہیں، جس سے اظہار قابلیت منظور نہیں بلکہ واقعات کی ترتیب مقصود ہے کہ مثال دینے سے اجنبی مطلب بھی جلد سمجھ میں آ جاتا ہے —

ابتداءً غزل میں ردیف کا التزام نہیں رکھا اور مضامین بھی ایسے سادہ اور معمولی رکھے جن کو ہر راہ گیر بھی سمجھ سکتا ہے - رفتہ رفتہ اُردو کی نشو و نماسے پہلے فارسی تغزل میں تصوف کی بدولت استعارۂ و ایہام نے یہ رنگ جمایا کہ مجازی الفاظ میں حقیقی معنوں کا لطف آنے لگا، اور ساتھ ہی اس کے مضامین میں بھی وسعت ہونے لگی، معمولی وصل و ہجر اور شوقیہ تخیل کے علاوہ عام اخلاقی اور مناظر کائنات کی مصوری بھی شروع ہوگئی، غرض کہ عشقیہ، فخریہ، فلسفیانہ، معاشرتی، تمدنی تمام مضامین کی کھپت ہونے لگی۔ اور ایسے مضامین بے تکلف غزلوں میں لکھے جانے لگے، اس طرح صنف غزل جو صرف "سخن با یار گفتن" کا مفہوم لیے ہوے تھی، مجموعۂ سخن بن گئی —

غزل کے مضامین قطعات و مثنوی کی طرح مسلسل نہیں ہوتے، پھر بھی ابتدائی زمانے میں کہیں کہیں فارسی کی طرح اُردو میں ایسی غزلیں ملتی ہیں جن میں مطلع سے مقطع تک ایک ہی مضمون لکھا گیا ہے —

عدم سیر کی وجہ سے بعض کا خیال ہوگا کہ (ولی) کی غزلیں بھی فارسی کے نشاۃالاولیٰ کی طرح سیدھے سادے اور اِنے گنے خیالات و مضامین پر حاوی ہوں گی مگر ایسا نہیں۔ (ولی) نے اپنے کلام میں تمام وہ خیالات و مضامین مختلف طرز ادا کے ساتھ لکھے ہیں جن کا رواج متاخرین شعراے فارس میں ہوچکا تھا، یا جس تنوع کو آج چاہا جارہا ہے، اِن سب دعووں کا ثبوت عنقریب ملا جاتا ہے، مگر دیکھنے والوں کا فرض ہوگا کہ (ولی) کو (امیر) و (داغ) کا ہم عصر

نہ سمجھیں، اُن کے خیالات، اُن کے مفروضات ہرگز قابل اعتراض نہیں، البتہ عالم گیری عہد کی زبان، اُردو کے ابتدائی الفاظ اور اُن کا لہجہ، اس زمانے کے لیے ضرور اجنبی ہے، اس اجنبیت سے بھڑک کر نفس مطلب کو خارج از آہنگ سمجھنا تبصرۂ و نقد کی شان نہیں —

[ولی] صرف راقم حروف ہی کا ممدوح نہیں، بلکہ جس طرح فارسی کے پہلے مدون [رودکی] کی غزل سرائی پر [عنصری] کا مقولہ ہے —

غزل [رودکی] وار نیکو بود
غزل ہاے من رودکی وار نیست

اسی طرح (ولی) کے لیے میر تقی (میر) سے مسلم اُردو غزل گو کا ارشاد ہے —

خوگر نہیں کچھ یوں ہیں ہم ریختہ گوئی کے
معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

شمس العلما مولوی شبلی شعرالعجم میں عنصری کا شعر مذکور لکھکر کہتے ہیں " اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ [عنصری] [رودکی] کو غزل گوئی میں استاد مانتا تھا اس لیے یا تو ماننا چاہیے کہ رودکی، کی عہد میں غزلیں جاتی رہیں، یا یہ کہ عنصری غزل گوئی میں رودکی سے بھی کم تھا " —

یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ ان دونوں اساتذۂ فارسی کا پورا سرمایۂ غزل، وقائع نگار کے سامنے نہیں۔ اسی وجہ سے وہ خود دونوں کے معیار غزل کو جانچ نہ سکے، مگر ہمارے سامنے [ولی] اور [میر] دونوں کا سارا کلام موجود ہے، اور ساتھ ہی اس کے مذاق سلیم کی مسلمہ پسندیدگی سے میر تقی میر غزل گوئی میں جو مرتبہ پاے ہوے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ با ایں ہمہ اُن کا [ولی] کو سراہنا تقدم زمانی یا ادب معنوی کانتیجہ نہیں، بلکہ حقیقتاً اُس رہنماے اول کی پیش قدمیوں کا سچا اعتراف ہے، جب کہ یہ راہ نہ صرف ناہموار بلکہ

معدوم سی تھی - (ولی) کی غزلوں کے عام مضامین کو نمبر وار ایک فہرست میں لکھنے سے یہ بہتر ہوگا کہ عنوان خاص لکھکر اُس کے تحت میں اشعار بطور نمونہ لکھدیے جائیں اور اُن میں جہاں کہیں استعارۂ و تشبیہ یا محاورۂ و تخیل کی ندرت و لطافت ہو اُس کی مناسب تشریح کردی جاے --

(ا) حسن و عشق اور اُن کے جذبات و اثرات*

۱ - حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سے آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ

۲ - جلوہ گر جب سے وہ جہاں ہوا
نور خرشید پائمال ہوا

۳ - عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُسکا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُسکا

۴ - آج تیری نگہ نے مسجد میں
ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا

۵ - تجھ حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب
موہوم اک نقط ہے سرج† اس حساب کا

۶ - ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سے بہار کیوں کہ جاوے

۷ - خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

۸ - حسن کے خضر نے کیا لبریز
آب حیواں سے جام تجھ لب کا

---

* اس انتخاب اشعار میں بخیال عام فہمی سوں، منیں، کوں، وغیرہ الفاظ کو روزمرۂ حال کے مطابق لکھا ہے -

† سورج

۹ - ہوا ہے جب سے ترا تل سوار آتش حسن
سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن

۱۰- دیوان میں ازل کے ملا جب سے عشق و حسن
تب سے نیاز و ناز میں باہم حساب ہے

۱۱- زبان قال نہیں طفل اشک کو لیکن
زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تقریر

۱۲- جنون عشق ہوا اس قدر زمیں کو محیط
کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

ان اشعار کو تشریح کی حاجت تو نہیں مگر زمانے کی مختلف المذاقی رہ رہ کر مجبور کرتی ہے کہ موقع موقع سے دفع دخل کے طور پر دو سو برس بعد کی مخلوق کو چونکاتے ہوے آگے چلنا چاہیے' بعض مذاق ایسے ہیں جو خود شعر نہیں کہتے مگر سخن فہم ہیں' کچھ ایسے لوگ ہیں جو شعر کہتے ہیں لیکن پرانی ترکیبوں' کہنہ مذاق کو بھولے ہوے ہیں اور لفظی ہیر پھیر میں معنوی رفعت تک نہیں پہنچتے - چند ایسے ہیں جو سطحی نگاہ سے دیکھتے ہی فطری و غیر فطری کی بحث چھیڑ دیتے ہیں' بکثرت وہ لوگ موجود ہیں جو سرے سے مشرقی یا ایشیائی مذاق سخن پر نظر التفات نہیں ڈالتے' پھر اس اختلاف کے ساتھ ہی پسند و نا پسند کا جھگڑا چھڑتا ہے' کسی کو زبان مرغوب ہے' کوئی مضمون چاہتا ہے' کہیں رعایت لفظی اور تلازمات سے تفریح و دلکشی ہوتی ہے - غرض کہ "ہر کس بخیال خویش لطفے دارد" کا مضمون ہے - ایسی صورت میں مشکل ہے کہ ایک اگلے وقتوں کے (ولی اللہ) کا کلام اتنی نیرنگیاں دکھا سکے' جن پر ہر مذاق' ہر پسند اور ہر آنکھ صاد کردے - مذکورۂ بالا اشعار نہایت سادہ اور آسان الفاظ میں نظم ہوے ہیں' لیکن ان کی معنوی خوبیوں کو دیکھا جاے تو کوئی سخن شناس داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا —

شعر نمبر (۱) حسن کے بد نام کرنے والوں میں عشق ہمیشہ انگشت نما رہتا ہے، مگر اس شعر میں کس لطیف کنایے اور دلچسپ پیرایے کے ساتھہ واقعیت کو لیے ہوئے خود حسن کے وجود کو رسوائی کا باعث قرار دیا ہے، یعنی نہ وہ انسانی شکل میں جلوہ گری کرتا نہ طالب عشق بنتا اور نہ بد نام ہوتا، اس مفہوم کو اگر مسئلۂ وحدت فی الکثرت کے سلسلے میں پھیلایا جاے تو صوفیانہ رنگ جھلکنے لگے گا -

شعر نمبر (۲) کو خلاف فطرت کہا جا سکتا ہے، حالانکہ سینک کے اوت پہاڑ ہے، جب تک دیکھنے والا نہیں ہوتا اشیاے دیدنی ایک وجود معطل رہتی ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ بھونڈی سی بھونڈی صورت والا بھی زمین پر رہ کر نور خرشید کو پا مال نہیں کرتا، چہ جاے کہ وہ جمال جو مظہر کائنات ہو، کیا اب بھی اس مضمون کو خلاف فطرت کہا جا سکتا ہے؟ مذاق سلیم ایسے اشعار کو سہل ممتنع کہتا ہے ---

شعر نمبر (۳) حسن حقیقی یا وجود حق کا عام و بے حجاب ہونا مسلمۂ یقینیات سے ہے مگر چوں کہ دیکھنے والے نیرنگ مظاہر کے لاتعداد نظاروں سے چشم امتیاز کھوئے ہوے ہیں اس لیے اُن کی حیرانی کو خصوصیت سے نقاب بنا کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اُس کا جلوہ تو عام ہے مگر حجاب حیرانی میں چھپا ہوا ہے -

شعر نمبر (۴) بادی النظر میں یہ شعر بہت ہلکا دکھائی دیتا ہے، مگر جب حسن اور اُس کی اداؤں کے اثر پر نگاہ ڈالی جاے اور سوچا جاے تو اُس کے سامنے کوئی معاملت، کوئی عبادت نہیں ٹھہر سکتی شیخ (سعدی) نے قحط کی انتہاے تکلیف کو ترک عشق سے ثابت کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی خواہش شکم وہ دوزخ ہے جس نے فردوس محبت کو بھلا دیا :---

چناں قحط سالی شد اند ر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

جنون عشق گویا وہ پڑھا جن ہے کہ جب تک آفتیں قل ھو اللہ نہ پڑھیں کسی عمل سے نہیں اُترتا - یہاں بھی قریب قریب وھی معاملہ ہے' جان و مال' عزت و ناموس' غرض کہ عزیز سے عزیز چیز (عبادت خلوص) کے آگے ھیچ ہے' مگر نظارۂ جمال وہ برق جاں سوز ہے جہاں ارکان عبادت بھی سر بسجود ھیں' انسان تو انسان خود (انسان گر) بھی اس کی اداؤں پر مائل ہے " اللہ جمیل ویحب الجمال *" - اور اگر صوفیاے کرام کے نقطۂ نگاہ سے دیکھا جاے تو اس نگاہ کے جلوے وہ کرشمے دکھاتے ھیں جن کو دیکھتے وقت حضرت مولیٰ علی (ع) نے اپنے پاے مبارک کے زخم سے تیر نکالنے کا حکم دیا تھا —

شعر نمبر (۵) سورج کو (سرج) کہہ دینے پر ھنسنا نہ چاھیے بلکہ یہ دیکھنا چاھیے کہ آفتاب و حسن کی معمولی تشبیہ میں کیا ندرت پیدا کی گئی ہے' سب جانتے ھیں کہ آفتاب سے زیادہ کوئی روشن چیز نہیں اور کم نظری سے یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ اس تشبیہ میں شاعرانہ اغراق و غلو کے سوا کچھ نہیں' لیکن جب اس تشبیہ کو اس حقیقی مفہوم میں ڈھالا جاے کہ (حسن منتخب) ' (نور خدا) ہے اور اُس کے حسن لازوال کے سامنے سورج نقطۂ موھوم ہے تو بے ساختہ ھر زبان "صل علیٰ" کہہ اُٹھے گی —

بقیہ اشعار کی شرح ناظرین کے مذاق سلیم پر چھوڑی جاتی ہے اور آئندہ بھی خال خال اشارہ کیا جائیگا' کیوں کہ اصل مقصد ذھن کا متوجہ کرنا تھا' وہ اس معمولی تشریح سے حاصل ھوگیا' اس انداز سے ھر سخن آشنا

---

* اللہ حسین ہے اور حسن والوں کو دوست رکھتا ہے —

لطافت مضمون اور پاکیزگی تخیل سے رو شناس ہوسکتا ہے،
لیکن (ولی) کے کلام کا تبصرۂ و نقد ہمیشہ یہ سمجھکر
کیا جائے کہ جس وقت یہ اشعار کہے گئے ہیں، اُس
زمانے میں (میر)، (درد)، (غالب) موجود نہ تھے، بلکہ یہ
ترانہ گایا جاتا تھا :—

من ز فراقت جوگی بھیا* کاتو مندرا لتکن کیا†
گشت کنم ہر دیس بدیسا سایے پہنچا پاوے جی

نتائج عشق

(مضطرب) عشق سے ہوں مجکو ملامت نہ کرو
تپش دل نے دیا (رعشۂ سیماب) مجھے
عشق کے ہاتھہ سے ہوے (دل ریش)
جگ میں، کیا بادشاہ، کیا درویش
لالۂ و گل مجھہ سے (لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد)
گلرخوں کے عشق نے جب سے کیا ہے (خوں مجھے)
گریۂ و گرد ملامت سے (ولی)
(خانۂ عشق کو تعمیر کیا)
(ولی) جو عشق بازی کی حقیقت سے نہیں واقف
سخن اُس کا قیامت میں گُل باغ ندامت ہے
جو ہوا راز عشق سے آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ہے
گر عشق میں آیا ہے تو، اے دل گریباں پارہ کر
لیتے ہیں اس بازار میں بے تابیٔ سیماب کو
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے

---

* ہوا † کیا

پروانه وار عشق میں تیرے جو جی دیا
اُس کا کفن هو رشتۂ شمع نگاہ سے
عشق کی راہ کے مسافر کو
هر قدم تجھه گلی میں منزل هے
معرکے میں عشق کے هر بوالهوس کا کام کیا
دیکھه! حالت کیا هوئی منصور سے سردار کی
شراب شوق سے سرشار هیں هم
کبھی بے خود کبھي هشیار هیں هم
کیا مجھه عشق نے ظالم کو آب آهسته آهسته
که آتش گل کو کرتی هے گلاب آهسته آهسته

آخری شعر میں عشق و آتش کی تشبیه، معشوق و گل کی نسبت اور ردیف کي مضبوطی جو اساتذۂ قدیم کا امتیازی رنگ تها، داد کے قابل هے—

خصوصیات عاشق

آہ سے عاشق کی عارف بوجهتے هیں حال دل
جیوں که سمجهے صوت سے صراف تقریر طلا
آخر کو رفته رفته دل خاکسار نے
تیری گلی میں آکے کیا هے مکان آج
نه ڈهونڈو شهر میں فرهاد و مجنوں کا ٹهکانا تم
که هے عشاق کا مسکن کبهو صحرا کبهو پربت
کتاب عشق په شنگرف اشک خونیں سے
پلک کی لیکے قلم کهینچتا هوں جدول سرخ
کیوں کر چهپا سکوں میں تجهه درد کی حقیقت
هے کام آہ دل کا افشاے راز کرنا
رکهوں جس خواب میں تجهه لب اُپر لب
مجهے شکر سے شیریں تر هے وہ خواب

گر نہیں ھے خنجر بیداد خوباں کا شہید
دامن صد چاک گل کس واسطے پر خوں ھوا
وفا کو ترک مت کر ھرگز اے دل
محبت ھے وفا بن سست بنیاد
بے منت شراب ھوں سرشار انبساط
تجھہ نین کا خیال سجھے جام جم ھوا
عجب نہیں جو سجن کہربا ھو مجھہ کھینچے
کہ مجکو کاہ نہن عشق نے کیا ھے ضعیف
میں عشق سے کیا ھوں تجھہ دل کو نرم آخر
ھر اک کا کام نہیں* ھے آھن گداز کرنا

معشوق مع شان ادا و خصوصیات

تو سر سے قدم تلک جھلک میں
گویا ھے قصیدہ انوری کا
اُٹھا ریحاں اگرچہ خواجۂ بستاں سرا، لیکن
دیا ھے تجھہ کو اے یاقوت لب! سر خط غلامی کا
نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر
چلا ھے آج فوج شام لے کر
ترا خط خوف میں ھے ھات سے مقرض کے دائم
کہ جیوں رکھتا ھے کودک دھشت اُستاد ھر ساعت
سنا ھوں خضر کے دل سے یہ حرف تازہ و تر
بہار سبزۂ خط ھے بہار ناز و ادا
بے خبر ھیں تجھہ گلی سے اس سبب اے گلبدن
بلبلیں کرتی ھیں گلشن میں سراغ بزم حسن
نشۂ سبزۂ خط خوباں
والی عالم خیال ھوا

* نا

غضب ہے چہرۂ رنگیں بہار ناز و ادا
بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا
نہیں یہ خط بہ گرد لعل می نوش
ہوا ہے چشمۂ خرشید خس پوش
سینے میں ہے تجھ ابروے پیوست کی نشست
جیوں تیر دل میں ہے نگہ مست کی نشست
نشہ بخشی میں مے سے بہتر ہے
تجھ لبوں کی مفرح یاقوت
ترے جو قد سے رکھا نیشکر نے دل میں گرہ
تو کھینچ پوست، کیا اُس کا بند بند جدا
خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل
نگاہ مہربان، ہے دام صیاد
بسکہ بے درداں ہوے ہیں مجتمع چاروں طرف
بستۂ زلف پری رویاں پہ مارا مار ہے
اعجاز حسن دیکھ کے وہ روے باعرق
پیدا کیا ہے چشمۂ آتش سے آب آج
آنکھیں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں
بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر
جامہ زیبوں کو کیوں تجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا
صنعت کے مصور نے صباحت کے صفحے پر
تصویر بنائی ہے تری نور کو حل کر
لگتا ہے مجکو پنجۂ خرشید رعشہ دار
دیکھا ہوں جب سے دست نگاریں نگار کا
اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال بزم میں ہو چرخ زن بجاے قدح

تیرے لب کے حقوق ہیں مجھپر
کیوں بھلا دوں میں دل سے حق نمک

تجھ زلف حلقہ دار سے مانند عاشقاں
گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے
بلاے عاشقاں ناز و ادا ہے

ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجکو سودے میں اگر سودا کروں

دیکھ اُس کی کلاہ بارانی
چاند پر آج ابر آیا ہے

لب تمھارے ہیں شفا بخش (ولی) ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

ہر سحر تجھ نعمت دیدار کی
آرسی کو اشتہاے صاف ہے

عدم ہے تجھ دھن کا جگ میں ثانی، اے پری پیکر!
اگر بالفرض و التقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا
شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا

* بیان زلف بدیعی سے ہے سعدالدین کا مطلب
ابھی تک تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کو

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو خال
حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال †

---

* مطول ملا سعدالدین تفتازانی کی مشہور درسی کتاب ہے، جس میں معانی و بیان اور بدیع کا مذکور ہے —

† حضرت بلال آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے غلام ہیں، جو حبشی الاصل تھے - کیا نادر تشبیہ دی ہے —

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
یہ ہر طرف سے اُٹھے ہیں شرار آتش حسن

موج دریا کی دیکھنے مت جا
دیکھ اُس زلف عنبریں کی ادا

موسیٰ جو آکے دیکھے تجھ نور کا تماشا
اُس کو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

کیا تری زلف کیا ترے ابرو
ہر طرف سے مجھے کشاکش ہے

زندہ کرنا استخواں کا گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کو تجھ ناز کا اعجاز ہے

ترے مکھ پر اے نازنیں یہ نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ہزار بلبل مسکیں کا صید ہے باقی
مقیم ہے چمن حسن میں بہار ہنوز

بیمار گر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
کیوں ہاتھ میں لیے ہے نگہ کا عصا بلند

کہاں ہے آج یا رب جلوۂ مستانۂ ساقی؟
کہ دل سے تاب، جی سے صبر، سر سے ہوش لے جاوے

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُسکو
کرتی ہے نگہ جس قد نازک پہ گرانی

یہ در سے تیرے جو نور چھکا، سو اُس سے تارے ہوے منور
یہ چاند تجھ حسن کا جو نکلا، فلک نے تجھ سے اُچک لیا ہے

انصاف بیں نگاہیں دو سو برس پہلے کی شاعری کا خیالی اندازہ کرتے ہوے دیکھیں کہ ان اشعار میں خیالات کی تازگی، مضامین کی رفعت، روز مرہ و محاورات کی سلاست اور ان سب باتوں کے ساتھ نتیجۂ شاعری یعنی (درد و اثر) کیا نمایاں حیثیت رکھتا ہے —

تضحیک واعظ و محتسب

ایشیائی شعرا کے کلام میں جہاں بیسیوں بندھے تکے مضمونوں کی جگالیاں ہوتی رہتی ہیں وہاں واعظ و محتسب اور دوسرے مذہبی نمایندوں پر گالیاں بھی ضرور پڑتی ہیں، جس طرح ہندوستان کے مہذب سے مہذب، اور شریف سے شریف پرانے گھرانوں میں منجملہ دیگر رسوم کے میراثنوں کی گالیوں اور ٹونوں کے بغیر شادی بیاہ کی تقریبیں سونی اور بے رونق سمجھی جاتی تھیں اسی طرح شعرا کی غزلیں گویا ناتمام رہتی ہیں جب تک کسی مشیخت مآب کو دو چار صلواتیں نہ سنائی جائیں، اور یہ بدعت ہندوستان کی نہیں ہے بلکہ شعراے ایران کی اُپج ہے - (سعدی) و (حافظ) اور (عمر خیام) جیسے مصلح و صوفی و فلسفی اسی رنگ میں رنگے ہوے ہیں - پھر غریب اُردو کی کیا مجال تھی کہ پابند تقلید ہوکر اس روش کو چھوڑ دیتی، ممکن ہے کہ ابتداً اُردو نے اس تفرج گاہ میں یہ کہکر قدم اُٹھایا ہو :—

من نیز بفاقہ ناقہ راندم
خود را بغبار شاں رساندم

مگر اس وقت فارسی و اُردو دونوں زبانوں کی ہجو گوئیاں اگر جمع کی جائیں تو غالباً اُردو ہی اس ہجو گوئی میں چار ہاتھہ آگے نظر آے گی—

یہ واقعات ہیں کہ ہر پاک سے پاک گروہ میں چند ایسی ناپاک ہستیاں شامل ہوجاتی ہیں جو ایک مچھلی کی طرح سارے تالاب کو گندہ کردیتی ہیں، جب نفس عبادت کو بجاے وسیلۂ معاد، ذریعۂ معاش بنالیا جاتا ہے تو نفسانیت کی کُنجی ہوا ؤ ہوس کے دروازے کھول دیتی ہے، جہاں ایک نہیں سیکڑوں رنگ آمیزیوں کی ایسی صورتیں نظر آنے

لگتی ہیں، جو اُن نفس پرستوں کو یکرنگی حقیقت سے
بہت دور ہٹادیتی ہیں۔ اگرچہ وہ ریا کاری اور جامۂ سالوسی
سے بہت کچھہ روغن قاز ملتے رہتے ہیں، مگر نظر باز دھوکا
نہیں کھاتے اور منہ پر کہہ دیتے ہیں —

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

اسی ریا کاری و غداری کو دیکھکر اس گروہ کی
سچی عظمت دل میں نہیں رہتی اور بے محابا زبان کھل
جاتی ہے یہی اسباب وو جوہ ہیں جن سے ملامت واعظین
کی بنیاد قائم ہوئی، مگر اختلاف مذاق اور انقلاب زمانہ،
یا یوں کہا جاے کہ وقعات و کثرت وقوع نے ہمیشہ
اس مذاق کو مختلف رنگوں میں ظاہر کیا ہے، اُردو کے
ابتدائی عہد میں واعظ و محتسب کے مذہبی اقتدار کو
اتنا پامال نہیں کیا گیا کہ وہ مزاح و مذاق کی حد سے
گزر گیا ہو، البتہ (میر) اور (سودا) سے اب تک
اس صنف میں جس قدر غلیظ مواد جمع ہو گیا ہے وہ تفریح
و تفضیح سے گزر کر استہزا ؤ تمسخر بلکہ فحاشی وعریانی
کی حد سے بھی متجاوز ہو گیا ہے، اگرچہ تمام شعراے
اُردو کے کلام میں کم و بیش ایسے اشعار بھی ملیں گے
جو مناسب پیرایے میں موزوں کیے گئے ہوں، نیز متوسطین
و متاخرین میں بعض سخن سنجوں نے (انشا) و (مصحفی)
جیسی فحش گوئی نہیں کی ہے، ان کے سوا غالب حصہ
ایسا ملے گا جس کا لب و لہجہ سوقیانہ اور مذاق بالکل
عامیانہ ہے۔ (ولی) نے اپنے فضل تقدم کی رعایت سے جہاں
اور مفید باتیں بتائی ہیں، وہاں یہ فخر بھی انہیں
حاصل ہے، اُن کے دیوان میں نسبۃً ایسے اشعار کم
ہیں۔ اور جہاں کہیں واعظ و محتسب کی خبر لی گئی
ہے، نہایت متانت اور مہذب انداز سے لی گئی ہے۔ دیکھنے میں

ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے، مگر ایسی گہری چٹکی لی ہے، جو نیل ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی اور جس سے اُن کی ملمع سازیوں کی ساری قلعی کُھل کر اصلی فطرت کا رنگ جھلکنے لگتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ (ولی) نے اپنی خدا داد قوت آخذہ سے ہر موقع پر مناسب کام لیا ہے، اور جہاں جہاں اصلاح کی ضرورت سمجھی ہے درستی مذاق کی کوشش کی ہے۔ اس موقع پر یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ بعض طبیعتیں خلقاً ایسی متین اور سادہ ہوتی ہیں جن کو شرارت و شوخی نہیں آتی، (ولی) جی بھی ایسے ہی ہوں گے اور اُنھوں نے اپنی اُفتاد مزاج سے اوروں کی طرح واعظ و محتسب سے ڈھول دھپا نہ کھیلا ہوگا، مگر یہ گمان غلط ہے، اُن کے کلام میں ایک جگہ نہیں بکثرت ایسے الفاظ، ایسے جذبات نمایاں موجود ہیں جن سے اُن کی شوخی طبع کا یقین ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت آیندہ ملیگا، یہاں زیر بحث (تضحیک واعظ) کا نمونہ لکھا جاتا ہے:—

آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جا نماز زاہد عزلت نشیں برباد ہے

سمجھکر بات کر اے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں پر ہے، تحکم!

زاہد اگرچہ فہم میں ہے بوعلیؔ وقت
میرے سخن کے رمز کو پایا نہیں ہنوز

کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج

حقیقت سے تری مدت سے ہم واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزوں سے نہ کر اظہار خامی کا

ہوا ہے صورت دیوار زاہد کُنج عزلت میں
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

آلودہ کیوں نہ ہووے داماں پاک زاہد
جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے

نہو ناصح کی سختی سے مکدر اے دل شیدا
صدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر مسجد میں زاہد کو
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سے اُتر کر

گزر اُس سرو قامت کا ہوا ہے جب سے مسجد میں
مؤذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

کیوں نہ لیویں زاہداں تجھ دیکھ نور برہمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

زاہد کو مثل دانۂ تسبیح ایک آن
کوچے ستی ریا کے نکلنا محال ہے

شیخ مت گھر سے نکل آج کہ خوباں کے حضور
گول دستار تری باعث رسوائی ہے

کہو زاہد سے جاوے اُس گلی میں
اگر مشتاق فردوس بریں ہے

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کو کروں تحریر

ان اشعار کے مضامین محض تفریحی اور مذاقیہ نہیں ہیں، بلکہ ہر شعر میں اخلاقی پہلو موجود ہے، اور پھر تشبیہات و استعارات کی ندرت نے لطف کو دونا کر دیا ہے۔ پہلے شعر میں ابر سفید کو جا نماز سے تشبیہ دی ہے، راقم حروف کے خیال میں یہ اچھوتی تشبیہ ہے۔اسی طرح دانۂ تسبیح کا کوچۂ ریا بنانا نہایت پر لطف ہے۔ کاش یہی رنگ ان کے بعد بھی قائم رہتا تو آج ایشیائی شاعر پر بد اخلاقی کے بد نما داغ نظر نہ آتے—

صنائع و بدائع

سیدھی سادی بات کو کسی پردے میں بیان کرنے کے لیے اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مختلف پیرایوں میں مخصوص اشارات و کنایات سے کام لیا جائے ' زور قابلیت نے اس میدان میں بڑی بڑی جولانیاں دکھائی دیں ' ذکاوت و ذہانت نے وہ وہ موشگافیاں کی ہیں کہ بجائے خود یہ بھی ایک جداگانہ فن بن گیا ہے ' اور بہت سی مطول و مختصر کتابیں اس شعبے میں تصنیف وتالیف ہوگئیں ' جن کی باضابطہ تدریس نصاب نظامیہ میں ہوتی ہے - نظم کے لیے اگرچہ اس کا التزام کوئی ضروری نہیں ' مگر جہاں تشبیہات و استعارات کا زیور عروس سخن کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے ' وہاں قدما میں بکثرت اس کھڑنت کو بھی ذریعۂ زیبائش سمجھا جاتا ہے بعض آسان صنعتیں ایہام و تجنیس و مستزاد کے ناموں سے اس قدر مروج ہوئیں کہ گویا روز مرہ کا حسن بن گئی ہیں ' اور اس میں شک بھی نہیں کہ اکثر موقعوں پر ان خصوصیات سے کلام میں ایک خاص دل آویزی و دل چسپی پیدا ہوجاتی ہے ' قافیہ و ردیف ' سجع و تلمیح بھی اسی ضمن میں شامل ہیں ' ان سب اقسام کی تفصیلی بحث کا یہاں کوئی موقع نہیں ' اس لیے صرف اُن دو چار نمونۂ صنائع پر اکتفا کی جاتی ہے ' جن کا وجود (ولی) کے کلام میں موجود ہے —

ردالصدر علی العجز اصطلاح عروض میں بیت کے مصرع اول کا پہلا ٹکڑا (رکن) (صدر) اور اسی مصرع کا آخر لفظ (عروض) اور اسی طرح دوسرے مصرع کا پہلا رکن [ابتدا] اور آخری رکن کا نام [ضرب] ہے ' اسی آخری ضرب کو [عجز] بھی کہتے ہیں ' اوران چاروں ارکان کے درمیان میں جو ٹکڑے (ارکان) ہوتے ہیں وہ (حشو) سے

موسوم ھیں —

اس معلومات کے بعد جاننا چاھیے کہ جس بیت میں صدر اور عجز لفظاً متحد ھوں اُسی صنعت کا نام ردالصدرعلی العجز ھے، یعنی وھی لفظ عجز میں وارد ھوا جس سے صدر کی ابتدا ھوئی - (ولی) نے مندرجۂ ذیل غزل میں اس التزام کے سوا پہلے مصرع کے رکن آخر (عروض) اور دوسرے مصرع کے رکن اول [ابتدا] کو بھی متحد کیا ھے، جس سے لطف بندش اور انداز ادا زیادہ دلچسپ ھوگیا ھے —

[دلربا] آیا نظر میں آج میری [خوش ادا]
[خوش ادا] ویسا نہیں دیکھا ھوں دوجا [دلربا]

[بے وفا اگر تجکو بولوں ھے بجا اے [نازنیں]
[نازنیں] عالم منیں ھوتے ھیں اکثر [بے وفا]

[کم نما] ھے نوجواں میرا برنگ [ماہ نو]
[ماہ نو] ھوتا ھے اکثر اے عزیزو [کم نما]

[مدعا ے] عاشقاں ھر آن ھے [دیدار یار]
[یار کے دیدار] بن دوجا عبث ھے [مدعا]

[کیمیا] عاشق کے حق میں ھے نگاہ [گُل رخاں]
[گُل رخاں] سے جگ کے پایا ھوں ولی یہ [کیمیا]

ایک جگہ اس دو آتشے کو سہ آتشہ بلکہ بلحاظ ارکان چھار آتشہ کیا ھے، جس کا خلاصہ یہ ھے کہ دونوں مصرعے بحرفہ موزوں ھوے ھیں اور دونوں کے الفاظ و معانی یکساں ھیں، گویا ایک مصرع کو پورا شعر بنایا ھے :—

[مجکو ھے) [دار الامن] [پیو کا] [نقش چرن]
[پیو کا] [نقش چرن] [مجکو ھے] [دارالامن]

[پیو کا] [شیریں بچن] [مجکو ھے] [آب حیات]
[مجکو ھے] [آب حیات] [پیو کا] [شیریں بچن]

(اے مہ) (سیمیں بدن) (مکھ کو) (اپس کے دکھا)
(مکھ کو) (اپس کے دکھا) (اے مہ) (سیمیں بدن)

(مجھہ سے گیا (ما وٗ من) (دیکھکے) (تیرے نین)
(دیکھکے) (تیرے نین) (مجھسے گیا) (ما وٗ من)
(تجھسے لگی) (ھے لگن) (اے گل) (باغ حیا)
(اے گل) (باغ حیا) (تجھسے لگی) (ھے لگن)
(زلف تری) (برھمن) (مکھہ ھے) (ترا آفتاب)
(مکھہ ھے) (ترا آفتاب) (زلف تری) (برھمن)
(دستۂ گل) (ھے سخن) (سن یہ بچن) (اے ولی)
(سن یہ) (بچن) (اے ولی) [دستۂ گل] (ھے سخن)

تجنیس | تجنیس بھی اس فن میں ایک خاص صنعت ھے اور وہ لفظی و معنوی دونوں طرح آتی ھے ' کتب متعلقہ میں اِس صنعت کی بہت سی قسمیں مذکور ھیں ' منجملہ اور اقسام کے (تجنیس مکرر) بھی ایک قسم ھے ' جس میں بلحاظ حروف دو لفظوں کی تکرار ھوتی ھے' مگر معناً مغائر ھوتے ھیں ' دو ایک غزلیں اس صنعت میں بھی (ولی) نے کہی ھیں' جن سے دو چار مثالیں لکھی جاتی ھیں :—

اے ستمگر عاشقوں پر یوں نہ کر جور و ستم
خیر اور شر کی حقیقت میں ھے یک (مثقال) (قال)
خط نہیں آغاز' تجھہ رخسار کے یہ آس پاس
حسن کے لینے کو آئے ھیں [باستقبال] [بال]
ھر مرغ دل کو آپ بھی لاکر کریں گے بند یاں
دیکھیں گے گر بھر کر نظر تجھہ زلف کے (خدام) (دام)
تجھہ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر
دیکھے نہیں اس شان کے کُئی صاحب [اسلام] [لام]

مستزاد | لغوی معنی زیادہ کیا ھوا ' اصطلاح شعرا میں اُس غزل کو کہتے ھیں جس کے ھر مصرع پر ایک موزوں فقرہ بڑھایا جاے ' (مجمع الصنائع) وغیرہ میں لکھا ھے کہ مستزاد وہ کلام ھے جس کے ھر مصرع یا بیت کے بعد ایک فقرۂ (نثر) بڑھایا جاتا ھے - مگر اس وقت تک جتنی مثالیں

فارسی اور اُردو میں دیکھی گئیں اُن میں کہیں فقرۂ مستزاد ناموزوں نہیں پایا گیا، عموماً فقرۂ مستزاد اصل شعر کے وزن پر دو اجزاے عروضی سے مرکب کیا جاتا ہے، البتہ [ولی] کے کلام میں ذیل کا مستزاد ایسا ملا ہے جس کا فقرۂ مستزاد دوسرے وزن میں اور اصل شعر اور تقطیع میں ہے، اگر اس میں کاتب و غیرہ کی تحریف شامل نہیں ہے تو یہ پہلی مثال ہے : —

گئے رات معراج وہ عرش پر (بلغ العلیٰ بکمالہ)
کُھلے پردے سب بھید کے سر بسر (کشف الدجیٰ بجمالہ)
ہوئی حق کی اُن پر سو حب کی نظر (حسنت جمیع خصالہ)
ہوا حکم حق کا محباں اُپر (صلوا علیہ و آلہ)

اصل بیت اور مستزاد کے اختلاف اوزان کی وجہ اس کے سوا خیال میں نہیں آتی کہ بعض اہل فن نے فقرۂ مستزاد کی تعریف میں لکھا ہے کہ " وہ بڑھایا ہوا فقرہ [سجع] ہو ۔" اور سجع کی قسموں میں ایک قسم (متوازی) ایسی بھی ہے جو موزوں و مقفیٰ ہوتی ہے ۔ اس لحاظ سے یہ مستزاد اس تعریف کے موافق کہا گیا ہے ۔ اگرچہ اصل شعر کے وزن سے الگ ہے مگر نا موزوں نہیں، بہر حال مستزاد کے لیے کوئی بحر مخصوص مقرر نہیں، جس بحر میں غزل کہہ سکتے ہیں اُس میں مستزاد بھی کہا جا سکتا ہے، ہاں اُس کے اجزا کو کبھی ایک بار، کبھی دو بار، کبھی (میر انشاء اللہ خاں) کی طرح اس سے زیادہ ہر مصرع یا پوری بیت کے بعد لاتے ہیں، مزید تعریف اور مثالوں کے لیے عروض و قوافی کی کتابیں پڑھنی چاہییں، یہاں [ولی] کے چند شعر مثالاً درج ہوتے ہیں : —

معلوم نہیں کن نے مرے دل کو لیا ہے ان عشوہ گراں میں
کس شوخ ستمگر نے مجھے پیچ دیا ہے ان موکھراں میں
اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہ کا گر کام نہیں یہ
دیوانہ مرے دل کو کہو کن نے کیا ہے جادو نظراں میں

تنہا نہیں سر شار (ولی) شوق سے تیرے | اے ساقی بدمست
تجھ عشق کا اِس بزم میں جو جام پیا ھے | ھے بیخبراں میں
بے تاب کیا شوق نے مجھ دل کو بدن میں | گل پیرھناں کا
جوں غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں | رنگیں دھناں کا
رکھتا ھے محبت کا سدا داغ جگر پر | ھر لالۂ رنگیں
تجھ عشق سے کیا حال ھے ٹک دیکھ چمن میں | خونیں کفناں کا
فرھاد کی آتی ھے صدا روح صبا ھو | مجھ شعر کو سننے
مذکور ھے ازبس کہ (ولی) میرے سخن میں | شیریں سخناں کا

غزل مسلسل | غزل کے متعلق عام خیال اور رواج یہی ھے کہ اُس کا ھر شعر ایک جدا گانہ مضمون رکھتا ھے ' اگر چہ بلحاظ تخئیل کُل غزل میں اِسی قسم کے مضامین ھوتے ھیں جن کو حسن و عشق ' فراق و وصال ' گل و بلبل سے تعلق ھو ' مگر جو مطلب بیان کیا جاتا ھے وہ ایک ھی شعر میں ختم ھو جاتا ھے - اِس زمانے کے تعلیم یافتہ اصلاح خیالات اور ترمیم بیانات کی راے کے ساتھہ ' یہ بھی کہا کرتے ھیں کہ اگر غزل میں مسلسل مضامین لکھے جائیں تو ایک دلچسپ اور نئی اور آسان بات پیدا ھو جائے گی ' اُن کو معلوم رھنا چاھیے کہ اِس راہ (شاعری) میں اگلے موجدوں نے ھر روش کی داغ بیل ڈال دی ھے ' اب اُس پگ ڈنڈی کو وسیع و کشادہ کرنا اور موزوں طریقے سے صاف ' ستھرا رکھنا اخلاف کا کام ھے - فارسی میں (دقیقی) وغیرہ نے کچھہ مسلسل غزلیں کہی ھیں ' اور جناب (ولی) نے بھی کہیں کہیں یہ نمونے دکھاے ھیں - چناں چہ ایک غزل کا نمونہ یہ ھے :—

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شبدیز کو مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سے مجھ طرف
ہر پلک کو دشنۂ خوں ریز کر

میں کہا ہوں عرض از روے نیاز
مہر بانی اُس کی دستاویز کر

کہہ اپس کی نرگس بیمار کو
عاشقوں کے خون سے پرہیز کر

اے (ولی) آتا ہے وہ مقصود دل
خانۂ دل خوں سے رنگ آمیز کر

غزل کے متفرق اشعار

فخر شاعرانہ | فخر و تعلی بھی شاعروں کی میراث میں داخل ہے، اس معاملے میں عرب سب سے بڑھے چڑھے نظر آتے ہیں، اُن کو اپنے نسب، اپنی شجاعت اور زبان پر اتنا دعویٰ تھا کہ عجمی تو بقول اُن نے گونگے تھے، خود عرب کا ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو اپنے سامنے ہیچ سمجھتا تھا، ایران چوں کہ عرب کا مفتوح تھا اس لیے اُس کو اُن تعلیوں کا نمایاں موقع نہیں ملا، جو عرب کے لیے مخصوص تھیں، البتہ سخن فروشیوں کے فرضی میدانوں میں بڑے دم دھاووں سے لفاظیاں کی گئی ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ زبانی گفتگو میں مشرقی مذاق کے بڑے بڑے قابل نہایت انکسار سے اپنے عجز و ناقابلیت کا اعتراف کرتے ہیں، مگر شاعرانہ بلند پروازیوں کے ساتھہ جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں وہاں اکثر اتنے اونچے جاتے ہیں کہ اُن کی زبانی سنی ہوئی پستی پر بے ساختہ ہنسی آتی ہے۔ راقم حروف نے اپنے اسلاف کرام میں مفتی سید امیر حیدر بلگرامی نبیرۂ حضرت (آزاد) بلگرامی کے واسطے سے ایک حکایت سنی ہے۔ کہ "اُنیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں جب کہ وہ دارالسلطنۃ کلکتے کے مفتی تھے، کسی جلیل القدر انگریز نے ایک عالم و فاضل کی خواہش کی۔

مفتی صاحب نے کسی قابل اور مستند مولوی کو اُن کے پاس بھیجا، صاحب بہادر نے اپنے تعلیمی مذاق کے مطابق مولوی صاحب سے کار کردگی کی سند (سارٹیفکٹ) چاهی اور قابلیت کا حال پوچھا، مولانا نے اپنے جبلی تکلف سے فرمایا کہ "یہ گُندۂ نا تراش و هیچ میرز محض کردن هے، الف کے نام بے بھی نہیں جانتا" صاحب بہادر یہ جواب سن کر مبہوت هو گئے اور مفتی امیر حیدر صاحب کو لکھا کہ هم نے ایک قابل آدمی آپ سے مانگا تھا، افسوس هے کہ آپ نے اُس کی جگہ ایسا نا قابل شخص بھیجا جو خود اپنے منہ سے اپنے آپ کو جاهل بتاتا هے"۔ انگریزی عمل داری کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اُنھیں (انگریزوں کو) کیا معلوم کہ یہاں کا مذاق گفتگو اور عام مجلس کیا چیز هے۔ بہر حال اسی قسم کے اثرات اُردو شاعری میں موجود هیں اور تقریباً کوئی بلند پرواز شاعر اِس معراج تفاخر سے محروم نہیں، بایں همہ اس انداز گفتگو سے کم از کم اتنا سراغ ضرور چلتا هے کہ گوینده اپنے زمانے کے نمایندوں میں هے، کیونکہ جب تک مقابل میں کوئی حریف نہیں هوتا فطرتاً لاگ کی آگ نہیں سلگتی، ایسی باتیں اُسی وقت زبان پر آتی هیں جب کہ کہنے والا اپنی امتیازی حیثیت قائم کر لیتا هے، چنانچہ (ولی) کہتے هیں :-

(ولی) تجھ شعر کو سن کر هوے هیں مست اهل دل
اثر هے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

اے (ولی مجھ سخن کو وہ پہنچے
جس کو حق نے دیا هے فکر رسا

شہرت هوئی هے جب سے ترے شعر کی ولی!
مشتاق تجھ سخن کا عرب تا عجم هوا

(ولی) تو بحر معنی کا هے غواص
هر اک مصرع ترا موتی کی لڑ هے

(ولی) تجھہ طبع کے گلشن میں جو گئی سیر کرتے ہیں
وہ تحفہ لے کے جاتے ہیں گل اشعار ہر جانب

بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے (ولی)
اس شعر پر بجا ہے اگر مجکو ناز ہے

کہتے ہیں شاعران زمن مجکو اے (ولی)
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک

ہر سخن تیرا لطافت سے (ولی)
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

یوں تجھہ سخن میں نشۂ معنی ہے اے (ولی)
جیوں رنگ و بوے مے سے ہے لبریز ایاغ گل

گرچہ پابند لفظ ہوں، لیکن
دل مرا عاشق معانی ہے

ہم پاس آکے بات (نظیری) کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ہم

(ولی) شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

شکوۂ نا قدری | با کمالی کی ایک دلیل یہ بھی ہے، اکثر اہل کمال سے زمانے نے نا موافقت کی ہے اور سب نے ناقدردانی کا رونا رویا ہے، ولی بھی انسان تھے اور پھر باکمال، کیوں نہ محسود بنتے، کہتے ہیں:—

ولی، تیرے سخن یا قوت سے رنگیں ہوے لیکن
خریداراں، جہاں بہیتر کہاں ہیں آج جوہر کے؟

(ولی) رکھتا ہوں سینے میں ہزاروں گوہر معنی
دکھاؤں اپنے جوہر کو اگر کئی جوہری آوے

سخن شناس کے نزدک نہیں ہے کم زیزہ
کسی کے مطلب رنگیں کو جو کیا ہے شہید

موجد ہونے کا احساس | اگرچہ ذیل کے اشعار فخر و تعلی کی فہرست میں شامل ہیں، مگر

چوں کہ اُن سے (ولی) کے اِس احساس کا پتا چلتا ھے کہ وہ بھی اپنے آپ کو مخترع اور موجد سمجھتے تھے' اِس لیے اِن اشعار کو سلسلۂ مذکور سے جدا لکھا گیا۔—

اس شعر کی یہ طرح نکالا ھے جب (ولی)
یہ اختراع سن کے رھے دل میں سب عجب

جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ھوے باسی
جب شعر (ولی) تیرا یہ تازہ ھوا تازہ

امید مجکو یوں ھے (ولی) کیا عجب اگر
اس ریختے کو سنکے ھر معنی نگار بند

(ولی ارباب معنی میں ھے اُس کو عرش کا رتبہ
پری زادان معنی کو جو کُئی کرسی پہ بٹھلاوے

عجب نہیں جو حقیقت پر آفریں بولے
(ولی) جو کوئی سنے اس وضع کی یہ تصنیف

اخلاق و موعظت

فرضی اور خیالی کنایات و استعارات کا بادل مشرقی آسمان شاعری پر اِس طرح چھایا ھوا ھے کہ بادی النظر میں چمکتے ھوے ستارے دکھائی نہیں دیتے' حالانکہ جس سچی اور فطری شاعری کو موجودہ زمانے کا ایجاد بتایا جاتا ھے' یہ اُسی وقت سے موجود ھے' جب سے گل و بلبل کا افسانہ چھڑا ھوا ھے' چونکہ خصوصیت کے ساتھہ جدا گانہ عنوانوں کے تحت میں نمایاں نہیں کیا گیا اس لیے عام نگاھوں کو امتیاز نہ ھو سکا۔ دیکھیے (ولی) نے اس رنگ کو یوں ظاھر کیا ھے۔—

سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ
آخر ھے روزہ دار کو اِک روز عید یاں

مجکو پہنچی ھے آرسی سے یہ بات:-
صاف دل وقت کا سکندر ھے

پا یا ھوں (ولی) سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چتر میرے لیے ارض و سما ھے

بھروسا نہیں دولت تیز کا
عجب نہیں کہ تا ظہر آوے زوال
(ولی) میری تواضع سے رقیب سنگ دل دائم
پشیماں ھے، خجل ھے، منفعل ھے، سخت رسوا ھے
طمع مال کی سربسر عیب ھے
خیالات گنج جہاں سر سے ٹال
معرکے میں عشق کے ھر بوالہوس کا کام نہیں
دیکھ حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی
سب کام اپنے سونپ کے حق کو نچنت رہ
ھے یہ تمام مقصد گفت و شنید یاں
ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھ آب خضر
دامن تلے ھے رات کے روز سفید یاں

غزل کے مضامین متفرق

کیا اک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا
لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دھن کی نکتہ دانی کا
چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ، شمع گریاں ھے
سنا ھے جب سے آوازہ تری روشن بیانی کا
عزیزو! بعد مرنے کے نہ بوجھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہوں پردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا
شراب جلوۂ ساقی سے مت کر منع اے زاھد
یہی ھے مقتضا عالم میں ھنگام جوانی کا
بات رہ جائے گی قاصد وقت رھنے کا نہیں
دل تڑپتا ھے شتابی لا خبر دلدار کی
بات کہنے کا کبھی جب وقت پاتا ھے غریب
بھول جاتا ھے وہ سب کچھ دیکھ صورت یار کی
نہ جاوے ملک بے تابی سے یک لمحہ کبھی باھر
ھمیں بے قراری میں گرا ھے نال عاشق کا

ایسا بسا ھے آکر تیرا خیال جی میں
مشکل ھے جی سے تجکو اب امتیاز کرنا

زندگی زریں لباسوں کی گئی بازی میں سب
ھیں یہ جگ کے گنجفے میں صورت میر طلا

گر آبرو کی ھے خواھش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

لذت معنی نہیں کچھہ لذت صورت سے کم
حرف با معنی ھے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ

لخت دل پر خط لکھا ھوں یار کو
داغ دل مہر سر مکتوب ھے

اپنے دل پرخوں کو میں لایا ھوں تیرے پیشکش
کھہ چرخ ! اگر درکار ھے اطلس تجھے سنجاب کو

جس کو بے تاب دیکھتے ھیں ' اُسے
اپنے اوپر سپند کرتے ھیں

نظر میں نہیں ھے مردوں کی' صلابت اھل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں

تجربے سے ھوا مجھے ظاھر
ناز مفہوم بے نیازی ھے

کثرت اسباب دل لینے کو کچھہ درکار نہیں
یک نگاہ لطف سے کر اے صنم مفتوں مجھے

مفلسی سب بہار کھوتی ھے
مرد کا اعتبار کھوتی ھے

دیکھا ھے اِک نگہ میں حقیقت کے ملک کو
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

ھمیشہ لشکر آفات سے رھے محفوظ
نصیب جس کو ھوا ھے حصار خاموشی

عجب کچھہ لطف رکھتا ھے' شب خلوت میں ' گلرو سے
سوال آھستہ آھستہ جواب آھستہ آھستہ

راہ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کُھلا ہے باب سخن

اے [ولی] تیغ غم سے خوف نہیں
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

قصیدہ جس طرح قصیدے کے لغوی معنی پختۂ و مغز کے ہیں، اسی طرح کالبد سخن میں اِس کو رأس الاعضا بلکہ روح و رواں سمجھا جاتا ہے، اِس صنعت میں شعرا نے بڑی بڑی طباعیاں دکھائی ہیں، شاعر کی جامعیت و قابلیت کا سارا نچوڑ اسی صنف سخن پر ہوتا ہے —

قصیدے کی خصوصیات میں شوکت الفاظ کے ساتھ ساتھ تمہید و تشبیب اور مخلص جس کو گُریز بھی کہتے ہیں، خاص باتیں ہیں۔ ، تشبیب) کسی بہاریہ مضمون سے مراد ہے - اور تمہید لکھتے لکھتے خاص دل فریب انداز سے اصل مدعا کی طرف متوجہ ہو جانے کو (گُریز) یا (مخلص) کہتے ہیں —

جس طرح غزل کے اشعار ابتدا میں ۵ - ۷ - سے زیادہ نہیں ہوتے تھے، اسی طرح قصائد بھی طولانی نہیں کہے جاتے تھے، مگر رفتہ رفتہ غزلوں کی طوالت اکیس اکیس شعروں تک پہنچ گئی، اور قصیدے کا نمبر سیکڑوں سے متجاوز ہوگیا —

قصیدہ گوئی کی مشاقیاں اور اُس میں خاص توغل، سلاطین و اُمرا کی دربارداریوں اور خوشامد سے وابستہ ہیں، ہمارے (ولی اللہ) کو اس کا موقع نہیں ملا کہ وہ کسی دنیادار بادشاہ و منصب دار کی جھوٹی سچی مدح گُستری کے لیے قلم اُٹھاتے، جہاں تک اُن کے حالات و کلام سے اندازہ کیا گیا، وہ نہایت قانع اور درویش صفت معلوم ہوتے ہیں - سارے کلام میں صرف ایک جگہ بادشاہ وقت کا نام آیا ہے اور وہ بھی تغزل کے رنگ میں :—

دل (ولی) کا لے لیا دلی نے چھین
جا کہو کوئی (محمد شاہ) سے

خوشامد و تعریف کی بجائے، بکثرت اُن کے اشعار قناعت و توکل کا پہلو لیے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔—

(ولی) کو نہیں مال کی آرزو
خدا دوست نہیں دیکھتے زر طرف

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ
ہر روز ترا نام وظیفہ ہے (ولی) کو

البتہ اُن کی عاشق مزاجی اور حسن پرستی نے، چند ایسے لوگوں کو ضرور چن لیا تھا، جن کے حسن صورت یا حسن سیرت پر وہ فریفتہ تھے - مگر اُن مطبوع نظروں کے لیے بھی کوئی قصیدہ نہیں لکھا، دو چار غزلوں میں اُن کی تعریف آمیز صراحت کی ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ باہم اُن سے دل کا لگاؤ یقیناً تھا - سید محالی، گوبند لال، امرت لال، کھیم داس، محمد یار خاں، محمد مراد) کے نام جا بجا غزلوں میں پائے جاتے ہیں، بلکہ ایک آدھ غزل میں تو بعض ناموں کو ردیف قرار دیا ہے - مثلاً دو چار شعر لکھے جاتے ہیں۔—

ترا قد دیکھ اے (سید محالی)
ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی

(۱) ہوا تیرے خیالاں سے سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی

ہوے معزول خوباں جگ کے، جب سے
ہوا تو حسن کے کشور کا والی

غرض کہ ساری غزل اِنھیں سید صاحب کے حسن و جمال کا آئینہ ہے—

(۲) ہے خوش قداں میں آج کہاں گوبند لال
اُستاد چال سرو ہے چال گوبند لال

خوباں جہاں کے غرق عرق ہوں تو کیا عجب
جس وقت جلوہ گر ہو جمال گوبند لال
کر اِس دعا کو ورد زباں اے (ولی) مدام
لطف خدا ہو شامل حال (گوبند لال)

ایک دوسری غزل کے مقطع میں کہا ہے :-

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھہ سے (ولی)
اک بار اس غزل کو سنے گر گوبند لال

(۳) شمع بزم وفا ہے (امرت لال)
سرو باغ ادا ہے (امرت لال)
اے (ولی) کیا کروں بیاں اُس کا
لطف میں دلربا ہے (امرت لال)

(۴) ہے بسکہ آب و رنگ حیا (کھیم داس) میں
آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

(۵) مقصود دل ہے اُسکا خیال اے (ولی) مجھے
جیوں مجھہ زباں کا ورد (محمد مراد) ہے

(۶) کیوں نہ ہووے عشق سے آباد سب ہندوستان
حسن کی دھلی کا صوبہ ہے (محمد یار خاں)

اب اِس کو قصیدہ گوئی سمجھو' یا دل کا لگاؤ' غرض کہ اِن چند عاشقانہ نیازمندیوں کے سوا کسی اور دنیا دار کے آگے اُن کا سر نیاز جھکا ہوا نظر نہیں آتا' اُن کے دیوان میں (۲) مدحیہ قصائد اور (۱) ترجیع بند ہے' جو حمد و نعت اور منقبت یا مدح مرشد طریقت پر مشتمل ہے—

(ولی) کی یہ خصوصیت بھی نظر انداز کردینے کے قابل نہیں کہ اُنھوں نے اپنے ما قبل و ما بعد' سخن سرایوں کی طرح (ھجو گوئی) میں زبان کو خراب نہیں کیا۔ خیال ہوتا ہے کہ جو آزاد مزاج کسی مرغ زریں کے دام خوشامد میں نہیں پھنستا وہ ایسے لوگوں سے کبیدہ و متنفر ہوکر خوشامد کی جگہ بقول فردوسی :-

چو شاعر بر نجد بگوید هجا

کا مصداق بن جاتا ہے، مگر اِس پاک نفس نے حمد و نعت و منقبت کے سوا اگر کسی اور کی مدح سرائی کی ہے تو اپنے پیران سلسلہ کی، جن کی عظمت نہ صرف بیعت و مریدی کے سبب سے کی جاتی ہے، بلکہ اُن بزرگوں کی ذاتی قابلیت و ریاضت ہر طرح اس کی مستحق ہوتی ہے—

(ولی) غزل کی طرح قصیدے میں کوئی خاص امتیازی حیثیت نہیں رکھتے، پھر بھی جتنے قصائد اُنہوں نے کہے ہیں، اُن سب سے ترفع خیالات، شوکت الفاظ، اور زور طبیعت کا پورا اندازہ ہوتا ہے ـ سب قصائد قریب قریب اُس زمانے کے کہے ہوے معلوم ہوتے ہیں جب کہ اُنہوں نے دہلی کا سفر نہیں کیا تھا، کیوں کہ اُن اشعار میں دکنی الفاظ اور اجنبی ترکیب و محاورات بکثرت موجود ہیں، حالاں کہ اُن کی اکثر غزلیں ایسی ہیں جو نامانوس ترکیب اور دکنی روز مرہ کی بہتات سے پاک ہیں، اور وہ یقیناً سفر دہلی کے بعد مذاق و پسند کا لحاظ کرتے ہوے کہی گئی ہیں - چند قصیدوں کا انتخاب لکھا جاتا ہے—

مثنوی کی بحر میں ۱۲۳ شعروں کا ایک قصیدہ ہے جس میں حمدونعت اور منقبت کے بعد تصوف کے مذاق پر معشوق حقیقي سے مخاطبت کی گئی ہے - چند سریع‌الفہم اشعار پیش کیے جاتے ہیں، جو محاورات کی اجنبیت سے مانوس نہیں :—

لے زباں پر تو اول اول
نام پاک خدائے عز و جل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور
اِس اُپر متفق ہیں اہل ملل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے
وہ ہے سلطان بارگاہ ازل

بعد حمد خدا ے بے ہمتا
یاد کر نعت سید مرسل

جس کی همت کی هے ترازو میں
دوجہاں مثل دانۂ خردل*
اُس کی مجلس میں آ هوا هے کھڑا
صف آخر میں جوهر اول

بعد اُس آفتاب انور کے
چار هیں اهل علم و اهل عمل
هیں یہ چاروں ستون شرع متیں
دیں کا اِن سے هے مستقیم محل

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
سب کو اِن چار ذات سے هے بل
هیں یہ اسلام کے صحیفے پر
چار اطراف صورت جدول

بعد اِن کے هیں دو امام جہاں
نور چشم پیمبر مرسل
هر دو سلطان کشور کونین
هر دو مقبول شاہ روز ازل

ایک کا تن هوا هے اطلس سبز
ایک خوں سے زمیں کیا مخمل
گُل دنیا کو زیب تاج نہ کر
هے یہ سر پا تلک مجیل و دغل

ایک گھر میں رهے نہ نچلی یہ
طالب یار نو هے یہ چنچل
یہ هے پا لغز طامعاں و حریص
اکثر اِس دیکھکر گئے هیں پھسل

---

* رائی

ترک کر سب کو بات میری سن
حرف شیریں ہے بہ ز شیر و عسل
مرتبہ بوجھہ عشق بازوں کا
یہ ہیں ملک وفا کے اہل دول
اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے "خیرالکلام قل و دل"

(۲) نعت شریف میں اُنتیس شعر کا قصیدہ ہے:۔

عشق میں لازم ہے اول ذات کو فانی کرے
ہو فنافی اللہ دائم یاد یزدانی کرے
مرتبہ خلت پناہی کا وہ پاوے گا جو کُئی
مثل اسماعیل اول جی کو قربانی کرے
وہ ہی پاوے مطلب "راضیة مرضیة"
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے
زندگی پاوے ابد کی جگ منیں وہ خضر وقت
جو اپس کو فدوی٫ محبوب سبحانی کرے
یا محمد دو جہاں کی عید ہے تجھہ ذات سے
خلق کو لازم ہے جی کو تجھہ پہ قربانی کرے
جس مکاں میں ہے تمھاری فکر روشن جلوہ گر
عقل اول آکے وہاں اقرار نادانی کرے
کیا ملک، کیا اِنس و جاں، یہ جگ میں ہے کسکو سکت
خط بنا تجھہ مکھہ کے جو تفسیر قرآنی کرے
دیکھہ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آئے شوق سے
جب گلستان ارم کی تو خرامانی کرے

(۳) حضرت مولا مرتضیٰ علی علیہ السلام کی منقبت میں (۳۳) شعر کا قصیدہ ہے:۔

ھر ایک رنگ* میں جو دیکھا ھوں چرخ کے نیرنگ
ھوا ھوں غنچہ صفت جگ کے باغ میں دل تنگ

جہاں کے گل بدناں جلوہ گر ھوے ھیں جہاں
اُڑا ھے اُن کی تجلی سے عاشقاں کا رنگ
یہ عاشقاں کے جلانے کو مستعد ھیں مدام
گوا† ھے اُس کے اُپر نور شمع' حال پتنگ
سوائے داغ کے پایا نہیں ھوں باغ میں گل
ورائے خون جگر نہیں دسا مجھے گل رنگ
ھوا رباب رگاں خشک و استخواں بے مغز
یہ حال دیکھہ کے مجلس میں دنگ ھے مردنگ
یہ آسماں ستمگر کی سرکشی دیکھو
تمام خلق سے لڑتا ھے آپ ھوکے اکنگ
جگت کے دیکھہ کے حالات لا علاجی سے
ھوے ھیں گوشہ-نشین اھل دانش و فرھنگ
ھو دستگیر مجھے یا (علی) ولی اللہ
کہ اس فلک نے کیا ھے کہاں مجکو تنگ
خدا نے فضل سے اُس کو کیا حصار دیں
فلک ھے جس کے قلعے کی کھینۂ ایک النگ

(۴) حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ (المتوفی سنہ ۱۹۹۸ ھ) کی مدح میں سینتالیس شعر کا قصیدہ ھے - اِسی پر انتخاب قصائد ختم کیا جاتا ھے' اِن مختلف مردف و مقفی زمینوں کے اشعار بتاتے ھیں کہ (ولی) کا زور طبع اس میدان میں بھی خاص قوت رکھتا ھے - باقی قصیدے بھی اِسی رنگ میں ھیں: —

---

* باخفاے نون | † گواہ —

ھوا ھے خلق اُپر پھر کے فضل سبحانی
کیا ھے ابر نے رحمت سے گوھر افشانی
تمام پات ''بِسبِّح بحمدہ'' کے بحکم
زبان حال سے کرتے ھیں ذکر سُبحانی
قطار قطرۂ شبنم سے آج سبزۂ خضر
لے سُبحہ ھاتھہ میں کرتا ھے ادعیہ خوانی
ھر اک طرف جو ھوئي بسکہ ریزش باراں
کیا ھے آج تفرّج نے جوشِ طوفانی
اِس آب روح فزا کے کہاں لطف کو دیکھہ
چُھپا ھے پردۂ ظلمت میں آب حیوانی
ھوئی ھے غنچہ نمن جگ کو بسکہ جمعیّت
عجب ھے اب رھے سنبل منیں پریشانی
ھر ایک قطرۂ شبنم ھے غیرت گوھر
ھر ایک پات پہ برسا جو ابر نیسانی
چمن میں اُس کے کرم نے دیا ھے حکمت سے
ھر ایک پھول کی پکھری کو رنگ مرجانی
تمام ملک ھوا حق کے فضل سے آباد
رھا نہیں ھے جگت میں نشان ویرانی
زھے بہار حلاوت' زھے بہار طرب'
کہ بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی
چراغ گرد یہ روضے کے جو ھوے روشن
ھر اک چراغ ھے جیوں آفتاب نورانی
ھوا ھے بسکہ طراوت سے یہ مکاں سرسبز
ھر اک سفال پہ دستا ھے رنگ ریحانی
چراغ یاں کے ستارے نمن ھیں گرداں نت
دیے ھیں چرخ کو تعلیم سبحہ گردانی
ھوا ھے گنبد پُرنور آج طبلۂ مشک
زبس کہ عود و عنبر کي ھوئی فراوانی

وہ جسم' روح' اور اُس کا ہے جسم' مرقد پاک
کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی
تجھ آستانِ مبارک پہ مثلِ نقشِ قدم
رکھے ہیں سپس چہ ایرانیء و چہ تورانی
فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ہے عجب
کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی
ہے آرسی کی نمط مدرسہ یہ روشن و صاف
نگاہ کو ہے تماشے سے اُس کے حیرانی
ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم
ہے اُن کو حضرت داؤد کی خوش الحانی
کہے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے
ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی
نئے قلم ہے مرا نیشکر سے شیریں تر
کیا ہوں بسکہ حلاوت سے شکّر افشانی

ترجیع بند | ترکیب بند کی طرح یہ بھی نظم کی ایک قسم ہے' جس میں چند بند کہے جاتے ہیں' ہر بند کے آخر میں ترکیب بند کے خلاف بطور تضمین ایک شعر کی گرہ بار بار لگائی جاتی ہے' گرہ کا شعر جو مطلع ہوتا ہے' اُن قوافی و ردیف سے جدا ہوتا ہے' جس کا التزام بند کے اشعار میں کیا جاتا ہے' اختیار ہے کہ گرہ کا شعر کسی دوسرے شاعر کا کہا ہوا شامل کیا جاے یا اپنا مصنفہ' ہر بند غزل کی طرح مطلع سے شروع ہوتا ہے اور آخر شعر میں بطور اِخبار ایسا اشارہ کیا جاتا ہے جس کا مضمون تضمینی (گرہ) شعر سے مل جاے' بندوں کی تعداد شاعر کی مرضی پر ہے' اسی طرح ہر بند کے شعروں کا شمار بھی کہنے والے کی راے سے وابستہ ہے' (ولی) نے دو ترجیع بند کہے ہیں ایک عاشقانہ رنگ میں' دوسرا شاہ وجیہ الدینؒ کی مدح میں - دونوں کے نمونے دکھاے جاتے ہیں - پہلے ترجیع بند میں سات بند ہیں'

اور ہر بند سات شعروں پر ختم ہے - دوسرے میں پانچ بند،
اور ہر بند دس شعروں پر مشتمل ہے :—

مرے دل میں وہ سروِ گل فام ہے
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے

رُخِ روشن و زلف مشکیں یار
مجھے یاد ہر صبح، ہر شام ہے

سدا تجھ پری رو کی خدمت منیں
یہی دردمنداں کا پیغام ہے

شتابی خبر لے کہ بےتاب ہوں
ترے عشق میں بےخور وخواب ہوں

کہاں ہے عزیزو! وہ رشک پری؟
کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری

کہاں ہے وہ گُلزار باغِ وفا؟
کہ ہے شان جس کی سدا دلبری

کہو جاکے میری طرف سے اُسے
تخاص ہے جس چشم کا عبہری

شتابی خبر لے کہ بےتاب ہوں
ترے عشق میں بےخور و خواب ہوں

ترے ابرواں کا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ہوا نجم سے بدر کا اِتصال

تمنا نہیں اور کچھ دل منیں
سدا تجھسے میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

(۲)

اے تو مقبولِ سرورِ عالم
اے تو فہرستِ دفترِ عالم
جلوہ گر تو ہے آفتاب یقیں
تجھسے روشن ہے پیکر عالم
ہے زمیں پر یہ آستانِ شریف
مرجعِ خلق و منظرِ عالم
اِس زمانے میں حق نے تجکو کیا
مہترِ خلق و بہترِ عالم
اے امامِ جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں (وجیہ الدیں)

اے شہِ بحر و بر ہے تجھہ سر پر
آسماں چتر و آفتاب افسر
آسماں سے اُتر کے آتے ہیں
تیری مجلس میں نقل ہو اختر
ہے سزاوار انجمن میں تری
زُہرہ آوے اگر ہو خُنیا گر
دوجہاں میں مرا ہے مقصد یہ
کہ کرو مجھہ پہ یک کرم کی نظر
اے امامِ جمیعِ اہلِ یقیں
قبلۂ راستاں (وجیہ الدیں)

قطعہ | اصل میں قصیدے یا غزل کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، اِسی واسطے (قطعہ) نام رکھا گیا۔ کم از کم دو، زیادہ سے زیادہ، بیس تیس اشعار تک تعداد ہوتی ہے۔ مطلع کا اختیار ہے۔ کہا جاے یا نہ کہا جاے، اشعار ایک ہی مضمون کے مسلسل ہوتے ہیں، قصیدے کی طرح تمہید وتشبیب ضروری نہیں۔ رباعی کے سوا ہروزن عروضی میں قطعہ کہنے کا دستور ہے۔ اس کے اِعراب میں اِہل لغت

کا اختلاف ھے، اکثر متقدمین قاف کو مکسور (زیر) اور بعض متآخرین مفتوح (زبر) کہتے ھیں - (ولی) نے فراق گجرات میں (۱۴) شعر کا قطعہ کہا ھے، جس کے چند اشعار اور نمونوں کے ساتھہ یہاں درج ھوتے ھیں :—

(۱)

گجرات کے فراق سے ھے خار خار دل
بے تاب ھے سینے منیں آتش بہار دل
اِس سیر کے نشے سے اول تر دماغ تھا
آخر کو اس فراق میں کھینچا خمار دل
میرے سینے میں آ کے چمن دیکھہ عشق کا
ھے جوشِ خوں سے تن میں مرے لالہ زار دل
حاصل کیا ھوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ھے مجھہ شکست سے صبح بہار دل
ھجرت سے دوستاں کی ھوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرھن کو کیا تار تار دل
ھر آشنا کی یاد کی گرمی سے تن منیں
ھر دم میں بے قرار ھے، مثل شرار دل
مجھہ* نمن ھوا ھے بدن سوزِ ھجر سے
اِسپند کی مثال ھے آتش سوار دل
افسوس ھے تمام کہ آخر کو دوستاں!
اِس سی کدے سے اُٹھکے چلا سدہ بسار دل
لیکن ھزار شکر (ولی) حق کے فیض سے
پھر اُس کے دیکھنے کا ھے اُمید وار دل

(۲)

نگاہ تیز، پلک تیز، غمزہ تِسپر تیز
ھوے ھیں دل کے لیے یہ تمام نشتر تیز

---

* انگیٹھی

رقیب پر جو چلے بس تو اُس کو چاک تو کر
پکارے حشر تلک غم سے وہ بریز بریز

(۳)

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا
نورِ حق تھا حجاب میں، دیکھا
خود فنا ہوکے ذات میں ملنا
یہ تماشا حباب میں دیکھا

مخمس | اپنے یا کسی دوسرے کے شعر پر، تین مصرع تضمین کیے جانے کو مخمس کہتے ہیں۔ اور ایسا قریب قریب تمام شعرا نے کیا ہے۔ (ولی) کے دیوان میں (۱۲) مخمس ہیں، مگر سب اپنی غزلوں پر، چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ مخمس جن کے شعر آخر میں کوئی تخلص نہیں، ممکن ہے کہ (ولی) کے نہ ہوں۔—

(۱)

ناز سے آ تجھے ادا کی قسم
مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
خیر خواہوں میں ہوں خدا کی قسم
مان اِس صادق آشنا کی قسم

دل کو تجھ عشق سے ہے نمناکی
لیکن اُس سے نہیں ہوں میں شاکی
کم ہے عالم میں عصمت و پاکی
دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں سدا رجا کی قسم

(۲)

صنم میرا سخن سے آشنا ہے
مجھے فکرِ سخن کرنا بجا ہے

سخن داں آشنا فضل خدا ھے
نہ تنہا حُسنِ خوباں دل ربا ھے
ادا فہمی، سخن دانی، بلا ھے

صف مژگان خوباں مل کے یکسر
اُٹھے ھیں عاشقاں پر کھینچ جدھر
ادا کا ھر طرف اُمڈا ھے لشکر
نہیں وھاں آب غیرازآب خنجر
شہادت گاہِ عاشق کر بلا ھے

وفا ھے بادشاہِ عاشقی میں
تحمّل ھے سپاہِ عاشقی میں
نہیں شوخی نگاہِ عاشقی میں
رھی آتے ھیں راہِ عاشقی میں
کہ جن کو اِستقامت کا عصا ھے

رُباعی رباعی کی تاریخ ولادت (سنہ ۲۵۱) دوسو اِکّاون ھجری میں، سلطان یعقوب بن لیث صفّار کے لڑکے سے وابستہ ھے، یعنی وہ گولیاں کھیل رھا تھا اور اُس کی چند گولیاں ڈھلک ڈھلک کر ایک جگہ جمع ھورھی تھیں، آخری گولی کچھہ رُک رُک کر ڈھلک رھی تھی، جس سے وہ لڑکا دل گرفتہ تھا، کہ یکایک وہ بھی کسی وجہ سے اپنی ھم جنسوں کی طرف تیزی سے چلنے لگی، اسی خوشی میں اُس کی زبان پر یہ مصرع جاری ھوا" غلطاں غلطاں ھمی رود تا لب گو،، باپ نے اِس موزونیت کا ذکر شعراے عصر سے کیا، شناوران سخن نے ھر بحر میں غوطے لگاے، آخر (بحر ھزج) میں اس کا تھل بیڑالگا، اور (رود کی) نے اس پر تین مصرع اور بڑھاے، رباعی کا نام (ترانہ) بھی ھے اور (چہار بیتی) و (دوبیتی) بھی کہتے ھیں - عروضیوں نے چوبیس وزن اِس کے لیے مخصوص کیے ھیں، اور یہ التزام مروّج ھے کہ اِن اوزان میں رباعی کے سوا اور نظم نہ کہی جاے،

مگر چوں کہ ہر کُلیّے میں استثنا کی پخّر لگی ہوتی ہے
اِس لیے یہ التزام کہیں کہیں ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ (فرّخی) نے
رباعی کے وزن میں قصیدہ کہا ہے، اور دوسروں نے بھی
تھوڑا بہت یہ التزام توڑا ہے۔ چاروں مصرعوں میں
آخر مصرع رباعی کی جان ہوتا ہے، اور اُسی کو زوردار
بنانے کے لیے، تین مصرع بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ قدما اکثر
چاروں مصرع ہم قافیہ رکھتے تھے، مگر پھر تیسرا مصرع قید قافیہ سے
آزاد ہوگیا - اور اب عموماً یہی تعامُل ہے کہ رباعی کا پہلا
شعر مطلع اور دوسرا غیر مطلع ہوتا ہے۔ (ولی) کی (۲۶)
رباعیاں دستیاب ہوئی ہیں، دوچار نمونتاً لکھی جاتی ہیں—

(۱)

اے! جیو دوعالم کا ترے مکھ پہ فدا
محتاج تری ذات سے سب شاہ و گدا
مجھ عاجز بے کس پہ نظر رحم سے کر
اے منظرِ ہر ناظر و منظورِ خدا

(۲)

می خانۂ جگ کا جسے سر جوش کیا
اُس ہاتھ سے عالم نے قدح نوش کیا
اُس سیّد عالم کو جو دیکھا یکبار
یکبار گی عالم کو فراموش کیا

(۳)

یہ ہستی موہوم دِسے مجکو سراب
پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثل حباب
ایسے کے اُپر دل کو نہ ہرگز کر بند!
آپس کو نہ کر خراب اے خانہ خراب

(۴)

رکھ دھیان کو ہر آن تو معبود طرف
رکھ سیس کو ہر حال میں مسجود طرف

معدوم کو موجود سے کیا نسبت ھے
آوائی ھے کہ سائل ھوتو موجود طرت

(۵)

رکھتاھوں میں دل میں آہِ جاں کاہ ھنوز
وہ شوخ نہیں اِس سے ھے آگاہ ھنوز
تجھہ غم سے ھے گرچہ چشم پُرآب و لے
سینے میں بجا ھے آتش آہ ھنوز

مثنوی | نظم کی تمام اصناف میں مثنوی ایک خاص حیثیت رکھتی ھے ' اِس کی وسعت' اِس کی ھمہ گیری' اور اِس کے فوائد' سب سے زیادہ اور سب پر حاوی ھیں - جذبات انسانی ' مناظر قدرت ' تاریخی واقعات' جس خوش اسلوبی اور روانی سے مثنوی میں سماسکتےھیں' اُن کی اُتنی گنجائش کسی صنف سخن میں نہیں - زندگی کے تمام سوانح' رزمیہ ھوں یا تاریخی ' عشقیہ ھوں' یا اخلاقی ' فلسفیانہ ھوں یا افسانہ' غرض کہ تخئیل کی کھپت مثنوی میں ھوتی ھے - اِس آسانی اور وسعت کا اصلی سبب یہ ھے کہ مثنوی میں بلحاظ قافیۂ وردیف ھر شعر جدا گانہ ھوتا ھے ' قصیدۂ و غزل کی طرح ایک ھی قافیے پر اس کی بنیاد نہیں ھوتی- اشعار کی تعداد بھی محدود نہیں ' ایک سے ہزار بلکہ لاکھوں تک اختیار ھے- مثنوی کا (موجد) بھی (رود کی) ھی کو سمجھنا چاھیے-

قدیم سے اِس صنف سخن کے لیے' چند بحریں مخصوص ھیں- موجودہ زمانے میں اگرچہ بعض اھل قلم نے دوسری بحروں میں بھی مثنویاں کہی ھیں ' مگر اب سے پہلے فارسی اور اُردو دونوں زبانوں میں' جس کِسی نے مثنوی کہی ھے' مقررہ سات بحروں سے الگ نہیں کہی - مثنوی کی بحروں میں' قصائد وغزلیات کا وجود تو عموماً آج تک ملتا ھے' مگر دوسری بحروں میں مثنوی نایاب سی ھے - شناخت کے لیے اُن مخصوص سات بحروں کے اوزان لکھے جاتے ھیں : -

(۱) ہزج مسدّس اخرب مقبوض محذوف:—
مفعول مفاعلن فعولن،
مثال (ع) اے درتگ و پوے تو ز آغاز
(۲) سریع مسدس مطوی موقوف:—
مفتعلن مفتعلن فاعلات،
مثال (ع) ہست کلید درِ گنجِ حکیم -
(۳) متقارب، مثمّن، مقصور:—
فعولن فعولن فعولن فعول،
مثال (ع) بنام جہاں دار جاں آفریں—
(۴) رمل، مسدس، مقصور:—
فاعلا تن فاعلاتن فاعلات،
مثال (ع) بشنو از نے چوں حکایت می کند -
(۵) خفیف، مسدس، مقطوع:—
فاعلاتن مفاعلن فعلن،
مثال (ع) السّلام اے ائمّۂ اطہار -
(۶) ہزج، مسدس، محذوف.—
مفاعیلن مفاعیلن فعولن،
مثال (ع) الٰہی غنچۂ اُمیّد بکشا -
(۷) رمل، مسدس، مخبون:—
فاعلاتن فعلاتن فعلن،
مثال (ع) متحشم زادۂ از نخوت و جاہ

بعض صحیح روایتوں اور مشاھدوں سے پتہ چلتاھے کہ شہادت کربلا کے بیان میں (دہ مجلس) (ولی) کی مثنوی کا نام ھے، جس کی تاریخ اختتام اِس دیوان کے آخر میں درج ہوئی ھے۔اِس روایتی مثنوی کے سوا موجودہ کُلیات میں صرف (۷۸) شعر مثنوی کے وزن میں دستیاب ہوے ھیں، اور اِسی مثنوی (۷۸ اشعار) کا تذکرہ مختلف تذکروں میں کیا گیا ھے، ہم نے اِن اشعار کو ترتیب مضمون کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ھے"

پہلے حصے میں مناجات اور حمد و نعت کے اشعار ھیں' دوسرا حصہ شہر (سورت) کے بیان میں ھے۔ ممکن ھے کہ حصۂ اوّل (دہ مجلس) کا ٹکڑا ھو' اور یہ قیاس اِس لیے ھوتا ھے کہ مثنوی کی تاریخِ اِختتام بھی اِسی بحر میں کہی گئی ھے' نیز اسلوب بیان بتاتا ھے کہ کسی خاص کتاب کی تمہید ھے' اسبابِ تحقیق مسدود کیا' مفقود ھیں' اس لیے خیالی گھوڑے دوڑانے کے سِوا اِس میدان میں اور کیا ھوسکتا ھے —

(سورت) کی تعریف میں جو مثنوی کہی گئی ھے' اگرچہ وہ بہت مختصر ھے' مگر بخوبی اندازہ ھوتا ھے کہ اِس کا قائل پختہ گو اور شاعرانہ مصوری سے اچھی طرح ماھر ھے۔ اسی مثنوی کے چند شعر یہاں لکھے جاتے ھیں۔—

عجب شہروں میں ھے پُرنور اِک شہر
بلا شک ھے وہ جگ میں مقصدِ دھر

رھے* مشہور اُس کا نام (سورت)
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

کنارے اُس کے اک دریاے (تپتی)
کہ دنیا دیکھنے کو اُس کے تپتی

عجب قلعہ ھے واں ایک با قرینہ
انگوٹھی میں دُنا+ کی جیوں نگینہ

نزک قلعے کے باڑا گھاٹ ھے واں
کہ دائم گُلرخاں کی ھاٹ ھے واں

رھے اُس حاشیے پر جاے آرام
طلسمی باغ واں ھوتا ھے ھر شام

کہاں ھے ساقی اخلاص انگیز؟
محبت کی کرے مے مجھہ اُپر ریز

(ن) اھے (ھے) + دنیا

شرافت میں ہے یہ جیوں باب مکّہ
تو ہے سب ملک پر اِس کا جو سِکّہ

اگر* دیکھے ہیں لوگاں شام و تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا مُلک زرخیز

کہ اُس بھیتر کتے ایسے ہیں تُجّار
کہ قارُن کو نہیں اُن کے نزک بار

اِتی آتش پرستاں کی ہے بستی
سکھے نمرود واں آتش پرستی

فرنگی اِس میں اتنے ہیں کُلہ پوش
عدد داں جن کی گنتی کے ہیں بے ہوش

وہاں ساکن اِتے ہیں اہل مذہب
کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ہیں وہ ابناے آدم
ولے بینش میں رنگا رنگ عالم

بھری ہے صورت و سیرت سے (سورت)
ہر اک صورت ہے واں انمول صورت

ختم ہے امرداں پر رُو صفائی
ولے ہے بیشتر حسن نسائی

سبھا اِندر کی ہے ہراک قدم میں
چھپا اِندر، سبھا کو لے عدم میں

کشن کی گوپیاں کی نہیں ہے یہ نسل
رہیں سب گوپیاں وہ نقل، یہ اصل

ہزاراں اِس سبب شیدا ہیں بلبل
کہ واں ہے غنچۂ لب دائیما گُل

رہے واں عاشقاں کو عام آواز
کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

---

* اگرچہ

کسی کو نہیں نظر بازی بِنا چین
کُھلے ہیں رات دن سب غُرفۂ نین
شہر بھیتر جو آوے نھان کا دن
ھندو* کی قوم کے اشنان کا دن
ھر اِک جانب دکھوں†میں فوج در فوج
تجلّی کے سمندر کی اُٹھے موج
نین کی بیٹھ کشتی پر تو اے پاک
یہ طَے کر سہج میں مَوج خطر ناک
مِہر باں ھوکے اے ساقیِ کوثر
کرم سے کشتیٔ مَے مجکو دے بھر
اپس کے لطف سے کر دے عطا مَے
جو اِس نشئے میں دریا کو کروں طَے
عبث باتاں سے بس کر اے (ولی) تو
نہ کر مقصد سے اپنے کاھلی تو

اِن اشعار سے تاریخی مذاق رکھنے والے سراغ لگاسکتے ھیں کہ (دورعالمگیر) میں شہر سورت کس تمدن' کیسے چال چلن' اور کیسی مخلوق سے آباد تھا۔اور یہی مثنوی کے بیان کی اصلی تعریف ھے—

آخری تین شعروں سے یقین ھوتا ھے کہ یہ حصہ بھی' کسی بڑی تالیف کا جزو ھے' کیا عجب ھے کہ (دہ مجلس) سورت کے قیام میں تصنیف کی ھو' اور جس طرح عام مصنفین کا دستور تھا کہ حمد و نعت و مناجات کے بعد' سببِ تالیف اور مقامِ تالیف کا اظہار کرتے ھوے خاص خاص تعریفیں بھی لکھ دیتے تھے' اِسی طرح ممکن ھے کہ یہ اشعار بھی اُسی سلسلے کی کڑیاں ھوں—

یہاں تک جناب (ولی) کی تمام اقسام نظم کا بالترتیب

---

* ھندو   †دیکھوں

نمونہ دکھایا گیا اور ضمناً اُن متعلقات کی تشریح و تفصیل بھی
موقع موقع سے ہوتی گئی، جن کے نہ ہونے سے سارے عنوانات
و بیانات گنجلک رہتے۔ اب صرف دو چار خاص باتیں رہ گئی
ہیں، جن کے بعد (تمت بالخیر) سمجھنا چاہیے۔ اُن بقیہ امور
میں سب سے زیادہ یہ امر ثابت کرنا ہے کہ (ولی) فی الحقیقۃ
(دکن) کے باشندے تھے، اور چوں کہ اُن کے کلام میں اس
زمانے کی بول چال اور متروکات کا پتا نہ تھا اِس لیے اشد
ضرورت ہے کہ تمام ایسے الفاظ کی فرہنگ بنادی جاے جس
سے اجنبی کو مطلب سمجھنے میں آسانی ہو، ساتھہ ہی اس کے
جہاں جہاں انداز بیان اور کہنگی زبان کے نمونے پاے جاتے
ہیں، اُن سب کا فرق اور سبب بتاکر آیندہ کے لیے یہ دقت
مٹادی جاے کہ (ولی) کے کلام کا مطلب سمجھنے والے مفقود
ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ بُعد زمانی اور لفظی متروکات کی وجہ
سے بعض الفاظ کا مفہوم کسی کی سمجھہ میں نہ آسکے، مگر
یہ خلاف قیاس ہے کہ اُس علمی زمانے کے قادرالکلام شاعر کو
غلط گو مان لیاجاے اور کسی ناقل ناعاقل کو اُس کی کم سوادی
سے اصلی ملزم نہ ٹھیرایا جاے، راقم حروف کو اکثر قلمی
نسخے اِس دیوان کے ایسے ملے ہیں جو حساب نویس کایستھوں
اور متصدیوں کے نقل کردہ ہیں، جن میں بکثرت عربی،
فارسی املا کی صریحی غلطیاں موجود ہیں، اس یقینی قیاس
پر دوسری فروگزاشتوں کو بھی ,, چوں مدبحساب اندر ،،
کیوں نہ سمجھاجاے —

ولی یقینی دکنی تھے

یہ گفتگو اس سے پہلے عنوان وطن میں
چھیڑی جاچکی ہے مگر وہاں (ولی) کے
صرف دو ایک شعر اور بعض تذکروں کی تلخیص کے سوا
مزید شہادت فراہم نہیں کی گئی — اس کمی کو پورا کرنے کے
لیے اِس جگہ (دیوان ولی) سے ایسے الفاظ منتخب کیے
جاتے ہیں جو (دکن) کے سوا دوسرے کسی صوبے میں بولے

نہیں جاتے —

جو حضرات ملک دکن کی سیر کیے ہوے ہیں اور جنھوں نے حیدرآباد اور اضلاع دکن میں رھکر خاص و عام کی گفتگوئیں سنی ہیں اور ساتھہ ھی اُس کے وقتاً فوقتاً ھند کے دوسرے صوبوں میں گھومے ہیں وہ تصدیق کریں گے کہ یہ الفاظ و محاورات اور ایسی ترکیبیں تنہا صوبۂ دکن کی بول چال ہیں —

بارھویں صدی ھجری کے وسط و آخر میں جو شعراء گزرے ہیں اور جن کا شباب بوڑھے (ولی) کے بعد شروع ہوا ھے اُن دکنی سخن گویوں نے بھی اپنے ملکی محاورات کا استعمال کیا ھے، مگر (ولی) سے بہت کم، اِس سے یہ بات ثابت ہوتی ھے کہ اُن متعاقبین کے زمانے میں (دلّی) کی زبان اور خاص خاص محاورات و متروکات کا اثر عام ہوچکا تھا، بخلاف عہد (ولی) کے کہ اُس وقت اُن کو صرف اپنی دیسی زبان سے علاقہ تھا، چناں چہ ایسی متعدد غزلیں (ولی) کے دیوان میں موجود ہیں، جن سے اُس دکنی زبان کی ترجمانی کا حال کُھلتا ھے جو (ولی) سے پہلے (نصرتی) وغیرہ بول گئے ہیں۔اُن غزلوں کی بندشیں اور اُن محاورات کی بہتات کسی غیر دکنی کے کلام میں نہیں ہوسکتی۔(سورت) یا (احمدآباد) کا باشندہ تقریباً دوسرے صوبوں کے روز مرہ کی نقالی کرسکتا ھے، مگر کہیں کہیں، نہ کہ بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک ھر غزل، ھر قصیدے، ھر مثنوی میں اُن الفاظ کو بولتا چلا جائے، جو اُس کی مادری زبان میں داخل نہیں۔اور اگر ایسا کوئی کرسکتا ھے تو آنے والی نسلیں ھرگز ایسے شاعر کو اُس ملک سے جدا نہ سمجھیں گی جہاں کے محاورات اُس نے لکھے ہیں۔(ولی) کے دیوان میں ٹکسالی یعنی (شاھجہاں آبادی) اُردو کے نمونے بھی بافراط موجود ہیں مگر چونکہ ھر غزل اور ھر صنف سخن میں جا بجا دکنی لب و لہجہ اور ترکیب موجود ھے، کوئی

مبصر اُس کو شاہجہان آبادی اُردو نہیں کہہ سکتا - ردیف الف میں مسلسل (۴) غزلیں ایک ایسی ردیف اور ترکیب میں لکھی گئی ہیں جن کے صحیح معنی و مفہوم (دہلی) و (لکھنؤ) کے باشندے نہیں سمجھ سکتے - اُن غزلوں کو پڑھکر کوئی یقین نہیں کرسکتا کہ "مفلسی سب بہار کھوتی ہے" کہنے والا ایسا کہے گا - لکھتے ہیں -

کتاب حسن کا یو مکھہ صفا تیرا صفا دستا
ترے ابرو کے دو مصرع سے اِس کا ابتدا دستا
تو اب ہے جو سینہ* شاد دستا
مطلب ہے کہ بامراد دستا

جو تل تجھہ مکھہ کے کعبے میں مجھے اسود حجر دستا
زنخداں میں ترے مجھہ† چاہ زمزم کا اثر دستا
طاق ابرو مجھے حرم دستا
محرم اُس کا عرب عجم دستا

اس دستا) کو دیوان ولی کا مقابلہ کرتے وقت بعض احباب نے کاغذ کا (دستا) سمجھا اور بہت دیر تک اپنے خیال کی تائید میں معنی پہنائے گئے' مگر جب کسی طرح جوڑ نہ لگا تو اِس خیال سے ہٹنا پڑا' (دستا) بکسر دال نظر آیا کا مترادف ہے' اِس کا مصدر پرانی بھاشا میں (دیسنا) (بیاے معروف) ہے' (ولی) کے دیوان میں اِس کے مشتقات (دسا' دسے) اکثر مستعمل ہوے ہیں' بعض دیہاتی گنواروں سے کہیں کہیں صوبۂ متحدہ آگرہ و اودہ میں بھی اِس مصدر کو بتغیر تلفظ سناگیا ہے—

ایک غزل کا شعر ہے:-

تجھہ قد و قامت اگے سرو ہوا سرنگوں
تجھہ سے رواں سرو اگے سرو کو شل (بولنا)

---

* دل   † مجھے

یہ (بول کے بولنا) خاص دکنی روز مرہ ہے' کما لا یخفیٰ علی السائر۔
دوشعر اور سنیے :—

ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ہوں انکھاں اپنی
تو بیگی آکہ تجھہ بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا

تھیں ملنے سے اپنے گر سہاگن ناکرو گے مجھہ
توجُوڑا گجگری کا ہور کریلا دھار کرنا کیا

اِس غزل کی ردیف بھی دکنی لہجے کا پتا دے رہی ہے (بیگی) جلدی کے معنی میں خاص وہاں کی بولی ہے' (گجگری' جُوڑا) اور (کریلا دھار) جُوڑے اور چوٹی کی خاص بناوٹ اور وضع کو صوبۂ دکن میں کہتے ہیں —

بالاستیعاب دیوان کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بہت سی بول چال اور بندشیں ایسی ہیں جن کا اثر ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں نہیں' یہ الفاظ جہاں جہاں دیوان میں آے ہیں' التزام کیا گیا ہے کہ اُن کے تحت میں موجودہ محاورے کی مطابقت سے معنی لکھہ دیے جائیں' نیز جدا گانہ فرہنگ بھی مزید تشریح کے ساتھہ بنادی گئی ہے۔ اور جہاں تک اصلی معنی و مفہوم تحقیقات سے دریافت ہوسکے ہیں عام فہم اُردو میں جا بجا لکھہ دیے گئے ہیں' جہاں عدم واقفیت سے مجبوری نظرآئی ہے' اُس کو آیندہ تحقیقات پر چھوڑ دیا ہے۔ (نکو) نہیں کی جگہ (باتاں' لوگاں' پلکاں) اور اِس قسم کی ہر جمع خاص دکنی روز مرہ ہے۔ (تجھہسار' تجھہ سری) یعنی (تجھسا) یا (تیراسا) (کنے)' پاس کی جگہ اور (ہور) (با خفا و اظہار واو) بجاے اور پنجاب وغیرہ میں سنا جاتا ہے' مگر دکن کا عام محاورہ ہے غرض کہ ایسے سیکڑوں ثبوت ہیں' جو (ولی) کے (دکنی) ہونے پر شاہدعادل ہیں—

ولی کے ہم نام اور اُن کا خلط ملط۔

باہم ایک دوسرے کا ہم نام ہونا کوئی نئی اور عجیب بات نہیں، مگر اشتراک نام کے ساتھہ فن کا مشترک اور حالات کا غیر منضبط ہونا اخلاف کو بہت متردد بنا تا ہے - (ولی) کے متعلق جہاں بات بات میں بیسیوں اختلافات ہیں، وہاں ایک گڑ بڑ یہ بھی ہے کہ شرکت اسمی کی وجہ سے اُن کا کلام دوسروں کے ساتھہ اور دوسروں کا اُن کے ساتھہ بعض بدمذاقیوں سے منسوب کردیا گیا ہے - اس کا سبب کچھہ تو یہ ہے کہ دو مختلف کلاموں پرپورا عبور نہ ہونے سے امتیاز مذاق نہیں کیا جا سکتا اور خفیف سی یکسانی دھوکا دے کر یقین دلادیتی ہے کہ یہ شعر فلاں شاعر کا ہے - مثلاً یہ جان لیا ہے کہ (ولی) دوسو برس پہلے کا شاعر ہے اور اُس کے کلام میں نامانوس اور اجنبی، پرانے الفاظ زیادہ مستعمل ہوتے ہیں، اب جہاں کوئی غیر معروف لفظ کسی کلام میں نظر پڑا اور قائل کا نام نہ معلوم ہوا تو قیاس کرلیا گیا کہ یہ (ولی) کا شعر ہے – دوسرا بڑا سبب متقدمین کے صحیح حالات کا موجود نہ ہوناہے، اِس اختلاط و اختلاف کی یہ نوبت پہنچی ہے کہ ایک باخبر صاحب قلم کا یہ خیال سنا گیا کہ (ولی دکنی) سے پہلے ایک (ولی) اور بھی گزرے ہیں اور وہ بھی ریختہ گوئی میں مشاق تھے، اُن متقدم (ولی) کا وطن (بیجاپور) بتایا جاتا ہے ——

یہ اور اس قسم کے دوسرے اخبار تاریخی شہادت کے سوا کوئی ذریعۂ یقین نہیں رکھتے، اگر ایسا ہے کہ ہمارے (ولی اللہ) سے پہلے بھی کوئی ریختہ گو (ولی) گزرے ہیں تو کسی کو انکار نہیں ہوسکتا، اس تجزیۂ و تصدیق سے پہلے تمام تذکروں کی تحقیقات پر نظر ڈالنی چاہیے، اُس کے بعد جو بات قرین قیاس ہوگی، ماننی پڑے گی - جس قدر تذکرے راقم حروف کو دستیاب ہوے ہیں، اُن کا اقتباس

حسب ذیل ھے :—

(۱) (ولی) تخلص میرزا محمد ولی نام ' متوطن شاہ جہاں آباد کے ' بھتیجے ھیں شاہ اسراراللہ صاحب ارشاد کے-علی ابراھیم خاں مرحوم نے "گلزار ابراھیم" میں لکھا ھے احوال اس خجستہ کردار کا کہ جوان آزاد حال اور دوست ھے اس خاکسار کا ۔ سنہ (۱۱۹۴) گیارہ سو چورانوے ھجری میں بلدۂ (مرشد آباد) کے اندر جاے قرار رکھتے تھے ' اور بیشتر شغل اشعار' زبان ریختہ میں اُنھوں نے بہت کچھ کہا اور دیوان بھی اُن کا منتظم ھوا ھے - یہ منتخب افکار اُس ستودہ اطوار کا ھے - (گُلشن ھند)

نشۂ مے سے مرا پژمردہ دل گلشن ھوا
یہ چراغ مردہ فیض آب سے روشن ھوا

آہ کا اُس کو کچھ اثر نہ ھوا
میرے اِس نخل میں ثمر نہ ھوا

کیا تھنا اُس شکر لب سے تو رکھتا ھے (ولی!)
ھوگیا فرھاد کا شیریں سے آخر کام تلخ

چاھے کیوں کر نہ یہ جی تن سے نکل جانے کو
پھر نہ آیا جو گیا اُس کی خبر لانے کو

ھجر کی' مار ھی ڈالے ھے شب تار مجھے
کب دکھاوے گا خدا صبح رخ یار مجھے

جس جگہ عشق' رخش تاختہ ھے
وھاں رستم حواس باختہ ھے

نیم نگہ نے تری قتل کیا اِک جہاں
یار مرے مت کہیں بھرکے نظر دیکھنا

زندگی کی اُسنے کچھ لذت (ولی) جانی نہیں
جس کے دل میں درد عشق دلبر جانی نہیں

اِن بزرگ کا حال ڈاکٹر (فیلن) نے "طبقات شعراے ھند" کے طبقۂ چہارم میں لکھا ھے' یہ تذکرہ "د ی ٹاٹسی" سے ترجمہ

کیا گیا ہے- نیز نواب مصطفی خاں (شیفتہ) نے (گلشن بیخار) میں' اور نساخ نے (سخن شعرا) میں' اور باطن نے (گلستان بیخزاں) میں گُلشن ہند کا خلاصہ درج کیا ہے—

(۲) (سخن شعرا) میں نساخ نے پانچ ولیوں کا ذکر کیا ہے' (۱) ولی دکنی' (۲) ولی دہلوی ثم مرشدآبادی' جن کا ذکر ابھی گزرا - اِن کے بعد (شیخ ولی محمد' ولی) رفیق و مصاحب نواب بہادر جنگ والی بہادر گڑہ شاگرد (نصیر)- اور (مولوی امو جان' ولی) باشندۂ دہلی' شاگرد مرزا نوشہ (غالب)' اور (علی محمد خاں' ولی) باشندۂ لکھنؤ' شاگرد نواب ظفر یاب خاں راسخ کا مذکور ہے' جن سے زمانۂ (ولی) دکنی کا کوئی تعلق نہیں - (۳-ولی رام' ولی)- قوم کایستہ سکنۂ شاہ جہاں‌آباد جو شاہ زادۂ (دارا شکوہ) کے مشیر خاص تھے اور علم عربی و فارسی اور ہندی میں مداخلت تمام رکھتے تھے' چنانچہ اُن کے شعر ہر زبان میں ملتے ہیں' اور صوفی صافی مذہب تھے' اُن کو اول شاعر اُردو زبان کا حضرت (جوہر) نے لکھا ہے اور عجب نہیں کہ ایسا ہی ہو' کیوں کہ اُن کے کلام سے ابتدائی حالت اِس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو (ولی گجراتی) موجد شعر اُردو کا مشہور ہے' سو اُس کا موجد ہونا تحقیقات سے ثابت نہیں' مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اُس زبان کا ہو-(ولی رام) کے یہ تین شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں' جو ڈھائی سو برس اول کی اُردو کے ہیں -

(آثار الشعراے ہنود)

تو مہماں آمدی اینجا شدی خود خانۂ خاوند
تو اپنے آپ کو بھولا کسی کو نا پچھانا ہے*

شراب سرخ می نوشی' اجل کردی فراموشی
مروں کو دورمت سمجھو عجب یہ تک بہانا ہے

* پہچانا

قبا و چہرۂ رنگیں ہمہ از تن تو بکشایند
دھیں گے* کفن کی چادرجو تیرا خاص بانا ھے

مسطورۂ بالا انتخاب نے کہیں (ولی ' بیجا پوری) کا پتا نہیں بتایا؛ ممکن ھے کہ شاہ جہاں کے زمانے میں شاہزادگان شاھجہانی کی آمد و رفت نے اِن (ولی رام) کو بھی بیجاپور تک پہنچا دیا ھو' اور کسی تذکرے یا یاد داشت میں اِس کا ذکر یا نام آگیا ھو اس بناپر ان ولی کو بیجاپوری کسی نے لکھہ دیا ھو تو عجب نہیں - کیونکہ (ولی رام) کا سرکار دارا شکوہ سے وابستہ ھونا ثابت ھے —

مرشد آبادي (ولی) میرزا رفیع (سودا) کے معاصر تھے اور جتنے اشعار تذکرۂ گلشن ھند میں درج ھیں اُن سے کسی طرح کسی اجنبی کو بھی اشتباہ نہیں ھوسکتا کہ یہ (ولی دکنی) کا کلام ھے - (ولی رام) کا حال تذکرۂ آثار الشعراے ھنود میں لکھا ھے - یہ تذکرہ دیبی پرشاد (بشاش) ساکن قدیم بھوپال ' حال وارد اجمیر (مارواڑ) کا مرتبہ ھے ' جو سنہ (۱۸۸۵) اتھارہ سو پچاسی عیسوي میں دھلی کے مطبع رضوی میں چھپا ھے —

اس تخلص' (ولی) کے کئی بزرگ فارسی گو بھی گزرے ھیں جن میں (ولی رام) بھی شامل ھیں - تذکرۂ (یدبیضا) میں میر (آزاد) بلگرامی نے (ولی) دشت بیاضی (متوفی سنہ ۹۹۹ ھ) کے بعد ان ھندو (ولی) کا ذکربھي کیاھے ' لکھتے ھیں : — "از قوم ھنوداست' از جملۂ منشیان سر کار (دارا شکوہ) بودہ و باثر صحبت و تربیت ملا شاہ (بدخشی) باصطلاحات صوفیہ آشنا شدہ ' چنانچہ جزو اشعارش از مثنوی وغیرہ در رنگ تصوف بنظر آمدہ' اگرچہ شاعریت او رتبۂ ندارد' اما بعض سخنانش خالی از خیالے نیست" —

---

* دینگے

اس تصدیق کے بعد حسب بیان (بشاش) وہ ریختہ گوئی بھی کرتے ہوں تو عجب نہیں اور زمانے کے لحاظ سے دس پانچ برس پہلے (ولی دکنی) سے گزرے ہوں تو ممکن الوقوع ہے، مگر نمونۂ کلام بتاتا ہے کہ اُس وقت تک (دلی) میں ملمع سازی کے سوا ٹکسالی اُردو کا سکہ نہیں چلا تھا - بھر حال راقم حروف کی تحقیق میں مذکورۂ بالا اسما کے علاوہ دوسرا ریختہ گو (ولی) ثابت نہیں ہوا اور اگر کوئی احمد آبادی یا بیجاپوری گزرا ہے تو بقول مرزا غالب:

”ہے (ولی) پوشیدہ اور کافر کھلا“

دکنی اور دھلوی غزلوں کا تقابل

اگر چہ فی نفسہ مضامین کی خوبیاں ہی شعر و سخن کی قدر بڑھاتی ہیں، مگر عام رجحان کے لیے ہر کلام کی نمود، نام سے وابستہ ہوتی ہے - ایک ناواقف کے سامنے اگر بغیر نام بتائے کسی کا کلام پڑھا جائے تو اُس کی وقعت اُتنی نہیں ہوتی، جتنی نام جاننے کے بعد ہوا کرتی ہے - عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک نام برآوردہ کے قلم سے نکلی ہوئی معمولی تصنیف بھی غیر معمولی اشاعت پا جاتی ہے اور غیر معروف اہل قلم کی جاں کاہ محنت داد تک سے محروم رہتی ہے —

اس گفتگو سے غرض یہ ہے کہ (ولی) کی کہنگی مذاق اور عدم مزاولت کلام سے سننے والے اُن کے اشعار کو بلحاظ اخلاق ادب محض تبرّک سمجھتے ہیں اور اُس زمانے کی چند سست بندشوں کو مد نظر رکھتے ہوے ”اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ اِنھیں کچھ نہ کہو“- کہکر دیوان کو بالاستیعاب نہیں دیکھتے، اِس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ دور عالمگیر کی اُردو ہمارے لیے اجنبی ہے، مگر یہ غلط ہے کہ وہ صحیح اور قابل قدر نہیں —

(ولی) کی عمر کا قریب قریب سارا حصہ دکن و گجرات

ھی میں گزرا ھے اس لیے بہت ممکن تھا کہ اُن کے تمام اشعار (نصرتی) وغیرھم کی طرح از سر تا پا دکنی محاوروں کا لباس پہنے ھوتے - لیکن اھل نظر دیکھیں گے کہ عالمگیری اُردو کا جو اثر شاھجہاں آباد میں تھا وھی اورنگ آباد و احمدآباد میں پایا جاتا ھے - بلکہ بعض وہ محاورات و الفاظ جن کا وجود اب تک دکن میں موجود ھے' اُس زمانے کی اُردوے شاھجہانی میں بھی پاے جاتے ھیں —

اِس یکرنگی و مساوات کا ثبوت ذیل کے نمونوں سے ملے گا - چوں کہ (ولی) کا ایسا ھم عمر و ھم عہد دلی میں نہیں ملتا' جس نے (ظہوری و فیضی) یا (میر و مرزا) اور (ناسخ و آتش) کی طرح ایک ساتھہ ایک وقت میں مشق سخن شروع کی ھو' اِس لیے اُن اساتذہ سے تقابل کیا جاتا ھے جو (ولی) کے آخری اور دلی کے دور اولین میں نامور ھوے ھیں - ایسے مشاھیر میں اِس جگہ (شاہ مبارک آبرو) اور شاہ (حاتم) کو پیش کیا جاتا ھے - ان بزرگوں نے اکثر غزلیں (ولی) کی ھم طرح کہی ھیں' دو چار نمونے درج کیے جاتے ھیں' جن سے اگر تخلص الگ کر دیا جاے تو عام مذاق کو اِن دھلوی اور دکنی اشعار میں امتیاز نہیں ھو سکتا :—

آبرو

مست دل ھے مدام تجھہ لب کا — جام صہبا ھے نام تجھہ لب کا
دل کے غنچوں کو کھول جب دیکھا — شوق پایا تمام تجھہ لب کا
مہر لبہا ھوا حلاوت سے — حرف گویاں کو نام تجھہ لب کا
(آبرو) آب زندگی سے لذیذ — جان لیتا ھے جام تجھہ لب کا

ولی

روح بخشی ھے کام تجھہ لب کا — دم عیسیٰ ھے نام تجھہ لب کا
حسن کے خضر نے کیا لبریز — آب حیواں سے جام تجھہ لب کا

غرق شکر ہووے ہیں کام و زباں　　جب لیا ہوں میں نام تجھ لب کا
سبزۂ و برگ لالہ رکھتے ہیں　　شوق دل میں دوام تجھ لب کا
ہے (ولی) کی زباں کو لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

آبرو

جو کہ محرم ہے عشق بازی کا　　دل سے عاشق ہے جاں گدازی کا
ہر گدا گوشۂ قناعت میں　　شاہ ہے ملک بے نیازی کا

ولی

شغل بہتر ہے عشق بازی کا　　کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ہر زباں پر ہے مثل شانہ مدام　　ذکر اُس زلف کی درازی کا

آبرو

اب تلک کھینچ کھینچ جور و جفا　　ہر طرح دوستی نبا ہی ہے
طور کیا پوچھتے ہو کافر کا　　شوخ ہے، بانکا ہے، سپاہی ہے
(آبرو) کیوں نہ ہو رہے خاموش　　درد کہنے کی یاں مناہی ہے

ولی

تجکو خوباں میں بادشاہی ہے　　سر اُپر سایۂ الہٰی ہے
قتلِ عشاق پر بندھی ہے کمر　　غمزۂ تیغ زن سپاہی ہے
نو خطاں کی طرف نہ جا زاہد!　　زاہد و تقویٰ کی واں مناہی ہے
عشقبازاں میں ہے (ولی) ثابت　　طالب گُل رخاں کہاہی ہے

دوچار اشعار ایسے بھی لکھے جاتے ہیں، جن میں بعض محاورات دکن اور بکثرت (ولی) کا انداز بیان موجود ہے:—

سخن سنجاں میں ہیگا (آبرو) آج
نہیں شیریں زباں (شاکر) سری کا

ان لباں کو یقین مصري جان
راست کہتا هوں اِس میں مت شک کر

برہ کی راہ میں جو کُٹی گرا سو پھر نہ اُٹھا
قدم پھرا نہیں یاں آکے دستگیروں کا

لائی هے جب سے بات چمن کی زباں اُپر
رنگیں هوا هے تب سے بیاں عندلیب کا

سفارش سے سراسر کش نپٹ بیزار هوتا هے
زیادہ ضد پکڑنا باعث آزار هوتا هے

بڑھے هے دن بدن تجھہ مکھہ کي تاب آهستہ آهستہ
کہ جیوں کر گرم هووے آفتاب آهستہ آهستہ

جلتے تھے تجکو دیکھہ کے غیر انجمن میں هم
پہنچے تھے رات شمع کے هوکر برن میں هم

آتی هے اُس کی بو سی مجھے یاسمن میں آج
دیکھی جو هے اُداسی سجن کے بدن میں هم

کیوں کر نہ هووے کلک همارا گهر فشاں
کرتے هیں (آبرو) جو تخلص سخن میں هم

پریشاں ترهے تیری زلف سے احوال عاشق کا
سیہ دونا هے آنکھوں سے یہ ماہ و سال عاشق کا ․

ترے رخسار سیمن پر جو مارا زلف نے کنڈل
لیا هے چھین یارو اژدها نے مال عاشق کا

ولی

کیا مجھہ عشق نے ظالم کو آب آهستہ آهستہ
کہ آتش گل کو کرتی هے گُلاب آهستہ آهستہ

ادا ؤ ناز سے آتا هے وہ روشن جبیں گهر سے
کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آهستہ آهستہ

جیوں گل شگفتہ روھیں سخن کے چمن میں ھم
جوں شمع سر بلند ھیں ھر انجمن میں ھم
ھم پاس بات آکے (نظیری) کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ھم
دو جگ ھوے ھیں دل سے فراموش اے (ولی)
رکھتے ھیں جب سے یاد سری جن کی من میں ھم
تری زلفاں کا ھر تار سیہ ھے جاں عاشق کا
پریشاں جس کے دیکھے سے ھوا احوال عاشق کا
(ولی) یہ مصرع رنگیں ھوا ھے ورد جان و دل
فدا ھے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

حاتم

یار کا مجکو اس سبب ڈر ھے
شوخ ظالم ھے اور ستمگر ھے
دیکھ سرو چمن ترے قد کو
خجل ھے، پا بگل ھے، بے پر ھے
حق میں عاشق کے تجھ لباں کا بچن
قند ھے، نیشکر ھے، شکر ھے
کیوں کہ سب سے تجھے چھپا نہ رکھوں
جان ھے، دل ھے، دل کا انتر* ھے
مارنے کو رقیب کے (حاتم)
شیر ھے، ببر ھے، دھنتر ھے

ولی

مکھ ترا آفتاب محشر ھے
سوز اُس کا جہاں میں گھر گھر ھے

---

* بھید

بات میٹھی ترے لباں کی صنم
حسد انگیز شہد و شکّر ہے
اے (ولی) کیا ہے حاجت قاصد
نامہ میرا پر کبوتر ہے
رگ جاں سے ہوا ہے خوں جاری
یاد تیری پلک کی نشتر ہے
قد سے تیرے کبھی نہ پایا پھل
حق میں میرے درخت بے بر ہے

حاتم

کاملوں میں یہ سخن مدت سے مجکو یاد ہے
جگ میں بے محبوب جینا زندگی برباد ہے
بندگی سے سرو قد کی یک قدم باہر نہیں
سرو گلشن بیچ کہتے ہیں مگر آزاد ہے؟
بے مدد زلفوں کے اُس کے حسن نے قیدی کیا
صید دل بے دام کرنا صنعت اُستاد ہے
خلق کہتی ہے بڑا تھا عاشقی میں کوہ کن
تجھ لب شیریں کی حسرت میں ہر اِک فرہاد ہے
دل نہاں پھرتا ہے (حاتم) کا نجف اشرف کے گرد
گو وطن ظاہر میں اُس کا شاہجہان آباد ہے

ولي

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
غمزۂ خوں خوار ظالم بر سر بیداد ہے
کیوں نہ ہو فوّارۂ خوں جوش زن رگ رگ ستی
ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فصاد ہے

حرف شیریں اُس ستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
اہل معنی کی زباں کیا تیشۂ فرہاد ہے
اِک گھڑی تجھ ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
مونس و دمساز میری آہ ہے' فریاد ہے
سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے (ولی)
باوجود خود نہائی کس قدر آزاد ہے

اِن چند غزلوں کے دیکھنے سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ شاہجہان آبادی مستان سخن کے دور اولیں میں بھی اُسی کشید اول کا ساغر چل رہا ہے جس کو (ولی) سے پیر مغاں کے متبرک ہاتھوں نے بھرا تھا—

متروکات ومحاورات کے لحاظ سے یہ رنگ کم و بیش پون صدی تک چھایا رہا اُس کے بعد اگرچہ بعض پرانے الفاظ مجددین طبقۂ دوم نے استعمال میں رکھے' مگر طرز ادا اور شان تخیل ایسی دلچسپ و بلند پیدا کی جن کی نظیر اِس وقت تک نظر نہیں آتی - خصوصاً میر تقی (میر) اس شعر بازی میں سب سے میری تسلیم کیے جاتے ہیں اور حقیقت میں میر صاحب کے متعلق (ناسخ) و (غالب) کا حسن اعتقاد سب کے لیے استناد ہے (ع) "آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں" میر تقی (میر) اور ولی اللہ (ولی) کا مقابلہ جوان اور بوڑھے کی کشتی سے کم نہیں پھر بھی دونوں کی ہم‌طرح ایک ایک غزل کے چند شعر لکھکر دکھایا جاتا ہے کہ میر صاحب کے الفاظ کا کَس بل' بیان کاسڈول پن' خیالات کی زقندیں' نوجوان پہلوانوں کی طرح ہیں' مگر اُستادوں کے اکستھویں پیچ کی طرح (ولی) نے بھی اپنے فضل تقدم کا رکھ رکھاؤ مد نظر رکھا ہے —

میر

منہ دھونے اُس کے آتا تو ھے اکثر آفتاب
کھاویگا آفتابہ کوئی خود سر آفتاب

سر صدقے تیرے ھونے کی خاطر بہت ھی گرم
مارا کرے ھے شام و سحر چکر آفتاب

اُس رخ کی روشنی میں نہ معلوم کچھہ ھوا
مہ گُم کدھر ھوا ھے، گیا کیدھر آفتاب

نازک مزاج ھے تو نہ کہیں گھر سے مت نکل
ھرتا ھے دو پہر کے تئیں سر پر آفتاب

روشن ھے یہ کہ خوف ھے اُس غصہ ور کا (میر)
نکلے ھے صبح کا نپتا جو تھر تھر آفتاب

ولی

کیا ھوسکے جہاں میں ترا ھمسر آفتاب
تجھہ حسن کی اگن کا ھے یک اخگر آفتاب

دیکھا جو تجکو آپ سے روشن جہان میں
شرموں لیا نقاب زریں سر پر آفتاب

گرمی سے بیقرار ھو نکلا ھے سینہ کھول
تجھہ عشق کا پیا ھے مگر ساغر آفتاب

تجھہ مکھہ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ
پنہاں ھو ھر نظر ستی جوں شپّر آفتاب

جگ میں (ولی) سو کس کو برابر کھے ترے
ذرے سے ھے نزیک ترے کہتر آفتاب

---

* فارسی میں آفتابہ یا آفتاب خوردن متاثر ھونے اور رنج و تعب کھینچنے کے موقع پر مستعمل ھے، اُسی کا ترجمہ ھے - باقی تلازمۂ آفتابہ و چلمچی، معمولی بات ھے—

محاورات قدیم اور غلط الفاظ کا استعمال

(ولی) کے انتقال کو آج (۱۸۴) برس گزر چکے، اِس وقت جو لوگ اُن کی بول چال اور لفظی استعمالات پر معترض ہوتے ہیں، بڑی غلطی کرتے ہیں، ایک (اُردو) ہی نہیں، ہر زبان کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے۔ کسی زبان کو لے لیجیے اور سو برس بعد کی زبان سے اُس کا مقابلہ کیجیے، الفاظ ترکیب اور حرکات میں زمین و آسمان کا فرق نظر آے گا۔ فارسی میں (رودکی) سے (فردوسی) بلکہ (نظامی) تک حن الفاظ کا استعمال بے تکلف روا تھا، اُن کا پتا سعدی، راجو، حافظ کے کلام میں نہیں —

(رودکی) نے (انار) کو (نار) باندھا ہے اور (دانے) کی تصغیر (دانککے) لکھی ہے، جو اُن کے بعد متروک الاستعمال ہے:-

زلف ترا جیم کہ کرد آں کہ او　　خال ترا نقطۂ آں جیم کرد
از دہن تنگ تو گویا کسے　　(دانککے نار) بد و میم کرد

(فردوسی) کا شعر ہے:-

جوانیش را خوے بُد یار بود　　(ابا) بد ہمیشہ بہ پیکار بود

(دقیقی) کہتے ہیں:

درفشان بسیار افراشتہ　　سر نیزہا زابر بگزاشتہ

(نظامی) سمرقندی کا مقولہ ہے:

بسار کاخا کہ محمودش بناکرد　　کہ از رفعت ہمی بامہ ندا کرد

پھر (دقیقی) کہتے ہیں۔

چناں شد ز بس کشتہ آں رزم گاہ
کہ بروے نہ (تانست) رفتن نگاہ
لب و یاقوت رنگ و نالۂ چنگ
مئے خوں رنگ و کیش (زردہشتی)

(عنصری) کا قول ہے:

کسے کہ زندہ بماند است ازاں ہزیمستاں
اگرچہ رتنش درست است ہست چوں بیمار

اِن اشعار میں نشان دیے ہوئے الفاظ کو دیکھنا چاہئیے کہ
ابا (با) بزیادتیء الف اور درفشان باعلان نون کہا گیا ہے اور
نتوانست کی جگہ (نہ تانست) زردشت کو (زردھشت) اور
کاخ کو (کاخا) اور ننش (بفتح نون) کو (تنش) بسکون
نون لکھا ہے- اسی طرح جا بجا ملتان (شہر) کو (مولتان)، پر کو
پرّ زاغ باندھا ہے - یہ اُس زبان کا حال ہے جس کی تربیت و
نگہداشت ابتدائے عمر سے شباب، بلکہ کہولت تک خلفائے
عباسیہ اور شاہان مغلیہ کی آغوش سلطنت اور سایۂ دولت
میں ہوئی ہے - اُس کے مقابل وہ منتشر اور بازاری زبان جو
شکم پری کی ضرورتوں اور مجبوریوں سے اجنبیوں کی
منہ بولی بیٹی بنی ہو، فارسی داں شعرائے ہند کی نقل
مجلس رہی ہو اور جس کو کبھی اپنے اصلی وارث سلاطین کی
حضوری نصیب نہ ہوئی ہو کیا پنپ سکتی ہے اور کس طرح
اپنی فصاحت و سلاست کا ثبوت دے سکتی ہے- یہ بھی سلطنت
برطانیہ کی برکت ہے کہ آج ہم اس روانی سے اُردو بول رہے
ہیں ورنہ خدا جانے کب کی پہاڑی بولیوں کی طرح نیست
و نابود ہو گئی ہوتی - اب سے پچاس برس پہلے تک جب کہ
(عودہ ہندی) اور (اُردوے معلاے غالب) جیسی دل آویز و
سلیس اُردو پیدا ہو گئی تھی، عموماً ہندوستان کے پڑھے لکھے
روز مرہ کی باہمی خط و کتابت فارسی میں کیا کرتے تھے؛
بلکہ آج بھی ہمارے اطباے یونانی جو اپنے بیماروں سے
اُردو میں بات چیت کرتے ہیں اور نسخے کی ترکیب استعمال
بھی اُردو ہی میں بیان فرماتے ہیں، جب نسخہ لکھکر دیتے
ہیں تو اُس میں وہی آمیختہ و بیختہ و ریختہ کا آموختہ
دھرایا جاتا ہے - چشم بدور ابھی ایسے لوگ موجود ہیں اور
خدا تا دیر اُن کو سلامت رکھے جو اُردو کی ترکیبوں اور
قواعد سے باوجود عربی و فارسی دانی کے محض نا آشنا
ہیں اور اُن کو (آبرو) و (حاتم) اور میر و میرزا) کی پرانی

اُردو کے استعمال پر ذرا بھی اچنبا نہیں ہوتا ، اگر ٹوکا جاے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو اُردو ہے جس کا مطلب بالفاظ دیگر یہ ہوا کہ اُردو میں غلط سلط سب استعمال جائز ہے - اِس زمانے تک اُن بوسیدہ خیالات کا تازہ رہنا بغیر کسی سبب کے نہیں ہو سکتا، وہ سبب یہی ہے کہ اُردو کی ابتدا عموماً معمولی بازاری لوگوں سے ہوئی اور ایک مدت مدید تک اُنھیں کے دماغوں، اُنھیں کی زبانوں میں گھومتی پھرتی رہی، جب پڑھے لکھوں نے تھوڑا بہت منہ لگایا تو وہی الفاظ جن حرکات و تراکیب سے بازاریوں کی زبانوں پر جاری تھے، صحیح سمجھے گئے اور ایک عرصے تک اُن کی صحت و عدم صحت کی طرف علمی نگاہیں نہیں اُٹھائی گئیں (مرزا داغ) جیسے فصیح الملک کی زبان سے بے تکلفانہ بول چال میں خود ہم نے اپنے کانوں سے آتیاں، جاتیاں اور تخت) (بفتح خا) وغیرہ جیسے الفاظ سنے ہیں، یہ سب اِنھیں موروثی خیالات کا متعدی اثر ہے جو صدیوں تک دماغوں میں گھومتا رہا ہے —

(ولی) کے کلام میں غیر فصیح الفاظ تین قسم کے ملتے ہیں- ایک ایسے جو صورتاً صحیح ہیں مگر تلفظاً گھٹا بڑھا کر بولے گئے ہیں- دوسرے وہ جو خالص دکنی یا ٹھیٹ ہندی بھاشا یا بالکل ابتدائی اُردو میں شمار ہوتے ہیں- تیسرے وہ عربی و فارسی الفاظ جو کہیں بسکون، کہیں بتحریک مستعمل ہوے ہیں- ان کے علاوہ ایک آدھ جگہ ایسے الفاظ بھی بندھ گئے ہیں جو معنیً غلط ہیں- یہاں اِن سب قسموں کے نمبروار چند نمونے لکھے جائیں گے، باقی تمام الفاظ کی فرہنگ جداگانہ بنادی گئی ہے، نیز ایسے اجنبی اور غیر معروف الفاظ جہاں کہیں دیوان میں واقع ہوے ہیں اُن کے تحت میں موجودہ اُردو میں مترادفات لکھ دیے گئے ہیں- اس مقدمے کے ساتھ پورا سرمایۂ دیوان موجود ہے اس لیے مثالوں کا لکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا —

(۲) اوپر ' یا پر کی جگہ (اُپر)' سے کو (ستی)' (سیتی'
(سیں)' (سوں) کہا ھے - اِسی وجہ سے ردیف نون میں وہ
غزلیں لکھی گئیں جن کی ردیف (سیں)' (سوں) (سے)
واقع ھوئی ھے- اگرچہ سے اور سیں' سوں کا وزن عروضی
ایک ھے مگر قدیم روش تحریر دکھانے کے لئے نون کی
ردیف میں یہ غزلیں درج ھوئی ھیں - یہی حال (کوں)
(کو) کا ھے - (تجھہ)' (مجھہ)' تیرے میرے کے مترادف ھیں-
جس طرح اس زمانے میں 'پیار)' (پیاس)' (کیا)' (بیاہ)
وغیرہ کو یاے تحتانی سے لکھہ کر (پار)' (پاس)' (کا)
(باہ)' کا ھم وزن پڑھتے ھیں اسی طرح اُس زمانے میں
عموماً (لکھا)' (لا)' (بولا)' وغیرہ کو (لکھیا)' (لیا)'
سنیا ' لکھتے مگر وزن میں وھی دو حرف رھتے تھے -
نیز اس کے برعکس (دنیا)' (دریا) وغیرہ بعض فارسی
الفاظ لکھتے تحتانی کے ساتھہ مگر پڑھتے بحذف تحتانی
مثلاً:—

شہر سے ھے وہ ھم بازو ھمیشہ
(دریا) سے ھے وہ ھم پہلو ھمیشہ

عجب قلعہ ھے واں اک باقرینہ
انگھوٹھی میں (دنیا) کی جیوں نگینہ

نہیں ' کوئي ' ھوئی ' کو جا بجا (فع) کے وزن پر کہا گیا
ھے ' سینے کو (سنا) میں (ظرف) کو (منیں)' (موں)'
تسبیح کو (تسبی)' نزدیک کو (نزیک) یا (نزک)' رنگ
کو بر وزن (رگ)' جنگل کو بر وزن (جگل)' سورج کو (سرج)'
میٹھے کو (متھا)' لے جانے کو (لجانے)' بتّی کو (بتی) غیرمشدد'
اتنا کو (اتا)' چاھے کو (چہے)' جہاں' (جس جگہ) کو جاں توتا
کو (تتّا)' لگی کو (لاگی)' جلاے یا جلے کو (جالے)' چاند کو (چند)'
دیوانہ کو (دوانہ)' کہلاؤں کو (کہاؤں' دیکھنے کو (دکھے)'
باندھے کو (بندھے' بندھا)' آنسو کو (آنجھو' انجھو' انجھواں)

پھکپا کو رتھا کھا لائے ھو اکتی

(۲) بو جھو (سمجھو) کیتا (بیاے معروف ' کرتا) پرت پریت (محبت) نین (بتحریک اوسط) نین (بسکون اوسط) نیناں ' اور انکھاں ' انکھیاں (آنکھہ آنکھیں) پیا ' پی ' پیو ' پیتم ' سري جن ' سجن ' ساجن ' لالن ' سندر ' (خطابات معشوق) جن نے ' اُن نے (جس نے ' اُس نے) انیندی نیں (خماری آنکھہ دوجا ' دجا ' دوسرا ' جگ ' جگت ' (زمانہ) ھور بروزن ھر - نیز ھور بروزن غور (اور) دیکھکر ' آکر ' جا کر ' ھوکر وغیرہ کي جگہ صرف (دیکھہ ' آ ' جا ' ھو ') جی ' جیو ' من ' (دل ' جی) کنے ' کن (پاس) تیں ' توں (تو) تک (ذرا) نت (ھمیشہ) اپس ' اپس کا (اپنا) نس دن (رات دن ' درس درس (دیدار) بچن (بات) درپن (آئینہ) کیوں کہ (کس طرح) جوں کر ' بجیوں کر (جس طرح) بھیتر ' بھتر ' (اندر) نمن نمط (طرح) برہ ' برھا (فراق) بن ' بنا (بغیر) کھت (خاطر) پھر کے (دوبارہ) تو نچھہ ونچھہ (وہ ' وھی ' توھی ' تیرا) وھانچھہ (وھاں ھی) رین رَین (رات) تسپر (اُس پر) جات ھوں (جاتا ھوں) کینی ھے (کی ھے) سیس (سر) پیر (درد) بسونا (بھولنا) ستنا (ڈالدینا ' پھینک دینا) نھیچھہ (نہیں) اچھنا (رھنا) چپ (فضول ')' یہ سب پرانی بھاشا کے الفاظ ھیں - جن کا دھلی ولکھنؤ اور اُن کے اطراف میں عرصے سے وجود نہیں-

(۳) طبع (بفتح با) شہر ' مہر باں (بفتح ھا) داوات. فکر ' ذکر (بفتح کاف) کفر (بفتح فا) غرض ' بسکون را) صحن (بفتح حا) ثلث (بفتح لام) اصل نقل (بفتح اوسط) جام نیَن (باضافت فارسی) اُتر ' پڑہ پکڑ کا قافیہ - شمع سقوط عین) ' مدح (بتحریک اوسط) یہ اور ایسے بکثرت الفاظ ھیں جو لغت کی مقررہ حد سے تجاوز کیے ھوے ھیں - ایسی بندشیں اور ترکیبیں جو ابتدائی زبان میں رائج تھیں بہت ھیں - مثلاً :—

تجھہ غمزۂ خوں خوار سے لڑ کون سکے گا

تجھ ناز ستمگر سے جھگڑ کون سکے گا

ترے غم میں مری نیناں سے گر جاری ہو جیحوں اُٹھ
کریں تعظیم اس سیلاب انجھو کی کوہ وہاموں اُٹھ

سجن تجھ بن ہمن گلشن کو گلشن کر نہیں گنتے
بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہیں گنتے

ایک جگہ لفظ [تظلم] جو روستم کے معنی میں لکھ گئے حالاں کہ بمعنی فریاد ہے —

نہیں کوئی داد دیتا اُس کی جگ میں
کیا تجھ زلف نے جس پر تظلم

کہیں کہیں یائے معروف و مجہول کو ہم قافیہ کر دیا ہے —

جس کو لذت ہے سجن کے دید کی
اُس کو خوش وقتی ہے صبح عید کی

اِنہیں قافیوں میں کہتے ہیں:—

دل مرا موتی ہو تجھ بالی میں جا
کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی

زائے ہوز اور ضاد ضطع اور س اور ص کو باہم قافیہ کیا ہے —

ہر زباں پر ہے مثل شانہ مدام
ذکر اُس زلف کی درازی کا

تو دکھا کر اپس کے مُکھ کی کتاب
علم کھویا ہے دل سے قاضی کا

کشن کی گوپیوں کی نہیں ہے یہ نسل
کہ ہیں سب گوپیاں وہ نقل یہ اصل

اِن سب فرو گزاشتوں کے ساتھ صحیح الفاظ کا استعمال بھی بکثرت موجود ہے - اگر اِس جگہ منیں ' سیں ' ستی - مجھ ' تجھ - سری جن ' سجن یا شمع جمع وغیرہ کا استعمال کیا ہے تو پچاس جگہ میں ' سے ' مجھے تجھے ' یار ' شمع ' جمع بھی لکھا ہے ' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلط

الفاظ کا استعمال ابتداءً کیا اور پھر ترک کردیا۔ یا یہ کہ دونوں ترکیبوں کو صحیح سمجھا جاتا تھا - غرض اِس وقت کے اکثر مترادفات کا وجود بھی اُس وقت موجود تھا —
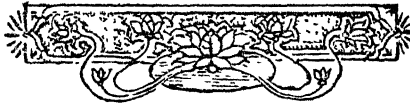
فرہنگ دیوان ولی

جس طرح دیوان کے پڑھنے سے پہلے فرہنگ کا پڑھنا ضروری ہے اسی طرح فرہنگ کے دیکھنے سے قبل چند باتوں کا ذہن نشین کرلینا لازمی ہے۔

(۱) دیوان کی کتابت عموماً اُسی روش اور املا پر رکھی گئی ہے جس طرح ولی کے زمانے میں تھی یا اُن پرانے لکھے ہوئے دیوانوں میں دیکھی گئی جن سب کی یہ ایک مکمل نقل ہے۔۔

(۲) وہ الفاظ جو اپنی کتابت کے لحاظ سے شعر کو ناموزوں بناتے تھے اُن کی روش تحریر عام آسانی کے خیال سے تلفظ پر رکھدی ہے۔ مثلاً کوئی بر وزن فاعی فصیح اور صحیح لفظ ہے (ولی) نے اس کا استعمال بکثرت بر وزن 'کُی' (فع) کیا ہے لہذا اس کو 'کُئی' لکھکر تحت میں 'کوئی' بھی لکھدیا ہے۔ اسی طرح 'نہیں' بر وزن زمین (فعل) صحیح ہے مگر ولی نے اکثر صرف 'نا' کے ہم وزن نظم کیا ہے۔ اس (نہیں) کی کتابت میں ایک خصوصیت یہ بھی رکھی ہے کہ جہاں 'نا' کے ہم وزن ہے وہاں ہائے ہوز میں شوشہ نہیں لگایا البتہ دوسری قسم کی نہیں کو شوشہ دار لکھا ہے۔ پھر بھی احتیاطاً جو نہیں 'نا' کے وزن پر ہے اُن کے نیچے 'نا' لکھدیا ہے۔

(۳) سوں، کوں، تیں، حد کا وزن عروضی تلفظ سے نہیں بگڑتا ہے کو، تو کی جگہ لکھے گئے ہیں اور ان ردیفوں

میں جو غزلیں ہیں وہ ردیف وزن میں درج ہوگی ہیں
تاکہ پرانی روش تحریر معلوم ہوتی رہے —

۴ - عین اور ہائے ہوز (ہ) کے گرا دینے کا رواج قدما میں بکثرت تھا جس کا اثر (میر) و (مرزا) کے بعد تک رہا ہے اس کی وجہ بزرگوں کی نا واقفیت نہ سمجھنی چاہئیے بلکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ (الف) کی طرح یہ دونوں حرف بھی حلقی ہیں اور ہندی بول چال میں ع کا تلفظ مہمل ہورہ ہے اور ہائے ہوز بھی الف سے قریباً لمخرج ہے اس لیے جس طرح الف سے متصل حرف ما بعد کا سقوط آج تک جائز ہے اسی طرح اُس وقت 'ع' اور 'ہ' کا گرا دینا بھی معیوب نہ تھا - اس کی شناخت کتابت میں نہیں ہوسکتی - ناظرین اس موقع کو خود سمجھ سکتے ہیں —

(۵) بعض ایسے الفاظ جن میں 'و' یا 'ی' واقع ہے' اُن کو بمجبوری نظم بغیر واو و یا نظم کیا ہے جیسے اوپر کو 'اُپر' یا 'دوجے' کو 'دجا' اور 'بہیتر' کو 'بہتر' ایسے موقعوں پر تلفظ کا لحاظ کرتے ہوے واو اور یائے تحتانی کو نہیں لکھا ہے بلکہ پیش یا زیر اور زبر پر اکتفا کی ہے —

(۶) 'دریا' اور 'دنیا' کو دو چار جگہ 'درا' اور 'دنا' کے وزن پر نظم کیا ہے —

اَلف

آ : اُردو کا صیغۂ امر حاضر۔ فارسی صیغۂ (بیا) کے موجب اردو کے روزمرہ میں امر حاضر کے دو صیغے مل کر فعل حال کا مفہوم ظاہر کرتے ہیں۔ ان دونوں امر حاضر میں دوسرا امر (کر) ہوتا ہے۔ جیسے آکر، جاکر، پاکر، اٹھا کر۔ قدما اسے (کر) کو محذوف کر دیتے تھے۔ چنانچہ اس کی مثالیں بکثرت دیوانوں ہی میں موجود ہیں۔ اب یہ ترک متروک ہے۔ دھلی کے فصحا اکثر بضرورتِ نظم اور فصحائے لکھنؤ بالعموم (کر) کی جگہ (کے) (آکے، جاکے) استعمال کرتے ہیں۔ یہاں (آ) بجائے آکر کہا گیا ہے۔

آدھار : ہندی بھاشا کا لفظ ہے۔ بمعنی غذا، خوراک، ادھار بغیر مد بھی بولتے ہیں۔

آدل : بظاہر آڈے (پیٹس) کا مترادف ہے۔

آل : ہندی بھاشا۔ تری، نمی، سیلانی۔

آنجھو : انجھو۔ انجھواں۔ آنسو، اشک، پرانی تحریروں میں چہم عربی و فارسی (ج، چ) اور الف کے مد و قصر سے دیکھا گیا۔

اپاسی : روزہ دار، بھوکا، صاحب فاقہ، ہندو اکثر بولتے ہیں۔

آپرال : اوپر، بالا۔

اپر : اوپر کا مخفف، پر، بر، کا ترجمہ۔

اپس : الف مقصورہ کے ساتھ۔ (اپنا، اپنے، کبھی، آپس، باہم کی جگہ بھی بولتے تھے اب متروک ہے۔

اتال : اب، فوراً، ترت پھرت، دکن

شیریں سخنی۔

اُمنگ : بروزن پتنگ، صحیح
ولی نے جس موقعوں پر
نون مخلوط کے ساتھ اُمگ
کے ہم وزن نظم کیا ہے۔

اقار : راز۔ دل کا بھید۔

اَنکھاں: انکھیاں، انکھیں۔
بالف مقصورہ و نون مخلوط
بر وزن جہاں و ارماں
وسوزن آنکھ کی جمع۔

اُنھوں نے: اُن کو۔ پرانی
بولی ہے۔

اُنن کو: یعنی اُن کو۔

اُن نے: اُس نے۔ یہ بھی پرانی
بول چال تھی۔

انچل: بالف مقصورہ بر وزن

اچل۔ بجائے آنچل۔

اوپر : بر کی جگہ، اب متروک
ہے۔

اُرجھر : اصل میں ڈھال کی
جھرپ بارک، کو کہتے ہیں
مگر ولی نے تلوار کی روک
یا جھرپ کی جگہ کہا ہے

اول : بتخفیف بجائے اوّل

اھے (یا) اھی : بجائے رہے یا ہے۔
کے کہا ہے۔

اذیندی نین : خماری آنکھ
مد بھری آنکھ۔

ب

بادلی : بدلی، ابر بادل۔

باڑا گھاٹ۔ شہر سورت کے کسی
مقام کا نام ہے۔

باسی : در اصل باشی بمعنی
باشندہ ہے۔

باٹ : بمعنی راہ

باج : سوا، علاوہ۔

باتاں : زبان دکن میں بات
کی جمع۔

باختر۔ فارسی زبان کا لفظ ہے۔
زیادہ تر مشرق (پورب) اور
کبھی مغرب کے معنی میں
بھی بولا جاتا ہے۔ مفصل
شرح فارسی لغات میں
دیکھنی چاہئے۔ اور ملک
خراساں کے ایک شہر کا نام
بھی ہے۔

باسک۔ سانپوں کا بادشاہ۔

بان : (هندی بھاشا) تیر و خدنگ - اور ایک قسم کی ہوائی جو پرانے زمانے کے آلات حرب میں شامل تھی -

باندھیا : اس قسم کے اکثر الفاظ کا املا یائے تحتانی کے ساتھ لکھا ہے دو اصل (باندھا) ہے -

بت مار : ہندی بھاشا ' رہزن لٹیرا -

براگی : بتخفیف یا بعد بائے موحدہ ' بمعنی بیراگی -

بائے بال : بال بال ' ایک ایک بال -

برہ یا برھا : (ہندی بھاشا ') ہجر ' فراق -

بُتا : بوتہ ' بواو مجہول فارسی والے سونا چاندی گلانے والی گھریا کو کہتے ہیں ' ولی نے بحذف واو کہا ہے -

بستار : ساز و سامان ' طول کلامی ' دفتر -

بسار ' بسرا ' بسرنا : بھول ' بھولا ' بھولنا -

بچن - ہندی بھاشا میں بات اور قول کو کہتے ہیں -

بکتری : بکتر - لوھے کے جالوں سے بنی ہوئی زرہ کو کہتے ہیں ' لباس جنگ

بکسنا : نکلنا ' کھلنا -

بل بل : عورتوں کی زبان میں قربان -

بل جانا . قربان جانا -

بُوجھہ : سمجھ ' عقل -

بن ' بِنا : بغیر ' سوا -

بلی - بروزن ولی ' پہلوان ' قوی ' بل والا -

بُوجھنا ' بوجھو : سمجھنا ' سمجھو ' جانا -

بولیا : بولا ' کہا ' یہاں بھی باندھیا (باندھا) کی طرح یائے تحتانی کتابت میں زیادہ ہے - ماضی مطلق کے تلفظ اور تحریر میں یہ استعمال عام تھا -

بولنا ' بزلو : کہنا ' کہو -

بھباس : ایک راگنی کا نام -

بھار : بر وزن بار ' باہر -

بھیتر : بھیتر ' اندر ' بھیتر بھی اب متروک الاستعمال ہے -

بُھجنگ : کالا سانپ -

بُہار : جھاڑ -

بھنور : بھونرا' بروزن چنور متروک ہے۔

بھبوتی: بھبوت یعنی وہ راکھ جس کو جوگی اور سنیاسی بدن پہ ملتے ہیں۔

بھوجن : کھانا' اُلش ۔

بیاضی: عمدہ اور منتخب اشعار ۔

بھوئیں: بھوم' زمین ۔

بید : بیائے مجہول' حکیم طبیب۔

بید: بیائے مجہول 'ہندوؤں کی مذہبی کتاب' اصل میں وید ہے - ان دونوں بیدوں کو ولی نے بیائے معروف عید کے ہم وزن نظم کیا ہے - مگر اب یہ بندش

متروک ہے۔

بیجلی: بجلی' برق ۔

بیگ' بیگی : بروزن نیگ نیگی' جلد' فوراً ' یہ بول چال خاص دکن و نواح دکن کی ہے اور اب تک اہل دکن بولتے ہیں ۔

بے مروت کر: بے مروت جان کر' بے مروت سمجھکر ' یہاں (کر) معناً زاید ہے' مگر (ولی' نے اکثر الفاظ کے ساتھہ اس (کر) کی تپچر لگائی ہے ۔ جس کا ذکر اپنے اپنے موقع پرہوگا ۔

بھرنگ : سادہ لوح - سیدھا سادہ۔

پ

پات : ہندی بھاشا - پتا' پتے - برگ ۔

پاتال: تحت الثریٰ - زمین کے نیچے ۔

پائنام : اُردو لفظ ہے' بمعنی نامزد - تحت میں'

پتنگ: یعنی پتنگ (پروانہ) ولی نے نون مخلوط سے نظم کیا ہے -

پتیانا: اعتبار کرنا پتیارا (بیائے مخلوط) بھی اسی سے ہے ۔

پتی : پتی - بغیر تشدید نظم ہوا ہے۔

پوجن ہاری : پوجنے والی -

پوچھو' پُچھا نوں: پوچھو اور پوچھا ہوں' کا بدل۔

پچھے: پیچھے، پیچھے - بس -

پرت: پریت (محبت) کا مخفف-

پربت: پہاڑ-

پران: عوام دیہاتی اب بھی جان کے معنی میں بولتے ہیں-

پیا: پیارا، پیا - بغیر تشدید کہا ہے-

پربسی: پرایا بس، بے بسی-

پروانگی: دکنی روزمرہ میں بمعنی اشتہار و اجازت مستعمل ہے - میر انیس کے کلام میں بھی موجود

پرم: پریم کا مخفف - محبت پیار-

پرکھئے: یعنی پرکھنے دو-

پشانی: پیشانی-

پکار: غل، آواز-

پگ: پاؤں-

پو: واو معدولہ - بجائے پیو، پو-

پو، پورا: پہلا لفظ بمعنی طفل اور پورا (دیکھو) اور دوسرا پورے کا مخفف-

پنتھ: طریق - مذہب-

پھاندا: پھندا-

پھر کر، پھر کے: از سر نو، دوبارہ-

پھکا: پھیکا-

پھول بن: گلزار، باغ، پھولوں کا جنگل-

پھوڑ: پھوڑ - برائی اور تدبیر بھی ہے، بکھیڑا سا بھی کہا ہے-

پھونچھ، پھونچھنی: بر وزن چوچھ - ہائے مخلوط کے ساتھ پھنچھنی کی جگہ موزوں کیا ہے-

پھونگ: بر وزن پتنگ - درخت کی وہ ٹہنی جو سب ٹہنیوں سے اونچی ہو-

پی، پیو، پیا: بر وزن فع و فاع و فعل - معشوق-

پیر یا پیڑ: ہندی بھاشا بمعنی درد-

پیتم: (ہندی بھاشا) - صحیح پریتم ہے، معشوق، بہت پیارا، عزیز-

پیوے، پیے

ت

تال ، تھاپ: گانے وقت ھاتھہ
پر ھاتھہ مارنا - یا مجیرے
کی جوڑی -
تان میں آنا (یا) گانا : گانے لگنا -
گانا -
تاج سری : سری مدل اور
مماثلت کے لیے اہل دکن
بولتے ھیں - مثلاً تمھارے
سری کا -
تپتی (یا) تبتی : شہر سورت
میں ایک دریا ہے -
تجھہ : تیرے - تجھے -
تجھہ سار : سری کی طرح سار
بھی اہل دکن کے روز مرہ
میں مثل کے معنے میں
شامل ہے -
تجے : سوم - تیسرے -
تُرنگ : ھندی میں گھوڑے کو
کہتے ھیں -
تدھاں : قدیم بولی میں تب
کی جگہ بولتے تھے -
تروار : (ھندی بھاشا) - تلوار
ترے پہ : تجھپر
تس سوں : اس لئے ، اس
وجہ سے
تسپر : اُس پر ، جس پر

تسبی : تسبیح
تصویر کرنا : تصویر بنانا ،
پرانا اور متروک محاورہ ہے
تکڑی : ترازو ، تک
تل : تلے ، نیچے
تل مل : بظاہر تلملا نے سے
ماخوذ معلوم ھوتا ہے ، جس
کے معنی بے قرار ھونے کے
ھیں -
تُھنا : تم ، تم کو
تن کے : اُن کے ، جن کے
توں : بجائے تب ، تو
توں : تو (ضمیر مخاطب) املا
میں نون زیادہ ہے
تئیں : بر وزن فع ، صحیح تُئیں ،
بر وزن فعل - بمعنی کو
تیں : تو ، تونے
تیونچھہ : تو ، تیرے ، تو ھی
تجھہ سے ، یہ خاص اہل
دکن کی بول چال ہے -

ٹ

ٹٹے، ٹٹا : ٹوٹا، شکستہ

ٹک : ذرا، خفیف

ٹھات : ساز و سامان، ارادہ، قصد

ٹھاؤں : جگہ، مقام

ٹھٹ : بھیڑ

ٹھور : جگہ، پناہ

ث

ثلث : بتحریک لام لکھا ہے
صحیح بسکون لام ہے دو
خط کی ایک قسم ہے

ج

جات : جاتا کا مخفف

جال : جلا کر

جالا : جلایا، جال

جالے : جلاے

جامۂ دودامی : اُردو زبان کی فارسی ہے

جاں : باخفاے نون - جہاں کی جگہ

جپ کرنا : عبادت کرنا

جتے : بر وزن ستے (فعل) بغیر تشدید جتنے کی جگہ

جگ، جگت : دنیا، جہان، عالم

جل : پانی

جلبل : غصے کی حالت، جل جلا کر

جل پور : پنگھٹ، پانی کی جگہ

جمدھر : چھری، کٹار، ایک قسم کا خنجر -

جم جم : ہمیشہ، سدا -

جنگل : نون مخلوط کے ساتھ بر وزن (بگل) نظم کیا ہے - بمعنی جنگل، صحرا

جن نے : جس نے

جنے : جن نے، جس نے، جو

جوت : (بواو مجہول) - روشنی، نور

جودھا : پہلوان، شجاع

جوکھنا : تولنا، وزن کرنا

جھاڑ : دکنی زبان میں درخت کو کہتے ہیں

جُھانجھ : بیخودی، بے تابی
غذاتا

جھٹا : جھوٹا، کاذب

جھڑ : جھڑي، سلسلہ
جھلجھلات : غصہ، غیظ و غضب کا اثر، چمک، دمک
جھلجھل کرنا : چمکنا
جھلکار، جھلکاں : جھلک، چمک
جی باندھنا : دل لگانا
جیوں : بروزن جوں، مثل، جیسے، جب سے
جیوں کہ، جیوں کر : جس طرح، جیسے --
جیوں گا : جیسنا، کھانا

چ

چا کھا: چکھا-
چپل: طفل مزاج، شوخ -
چپ : فضول، یونہیں، دکنی روز مرہ ھے -
چترنا، چترا: بنانا، کھینچنا، لکھنا-
چڈھیا: یاے تحتانی زائد، چڑھا، ڈال کا املا بھی قدیم ھے -
چرن: سنسکرت میں پاؤں اور قدم کو کہتے ھیں -
چکرت : چکر، گردش -
چنچل: شوخ، بے قرار، اصل میں حنظل کے ہم وزن ھے مگر ولی نے نون مخلوط سے بروزن بچل موزوں کیا ھے -
چند : ھندی میں تھال کے پھول کوچاند کہتےھیں، غالباً اُسی کا مخفف چند ھے -
چندر - چند: چندر بروزن بدر بنون مخلوط (چاند)
چھبیلا: چھب والا، خوش وضع - چھند بھری، نازوں بھری-
چھے: چاھے کا مخفف -
چیتل: صحرائی جانور، جو ھرن کی طرح ھوتا ھے، مگر ولی نے چیتے سے مراد لی ھے -
چیرا: بروزن ھیرا، ایک قسم کی منقش پگڑی - اُس پر زری کا کام بھی ھوتا ھے ولی نے اکثر اِس لفظ کو لکھا ھے-

---

ح ' خ

حرامی : عربی میں چور اور قزاق کو کہتے ہیں -

حرب : بتحریک اوسط کہا ہے' صحیح بسکون ہے -

حسامی: تلوار یا ' اور ایک کتاب کا نام ہے -

حسن: بتحریک اوسط موزوں کیا ہے' اصل میں حسن بسکون سین ہے -

حشر: بفتح شین باندھا ہے' صحیح سکون سے ہے -

حکم: کاف کو متحرک کہا ہے صحیح بسکون -

حلوۂ بےدود: نرم چارہ' دراصل صحیح حلوائے بےدود ہے' ولی نے بجائے الف ہائے ہوز لکھی ہے -

ختم: بتحریک اوسط موزوں کیا ہے' ورنہ صحیح ختم بسکون تا ہے -

خلق بفتح لام کہا ہے' صحیح بسکون ہے -

خُنیا گر: فارسی لغت ہے' ناچنے گانے والا -

خوبی: بر وزن بڈی (فَعَل) کہا ہے -

خوش باس : خوشبو -

د ' ڈ

دان: خیرات ' پن' صدقہ -

داوات : بجائے دوات -

دح : بظاہر د و حے (باغ) کا مخفف معلوم ہوتا ہے صاحب منتخب نے اُس جگہ کو لکھا ہے جہاں کوئی چیز پوشیدہ ہو' نیز عربی میں دُحی پھیلاؤ اور فراخی کا مفہوم بھی رکھتا ہے -

درپن : آئینہ -

درس' درس: دونوں طرح یعنی بتحریک و سکون اوسط اکثر لکھا ہے' اور پڑھنے اور دیکھنے یعنی دیدار وسبق دونوں معنوں میں مستعمل ہوا ہے -

درشن : دیدار ' زیارت -

دریا : تلفظ میں یائے تحتانی مخلوط ہے' دریا' بروزن درا نظم ہو ہے -

دڑاڑ: شگاف' رخنہ -

دسنا' دِسا' دِستا' دستی :

دکن اور نواح دکن میں
دسنا دیکھنے کے معنی میں
بولتے ہیں، باقی دسنا کے
مشتقات ہیں -
دکھا، دکھو، دکھے : دیکھا،
دیکھو، دیکھے کے مخففات -
دکھ سرو: دکھ ستانے والا -
دل باندھنا: دل لگانا -
دُنوں : دونوں -
دنتن : بنون مخلوط، دانت -
دنی : دنیا -
دنیا : دریا کی طرح یہاں بھی
یاے تحتانی مخلوط ہے،
صحیح گڈیا کے هم وزن ہے -
دودھڑ. دودھڑ دوبارہ -
دوجا، دجا، دوجے، دجے: دوسرا
دوسرے، کہیں تلفظ میں
واو معروف ہے، کہیں ندارد
دوے: دیوے کا مخفف (دے)

دھرم دھاری: ایمان والا، غالباً
دھرم چاری اسی معنی
میں بولتے ہیں -
دیا: مہربانی - بخشش -
دیدار دینا: صورت دکھانا
دیکھہ: دیکھکر
دنبال: بنون مخلوط، بروزن
وبال کہا ہے - صحیح کنگال
کے هم وزن ہے
دیول : دیوی کی جگہ -
مندر -
دیوے: دیا (چراغ) کی
جمع
دئی: دی
ڈبی، ڈبے: ڈوبی اور ڈوبے کا
مخفف
ڈسیلا: ڈسنے والا

ر، ز

راکھنا، راکھوں: رکھنا، رکھوں
رام کلی: ایک راگنی کا
هندی نام -
راوت: بہادر - شجاع
راون : لنکا کے راجہ کا نام -
هندوؤں کا مشہور شخص

جو سیتاجی کو لے گیا تھا
رتن: هیرا
رج: خاک - جذبات شہوانی
پیدا کرنے والی قوت -
رسوئی: هندوؤں کی زبان میں
کھانے کو کہتے ہیں -

رل جانا: مل جانا -
رنگ و رس: رنگ و روغن -
رنگ، رنگوں: بر وزن رگ و رگوں یعنی مخلوط نون کے ساتھہ نظم کیا ھے -
روز: روزینہ - وظیفہ -
رھس: شوق - اُمنگ -
ریَن، رَین: یائے تحتانی کے سکون اور زبر سے (۱۹۰۱) کیا ھے - اور دونوں سے مراد رات ھے -
زخم: 'خ' کے زبر سے کہا ھے مگر صحیح جزم ھے -
زرینہ: لباس زرین -
زُلف: زلف کے لام کو بفتح کہا ھے مگر جزم صحیح ھے -
زنجیر کرنا: قید کرنا، جکڑنا

س، ش

ساجن، سجن: معشوق - دلبر -
سال: کانٹا - مگر ولی نے سل کی جگہ لکھا ھے -
سار: طرح -
سباقت: سبقت -
سُتے: سوتے ھوے - (خوابیدہ) -
ستی، سیتی، سوں: سے -
ست، ستا، ستنا: ڈال دینا چھوڑنا، ترک کرنا، بھلا دینا - حسب موقع ان معنوں میں استعمال کیا ھے -
ست دینا: چھوڑ دینا، بھلا دینا، پھینک دینا -
سج: دھج - ادا، شان -
سحر: جادو - بفتح حا نظم ھوا ھے - صحیح سحر (بسکون حا) -
سداں: سدا - ھمیشہ -
سدہ ستنا: عقل جانا - بیخود ھوجانا -
سُرج - سورج کا مخفف -
سرجنا: پیدا کرنا
سرچنا، سرچا: بھولانا - پھیلا
سری جن: معشوق - سجن -
سری کا: طرح کا - سار - مثل - جیسے تجھہ سری کا (تجھسا) دکنی زبان ھے -
سرکہ پیشانی: فارسی محاورہ ھے - بمعنی بددماغ - ترشرو
سکل: کل، تمام، پرانی بولی ھے
سُکھا: سوکھا کا مخفف -

سکھاں، سکھیاں، سکھی: دوست ہمجولی - ساتھی -
ساونی، ساونی: (صفت معشوق) نمکین، ملیح - سانولی -
سہرن: تسمیہ - وظیفہ - رٹ -
سناسی، سنیاسی: جوگی - فقیر - ہندو فقیروں کا ایک پنتھ -
سِنا: سانا (بھرنا - لتھیڑنا) کا مخفف -
سِنا: سینہ - چھاتی -
سنتا: کنجوس، خراب حال
سندر: معشوق یار، حسین،
سنسار: دنیا، جہاں
سنگات: نون مخلوط کے ساتھ نظم ہوا ہے - ساتھی، سنگت، رفاقت
سنگرام: نون مخلوط - بمعنی جنگ وجدال - سنسکرت کا لفظ ہے
سنگل: زنجیر --
سنگم: ساتھی - ساتھ - ہمراہ - ہمراہی
سُنیا: بیائے مخلوط - سُنا
سنیا، سنا۔ کتابت میں یائے مخلوط زائد ہے، سنا سانا، (بھرنا، لت پت کرنا) سوں: سے

سہاگن: شوہر والی عورت
سہج: آسان، سہل
سہلیاں: لام کے جزم سے بمعنی سہیلی - اور سہیلیاں نظم کیا ہے -
سیس: ہندی میں سر (فرق) کو کہتے ہیں -
شرم: بفتحِ را کہا ہے - صحیح بسکون ہے -
شعر: غزل معنی کے میں -
شفا: بوعلی سینا کی کتاب (قانون شفا) کا نام ہے -
شکر بچن: میٹھے بول -
شکل: بفتحِ کاف کہا ہے، صحیح بسکون ہے -
شمسیہ: منطق کے ایک رسالے کا نام ہے -
شوقوں: شوق میں -
شیرنی: شیرینی - مٹھائی -
شیریں بچن: سخن شیریں -

ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق

صافی : صاف - صفائی —

صحن : متحرک الاوسط کہا ہے، صحیح صاد کے جزم سے ہے —

صفا، صفے : صفحہ - صفحے —

صورت پکڑنا : شکل اختیار کرنا - صورت بروزن تربت بھی کہا ہے --

ضعف : ضعیف کی جگہ —

طبع : متحرک الدا بجائے طبع (بائے ساکن)

طرف : بسکون را لکھا ہے - صحیح بالفتح ہے —

طنبورا : نون مخلوط - ایک قسم کا ستار جس میں تو بنا لگایا جاتا ہے - بائے قرشت سے بھی لکھتے ہیں —

ظلم : بہ فتح لام کہا ہے - صحیح بہ سکون ہے —

عرق : بہ بسکون را نظم کیا ہے صحیح بفتحتین --

عقل : صحیح بہ سکون عین ہے —

عنبر : نون مخلوط بروزن انر، صحیح عنبر بروزن قنبر (فعلن) مشہور خوشبو —

عہد : بتحریک اوسط نظم کیا ہے، صحیح بہ سکون ہے —

غصہ، غصے : بغیر تشدید صاد - بجائے غصہ - غصے (مشدد)

غیر : بجز - سوا - علاوہ —

فائدۃ فواد : تصوف و اخلاق کی کتاب کا نام ہے - مرتبۂ حسن دہلوی معاصر امیر خسرو —

فجر : بہ فتح فا کہا ہے صحیح بہ سکون ہے —

فرع : بفتح را کہا ہے - صحیح بہ سکون -

فکر : بفتح کاف کہا ہے، صحیح بسکون ہے -

فوارا، فوارے : بغیر تشدید واو - صحیح فوارہ مع تشدید واو

قانون : ایک باجا جس میں ایک تختے پر بہت سے تار لگے ہوتے ہیں - نیز شیخ بوعلی سینا کی ایک کتاب کا نام ہے —

قبر : بفتح یک باء صحیح قبر
(بسکون باء)

قدر : بفتح دال صحیح - ولی
نے (بسکون دال) لکھا ہے —

قلا قلے : قلعہ - قلعے —

قوال : بغیر تشدید واو نظم
کیا ہے - صحیح بہ تشدید

کـ

کال : وقت، ورقحط کے سوا، سانپ،
تاریک اور قضا کے معنی
میں بولا جاتا تھا —

کاسی : کاشی (شہر الہ آباد)

کاں : کہاں کا مخفف —

کانرو دیس : کاررو بنگال کے
ایک شہر کا نام ہے - جہاں
جادو کا زیادہ رواج ہے —

کٹھن : سخت، دشوار - دکنی
زبان کا لفظ ہے —

کپٹ : حسد، رنج —

کتّے : کتنے، کس قدر - بغیر
تشدید بھی لکھا ہے —

کتّا : ہلاک کرنے والا زہر، زہریلا

کتک : سنسکرت میں لشکر
کو کہتے ہیں —

کتّھا : کنتھا، مالا - نون
مخلوط سے لکھا ہے ۔

کتّیلا : صفت معشوق —

کدھاں : کب

کدھی : کبھی

کرا : اس کا استعمال بطور
حشو و زوائد قدیم بول
چال میں تھا - جس سے
ہو کر یا بن کر کا مفہوم
سمجھا جاتا تھا —

کر کر : پرانی زبان ہے، اب
صرف کر، یا کر کے بولتے
ہیں —

کرسکے : کرے —

کریلا دھار : دکن میں چوٹی
کی خاص وضع کو کہتے
ہیں —

کرے ہے، کرے : کرتا ہے -
یہ بھی پرانی بولی ہے
کیبے —

کرار : کنارہ —

کسل : عربی کا لفظ ہے، بمعنی
تکلیف، تکان —

کسو : کسی، پرانی زبان ہے ۔

کسوت : لباس —

کشن : صحیح کشن (بسکون

مت : موتی - اصل میں [illegible] مع ہائے ہوز ہے۔

مکھ : منھ ، دہن۔

من : جی ، دل ، خاطر

مندا : نون مخلوط ، بروزن ندا بمعنی بند۔

منڈل : ڈھول۔

منسا : منشا ، ارادہ۔

منگے ، منگا : چاہے ، چاہنا۔

منگتا : مانگتا کا مخفف

منگل : مریخ (ستارہ)

منیوں : میں ، طرف ،

من موہن : معشوق ، موہنے والا ، من بھاوتا۔

موہن : معشوق ، دلربا

مرگ : ہرن ، آہو۔

مرشنا : لبھانا ، فریفتہ کرنا لے لینا۔

مہربان : صحیح مہربان (بسکون ہا)

میانا : مروت ، لحاظ ، محبت ۔۔

ن

ناٹھ جانا : ہٹ جانا اور نکل جانا

ناد : آواز۔

نال : پاس - پنجاب میں بھی بولتے ہیں۔

ناؤں : بروزن گاؤں ، نام۔

نپٹ : نہایت ، بہت ، سراسر نرا۔

نت : ہمیشہ ، مدام

نچھل : پاک ، صاف۔

نڈھرک : نڈر ، بے خوف۔

نرمل : بے کدورت ، صاف۔

نزک ، نزیک : نزدیک ، پاس۔

نس : رات۔

نکسنا : نکلنا ، ابھرنا۔

نکو : نہیں ، خاص دکنی بول چال ہے۔

نکھ : ناخن ، ولی کے شعر میں ادا اور طرح کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

نگھر گھٹ : نگھرا ، ہرجائی

نماز کرنا : نماز پڑھنا۔

نمط ، نمن : طرح ، مثل۔

ننگا ، ننگے : بروزن نگا - نگے (نون مخلوط) بمعنی بڑھنا۔

نہ : ناخن ، عوام ہائے ہوز سے بھی بولتے ہیں۔

نورنین : نور چشم ' نورنظر-
نهان ' نهانا : هاے مخلوط
سے' نہان اور نہانا (غسل)
کی جگه لکھا ھے -
نہیں : صحیح بروزن (فعل)
مگرولی نے بکثرت نه
(فع) کے وزن پر موزوں
کیا ھے ' خاص دکنی بول
چال ھے-
نہینچھه : بضغطۂ ھاے ھوز
بمعنی' نہیں' ھے خاص
دکنی بول چال ھے-
نیر : بروزن تیر - پانی' آنسو-
نین ' نیَن : بروزن چمن و
عین - آنکھه -
نینا ' نینن : آنکھیں ' آنکھه-
نیه : بروزن فیه ' محبت -
نیہا بھی بولتے ھیں -

و ' ہ ' ی

وارم : غالباً دکنی زبان میں
انار کو کہتے ھیں-
ورد : وظیفه - اوراد -
وو : وہ - پرانی کتابت میں
دونوں واو ھوتے تھے
"اس" کے موقع پر بھی
ولی نے وہ کہا ھے -
وھانچھه : وھاں سے ' وھیں
سے ' دکنی لہجے میں
ھاے ھوز کو خفیف جھٹکے
سے بولتے ھیں -
وِھیچھه : وھی - یه بھی دکنی
بولی ھے -
وے : وہ -
ھات : دکان ' بازار -
ھٹیلا : ھٹ کرنے والا ' ضدی -
ھردا : دل ' جی ' من -
ھلاس : خوشی ' شادمانی -
ھمن ' ھمنا : ھم --
ھندو : صحیح بروزن بندو
(فعلن)یعنی اهل ھند-
ھنس : صحیح بروزن أنس'
بنس' مگر ولی نے بس
کے وزن پر نون مخلوط سے
کہا ھے' ایک دریائی
جانور کا نام ھے-
ھو : ھوکر -
ھور : بواو مجھول ' نیز

بروزن پر ، اور (عطف) کی جگہ دکنی بول چال ہے -

ہوگئی : بروزن ہوگی -

وے : ہووے کی جگہ -

ہیا : دل، کلیجا، جرأت

ہے گی: ہے کی جگہ ، جہلا اب بھی بولتے ہیں -

یو : یہ، پرانا املا واو سے ہے

یوں کر: اس طرح

یونچہ : اس لئے دکنی بولی ہے -

یہ : اس -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

(۱)

کیتا ھوں ترے نانوں کوں میں ورد زباں کا
کیتا ھوں ترے شکر کوں عنوان بیاں کا

جس گرد اُپر پاؤں رکھیں ترے رسولاں
اُس گرد کوں میں کحل کروں دیدۂ جاں کا

سجھ صدق طرف عدل سوں اے اھل حیا دیکھ*
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا

ھر ذرۂ عالم میں ھے خرشید حقیقی
یو بوجھ کے بلبل ھوں ھر اِک غنچہ دھاں کا

کیا سہم ھے آفات قیامت ستی اس کوں
کھایا ھے جو کُئی تیر تجھ ابرو کی کماں کا

جاری ھوے آنجھو میرے یو سبزۂ خط دیکھ †
اے خضر قدم! سیر کر اس آب رواں کا

کہتا ھے ولی دل ستی یو مصرع رنگین
ھے یاد تری مجکو سبب راحت جاں کا

---

* بمبئی کے چھپے ہوے دیوان میں یہ مصرع اس طرح ھے–
اس صاد صداقت کی طرف اھل حیا دیکھ—

† دیکھکر

(۲) *

الٰہی! رکھہ مجھے تو خاک پا اہل معانی کا †
کہ کھُلتا ہے اسي صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا

کیا یک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا
لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دھن کی نکتہ دانی کا

کتابت بھیجنی ہے شمع بزم دل کوں اے کاتب
پر پروانہ اوپر لکھہ سخن مجھہ جاں فشانی کا

عزیزاں بعد مرنے کے نہ بوجھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہوں اپردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا

چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ شمع گریاں ہے
سنیا ہے جب سوں آوازہ تری روشن بیانی کا

پرت کی بزم میں تا سرخ روئی مجکو ہو حاصل
نین سوں اپنے دے ساغر شراب ارغوانی کا

بجا ہے گر کرے پرواز رنگ چہرۂ عاشق
ہوا ہے ذوق موہن کو لباس زعفرانی کا

ترے مکھہ کی صفاے حیرت افزا لکھہ سکے کیوں کر
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا

رہے وہ مو کمر جیوں دیدۂ تصویر حیراں ہو
لکھے گر خامۂ موسوں بیاں مجھہ ناتوانی کا

---

* یہ مطلع کسی اور قلمي یا مطبوعہ دیوان میں نہیں دیکھا گیا۔صرف بمبئی کے مطبوعہ دیوان میں چھپا ہے۔اگرچہ اس کي زبان بالکل صاف ہے مگر یہ خیال کرکے کہ ایک جگہ اُن کے نام سے منسوب ہے درج کر دیا گیا۔

† میں نے لکھا

شراب جلوۂ ساقی سوں مت کر منع اے زاھد
یہی ھے مقتضا عالم میں ھنگام جوانی کا
و لی جن نے نہ باندھیا دل کوں اپنے نو نہالاں سوں
نہ پایا اُن نے پھل ھرگز جہاں میں زندگانی کا

———.o:———

(۳)

ھوا ھے دل مرا مشتاق تجھہ چشم شرابی کا
خراباتی اُپر آیا ھے شاید دن خرابی کا
کیا مدھوش مجھہ دل کو انیندی نین ساقی نے
عجب رکھتا ھے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا
خط شبرنگ رکھتا ھے عداوت حسن خوباں سوں
کہ جیوں خفاش ھے دشمن شعاع آفتابی کا
نہ جاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں مجکوں
بغیر از ماہ رو ھرگز تماشا ماھتابی کا
نہ بوجھو اب ھوا ھے م سخن وہ دلبر رنگیں
لب تصویر پر ھے رنگ دائم لاجوابی کا
پری رخ کو اُتھانا نیند سوں بر جا نہیں عاشق*
عجب کچھہ لطف رکھتا ھے زمانہ نیم خوابی کا
نہ جانوں کس پری رو سوں ھوا ھے جا کے ھم زانو
کہ آئینے نے پایا ھے لقب حیرت مآبی کا

---

* یہ شعر اس طرح بھی دیکھا گیا —
پری رو کو اُتھایا نیند سوں برجا ھے اے عاشق
عجب کچھہ لطف رکھتا ھے نگہہ چشم شرابی کا

ولی سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ھے
نہیں وہ آشنا اے یار ھرگز بے حسابی کا

———:o.———

(۴)

نہیں سنتا کوئی احوال میری دل فگاری کا
کہوں کس سوں گریباں چاک کر دکھہ بے قراری کا
عجب نہیں اُتھکے بے تابی سوں سر مارے کنارے پر
سنئے گر ماجرا دریا ھمارے اشک جاری کا
ترے غم میں نکلتا ھے جو باھر نین سوں آنسو
دوجا گوھر کہاں ھے جگ میں کس کی آبداری کا
تری وو انتظاری ھے کہ جس حد ھور نہایت نیں
شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظاری کا
ھوئی ھے آرسی جوگن ترے مکھہ کے تصور میں
بھبھوتی مکھہ پہ لیا * دم مارتی ھے خاکساری کا
کھڑا ھے راستی کےدم † میں یک پگ پرسوں جیوں جوگی
ترے قد سوں لگا ھے دھیان سرو جوئباری کا
ولی انکھیاں کی کر داوات پتلی کی سیاھی سوں
لکھیا تیری صفت کوں لے ‡ قلم معنے نگاری کا

———:o:———

۱۱ (۵)

طالب نہیں ماہ و مشتری کا
دیوانہ ھوا جو تجھہ پری کا

---

* لے † دم سادھے ‡ لے کر

یو غمزۂ شوخ ساحری نین
اُستاد ہے سحر سامری کا

تجھ تل سے اے* آفتاب طلعت
ممنون ہوں ذرہ پروری کا

کفار فرنگ کوں دیا ہے
تجھ زلف نے درس کافری کا

تیرا خط خضر رنگ اے شوخ
سلطان ہے خشکی و تری کا

سوں سر سوں قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوری کا

خرشید سوں ہمسری کرے ہے
چیرا ترے سر اُپر زری کا

اے غنچہ نہ فخر کر کہ یو دل
تکھہ ہے پیا کی بکتری کا

پایا ہے جو کوئی دولت فقر
مشتاق نہیں سکندری کا

پھیکی لگے اُس کوں شان دولت
چاکھا جو مزہ قلندری کا

کہتا ہے ولی پکار یو بات
بندہ ہوں پیا کی دلبری کا

———:o:———

* بقدر یک حرکت

٥ (۶)

یکایک مجھہ دسا یک شہ جواں اسوار تازی کا
کہ جن نے حق سوں پایا ہے خطاب عاشق نوازی کا
نزک میرے کرم کر کر فصاحت ہور بلاغت سوں
کہاوہ * سرو قد مجکوں سخن یو سرفرازی کا
محبت یار بے پروا کی سینے میں ہے رات ہور دن
یہی مطلب ہے رات ہور دن نمازی ہور نیازی کا
مجھے بولیا کہ تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں †
تو بہتر یوں ہے جا دامن پکڑ عشق مجازی کا
سنیا ہوں جب سوں یہ نکتہ ولی شیریں سخن سیتی
لگیا ہے تب سوں شیوہ جی کو میرے عشق بازی کا

———:o:———

(۷)

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ہر زباں پر ہے مثل شانہ مدام
ذکر اُس زلف کی درازی کا
ہوش کے ہاتھہ میں عناں نہ رہی
جب سوں دیکھا سوار تازی کا
تیں دکھا کر اپس کے مکھہ کی کتاب
علم کھویا ہے دل سوں قاضی کا

---

* اُس
† مجھے بولیا کہ گر عشق حقیقی سے تو واقف نہیں

۷

آج تیری نگہہ نے مسجد میں
ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا
گر نہیں راز فقر سوں آگاہ
فخر بے جا ہے فخر رازی کا
اے ولی سرو قد کوں دیکھوں گا
وقت آیا ہے سرفرازی کا

———:o:———

(۸)

جگ منیں دو جا نہیں ہے خوب رو تجھہ سار کا
چاند کوں ہے آسماں پر رشک تجھہ رخسار کا
جب سوں تیری زلف کوں دیکھا ہے زاہد نے صنم
ترک کر تسبیح کو ہے مشتاق تجھہ زنار کا
دل کو میرے تب ستی حاصل ہوا ہے پیچ و تاب
جب سوں دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا
تجھہ گلی کی خاک رہ جب سوں ہوا ہوں اے پیا
تب سوں تیرا نقش پا تکیہ ہے مجھہ بیمار کا
بلبلیں گر یک نظر دیکھیں ترے مکھہ کا چمن
پھر نہ دیکھیں زندگی بھر مکھہ کدھی گلزار کا
بحر بے پایاں نے مجھہ آنجھو ستی پایا ہے فیض
ابر نیساں عبد ہے مجھہ چشم گوہر بار کا
ٹک اپس کا مکھہ دکھا اے راحت جان و جگر
ہے ولی مدت ستی مشتاق تجھہ دیدار کا

———:o:———

(۹)

دیکھنا ہر صبح تجھ رخسار کا
ہے مطالع مطلع الانوار کا

بلبل و پروانہ کرنا دل کے تئیں
کام ہے تجھ چہرۂ گلنار کا

صبح تیرا درس پایا تھا صنم
شوق دل مشتاق ہے تکرار کا

ماہ کے سینے اُپر اے شمع رو
داغ ہے تجھ حسن کی جھلکار کا

دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب
پیچ تیرے طرۂ طرار کا

جو سنیا تیرے دہن سوں یک بچن
بھید پایا نسخۂ اسرار کا

چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت
جا تماشا دیکھ اُس رخسار کا

آرسی کے ہاتھ سوں ڈرتا ہے خط
چور کوں ہے خوف چوکیدار کا

سرکشی آتش مزاجی ہے سبب
ناصحوں کی گرمی بازار کا

اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات
جو ہے دیوانہ پری رخسار کا

———:o:———

(۱۰)

یاد کرنا ہر گھڑی اُس یار کا
ہے وظیفہ مجھ دل بیمار کا

آرزوے چشمۂ کوثر نہیں
تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا

عاقبت ہوے گا کیا معلوم نہیں
دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا

کیا کہے* تعریف دل ہے بے نظیر
حرف حرف اُس مخزن اسرار کا

گر ہوا ہے طالب آزادگی
بند مت ہو سبحۂ و زنار کا

مسند گل منزل شبنم ہوئی
دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا

اے ولی ہونا سری جن پر نثار
مدعا ہے چشم گوہر بار کا

---

(۱۱)

گر میری طرف ہو گزر اُس شوخ پسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نور نظر کا

مقصود کا تیار کروں حلوۂ بے دود
تجھ لب ستی گر ہاتھ لگے تنگ شکر کا

اے نور نظر جب سوں تو آیا ہے نظر میں
پلکاں کو کیا شانہ ترے موے کمر کا

---

* کرے

شرمندہ ہو تجھ مکھ کے دیکھے بعد سکندر
بالفرض بنا وے اگر آئینہ قمر کا
جیوں لالہ بجز آتش خاموش لب یار
مرہم نہیں عالم میں ولی داغ جگر کا

———:o:———

(۱۲)

لیا ہے جب سوں موہن نے طریقہ خود نمائی کا
چڈھیا ہے آرسی پر تب سوں رنگ حیرت فزائی کا
اپس کی زلف کافر کیش کی جھلکار تک دکھلا
کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا
سرج کوں گر اجازت ہو تو آوے سیس سوں چل کر
کہ اُس کوں شوق ہے تجھ آستاں پر جبہہ سائی کا
مرے دل کی حقیقت یوں ہوئی ہے شہرۂ عالم
کہ جیوں مشہور ہے مذکور تیری دلربائی کا
کرے تا تجھ پری رو سے طلب یک بوسۂ شیریں
لیا ہے اس سبب دل نے مرے شیوہ گدائی کا
جو گئی تیری سیہ چشماں کوں سمجھا بے مروت کر
بھروسا کیوں کہ ہووے اُس کو تیری آشنائی کا
سجن کی انجمن میں تب ہوے ہر یک طبع شیریں
ولی چرچا اُچھے مجلس میں جب طبع آزمائی کا

———:o:———

(۱۳)

زخمی ہے جلاد فلک تجھ غمزۂ خوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا تجھ زلف عنبر بیز کا

تجھ صاحب نیرنگ کی دیکھے اگر تصویر کوں
دل جا پڑے حیرت منیں نقاش رنگ آمیز کا

اے عیسوی دم جگ منیں پایا وہ عمر جاودان
جو جگ منیں بسمل ہوا تیری نگاہ تیز کا

تب سوں ہوا ہے دل مرا کان نمک اے با نمک
جب سوں سنیا ہوں شور میں تجھ حسن شور انگیز کا

یوں شعر تیرے اے ولی مشہور ہیں آفاق میں
مشہور ہیں جیوں کر سخن اُس بلبل تبریز کا

———:o:———

(۱۴)

گزر ہے تجھ طرف ہر بوالہوس کا
ہوا دھاوا مٹھائی پر مگس کا

اپس گھر میں رقیباں کو نہ دے بار
چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا

نگہ سوں تیری ڈرتے ہیں نظر باز
سدا ں ہے خوف دزداں کوں عسس* کا

بجز رنگیں ادا دوجے سوں مت مل
اگر مشتاق ہے توں رنگ ورس† کا

ولی کوں تک دکھا صورت اپس کی
کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا

———:o:———

* کوتوال
† روغن

(۱۵)

چاروں طرف کھلیا ہے گلزار رنگ ورس کا
اس سیر جاں فزا سوں سینہ کُھلیا ہوس کا

تجھ مکھ کے دیکھنے کوں اے آفتاب طلعت
مشتاق دل سوں میرے شعلہ اُٹھا رہس کا

سب دلبراں پہ حق نے تجکو دئی فضیلت
ہر مدرسے کے بھیتر چرچا ہے تجھ درس کا

دریا میں بیم کے یہاں گرداں ہے کشتی عقل
اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا

ہر پھر ولی ترے کن آتا ہے جیوں کہ سائل
ترے مٹھے بیاں کا جب سوں پڑیا ہے چسکا

———:o:———

(۱۶)

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُس کا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُس کا

ہوا ہے مجکو شمع بزم یکرنگی سوں یو روشن
کہ ہر ذرے اُپر تاباں ہے دائم آفتاب اُس کا

کرے عشاق کوں جیوں صورت دیوار حیرت سوں
اگر پردے سوں وا ہووے جمال بے حجاب اُس کا

سجن نے یک نظر دیکھا نگاہ مست سوں جس کوں
خرابات دو عالم میں سداں ہے وہ خراب اُس کا

مرا دل پاک ہے از بس ولی زنگ کدورت سوں
ہوا جیوں جوہر آئینہ مخفی پیچ و تاب اُس کا

———:o:———

(۱۷)

سناوے گر کوی مجھہ مہربانی سوں سلام اُس کا
کہاؤں تا دم آخر بجاں منت غلام اُس کا

اگرچہ حسب ظاہر میں ھے فرقت درمیاں لیکن
تصور دل میں میرے جلوہ گر ھے صبح و شام اُس کا

محبت کے مرے دعوے پہ تا ھووے سند مجکوں
لکھیا ھوں صفحۂ سینہ پہ خون دل سوں نام اُس کا

برنگ لالہ نکلے جام لے کر اس زمیں سے جم
اگر بخشے تکلم سوں مئے جاں بخش جام اُس کا

کفر کوں توڑ دل سوں دل میں رکھکر نیت خالص
ھوا ھے رام بن حسرت سوں جا لچھمن سوں رام اُس کا

ھوئی دیوانگی مجنوں کی یوں میرے جنوں آگے
کہ جیوں ھے حسن لیلیٰ بے تکلف پائینام اُس کا

کرے آزادگی اپنی گرفتاری اُپر قرباں
جو دیکھے یک قدم پھر* سرو گلشن میں خرام اُس کا

زباں تیشے کی کر سمجھے زباں دوجے فصیحاں کی
اگر فرھاد دل جاکر سنے شیریں کلام اُس کا

ولی دیکھا جو اُن انکھیاں کے ساقی کن دو جام مے
ھوا ھے بے خبر عالم سوں ھور خواھاں جام اُس کا

———:o:———

(۱۸)

روح بخشی ھے کام تجھہ لب کا
دم عیسیٰ ھے نام تجھہ لب کا

* پھر کر

حسن کے خضر نے کیا لبریز
آب حیواں سوں جام تجھ لب کا

منطق و حکمت و معانی پر
مشتمل ہے کلام تجھ لب کا

جنت حسن میں کیا حق نے
حوض کوثر مقام تجھ لب کا

رگ یاقوت کے قلم سوں لکھیں
خط پرستاں پیام تجھ لب کا

سبزہ و برگ لالہ رکھتے ہیں
شوق دل میں دوام تجھ لب کا

ہر گھڑی مجکو جان دیتا ہے
جام جمشید جام تجھ لب کا

غرق شکر ہوے ہیں کام و زباں
جب لیا ہوں میں نام تجھ لب کا

مثل یاقوت خط میں ہے شاگرد
ساغر مے مدام تجھ لب کا

ہے ولی کی زباں کوں لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

———:()———

۱۱ (۱۹)

تری زلفاں کا ہر تار سیہ ہے جال عاشق کا
پریشاں جس کے دیکھے سوں ہوا ہے حال عاشق کا

نہیں درکار تا بولے بیاں اپنی زباں سیتی
عیاں ہے اشک کے طومار سوں احوال عاشق کا

نہ جاوے ملک بے تابی سوں یک لحظہ کدھی باھر
زمین بے قراری میں گویا ھے نال عاشق کا

ترا دل اے پری پیکر اگر شہرت کا طالب نہیں
تو اپنا مکھہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا

اگر جاوے پیا کے مکھہ طرف بخت آزمانے کوں
کرے پی کا تغافل اُتھہ کے استقبال عاشق کا

پیا کے ابروے کج نے کیا ھے دل کو سرگرداں
کرو معلوم اس چوگان ز گو سوں حال عاشق کا

جہاں جاتا ہوں وھاں آتا ھے سائے کے نمن* پیچھے
ترے برھا نے اے ظالم لیا دنبال عاشق کا

نہ ھووے چرخ کی گردش سوں اُس کے حال میں گردش
بجا ھے قطب کے مانند استقلال عاشق کا

کدھی دام محبت سوں خلاصی اُس کو ممکن نہیں
تری انکھیاں کے ڈورے سوں بنا ھے جال عاشق کا

نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماھیت
برنگ ابر دریا بار ھے رومال عاشق کا

ولی یو مصرع رنگیں ھوا ھے ورد جان و دل
فدا ھے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

———.○.———

(۲۰)

مجھہ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا

دیکھا ھوں قد و زلف و دھن جب سوں پیو کا
کرتا ھوں تب سوں ورد الف لام میم کا

جنت میں کب دیئے ہیں وہ رضواں کو مرتبہ
جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا
پیو کے نزیک آنجھو کو میرے وقار نہیں
عالم میں گرچہ قدر ہے در یتیم کا
کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

———:o.———

۱۱ (۲۱)

کیا ہوں جب سوں دعویٰ شاہ خوباں کی غلامی کا
علم برپا ہوا ہے تب سوں میری نیک نامی کا
اُسے دشوار ہے جگ میں نکلنا غم کے پھاندے* سوں
جو کُئی دیکھا ہے تیرے برمنیں† جامہ دودامی کا
اُٹھا ریحاں اگرچہ خواجۂ بستاں سرا لیکن
دیا تجھہ خط کوں اے یا قوت لب سرخط غلامی کا
پری رویاں کے کوچے میں خبرداری سوں جا اے دل
کہ اطراف حرم میں ڈر ہمیشہ ہے حرامی کا
ہوا جوہر شناس تیغ معنی اے ہلال ابرو
کہ جن نے درس پایا ہے تجھہ ابرو سوں حسامی کا
بسے فرہاد کے مانند کوہ بےستوں میں جا
اگر قصہ سنے خسرو تری شیریں کلامی کا
اگر تجھہ حسن کامل کی سنیں تعریف مہ رویاں
تمام آکر کریں اقرار اپنی ناتمامی کا

---

* پھندے † بغل میں

اگر تجھ حسن عالمگیر کو دیکھیں سخن فہماں
نہ لاویں پھر زباں اوپر بیاں خوبان نامی کا
لگے جیوں نخل ماتم سرو گلشن اُس کی انکھیاں میں
تماشا جن نے دیکھا ہے سجن تجھ خوش خرامی کا
حقیقت سوں تری مدت سوں ہم واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزاں سوں نہ کر اظہار خامی کا
ولی لکھتا ہے تیری مست انکھیاں دیکھ اے ساقی
بیاض گردن مینا اُپر دیوان جامی کا

———:o:———

(۲۲) ۱۰

دل کو گر مرتبہ ہے درپن کا
مفت ہے دیکھنا سری جن کا
جامہ زیبوں کوں کیوں تجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا
اے زباں کر مدد کہ آج صنم
منتظر ہے بیان روشن کا
حکمت عشق بوعلی سوں نہ پوچھ
نہیں قانوں شناس اس فن کا
آئینہ تجھ سے ہو کے ہم زانو
حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا
امن میں تجھ نگہ سوں ہیں بے ڈر
خوف نہیں مفلساں کوں رہزن کا
دل صدپارہ تجھ پلک سوں ہے بند
خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا

تجھہ نگہہ سوں بشکل شان عسل
دل ہوا گھر ہزار رہ زن کا
ہے مرے شعر میں تو فیض اُسے
جو کرے ورد اُسے اپس من کا
تک ولی کی طرف نگاہ کرو
صبح سوں منتظر ہے درشن کا

(۲۳) ن

ہر طرف ہے جگ میں روشن نام شمس الدین کا
چین میں ہے شور جس کے ابروے پرچین کا
مکھہ اُپر رنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا
لعل نے سن کر سخن تیرے لب رنگین کا
ہے ترے ہر موسوں روشن جلوہ گر رنگ وقار
کیا عجب گر تجھہ سے لیوے درس نت تمکین کا
دیکھہ تجھہ پلکاں کوں بولیا عاشق جاں بازیوں
مرغ دل کے صید کو چنگل ہے یو شاہین کا
صورت تسکیں نہیں دستی مگر اس حال میں
اے ولی جب پیو نہ پوچھے حال مجھہ غمگین کا

(۲۴) ہ

بدخشاں میں پڑیا ہے شور تیرے لعل رنگیں کا
ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پرچیں کا
عجب نہیں ہے اگر ساقی فلک کا اے کہاں ابرو
تری مجلس میں لیاوے* جام روشن ماہ سیمیں کا

* لاوے

لکھیا اے ظالم خوں خوار و صیاد دل عاشق
تری مژگاں نے میرے دل اُپر مضموں شاہیں کا

اُتھے شیریں سدا ں تعظیم کوں اُس کی ادب سیتی
اگر کُئی کوھکن بولے سخن تجھ عز و تمکیں کا

ولی اُس طبع کا گلشن گل معنی سوں ہو روشن
جو کُئی دل کوں کرے مسکن مرے اشعار رنگیں کا

———:o:———

ہ (۲۵)

مجھ گھت میں اے نگھر گھت ھے شوق تجھ گھو نگھت * کا
دیکھیں سوں لٹ گیا دل تیری زلف کا لٹکا

کر یاد تجھ کپٹ کوں پڑتے ھیں اشک ٹپ ٹپ
مکھ بات بولتا ھوں شکوہ تری کپٹ کا

تجھ نین دیکھنے کو دل تھاتھ کر چکا تھا
غمزے کے دیکھ تھت کوں ناچار ھو کے تھت کا †

تجھ خط کے بن توجہ کُھلنا ھے اس کا مشکل
حلقے میں تجھ زلف کے جو جیو جا کے اٹ کا

ھرگز ولی کسی کن شاکی ترا نہ ھو تا
گر تجھ میں اے ھتیلے ھوتا نہ طور ھٹ کا

———:o:———

ہ (۲۶)

نہیں شوق دل میں اُس کے کدھی لالہ زار کا
مشتاق جو ھوا ھے رخ آبدار کا

* بروزن گُھت † رکا

لگتا ہے مجکو پنجۂ خرشید رعشہ دار
دیکھا ہوں جب سوں دست نگاریں نگار کا
ہر زرہ اُس کی چشم میں لبریز نور ہے
دیکھا ہے جن نے حسن تجلی بہار کا
طاقت نہیں کسی کوں جو یک حرف سن سکے
احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا
آوے ولی ہماری طرف تیغ ناز لے
اُس شوخ کوں خیال اگر ہے شکار کا

———:0:———

۹　　　　(۲۷)

پڑیا ہے لعل میں پرتو سجن تجھ مکھ کی لالی کا
بیاں ہے مہ سوں روشن‌تر تری صاحب کمالی کا
ترا قد مصرع برجستۂ دیوان خوبی ہے
تری یو بیت ابرو شعر دستا ہے ہلالی کا
گئی ہے خواب مخمل کی ترے پاؤں کی سّرخی سوں
کہ جس کے عکس سوں رنگیں ہوا ہے نقش قالی کا
ترے لب کی حلاوت نے کیا مجھ طبع کو شیریں
ہوا ہے نقل مجلس ذکر مجھ شیریں مقالی کا
ہوا مجھ دل کی جنت میں سوں ہر یک آہ جیوں طوبی
لٹک چلنا جو دیکھا بسکہ میں سید معالی کا
نزاکت تجھ کمر کی دل نشیں ہے اس سبب ساجن
ہوا ہے شہرہ عالم میں مری نازک خیالی کا
رنگیلے شعر کا کہنا کیا تھا ترک مدت سوں
ترا یو قد ہوا ہے پھر کے باعث فکر عالی کا

تری وہ طبع ہے ہموار اے رشک مہ کنعاں
کہ جس میں نو برابر نہیں اثر ہے اعتدالی کا
ولی تجھ شعر کو سن کر ہوے ہیں مست اہل دل
اثر ہے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

---o---

۷ (۲۸)

بے تاب آفتاب ہے تجھ مکھ کی تاب کا
پیاسا ہے اس جہاں میں ترے لب کے آب کا
تجھ مکھ کی آب و زلف کی موجاں کوں دیکھنے
سب تن نین ہوا ہے سوجل پر حباب کا
تجھ حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب
موہوم یک نقطہ ہے سرج اُس حساب کا
ہے مدرسے میں چرخ کے خرشید فیض بخش
جب سوں لیا ہے درس ترے مکھ کتاب کا
مجلس ہے گرم چرخ کی تجھ آفتاب سوں
خالی ہے جام سرد اُپر ماہتاب کا
مجھ شوق سوں مدام لبالب ہے جام نین
شیشے میں دل کے جوش ہے نت اس شراب کا
تجھ شعر کی روانی سنیا جب سوں اے ولی
نم ناک ہے تدھی ستی* دامن سحاب کا

---:o:---

۷ (۲۹)

عبث غافل ہوا ہے گا فکر کرپی کے پانے کا
صفا کر آرسی دل کی سکندر ہو زمانے کا

---

* جبھی سے

چراغ دل اگر گل ھے تو کر جیوں گل اُسے روشن
کہ یہ تحفہ ھے سالک کوں نزک حق کے لے جانے کا

نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی ھے خواھش
قفل ھے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

نہیں یو آہ ھور زاری جو سینے ھورا نکھاں میں ھے
سمجھہ بے شک کہ افسوں ھے یہ اُس پی کے لبھانے کا

موے کو جیو بخشے آب حیواں بے گماں ھے جیوں*
نین میں تیو نچھہ پانی ھے سوتے† دل کے جگانے کا

برہ کی آگ میں دستا نہیں ھے فکر کچھہ دل کوں
کہ جیوں غم نہیں ھے ابراھیم کو آتش میں جانے کا

ولی تجکو رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
رھے گر سگ ھو کر‡ دائم نبی کے آستانے کا

—:o:—

۵ ✓ (۳۰)

لاگی ھے لگن تم سے چھڑا کون سکے گا
اب مجکوں وطن اپنے لجا کون سکے گا

مارا ھے جو ظالم نے ادایاں سوں ھمن کو
اس جگ میں مری داد دلا کون سکے گا

ھے نقش کناری کا ترے جامے کے اُوپر
دامن کو ترے ھاتھہ لگا کون سکے گا

رھتے ھیں ھیا چاک تمہاری ھی گلی میں
اب مجکوں جنازے میں اُٹھا کون سکے گا

---

* (نسخہ) موے کو جیو بخشا آب حیواں میں اثر ھے جیوں
† خوابیدہ ‡ یہ وزن گزر

مت مار ولی کوں میرا اتنا تو کہا کر
یو ناز ترا جگ میں اُتھا کون سکے گا

---o---

(۳۱) ۵

تجھ غمزۂ خوں خوار سوں لڑ کون سکے گا
تجھ ناز ستمگر سوں جھگڑ کون سکے گا

تجھ حسن کے بازار میں دیوانۂ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا

پھرتی ہیں سیہ مست ہو شمشیر نظر لے
بن نیند ان انکھیاں کو پکڑ کون سکے گا

ہیں خضر کے چشموں سوں ترے لب یو لبالب
بن سبزۂ خط اُس کو اُتر کون سکے گا

تجھ زلف کا بستار لکھا آج ولی نے
اس سحر کے طومار کوں پڑھ کون سکے گا

---o---

(۳۲) ۷

جس وقت اے سری جن تو بے حجاب ہو گا
ہر ذرہ تجھ جھلک سوں جیوں آفتاب ہو گا

مت جا چمن میں لالن بلبل پہ مت ستم کر
گرمی سوں تجھ نگہ کی گُل گل * گلاب ہو گا

مت آئینے کو دکھلا اپنا جمال روشن
تجھ مکھ کی تاب دیکھے آئینہ آب ہو گا

نکلا ہے وہ ستمگر تیغ ادا کوں لے کر
سینے کا عاشقاں کے اب فتح یاب ہو گا

---

* گل کر

رکھتا ھے کیوں جفا کوں مجھپر روا اے* ظالم
محشر میں تجھہ سوں میرا آخر حساب ھو گا

مجکوں ھوا ھے معلوم اے مست جام خوبی
تیری انکھاں کے دیکھے عالم خراب ھو گا

ھاتف نے یوں دیا ھے مجکو ولی بشارت
اُس کی گلی میں جا تو مقصد شتاب ھو گا

---

(۳۳) ۷

اس قد سوں جس چمن میں وہ نو نہال ھو گا
کیا سرو کیا صنوبر ھر یک نہال ھو گا

آوے گا گر سخن میں وہ مایۂ لطافت
شرمندہ اُس کے آگے آب زلال ھو گا

عالم میں جو ھوا ھے اُس کی بھواں کا طالب
اُس کے نگین دل پر نقش ھلال ھو گا

ھے اُس کے حق میں ھر شب مانند روز محشر
جس کو فراق جاناں سینے کا سال ھو گا

معنی کے جو چمن میں ھے بلبل معانی
تجھہ گل بدن کے دیکھے رنگیں خیال ھو گا

جیوں شمع گل پڑیں گے شرمندگی سوں گلرو
جس انجمن میں تجھسا صاحب جمال ھو گا

البتہ وصف تیرا لاوے گا ھر سخن میں
جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ھو گا

---

* بیک حرکت

۱۰

(۳۴)

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سوں کہوں گا
جادو ہے تری نین غزالاں سوں کہوں گا

دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی
جا کشور ایراں میں سلیماں سوں کہوں گا

تعریف ترے قد کی الف وار سری جن
جا سرو گلستاں میں خوش الحاں سوں کہوں گا

زخمی کیا ہے دل تری پلکاں کی انی نے
یو زخم ترا خنجر و پیکاں سوں کہوں گا

مجھ پر نہ کرو ظلم تم اے لیلی خوباں
مجنوں ہوں ترا غم میں بیاباں سوں کہوں گا

دیکھا میں تجھے خواب میں اے مایۂ خوبی
اس خواب کو جا یوسف کنعاں سوں کہوں گا

جلتا ہوں شب و روز ترے غم میں اے ساجن
یہ سوز ترا مشعل سوزاں سوں کہوں گا*

یک نقطہ ترے صفحۂ رخ پر نہیں بے جا
اس مکھ کو ترے صفحۂ قرآں سوں کہوں گا

قربان پری مکھ پہ ہوئی چوب سی جل کر
یہ بات عجائب مہ تاباں سوں کہوں گا

بے صبر نہ ہو اے ولی اس درد سوں ہرگز
چلتا ہوں ترا درد میں درماں سوں کہوں گا

---

* فرانس کے چھپے ہوے دیوان میں یہ شعر اس طرح ہے۔
جلتا ہوں ترے غم کی اگن موں جو شب و روز
اس سوزش آتش کوں جا سوزاں سوں کہوں گا

۱۶ (۳۵)

وہ صنم جب سوں بسا دیدۂ حیران میں آ
آتش عشق پڑی عقل کے سامان میں آ
ناز دیتا نہیں گر رخصت گلگشت چمن
اے چمن زار حیا دل کے گلستان میں آ
عیش ہے عیش کہ اُس مہ کا خیال روشن
شمع روشن کیا مجھ دل کے شبستان میں آ
یاد آتا ہے مجھے جب وہ گل باغ وفا
اشک کرتے ہیں مکاں گوشۂ دامان میں آ
موج بے تابی دل اشک میں ہئی* جلوہ نما
جب بسی زلف صنم طبع پریشان میں آ
نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سوں
دفتر درد بسا عشق کے دیوان میں آ
پنجۂ عشق نے بے تاب کیا جب سوں مجھے
چاک دل تب سوں بسا چاک گریبان میں آ
دیکھ اے اہل نظر سبزۂ خط میں لب لعل
رنگ یاقوت چھپا ہے خط ریحان میں آ
حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سوں آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ
شیخ یہاں بات تری پیش نہ جاے گی کبھو
زہد کی چھوڑ کے مت† مجلس رندان میں آ
درد منداں کو بجز درد نہیں صید مراد
اے شہ ملک جنوں غم کے بیابان میں آ

---

* ہوی † عقل

حاکم وقت ہے تجھ گھر میں رقیب بد خو
دیو مختار ہوا ملک سلیمان میں آ

چشمۂ آب بقا جگ میں کیا ہے حاصل
یوسف حسن ترے چاہ زنخدان میں آ

جگ کے خوباں کا نمک ہو کے نمک پروردہ
چھپ رہا آ کے ترے لب کے نمکدان میں آ

بسکہ مجھ حال سوں ہمسر ہے پریشانی میں
درد کہتی ہے مرا زلف تری کان میں آ

غم سوں تیرے ہے ترحم کا محل حال ولی
ظلم کر چھوڑ سجن شیوۂ احسان میں آ

(۳۶)

اے رشک ماہتاب تو دل کے صحن میں آ
فرصت نہیں ہے دن کو اگر تو رین میں آ

اے گل عذار غنچہ دہن ٹک چمن میں آ
گل سرپہ رکھکے شمع نمن انجمن میں آ

جیوں طفل اشک بھاگ نہ تو مجھ نظر ستی
اے نور چشم نور نمط مجھ نین میں آ

کب لگ اپس کے غنچۂ لب کو رکھے گا بند
اے نور بہار باغ محبت سخن میں آ

تا گل کے روسے رنگ اُڑے اُوس کی نمط
اے آفتاب حسن لٹک سوں چمن میں آ

تجھ عشق سوں کیا ہے ولی دل کوں بیت غم
سرعت ستی اے معنی بیگانہ! من میں آ

(۳۷) ۶

وہ ناز ہور ادامیں اعجاز ھے سراپا
خوبی میں گلرخاں سوں ممتاز ھے سراپا

اے شوخ تجھ نین میں دیکھا نگاہ کر کر
عاشق کے مارنے کا انداز ھے سراپا

جگ کے اداشناساں جن کی ھے فکر عالی
تجھ قد کوں دیکھ بولے یو ناز ھے سراپا

کیا ہوسکیں جگت کے دلبر تیرے برابر
تو حسن ہور ادا میں اعجاز ھے سراپا

گاھے اے* عیسوی دم یک بات لطف سوں کر
جاں بخش مجکوں تیری آواز ھے سراپا

مجھپر ولی ھمیشہ دلدار مہرباں ھے
ھرچند حسب ظاھر طناز ھے سراپا

---

(۳۸) ۷

کتاب حسن کا یہ مکھ صفا تیرا صفا دستا
ترے ابرو کے دو مصرع سوں اُس کا ابتدا دستا

ترا مکھ حسن کا دریا و موجاں چین پیشانی
اُپر ابرو کی کشتی کے یو تل جیوں ناخدا دستا

ترے لب ھیں بظاھر حوض کوثر مخزن خوبی!
یہ خال عنبریں تسپر بلال آسا کھڑا دستا

اشارت کر انکھاں سوں گرچہ ھوں بیمار میں لیکن
ترا لب اے مسیح وقت قانون شفا دستا

---

* پیک حرکت

ھوا جو گوھر دل غرق بحر حسن ھے نایاب
زبس دریاے حسن دلبراں بے انتہا دستا
بیاں اُس کی نزاکت اور لطافت کا لکھوں تا کے
سراپا کشور خوبی منیں نازوادا دستا
یو خط کا کا حاشیہ گرچہ ولی ھے مختصر لیکن
مطول کے معانی کا تمامی مدعا دستا

———:o:———

۷ (۳۹)

تو اب ھے جو سینہ شاد دستا
مطلب ھے کہ با مراد دستا
تجھ مکھ کے صفے پہ نقطۂ خال
سرمایہ ھر مراد دستا
ھر نسخۂ لذت جہاں کا
انکھیاں میں تری سواد دستا
ابرو کے نزک یہ خال موزوں
خوش مصرع مستزاد دستا
تیری یہ جبین با صباحت
مجھ جلوۂ با مداد دستا
تجھ نین کی کیا کروں میں تعریف
یہ عین ثلث کا صاد دستا
عالم میں ولی سخن یو تیرا
مجھ فائدۂ فواد دستا

———:o:———

(۴۰) ۵

جو تل تجھ مکھ کے کعبہ میں مجھے اسود حجر دستا
زنخداں میں ترے مجھ چاہ زمزم کا اثر دستا

پریشاں سامری کا دل تری زلف طلسمی میں
زمرد رنگ یوتل مجکوں سحر باختر دستا

مرا دل چاند اور تیری نگہ اعجاز کی اُنگلی
کہ جس کی یک اشارت میں مجھے شق القمر دستا

نین دیول میں پتلی ہے و یا کعبہ میں ہے اسود
ہرن کا ہے یونافہ یا کنول بھیتر بھنور دستا

ولی شیریں زبانی کی نہیں ہے چاشنی سب کو
حلاوت فہم کو میرا سخن شہد و شکر دستا

:O:

(۴۱) ۷

طاق ابرو ترا حرم دستا
محرم اس کا عرب عجم دستا

خط ترا سر نوشتہ عاشق سوں
حرف تقدیر کا رقم دستا

مکھ ترا آئنہ سکندر ہے
ہردو عالم منیں عدم دستا

لوح محفوظ ہے ترا رخسار
زلف اُس پر مگر قلم دستا

تجھ زنخداں کے چاہ کنعاں میں
یوسف مصر دمبدم دستا

خط ترا ہے اگرچہ لشکر حسن
کاکل اُس پر مگر علم دستا

جان من غصۂ و غضب تاکے
(ولی) مشتاق پر کرم دستا

---:o:---

(۴۲) ۷

مت آتش غفلت سوں مرے دل کوں جلا جا
مشتاق ہوں تجھ درس کا ٹک درس دکھا جا

آزردہ نہ ہو، غصہ نہ کر، بات مری سن
ڈرتا نہیں یک بات کی سو بات سنا جا

جلتا ہوں میں مدت ستی اے حسن کے دریا
ٹک مکھ کوں دکھا، آگ مرے دل کی بجھا جا

خواہش ہے مجھے ورد کے پڑھنے کی ہمیشہ
یکبار کسو طرز سوں ٹک اسم بتا جا

جب اُس کی طرف جات ہوں کر قصد تماشا
کہتا ہے مجھے خوف رقیباں سوں کہ جا جا

جب بوسہ کیا لب سوں پری روکے طلب میں
غصے ستی بولیا کہ چلا جا بے چلا جا

مدت سوں (ولی) جھانجھ میں ہے ہاتھ سوں دل کے
اک بار تو آ عیش کی نوبت کو بجا جا

---:o:---

(۴۳) ۷

تن پیس سرمہ ہوکے بسا تجھ نین میں جا
ہو بوے گل بسا ہوں ترے پیرہن میں جا

ہر تار میں زلف کے تری سیر جا کروں
باد صبا کوں ساتھ لیا ہوں چمن میں جا

آتش نے تجھ جہاں کے جلوے کوں دیکھکر
کینی ہے * زندگی میں آپس کی کفن میں جا
جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے نزیک
ہو کر خجل سرج نے لیا ہے گہن میں جا
رکھا ہے تار تار کیا اُس کے شوق میں
ہردم خیال باندھکے اُس کی نین میں جا
جو دیکھتے رقیب اسی حال کو تمام
دن رین جلتے رہتے وہ دوزخ اگن میں جا
مانند خوں عقیق (ولی) گل کے یہ چلیں
شہرت پڑے جو اشک کی میرے یمن میں جا

———:o:———

۸ (۴۴)

مت غصے کے شعلے سوں جلتے کوں جلاتی جا
تک مہر کے پانی سوں یہ آگ بجھاتی جا
تجھ چال کی قیمت سوں نہیں دل ہے مرا واقف
اے ناز بھری چنچل تک بھاؤ بتاتی جا
اس رین اندھیری میں مت بھول پڑوں تس سوں
تک پاؤں کے بچھووں کی آواز سناتی جا
مجھ دل کے کبوتر کوں پکڑا ہے تری لٹ نے
یہ کام دھرم کا ہے تک اِس کو چھڑاتی جا
تجھ مکھ کی پرستش میں گئی عمر مری ساری
اے بت کی پجن ہاری اس بت کو پجاتی جا

---

* کی ہے

تجھہ عشق میں جل جل کر سب تن کو کیا کاجل
یہ روشنی افزا ھے انکھین کو لگاتی جا
تجھہ عشق میں دل چل کر جوگی کی لیا صورت
یکبار ارے موھن چھاتی سوں لگاتی جا
تجھہ گھر کی طرف سندر آتا ھے ولی دائم
مشتاق ھے درشن کا تک درس دکھاتی جا

———:o:———

(۴۵) ٥

غضب سوں چہرۂ رنگین بہار ناز و ادا
بہار حسن میں ھے لالہ زار ناز و ادا
لکھا ھے صفحۂ ایجاد پر مصور صنع
قلم سوں موے کھرکے نگار ناز و ادا
چمن طراز نزاکت کیا ھے صنعت سوں
سہی قداں کا مکاں جوئبار ناز و ادا
سناھوں خضر سوں دل کے یہ حرف تازہ وتر
بہار سبزۂ خط ھے بہار ناز و ادا
ولی پڑیا ھے نظر جب سوں وہ کماں ابرو
ھزار دل سوں ھوا ھوں شکار ناز و ادا

———:o:———

(۴۶) ۷

دل کو لگتی ھے دلربا کی ادا
جی میں بستی ھے خوش ادا کی ادا
گرچہ سب خوبرو ھیں خوب ولے
قتل کرتی ھے میرزا کی ادا

حرف بے جا بجا ھے گر بولوں
دشمن ھوش ھے پیا کی ادا

نقش دیوار کیوں نہ ھو عاشق
حیرت افزا ھے بے وفا کی ادا

گل ھوے غرق آب شبنم میں
دیکھہ اُس صاحب حیا کی ادا

اشک رنگیں میں غرق ھے نس دن
جن نے دیکھی ھے تجھہ حنا کی ادا

اے ولی درد سر کی دارو ھے
مجکوں اُس صندلی قبا کی ادا

---

(۴۷) د

ھوش کھوتی ھے نازنیں کی ادا
سحر ھے سرو گل جبیں کی ادا

گر ھے مطلوب تجکوں نقش مراد
دیکھہ اس کی بھواں کی چیں کی ادا

ھوش میرا نہیں رھا مجھہ میں
جب سوں دیکھی ھے نازنیں کی ادا

موج دریا کی دیکھنے مت جا
دیکھہ اُس زلف عنبریں کی ادا

اے ولی دل کو آب کرتی ھے
نگہہ چشم شرمگیں کی ادا

---

(۴۸) ۹

ترے فراق میں دل کوں کیا ہوں بند جدا
کیا ہوں خال اُپر جیو کوں سپند جدا
تجھے شمع کے برابر سوں کہہ سکوں کیوں کر
کہ نخل موم جدا سرو سر بلند جدا
ترے یو رخ کو ہور ابرو کوں دیکھ اے ظالم
جلیا* سرج هے جدا هور گھٹا هے چند جدا
ترے لباں کی حلاوت کو رکھ نظر بھیتر
شکر گُھلی هے جدا اور گُھلا هے قند جدا
ترے جو قد سوں رکھانے شکر نے دل میں گرہ
تو کھینچ پوست کیا اُس کا بند بند جدا
ترے فراق میں میں کیا کہوں رقیباں سوں
هوا هے دل مرا اب مجھ سوں دل پسند جدا
نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھ تو مجکوں
کہ اهل عیش جدے هیں یو دردمند جدا
ترے یو مکھ کی جھلک ہور زلف کی موج کوں دیکھ
سرج هے سرخ و بیتاب هے سپند جدا†
ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھ
خجل هے ناصح و رسوا هے اهل پند جدا

(۴۹) ۵

هے فیض سوں جہاں کے دل با فراغ میرا
مرہم کا نہیں هوا هے محتاج داغ میرا

---

* جلا

† ایک نسخے میں یہ شعر یوں دیکھا گیا
تری جھلک کو بھترآپلے کے جو دیکھا هے
شفق سرخ هوکے بے تاب هے سسند جدا

اسباب سوں جہاں کے ہوں بے غرض سداں میں
بن تیل ہور بتی ہے روشن چراغ میرا
وہ ماہ جلوہ گر ہو دل کو کیا منور
ہے آج آسماں سوں اوپر دماغ میرا
مجھ دل کے آچمن میں کریک نظر تماشا
داغاں کے ہے گلاں سوں روشن یو باغ میرا
از بسکہ زندگی میں یوں محو ہوں ولی میں
مشکل ہوا اجل کوں کرنا سراغ میرا

:o:

۵ (۵۰)

ہوا ہے سیر کا مشتاق بے تابی سوں من میرا
چمن میں آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا
مرے دل کی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں
ضعیفی سوں ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا
نہیں ہے شوق مجکوں باغ کی گلگشت کا ہرگز
ہوا ہے جلوہ گر داغاں سوں سینے کا چمن میرا
ہوا ہوں تجھ جدای کے دکھوں اے نور عین دل
برنگ مردمک انکھیاں کا پردہ ہے کفن میرا
لگے پھیکی نظر میں اے ولی دوکان حلوای
اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

:o:

۷ (۵۱)

دیکھا ہے جن نے تیرے رخسار کا تماشا
نہیں دیکھتا سرج کی جھلکار کا تماشا

اے رشک باغِ جنت جب سوں جدا ہوا توں
دوزخ ہے تب سوں مجکوں گلزار کا تماشا

بے قصد مجھ زباں پر آتا ہے لفظ تھکیں
دیکھا ہوں جب سوں تیری رفتار کا تماشا

رشتے کوں بندگی کے ڈالیا اپس گلے میں
دیکھا جو تجھ صنم کے زنار کا تماشا

نرگس نمن رہی نہیں پل مارنے کی طاقت
آ دیکھ اُس انکھاں کے بیمار کا تماشا

اُس مکھ کا رنگ اُڑ کر قوس قزح کوں پہنچا
دیکھا جو تجھ بھواں کی تروار کا تماشا

تب سوں ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑیا ہے
دیکھا ہے جب سوں تیری دستار کا تماشا

———:O:———

۷ (۵۲)

موسیٰ اگر جو دیکھے تجھ نور کا تماشا
اُس کوں پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

اے رشک باغِ جنت تجھ پر نظر کیے سوں
رضواں کو ہووے دوزخ پھر حور کا تماشا

روز سیاہ اُس کے مو مو سوں جلوہ گر ہے
تجھ زلف میں جو دیکھا دیجور کا تماشا

کثرت کے پھول بن میں جاتے نہیں ہیں عارف
بس ہے موحداں کوں منصور کا تماشا

ہے جس سوں یاد گاری وہ جلوہ گر ہے دائم
چینی میں جاکے دیکھو فغفور کا تماشا

وہ سر بلند عالم از بس ھے مجھہ نظر میں
جیوں آسماں عیاں ھے مجھہ دور کا تماشا
تجھہ عشق میں (ولی) کے انجھو اُمنڈ چلے ھیں
اے بحر حسن آ دیکھہ اس پور کا تماشا

— — ۱۱ ——

۱۴ (۵۳)

زرد رو ھے جو کیا ھے فکر تسخیر طلا
مت ھوا اے وحشی صفت زنہار نخچیر طلا
کیوں کرے آلودۂ زر جگ منیں صید مراد
ھے علم اوپر معطل صورت شیر طلا
گر غرض ھے تجکوں صافی باز رکھہ دنیا سوں ھات
جز سیاھی نہیں ھے اے نادان تاثیر طلا
نہیں ھے حاصل بغیر گردش جگ میں اُس کو رات دن
جیوں سرج لاگا ھے جس کے دل منیں تیر طلا
دیکھکر تجھہ مکھہ کے پر توکوں اے رشک آفتاب
موج کی پانی نے ڈالی پگ میں زنجیر طلا
جب سنا تجھہ حسن سوں دعویٰ کیے ھیں اختراں
گرم ھو نکلا سرج لے ھاتھہ شمشیر طلا
شمع تیری بزم میں جس وقت ھووے جلوہ گر
ماہ نو لاوے اپس کو کرکے گلگیر طلا
بوالہوس رکھتے ھیں دائم فکر رنگ عاشقاں
ھے مہوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا
زندگی زریں لباساں کی کٹی بازی منیں
ھے یو جگ کے گنجفے میں صورت میر طلا

آہ سوں عاشق کی عارف بوجھتے ہیں حال دل
جیوں کہ سمجھے صوت سوں صراف تقریر طلا

یوں زمین عشق میں ہے دام عاشق نام یار
نام شہ جیوں ہوتا ہے نس دن گلو گیر طلا

شکل تجھ بت کی جو مجھ دل میں ہوئی ہے منتقش
ہے سہندر کی نمط آتش میں تصویر طلا

یو کناری مکھ پہ تیرے اے زلیخاوش نہیں
صورت یوسف کو لگیا گرد تحریر طلا

اے (ولی) یو شعر ہے ابریز معنی سر بسر
ہے بجا اطراف اُس کے گر ہو تحریر طلا

---

(۵۴)

تیرے شکر لب کو اب مثل عسل بولنا
بلکہ عسل ہے نقل اُس کوں اصل بولنا

تجھ قد و قامت اگے سرو ہوا سر نگوں
تجھ سے رواں سرو کے سرو کو شل بولنا

مکھ کی صفت پر تری دُر ہے مبارک بچن
دُر سہندر اُسے سب کی عقل بولنا

بات کی مجلس منیں میرا سخن تو نچھ ہے
جگ میں مسیحا تجھے جب سوں سبل بولنا

مور ضعیف ہے (ولی) خاک قدم بہار اُسے
بلکہ ضعیفی منیں اُس نہیں (؟) بولنا

ہ (۵۵)

تجھ حسن عالم تاب کا جو عاشق و شیدا ھوا
ہر خوبرو کے حسن کے جلوے سوں بے پروا ھوا
دیکھا ھے تیری زلف کے حلقے کوں جن نے یک نظر
تجھ خال کے نقطے نمن وہ بے سر و بے پا ھوا
جس وقت سوں تجھ قد کے تئیں تولا ھے شاعر فکر میں
اُس وقت سوں عالم منیں نرخ سخن بالا ھوا
ھیں صاحب کل کے جوھراں میرے سخن سوں جلوہ گر
از بسکہ وسعت مشربی سوں دل مرا دریا ھوا
پایا ھے جگ میں اے (ولی) وہ لیلی مقصود کوں
جو عشق کے بازار میں مجنوں نمن رسوا ھوا

———:o:———

۷ (۵۶)

تجھ برہ کی آتش منیں دل جل کر انگارا ھوا
اُس کے اُپر جلنے کوں جیوہ* جیوں عنبر سارا ھوا
تجھ مکھ کے مصحف کے بہتر آیت جو دیکھی قہر کی
ھیبت سوں جیوں زیر و زبر دل ٹوٹ' سی پارا ھوا
فرھاد کے تیشے سا مجھ اژکا ھوا ھے غم ترا
ہر آہ دل کو چیرنے سینے بہتر آرا ھوا
گلشن منیں اس خلق کے وہ مکھ ھے تیرا رشک گل
شبنم عرق جس سوں اُڑا افلاک کا تارا ھوا
مجھ نین کے یعقوب کی نظارہ بازی پیر تھی
یوسف کے دیکھے سوں جواں پھر آج نظارا ھوا

---

* جی

مارا ھے جس کوں اے صنم وہ رات دن تجھ پاس ھے
دامن کو لپٹا گرد ہو تجھ راہ کا مارا ھوا
غافل نہ رہ اے سنگ دل ھرگز ولی کے حال سوں
جس آہ کی آتش کوں سن خارا کا دل پارا ھوا

—:o:—

(۵۷) ۷

تجھ مکھ پہ یو تل دیکھ کر لالے کا دل کالا ھوا
تجھ دور خط سوں طوق جیوں مہتاب کا ھالا ھوا
مستی منیں محشر تلک بسرا ھے وہ کونین کوں
جو تجھ نین کے جام سوں مدہ پی کے متوالا ھوا
گلزار کی صحبت منیں ھئی* راستی کی گفتگو
شمشاد پر تجھ سرو کا اکثر سخن بالا ھوا
کاجل نین کا دیکھکر بولے ھیں یوں جادوگراں
عشاق کی تسخیر کوں یہ سحر بنگالا ھوا
غمزے کی فوجاں باندھکر آے ھیں راوت نین کے
ھر مو پلک کا ھاتھ میں اُن کے سو جی بھالا ھوا
جلتا ھے دوزخ رات دن تیرے جلے کے رشک سوں
مشتاق تیرے درس کا جنت سوں نروالا ھوا
ست نین کی شمشیر کے اوجھڑ ولی کے دل اُپر
تیرے شکارستاں میں یو نخچیر ھے پالا ھوا

—:o:—

* ھوی

۵ (۵۸)

جب صنم کو خیال باغ ہوا
طالب نشۂ فراغ ہوا

فوج عشاق دیکھ ہر جانب
نازنیں صاحب دماغ ہوا

رشک سوں تجھ لباں کی سرخی کے
جگر لالہ داغ داغ ہوا

دل عشاق کیوں نہ ہوں روشن
جب خیال صنم چراغ ہوا

اے ولی گلبدن کوں باغ میں دیکھ
دل صد برگ باغ باغ ہوا

---:o:---

۱۰ (۵۹)

جلوہ گر جب سوں وہ جہاں ہوا
نور خرشید پائمال ہوا

فیض تشبیہ قد دلبر سوں
سرو گلشن منیں نہال ہوا

نشۂ سبزۂ خط خوباں
والی عالم خیال ہوا

یاد کر تجھ بھواں کی بیت بلند
ماہ نو صاحب کمال ہوا

دیکھ کر تجھ نگاہ کی شوخی
ہوش عالم رم غزال ہوا

حسن اُس دلربا کا مدت سوں
عکـــــس آئینۂ خیـــال ہوا

وصف میں تجھ بھواں کے ہر مصرع
ثانی مصرع ھـــــلال ہوا

جن نے دیکھی ھے تجھ نگہ کی تیغ
پھر کے جینا اُسے محــــال ہوا

ھجر کی زندگی سوں موت بھلی
کہ جہاں سب کہیں وصـــال ہوا *

غزلِ مجنوں کے بعد مجکوں ولی
صوبۂ عـــاشقی بحــــال ہوا

———.o ———

(۶۰) ۷

جب تجھ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا
عالم میں اُس کا نام جواھر رقم ہوا

نقطے پہ تیرے خال کے باندھا ھے جن نے دل
وہ دائرہ میں عشق کے ثابت قدم ہوا

تجھ فطرت بلند کی خوبی کو لکھ قـــلم
مشہور جگ کے بیچ عطارد رقـــم ہوا

طاقت نہیں کہ حشر میں ہووے وہ داد خواہ
جس بے گنہ پہ تیری نگہ سوں ستم ہوا

---

* بعض تذکروں میں یہ شعر حاتم سے منسوب ھے اور بہ ظن غالب اُنہیں کا معلوم ہوتا ھے۔ دو ایک دیوانوں میں ولی کا نام دیکھکر احتیاطاً یہاں لکھ دیا گیا۔

بے منت شراب ہوں سرشار انبساط
تجھ نین کا خیال مجھے جام جم ہوا

جن نے بیاں لکھا ہے ترے رنگ زلف کا
اُس کو خطاب غیب سوں مشکیں رقم ہوا*

شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی ولی
مشتاق تجھ سخن کا عرب تا عجم ہوا

:o

(۶۱) ۵

تصویر تیری دیکھ کر سارا جگت حیراں ہوا
تجھ زلف کے کوچے منیں دل جا کے سرگرداں ہوا

ابرو کی کشتی مت چھپا اس وقت اے دریاے حسن
تجھ نین کی گردش ستی عالم منیں طوفاں ہوا

نہیں خال تیرے مکھ اُپر یہ دل ہے اُس کا اے صنم
تیری زلف کوں دیکھ کر جو دشمن ایماں ہوا

سنبل پڑیا ہے دام میں تجھ زلف کے اے گلبدن
تجھ خط کی خوبی دیکھ کر قرباں نافرماں ہوا

وہ عاشقی کے کیش میں ثابت ہے دائم جیوں ولی
تجھسے کماں ابرو اُپر جو جیو سوں قرباں ہوا

:o:

(۶۲) ۹

عشق سوں تیرے صنم جیو پہ طوفاں ہوا
مسکن اشک نین ساحل داماں ہوا

* ایک جگہ یہ شعر یوں دیکھا گیا۔
جن نے بیاں لکھا ہے مرے رنگ زرد کا
اُس کو خطاب غیب سوں زریں قلم ہوا

درد سوں آیا مری شام پہ روز سیہ
صبح کا مجھہ حال سوں چاک گریباں هوا

کنج میں تجھہ زلف کے جن نے کیا هے مقام
اُس کا تتا* بوریا تخت سلیماں هوا

بسکہ هے اے نور عین تجھہ منیں انسانیت
عشق سوں تیرے صنم صورت انساں هوا

جب سوں ترے مکھہ کی یاد کرتا هوں اے گلبدن
تب سوں هر اک زخم دل باب گلستاں هوا

تیری انکھاں کے اگے کیوں کہ هر اک آ سکے
هر نگہہ هے چوبدار هر مژہ دورباں هوا

جگ کے دل اے برھمن کانپتے هیں مثل بید
جب سوں یہ هندوے خال دشمن ایماں هوا

تب سوں ولی کی زباں تیز هے تجھہ وصف میں
تجھہ مژۂ شوخ کا جب سوں زباں داں هوا

———.o:———

۵ (۶۳)

وہ مرا مقصود جان و تن هوا
جس کا مجکوں رات دن سمرن هوا

مثل مینائے شراب بزم حسن
حوض دل تجھہ عکس سوں روشن هوا

نور کا هے گنج تیرا یو جمال
حسن کے گوهر کا توں معدن هوا

---

* توتا

بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے
دل مرا صافی سوں جیوں درپن ہوا
جو ولی ہے مرجع ہر جزو و کل
وہ مرا مقصود جان و تن ہوا

———:O:———

د (۶۴)

ہر آنچھو تجھ غم میں اے رنگیں ادا گلگوں ہوا
غیرت گلزار جنت دامن پرخوں ہوا
ہے پسند طبع عالی مصرع سرو بلند
جب سوں گلشن میں ترا قد دیکھکر موزوں ہوا
رات دن انچھواں میں اپنے شاستر کرتا ہے تر
اے برھمن دیکھ تجکوں بید خواں مجنوں ہوا
گر نہیں ہے خنجر بیداد خوباں کا شہید
دامن صد چاک گل کس واسطے پر خوں ہوا
ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار
تجھ نگاہ بادا سوں جب ولی مفتوں ہوا

———:O:———

۷ (۶۵)

تجھ لب متھے کوں دیکھ پھکا انگبیں ہوا
چین جبیں کوں دیکھ خجل نقش چیں ہوا
مجھ دل کے دائرے میں سویدا نہ بوجھ توں
تجھ خال کا خیال مجھے دل نشیں ہوا
مسجود آفتاب ہوا ہے شرف سوں آج
وہ نقش پا کہ زینت روے زمیں ہوا

تو جاں رہا وہاں سوں تجھے دیکھتا ہوں میں
تجھ مکھ کے دیکھنے کوں یو دل دوربیں ہوا

تجھ زلف کا خیال کہ وہ رشک مشک ہے
عنبر سوں موج بحر میں جا ہمنشیں ہوا

پی کی گلی نگاہ کرو* ہے عجب مکاں
اس اشرف المکاں میں یو دل جا مکیں ہوا

ہے آج جگ میں مجکو ولی دستگاہ جم
اُس کا خیال دل منیں نقش نگیں ہوا

---o---

(۶۶) ۵

تخت جس بے خانماں کا دشت ویرانی ہوا
سر اُپر اُس کے بگولا تاج سلطانی ہوا

کیوں نہ صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی
اپنے جوہر کی حیا سوں سر بسر پانی ہوا

زندگی ہے جس کو دائم عالم باقی منیں
جلوہ گر کب اُس کے آگے عالم فانی ہوا

بے کسی کے حال میں یک آن میں تنہا نہیں
غم ترا سینے میں میرے ہمدم جانی ہوا

اے ولی غیرت سوں سورج کیوں جلے نہیں رات دن
جگ منیں وہ ماہ رشک ماہ کنعانی ہوا

---:o:---

* دیکھو

ں (۶۷)

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا
شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا

مدت ستی مشتاق ہیں عشاق جفا کے
بیداد کہ وہ ظالم بیداد نہ آیا

جاری کیا ہوں جوے رواں اشک رواں سوں
افسوس کہ وہ غیرت شہشاد نہ آیا

حس غم منیں موزوں کیا ہے آہ کا مصرع
وہ مصرع دلچسپ پریزاد نہ آیا

پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد ولی کی
لیکن وہ صنم سننے کو فریاد نہ آیا

———:o.———

۸ (۶۸)

افسوس اے عزیزاں وہ سیم بر نہ آیا
مجھہ درد کی خبر سن وہ بے خبر نہ آیا

بیمار پر برہ کے نہیں کئی* کہ مہرباں ہو
مجھہ دکھہ کے پوچھنے کو جز درد سر نہ آیا

مدت تلک جنگل میں دیوانہ ہو پھرا ہوں
آخر کو وہ پری رو میری نظر نہ آیا

آزاد سوں سنیا ہوں یہ مصرع مناسب!
جس سیتی یار ملتا ویسا ہنر نہ آیا

کیوں عاشقاں کی صف میں پاویں وہ سرخروئی
جن کی انکھاں کے اوپر خون جگر نہ آیا

---

* کوئی

میں غم سوں گل سراپا جیوں موہوا ہوں لیکن
مجھہ ناتواں کی جانب وہ مو کمر نہ آیا

عشاق متفق ہو کہتے ہیں جان و دل سوں
ہر گز زمیں کے اوپر تجھہ سا بشر نہ آیا

کچھہ نقد جاں کا کھونا تخصیص نہیں ولی پر
نہیں کئی * کہ تجھہ گلی میں دل کوں بسر نہ آیا

———:o———

(۶۹) ۷

صد حیف کہ وہ یار مرے پاس نہ آیا
میرا سخن راست اُسے راس نہ آیا

بیگانی لگی بات یگانے کی عجب ہے
آخر کو اُسے غیر سوں وسواس نہ آیا

بلبل کی نمط نالہ و زاری میں ہوں نس دن
افسوس وہ گلدستۂ خوش باس† نہ آیا

اُس یار وفادار سوں مجھہ آس تھی لیکن
ہرگز وہ بجھانے کو مری پیاس نہ آیا

میں انبہ صفت تن کو گلایا ہوں اپس کے
وہ باغ محبت کا اننناس نہ آیا

جس باج مرے سینے پہ ہر آن ہے یکسال
اُس ماہ بنا تن پہ مرے ماس نہ آیا

یو بات ولی دل کی سیاہی سوں لکھا ہوں
وہ نور نین حیف مرے پاس نہ آیا

———:o:———

* کوئی † بو

(٧٠) ٨

اهل گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا
اولاً سرو غــلامی ستی آزاد کیا

اُس کی تعظیم ھوئی اهل چمن پر لازم
بلبل باغ نے جب مصحف گل یاد کیا

روز ایجاد تری چشم سوں اے نور نظر
حــسن کی فرد پہ دیوان ازل صــاد کیا

جن نے عشاق کے چہرے کوں دیا رنگ نیاز
معنی ناز کو تجھہ قد ستی ایجاد کیا

سب سوں ممتاز هوا سلسلۂ مانی میں
دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا

سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جب کہ اُس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا

آج تجھہ یاد نے اے دلبر شیریں حرکات
آہ کوں دل کے اُپر تیــــشـۂ فرهاد کیا

اے ولی جب سوں کیا عشق میں تحصیل جنون
روح مجنوں نے اپس کا مجھے اُستاد کیا

---

(٧١) ٧

دل میں جب عشق نے تاثیر کیا
فرد باطل خط تدبیر کیا

بند کرنے دل وحشی زدہ کوں
دام رہ زلف گرهگیر کیا

موج رفتار نے تجھ قد کی صنم
سرو آزاد کو زنجیر کیا

سبز بختوں میں اُسے لکھتے ہیں
وصف تجھ خط کے جو تحریر کیا

جز الم اُس کو نہ ہووے حاصل
عشق بے پیر کوں جن پیر کیا

شمع مانند جلی اُس کی زباں
جن نے مجھ سوز کی تقریر کیا

گریۂ و گرد ملامت سوں (ولی)
خانۂ عشق کوں تعمیر کیا

---

(۷۴)

کشور دل کوں ترے ناز نے تسخیر کیا
فوج مجنوں کوں تری زلف نے زنجیر کیا

پیچ سوں نقد دل عاشق بے تاب کوں لے
زلف اپنی کوں پری رو نے گرہ گیر کیا

عاشق زار سمجھ مجھ سوں ہوا ہے بیزار
نقد دل دے کے میں دلدار کو دل گیر کیا

نالۂ شوق نے شعلے کی زباں سوں جیوں برق
درس میں شوخ کے جا عشق کی تقریر کیا

کیوں کہ ذرات جہاں تجکوں پرستش نہ کریں
حق نے تجھ حسن کوں خرشید جہاں گیر کیا

گرد غم آب نین درد کے معمار نے لے
خانۂ عشق جگر سوز کوں تعمیر کیا

اے (ولی) شوخ کی زلفاں دی سیاھی لے کر
قصۂ حال پریشاں کوں میں تحریر کیا

:o:

۹ (۷۳)

مستی نے تجھ نین کی سجھ بے خبر کیا
دل کو مرے بھواں نے تری جیوں بھنور کیا

تیری نگہ کے تیر کی ھیبت کوں دل میں رکھ
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

تجھ مہر کا ھوا ھے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جمال پہ مد نے نظر کیا

تب سوں ھوا ھے محمل لیلی کی شکل دل
جب سوں تیرے خیال نے دل میں گزر کیا

جیوں سرو بے خزاں ھے جہاں میں وہ سبز بخت
تیرے قد بلند پہ جن نے نظر کیا

ھر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی
تیرے دھن کوں دیکھ سخن مختصر کیا

حق تجھ عذار دیکھ کے سرچا ھے رنگ گل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر دیا

دیکھا ھے یک نگہ میں حقیقت کے ملک کوں
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

تیرا* یو شعر جگ میں مؤثر ھے اے (ولی)
تو دل منیں ھر ایک کے جا کر اثر کیا

:o:

* ایک دیوان میں اس غزل کا دوسرا مطلع اور دیکھا گیا

باقی بر صفحۂ آئندہ

(۷۴) ۸

خدا نے مکھ پہ ترے باب حسن باز کیا
قد بلند کوں تیرے تمام ناز کیا

یو مکھ ترا ہے* جیوں مسجد بھواں ہیں جیوں محراب
انکھاں سوں جا کے میں رہاں عشق کی نماز کیا

گھلا ہوں شمع نمط اُس کے مکھ کے پرتو سے
کہ جس کے شوق کی آتش نے تن گداز کیا

فدا کیا ہوں تو† قامت اُپر دل و جاں سب
کہ مجکوں شور قیامت سوں بے نیاز کیا

کمند شوق نے کھینچا ہے زہرہ رویاں کوں
تری زلف کی حکایت کوں جو دراز کیا

مثال زلف پڑی دل کے بیچ فوج شکست
تری نگاہ نے جب آکے ترک تاز کیا

خدا دیا ہے مجھے صدہزار عجز و نیاز
جو سر سوں پانوں تلک تجکو شکل ناز کیا‡

ولی اپس کے قدم بوس کے شرف سوں مجھے
ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

:o:

مگر غالباً یہ ولی کا نہیں کیوں کہ قدما عموماً بالالتزام غزل کے اشعار طاق رکھتے تھے اور اب بھی اکثر یہی دستور ہے - راقم کے نزدیک ولی کی جس غزل میں طاق سے زیادہ اشعار ہیں اُن میں ضرور الحاق ہوا ہے - بہر حال وہ مطلع ثانی یہ ہے -

تجھ قد نے اہل دید کوں عالی نظر کیا
تجھ رخ نے شوق بدر کا دل سوں بدر کیا

*بیک حرکت †ترے ‡ یہ شعر بھی غالباً الحاقی ہے

(۷۵) ۱۱

صحن گلشن میں جب خرام کیا
سرو آزاد کوں غلام کیا
حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ
کہ تجھے حافظ کلام کیا
اکھلیت کا تجکوں دعویٰ تھا
حق نے دعویٰ ترا تمام کیا
وہ بھواں ہم سوں کیوں نہ ہوں بانکی
ماہ نو نے جنھیں سلام کیا
غمزۂ شوخ نے بہ نیم نگاہ
کام عشـاق کا تمام کیا
حق نے تجھ قد کوں دیکھ مثل الف
خوش قداں کا تجھے امام کیا
کاف کوفی ہے تجھ کھر کا پیچ
جگ نے اُس کو سر کلام کیا
تجھ دھن نے کہ میم معنی ہے
دل سیماب میں مقام کیا
تا کہے تجکو خلق ماہ تمام
زلف تیری کوں حق نے لام کیا
گلرخاں خوف سوں ہوے یکسو
تجھ نگہہ نے جب اهتمام کیا
نام تیرا ولی نے اے اکھل
شوق سوں ورد صبح و شام کیا

---

(۷۶) ۵

تجھ زلف کے مشتاق کوں مشک و عنبر سوں کام کیا
طالب جو تیرے لب کے ہیں اُن کوں شکر سوں کام کیا

بوجھے ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھے ضرر
اُس عاشق ممتاز کوں نفع و ضرر سوں کام کیا

جو بھید سوں محرم نہیں اور طعن عاشق پر رکھے
تو* عاشق جاں باز کوں اُس بے خبر سوں کام کیا

غافل قیامت کے بہتر اپنے کئے کو پائیں گے
جو کام† یہاں کینے‡ درست اُن کوں حشر سوں کام کیا

یو شعر سن دل سوں ولی خطرہ گہر کا کاڑ مت
میرا سخن جس کوں اچھے$ اُس کوں گہر سوں کام کیا

(۷۷) ۷

براگی جو کہاتے ہیں§ اُسے گھر بار کرنا کیا
ہوئی جوگن جو کئی پی کی اُسے سنسار کرنا کیا

جو پیوے پرت کا پانی اُسے کیا کام پانی سوں
جو بھوجن دکھ کا کرتے ہیں اُسے آدھار کرنا کیا

سکھی تہنا کو ارزانی یہ کسوت اور زرینہ سب
تھیلے‡ جی سوں جو بیزار اُسے سنگھار کرنا کیا

خجالت کی گرد انچھواں کے پانی سوں گلا بے میں
بنانے غم کا گھر مجکوں دوجا معمار کرنا کیا

نہیں کئی دھرم دھاری جو کہے پیتم کوں سمجھا کر
کہ دکھیا کوں بجھوھی سوں اِتا بیزار کرنا کیا

---

* تیرے † جس نے ‡ کیا $ بھلا معلوم ہو
§ کہے جاتے ہیں ‡ ہوا

محل دل کا تری خاطر بنایا هوں میں دل جاں سوں
جدائی سوں اُسے یکبارگی مسمار کرنا کیا
سہلیاں جب تلک مجھ سوں نہ بولیں گی ولی آکر
مجھے تب لگ کسو سوں بات اور گفتار کرنا کیا

— — () — —

۷ (۷۸)

ترے بن مجکوں اے ساجن تو یو گھر بار کرنا کیا
اگر تو ناچھے مجکوں تو یو سنسار کرنا کیا
مندے گھر واسوں باھر کر اپس کے آپ منصف هو
نکارا* تیوچھ بک بک کر اِتا بیزار کرنا کیا
اگے جب سوں نہ آنے کی تھی منسا من میں تھنا کے
تو مجھسے دکھ بھرے سوں پھر جھتا اقرار کرنا کیا
پتیارا نہیں ترے کہے کا تو چپ حیران کرتا هے
جو من میں نہیچھ ملنے کا تو پھر تکرار کرنا کیا
ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا هوں انکھاں اپنی
تو بیگی آکہ تجھ بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا
تمہیں ملنے سوں گر اپنے سہا گن نا کرو گے مجھ
تو جوڑا گجگری کا اور کریلا دھار کرنا کیا
جو کئی جالے پرت کی آگ میں تن من کو یوں اپنے
ولی سنگم بنا ایسے کوں پھر آدھار کرنا کیا

—— () ——

* نکالا

(۷۹) ۷

ھے قد ترا سراپا معنی ناز گویا
پوشیدہ دل میں میرے آتا ھے راز گویا
معنی طرف چلیا ھے صورت سوں یوں مرا دل
صورت ستی چلیا ھے کعبے جہاز گویا
ھر یک نگہہ میں تیری ھے نغمۂ محبت
ھر تار تجھہ نگہہ کا ھے تار ساز گویا
اے قبلہ روھمیشہ محراب میں بھواں کی
کرتی ھیں تیری پلکاں ملکر نماز گویا
تیری کمر مصور چترا ھے کس ادا سوں
کیتا ھے صرف اس میں ناز و نیاز گویا
تجھہ زلف کوں جو بولیا ھمدوش مصرع قد
رکھتا ھے مجھہ برابر فکر دراز گویا
وہ قاتل ستمگر آتا ھے یوں ولی پر
جلدی سوں صید اوپر آتا ھے باز گویا

———o:———

(۸۰) ۷

پی کے ھوتے نہ کر تو مہ کی ثنا
معتبر نہیں ھے حسن دور نما
باعث نشۂ دوبالا ھے
حسن صورت کے ساتھہ حسن ادا
اے گل باغ حسن مکھہ سوں ترے
جلوہ پیرا ھے رنگ و بوے حیا

ماہ نو تجھہ بھواں پہ کر کے نظر
سوے مغرب چلیا ہے رو بقضا

سرخ رویاں منیں سر آمد ہے
تجھہ قدم کے اثر سوں رنگ حنا

نہیں ہے گُل پی کے مکھہ سا عالم میں
قائل اس بات کی ہے باد صبا

اے ولی مجھہ سخن کو وہ بوجھے
جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

—————:O:—————

ہ (۸۱)

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دوجا دلربا

بے وفا گر تجکوں بولوں ہے بجا اے نازنیں
نازنیں عالم منیں ہوتے ہیں اکثر بے وفا

کم نما ہے نوجواں میرا برنگ ماہ نو
ماہ نو ہوتا ہے دائم اے عزیزاں کم نما

مدعاے عاشقاں ہر آن ہے دیدار یار
یار کے دیدار بن دوجا عبث ہے مدعا

کیمیا عاشق کے حق میں ہے نگاہ گلرخاں
گلرخاں سوں جگ کے پایا ہوں ولی یہ کیمیا

—————:O:—————

ہ ✓ (۸۲)

لا مکاں پر بنا * احمد جو بنا بٹھلایا
تب ملائک نے وہیں صلوا علیکم گایا

* بنا کر

حور و غلماں نے ترانے سوں وہ نغمے بولے

قاب قوسین کا نوشہ تو ہے سب کو بھایا

تھے براتی وہاں آدم سوں لگا تا عیسیٰ

اور جبریل اسیں گوندھ کے سہرا لایا

حق نے "لولاک لما" حق میں محمد کے کہا

اُن سوا کون ہے مرسل نے یہ رتبہ پایا

مغفرت تیری ادا سوں ولایت ہے کیوں؟

نام احمد کا ہو لب پر تو ہر دم آیا

ردیف الف میں بیاسی غزلیں ہیں جن میں حسب ذیل چند غزلیں عام زبان اور پرانے مشترک محاورات سے الگ خالص دکنی زبان میں کہی گئی ہیں - اس سے قیاس ہوتا ہے کہ یہ غزلیں دلی آنے سے پہلے اپنی وطنی صحبتوں میں کہی گئی ہونگی ' یا ممکن ہے کہ متعلقین نے کسی اور قدیم شاعر کی کہی ہوئی ولی کے دیوان میں شامل کردی ہوں - یہ قیاس اس لئے ہوتا ہے کہ کسی ایک دیوان میں یکساں غزلیں نہیں ملتیں ' کسی میں کچھ کم ہیں ' کسی میں کچھ زیادہ - بہر حال وہ غزلیں جن میں شاھجہاں آبادی لب و لہجہ اور انداز بیان مفقود ہے نمبر ۲۵ و ۳۶ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۴ و ۵۴ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ سے متعلق ہیں - اگرچہ ان کے سوا جا بجا دیگر غزلوں میں بھی خالص دکنی اور قدیم محاورات ہیں مگر ان میں اکثر ردیفیں اور ترکیبیں ایسی موجود ہیں جن سے اجنبی سا اجنبی ناظر بھی دکنی زبان کا یقین کرے گا - اسی طرح غزلیات نمبر ۳ و ۹ و ۱۸ و ۲۲ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۴۴ و ۵۳ و ۵۹ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۴ میں ایک ایک دو دو شعر الحاقی معلوم ہوتے ہیں - کیوں کہ شعرائے متقدمین و متاخرین کا معمول ہے کہ غزل میں طاق اشعار رکھتے ہیں —

ب

٩ (٨٣)

کیوں ھوسکے جہاں میں ترا ھمسر آفتاب
تجھ حسن کی اگن کا ھے یک اخگر آفتاب

دیکھا جو تجکوں آپ سوں روشن جہان میں
سر سوں لیا نقاب زریں مکھ پر آفتاب

آیا ھے نقل لینے ترے مکھ کتاب کی
تار خطوط سیتی بنا مسطر آفتاب

گرمی سوں بے قرار ھو نکلیا * سینے ا کوں کھول
تجھ عشق کا پیا ھے مگر ساغر آفتاب

ھندو سرج کوں دور سوں نت پوجتے ولے
ھندوے زلف کی ھے بغل بھیتر آفتاب

جن نے ترے جمال پہ کینا ‡ ھے یک نظر
دیکھا نہیں وہ پھر کے نظر بھر کر آفتاب

پوجا کوں تجھ درس کی ھو جوگی فلک اُپر
نکلیا ھے پھر جامۂ خاکستر آفتاب

تجھ مکھ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ
پنہاں ھو ہر نظر ستی جیوں شپر آفتاب

جگ میں (ولی) سو کس کوں برابر کہے ترے
ذرّے سوں ھے نزیک ترے کمتر آفتاب

———:o:———

* نکلا † سینہ ‡ کیا

(٨٤) ٥

ترے جلوے سوں اے ماہ جہاں تاب
ہوا دل سر بسر دریاے سیماب
ترے مکھہ کے سرج کوں دیکھہ جیوں برت
ہوے ہیں عاشقاں سرتا قدم آب
رکھوں جس خواب میں تجھہ لب اُپر لب
مجھے شکر سوں شیریں تر ہے وہ خواب
تری نیناں وہ قاتل ہیں کہ جن پاس
دو ابرو کی ہیں دو تیغ سیہ تاب
ولی تجھہ سوز میں اے آتشیں خو
سراپا ہے برنگ شعلہ بے تا

:o:

(٨٥) ١١

جب سوں وہ* نازنیں کی میں دیکھا ہوں چھب عجب
دل میں مرے خیال ہیں تب سوں عجب عجب
جاتا ہے دن تمام اُسی مکھہ کی یاد میں
ہوتا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب

قطعہ

بے تاب ہوکے مثل گدایاں نزیک جا
بے باک ہوکے تب یو کیا میں طلب عجب
دو نین سوں ترے ہے دو بادام کا سوال
سن یو سوال دل میں رہا پستہ لب عجب

* اُس

بولیا مری نگاہ کی قیمت ھے دو جہاں
جس دیکھنے سوں دل میں ترے ھے طرب عجب
اس دولت عظیم کوں یوں مفت مانگنا
لگتی ھے مجکوں بات تری بے ادب عجب
کینا میں اس سوال میں دوجا بھی اک سوال
کر بہرہ مند لب سوں کہ تیرے ھیں لب عجب
یکبار اس سوال میں سن یہ دوجا سوال
دل میں رھا اپس کے وہ شیریں لقب عجب
اول تو شوخ آکے غضب میں غصہ کیا
سر تا قدم چو ناز اُتھا وہ غضب عجب
آخر اپس کی ھمت عالی پہ کر نظر
شیریں لباں سوں اپنے چکھایا† رطب عجب
اس شعر کی یہ طرح نکالیا* ھے جب ولی
یو اختراع سن کے رھے دل میں سب عجب

———:o:———

د (۸۹)

ملیا† وہ گلبدن جس کوں اُسے گلشن سوں کیا مطلب
جو پایا وصل یوسف اُس کوں پیراھن سوں کیا مطلب
مجھے اسباب خود بینی سوں دائم عکس ھے دل میں
کیا جو ترک زینت کوں اُسے درپن سوں کیا مطلب
سخن صاحب سخن کا سن کے ملنے کی ھوس مت کر
جواھر جب ھوے حاصل تو پھر معدن سوں کیا مطلب

---

*نکالا۔ † ملا

عزیزاں باغ میں جانا نپٹ دشوار ہے مجکوں
گلی گلرو کی پایا ہوں مجھے گلشن سوں کیا مطلب
ولی جنت منیں رہنا نہیں درکار عاشق کوں
جو طالب لامکاں کا ہے اسے مسکن سوں کیا مطلب

—— ٥ ——

۹ (۸۷)

ہوا تجھہ غم سوں جاری شوق کا طومار ہر جانب
ہوا ہے گرم تیرے عشق کا بازار ہر جانب
تماشا دیکھہ اے لیلیٰ کہ تیرے غم کی گردش سوں
بگولے کی طرح پھرتا ہے مجنوں خوار ہر جانب
برہ میں دیکھکر فرہاد پر شیریں کو سنگیں دل
اُسی فریاد میں ہے رات دن کُہسار ہر جانب
زبان حال سوں مجکوں کہا نرگس نے سمجھا کر
کہ اُس انکھیاں کے ہر گلشن میں ہیں بیمار ہر جانب
ہوا ہے مست اُس کے جام لب سوں باغ میں لالہ
کہ جس کے مکھہ کے جلوے سوں کھلا گلزار ہر جانب
تمسک مہر سوں اُس کی رکھا ہوں مہر سوں دل میں
کہ جس کے خال و خط کی جگ میں ہے گفتار ہر جانب
تفحص کر کے دیکھا میں ہر اک کے مدرسے میں جا
کہ اُس کے حسن کے مطلب کی ہے تکرار ہر جانب
ہر اک لبریز ہے خم تجھہ محبت کے اثر سیتی
ہر اک ساغر تری نیناں سوں ہے سرشار ہر جانب
ولی تجھہ طبع کے گلشن میں جو کئی سیر کرتے ہیں
وہ تحفہ کر لجاتے ہیں گل اشعار ہر جانب

(۸۸) ۷

ترے مکھ پر اے نازنیں یو نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں
ترا قد ہے جیوں مصرع انتخاب

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں
تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب

نظر کر کے تجھ مکھ کی صافی اُپر
ہوئی شرم سوں آرسی غرق آب

ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن
عجب نہیں اگر آب ہو وے گلاب

ترے وصل میں اس قدر ہے نشاط
کہ مخمل کوں راحت سوں آوے ہے خواب

کرے بخت میرے اگر ٹک مدد
ولی اُس سجن سوں ملوں بے حجاب

ت

(٨٩) ٧
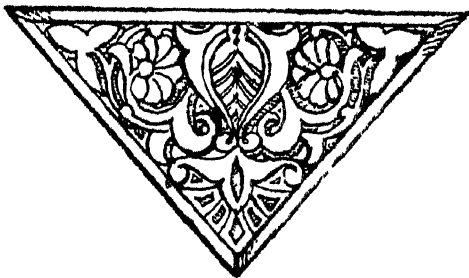
مدت کے بعد آج کیا جو ادا سوں بات
کھلنے سوں اُس لباں کے ھوئی حل مشکلات

دیکھے سوں مجکوں آج شب و روز نیک ھے
وہ زلف و رخ کہ جن سوں عبارت ھے دن و رات

ھر ایک میٹھی بات ھے تیری نبات ریز
گویا رکھی ھے لب نے ترے مایۂ نبات

ظلسمات سوں نکل کے جہاں میں عیاں رھے
گر حکم لیوے لب سوں ترے چشمۂ حیات

تجھ ناز ھور ادا سوں مری یہ ھے عرض غرض
یا عین التفات ھو یا حکم التفات

تب سوں اُٹھا ھے دل سوں مرے غیر کا خیال
تیرا خیال جب سوں ھوا ھے مرے سنگات

اُس وقت مجکوں عیش دو عالم ملے ولی
جس وقت بے حجاب کروں پیو سنگات بات

:o:

(٩٠) ۵

سبز چہرے نے ترے اے سبز بخت
زھر قاتل ھو کیا جیو* لخت لخت

مجھ دل مجروح کے حق میں سجی
مت ھو جیوں الماس ھرگز سینہ سخت

* جی

حسن کے کشور کا توں ھے بادساہ
ھے تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت
مکھہ اُپر تیرے ھے ایسی جھلجھلات
جس کے دیکھے ھوش نے باندھیا ھے رخت
کر ولی پر یک عنایت کی نظر
سن مری یو بات اے فرخندہ بخت

---:o:---

(۹۱) ۷

سجن ھے بسکہ تیرے حسن عالمگیر کی شہرت
سکندر کو ھوئی حاصل مثال آرسی حیرت
چلیا* دھشت سوں ڈرتا کانپتا مشرق سوں مغرب کوں
فلک اوپر سرج جب سوں سنا تجھہ حسن کی ھیبت
نہ ھووے مرگ کی تلخی سوں ھرگز آشنا جگ میں
تری شیریں زبانی کا ملے عاشق کوں گر شربت
تری انکھیاں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں
تری زلفاں کے حلقے نے کیا گرداب کوں چکرت
جگت کے دلربایاں کا ھوا تجھہ میں ظھور اکثر
نین نرگس ھے رخ بدری ھے لب مصری بچن امرت
نہ ڈھونڈو شہر میں فرھاد و مجنوں کا ٹھکانا تم
کہ ھے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پربت
ولی کو اے سجن گا ھے عطا کر بھیک درشن کی
دیا ھے لطف سوں تجکوں خدا نے حسن کی دولت

---:o:---

* چلا

٥ (٩٢)

سینے میں ہے تجھ ابروے پیوست کی نشست
جیوں تیر دل میں ہے نگہہ مست کی نشست

تجھ زلف کج کا دل منے بیٹھا ہے یوں خیال
ماھی کے جیوں گلے منیں ہے شست کی نشست

ترے دو نین دل میں مرے فتنہ خیز ہیں
مشکل ہے ایک ٹھور دو بدمست کی نشست

تیری نگہہ کے باز سوں ہے مرغ دل کا حال
جیوں تن پہ ناتواں کے زبردست کی نشست

تا سرخ رنگ کوں زرد کرے اس سبب یو غم
دل میں ولی کے مس میں ہے جیوں جست کی نشست

———o———

٧ (٩٣)

زبان حال سوں کہتا ہے یوں شمشاد ہر ساعت
پڑیں گے قید میں اس قد کوں دیکھ آزاد ہر ساعت

بچے گا کب تلک اے طائر دل زور وحشت سوں
نگہہ کا دام لے آتا ہے وہ صیاد ہر ساعت

ہوا ہے جب ستی پروانہ دل اے شمع رو تیرا
نگہہ تجھ چشم کی جاتی ہے بہر صاد ہر ساعت

اپس کی چشم مے گوں سوں دکھا ساغر کی گردش کوں
صنم کرتا ہے میرے ہوش کوں برباد ہر ساعت

ترا خط خون میں ہے ہاتھ سوں مقراض کے دائم
کہ جیوں رکھتا ہے کودک دہشت اُستاد ہر ساعت

نہیں یک عاشق و معشوق اُس کے درد سوں خالی
گل و بلبل سوں سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت
ولی مجھہ دل میں بستا ہے خیال اُس سرو قامت کا
کہ جس کے شوق سوں جنبش میں ہے شمشاد ہر ساعت

ہ (۹۴)

گمراہ ہیں تجھہ زلف میں کئی اہل ہدایت
یہہ بات ہے ظلمات کی نہیں جسکی نہایت
غمزے نے کیا ظلم مرے دل پہ سوتس پر
کرتے ہیں ترے نین وہ* ظالم کی حمایت
عشاق کا ہے خون روا عشق کی رہ میں
تجھہ نین کے مفتی سوں سنیا ہوں یہ روایت
یو مکھہ ہے ترا مورد انوار الہی
نازل ہے ترے حسن پہ سب کی حق کی عنایت
ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کوں نہ لازم ہے کرے دکھہ سوں شکایت

ہ (۹۵)

خوباں کی ہر ادا سوں ہے نازک ادائے بیت
معنی ستی بنا ہے نقاب حیائے بیت
مت شعر پر تو چشم حقارت سوں کر نظر
مانند ابرواں کے انکھاں پر ہے جائے بیت

---

*اُس

معنی کی صورت اس منیں ہوتی ہے جلوہ گر
روشن ہے آرسی سوں رخ باصفاے بیت
وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہر باں
لاتا ہے چیں بھواں منیں ظاہر براے بیت
اُس کے سواد زلف سوں عالم میں اے ولی
کعبہ نمن سیہ ہے سراپا رواے بیت

———:o:———

(۹۶) ه

لب ترے پر کہ روح کا ہے قوت
کاتب ناز نے لکھا ہے سکوت
نشہ بخشی میں مے سوں بہتر ہے
تجھ لباں کی مفرح یاقوت
اُس کے دیکھے سوں کیوں رہے طاقت
جس کی باتاں سوں دل ہوا مبہوت
جو موا داغ عشق میں اس کوں
تختۂ لالہ سوں کرو تابوت
اے ولی سبزۂ لب دلبر
خوشنمائی میں ہے لب یاقوت

———:o:———

(۹۷) ه

کیا اس بات نے مجھ دل کوں مبہوت
کہ کیوں آتا نہیں وہ روح کا قوت
بجا ہے گر شہید سرو قد کوں
بنائیں چوب سوں طوبیٰ کے تابوت

روایت خضر سوں پہنچی ہے مجکوں
کہ اُس کا خط ہے موج آب یا قوت
دسے کاجل سوں تجھہ انکھیاں کی یوں دھج
کہ برچھی کوں پکڑ نکلا ہے رجپوت*
ولی اُس خوش سخن کی بات سر کر
کہ اُس کی بات ہے عشاق کا قوت

---

* مندرجہ ذیل چار نسخے مختلف دیوانوں سے لکھے گئے ہیں ان میں کاجل کی طرح پلک سے برچھی کا نموت ملتا ہے۔ باقی شوخی یا توکے اور سوکھے سے (جو بمعنی خشک اور سوراخ ہوسکتا ہے) کوئی خاص اور ظاہری مناسبت راقم کے خیال میں نہیں آئی—
۱-توکے ۲-پلکاں ۳-سوکھے ۴-شوخی

ث

(۹۸) ۷
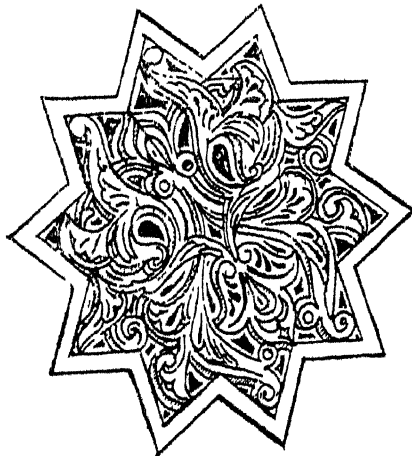
شوخ میرا بے میا ہے الغیاث
صاحب جور و جفا ہے الغیاث

وہ صنوبر قامت گلزار حسن
محشر ناز و ادا ہے الغیاث

اُس کماں ابرو کا ہر تیر بلا
جیوں خدنگ بے خطا ہے الغیاث

پاتھاں قاتل رنگیں ادا
خون عاشق جیوں حنا ہے الغیاث

ہوں پیا کے شربت لب بن مریض
جس منیں گلقند سا ہے الغیاث

جن نے دیوانہ کیا ہے خلق سوں
وہ پری رو کیا بلا ہے الغیاث

بلبل باغ وفا ہوں میں ولی
وہ سراپا بے وفا ہے الغیاث

:o:

(۹۹) ۱۱

درد کو میرے دوا نہیں الغیاث
مرض کو میرے شفا نہیں الغیاث

دین و ایمانم ربودند گلرخاں
دل کے تئیں رہنے کو جا نہیں الغیاث

چار دن کے حسن پر مت کر غرور
حسن کو دائم بقا نہیں الغیاث

روز و شب آتا ھے میرے سنگ* رقیب
بے حیا کوں کچھہ حیا نہیں الغیاث

ڈوبتا ھوں غم کے دریا میں پیا
پھونچتی زلف دوتا نہیں الغیاث

خوبیاں عالم کی سب ھیں اُس منیں
لیکن اُس کوں پھر وفا نہیں الغیاث

اُس کے کو پہنچانے کو غم کی خبر
قاصد بادصبا نہیں الغیاث

بسکہ کثرت شد بکوے آں صنم
عاشق مسکیں کو جا نہیں الغیاث

گرچہ فن مطربی میں طاق ھے
لیکن اُس کوں کچھہ گلا نہیں الغیاث

بوالہوس تقلید عاشق می کند
پھونچتی اُس کوں سزا نہیں الغیاث

ڈھونڈھتا ھوں عارف سالک ولی
اُس بجز کئی رھنما نہیں الغیاث

———:0:———

(۱۰۰) ۵

ملتا نہیں ھے مجھہ سوں وہ دلدار الغیاث
اُس بے وفا کے جور سوں سو بار الغیاث

مجھہ دل کا دیکھہ حال پریشان آپ سوں
کرتے ھیں تیری زلف کے سب تار الغیاث

* نون مخلوط معنی ساتھہ —

دیکھے ھے باغ میں کہاں نرگس کوں اے صنم
آنکھوں کا تیرے آج طلبگار الغیاث

آنکھوں کوں تیری دیکھہ کے گلشن میں گلبدن
نرگس ھوا ھے شوق سوں بیمار الغیاث

بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی
میرے سخن کا خوب خریدار الغیاث

———:o:———

(۱۰۱) ۵

اُس صنم کے ھاتھہ سوں فریاد یاراں الغیاث*
شوخ کے غمزے ستی بیداد یاراں الغیاث

گر نہیں فریاد سنتا اس جہاں میں بوعلی
چہرۂ زریں پہ طرہ دادیاراں الغیاث

ھوش عاشق کیوں رھے تجھہ مکھہ کے دیکھے اے صنم
داد ھے بیداد ھے فریاد یاراں الغیاث

جب سوں اُس شریں کے بچن پر ھے لطافت مستقیم
تب سوں دل فریاد ھے فرھاد یاراں الغیاث

جیوں ولی کے دل منیں ھے یاد اُس کی روز و شب
یو کہا فریاد ھے فریاد یاراں الغیاث

———:o:———

* غزلیات نمبر ۹۹ و ۱۰۱ و ۱۰۲ چند دیوانوں میں سے صرف ایک دیوان میں دیکھی گئیں- معلوم ھوتا ھے کہ یہ غزلیں بالکل ابتدائی ھیں کیوں کہ امیر خسرو کی صنعت ملمع کے سوا الفاظ ایسے نا مربوط اور اجنب واقع ھوے ھیں کہ غزل نمبر ۱۰۲ کے قوافی اور مطالب بھی اکثر سمجھہ میں نہیں آے مجبوراً کالاصل نقل کر دی گئی --

(۱۰۲) ہ

ھوا ھوں سب ستے بالخیر ثالث
نہیں کئی حرت بے بالخیر ثالث
اگر دل پر نہ راکھے غم تو ھر گز
عجب نہیں سب میں ھے بالخیر ثالث
سلامت گل کو جب دیکھا ھمیشہ
ظفر بالقلب ھے بالخیر ثالث
علامات دورنگی دور کرنا
رلا بالقلب ھے بالخیر ثالث
خدا نہیں یو روا رکھتا ولی بوجھہ
اکیلا ھورھے بالخیر ثالث

:o:

(۱۰۳) ہ

کدھی میری طرت لالن تم آتے نہیں سو کیا باعث
چھبیلا مکھہ اپس کا تک* دکھاتے نہیں سو کیا باعث
جدائی کے پھنسا ھوں دام میں یارو کہوں کس سوں
کہ مجھہ اس دکھہ کے پھاندے سوں چھڑاتے نہیں سو کیا باعث
کیا سب زندگانی کو فدا تیری محبت میں
اچھوں† باتاں اپس دل کی سناتے نہیں سو کیا باعث
ھوا ھے دل مرا مخمور تیرے غم سوں اے ساجن
اپس کے نین سوں پانی پلاتے نہیں سو کیا باعث

* (ن) تم † اچھی

۷۵

ولی اس بات کا افسوس ھے مجھہ دل منیں دائم
کہ میری بات کو خاطر میں لاتے نہیں سو کیا باعث

ردیف ج

(۱۰۴)

۱۰

هے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج
لیتا ہے اُس کے نازو ادا کا حساب آج

عالم کا ہوش کیوں کہ رہے گا عجب ہوں میں
چوتا* ہے اُس کی نین سوں رنگ شراب آج

کیا نازو کیا غرور ہے اُس نو بہار میں
دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج

کیوں مو نمن ضعیف نہوں غم سوں اے صنم
تیری کمر نے مجکوں دیا پیچ و تاب آج

آگے ترے لباں کے کہ ہیں چشمۂ حیات
لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج

اُس کی نگاہ مست سوں معلوم یوں ہوا
اکثر کرے گی خانۂ مردم[ا] خراب آج

اعجاز حسن[ا] دیکھ کہ وہ روے با عرق
پیدا کیا ہے چشمۂ آتش سوں آب آج

کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج

معلوم نہیں کہ ہاتھ میں شمشیر لے صنم
آتا ہے کس کے قتل کوں اتنا شتاب آج

کیوں آرزوے وصل کروں اُس سوں اے ولی
دیتا نہیں ہے ناز سوں سیدھا جواب آج

---

* (ن) چـکا - جھکتا | (ن) عاشق | (ن) عشق

(۱۰۵) ۷

ھے حسن کے نگر* میں سجن تجکوں راج آج
خوش دلبری کا تجکوں ملا تخت و تاج آج
اس ناز ہور ادا کے تجھل کوں دیکھکر
سب دلبراں نے تجکوں دیا ھے† خراج آج
پروانہ ھو کے کیوں نہ گرے چاند چرخ سوں
فانوس دل میں شوق ترا ھے سراج آج
تجھ زلف کی زنجیر‡ پہ رکھہ دانت فیل مست
کس بھید سوں کنگھی$ کو دیا آکے عاج آج
مقصود دو جہاں میں مرا تجھہ سوا نہیں
جگ میں نہیں کسو سوں ترے باج کاج آج
لب میں ترے مفرح یاقوت ھے سخن
بیمار دل مرے کوں وھی ھے علاج آج
وہ شوخ مجکوں آکے ملا اس سبب ولی
شادی میں اُس کی صرف کیا ھوں میں لاج آج

(۱۰۶) ۱۱

جولاں گری میں گرم ھے وہ شہسوار آج
سینے سوں عاشقاں کے اُٹھے ھے غبار آج
تجھہ اسپ برق تاز کی جولاں کوں دیکھہ دل
مانند بیجلی کے ھوا بے قرار آج

---

*(ن) ملک †(ن) آکے دیا تجکو تاج باج
‡ بر وزن اسیر $ بنون مخلوط

بے شک کرے گا خاطر عشاق باغ باغ
آیا ہے التفات پہ وہ نو بہار آج
گلزار تجھ جمال کا گلشن میں دیکھکر
قرباں ہیں عندلیب ہزاراں ہزار آج
سینے کے رکھہ طبق میں دل چاک چاک کوں
لایا ہوں تیری* نذر بجاے انار آج
اے آتشیں بہار ترے مکھہ کی آب دیکھہ
پیدا کیا ہوا سوں دل خاکسار آج
ہے نیش وار† دل میں مرے خار شوق
چہرے کوں دیکھہ سر پہ ترے نوکدار آج
گردش ترے نین کی کہ جوں دور جام ہے
دیکھے سوں اُس کے‡ دل کا گیا ہے خمار آج
تیرے نین نے یک نگہہ التفات سوں
عالم کے وحشیاں کوں کیا ہے شکار آج
اطراف آسماں کے ہجوم شفق نہیں
تجھ رنگ نے ہوا کوں کیا لالہ‌زار آج
برجا ہے آسماں سوں تواضع کرے طلب
پایا ہے تجھہ کرم سوں ولی اعتبار آج

:O:

۱۷ (۱۰۷)

دیکھے سوں تجھہ لباں کے اُپر رنگ پان آج
چونا ہوے ہیں لالہ رخاں کے پران آج

* (ن) میں نیاز † (ن) بے شمار ‡ (ن) اُن انکھاں کے

نکلا ہے بے حجاب ہو بازار کی طرف
ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج

تیرے نین کی تیغ سوں ظاہر ہے رنگ خوں
کس کو کیا ہے قتل اے بانکے پٹھان آج

آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے
تیری گلی میں آکے* کیا ہے مکان آج

اعجاز عشق دیکھہ کہ مجھہ ناتواں اُپر
اس سخت دل کے دل کوں کیا مہربان آج

کل خط زبان حال سوں آکر کرے گا عذر
عاشق سوں کیا ہوا جو کیا تونے مان آج

البتہ گل پیادہ ہو دوڑیں رکاب میں
اُس نو بہار حسن کی دیکھیں جو شان آج

تیری بھواں کوں دیکھکے کہتے ہیں عاشقاں
ہے شاہ جس کے نام چڑھی ہے کمان آج

گنگا رواں کیا ہوں اپس کے نین ستی
آ اے صنم شتاب ہے روز نہان آج

اے عقل مو شگاف تامل سوں کر‡ نظر
آیا ہے کس ادا سوں وہ نازک میان آج

کیوں دائرے سوں زہرہ جبیں کے نکل سکوں
یک تان میں لیا ہے مرے دل کوں تان آج

میرے سخن کوں گلشن معنی کا بوجھہ گل
عاشق ہوے ہیں بلبل رنگیں بیان آج

---

*(ن) جاکے ‡(ن) فکر کر

جود ھا جگت کے کیوں نہ ڈریں تجھ سوں اے صنم
ترکش میں تجھ نین کے ھیں ارجن کے بان آج

جاناں کی بسکہ خوف رقیباں ھے دل منیں
ھوتا ھے جان بوجھ ھمن سوں انجان * آج

تجار حسن پاس ھیں وو لعل بے بہا
اس جنس آبدار کا لینا ھے دان آج

شعلے کوں دل کے سمجھ ھے جانا فلک اُپر
برپا کیا ھوں آہ سوں میں نردبان آج

کیوں کر رکھوں میں دل کو ولی اپنے کھینچکر
نہیں دست اختیار میں میرے عنان آج

---

* نون مخلوط

ردیف ح
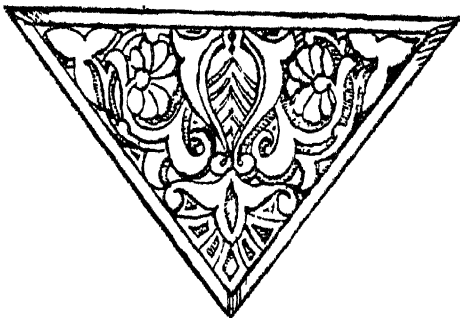
۵ (۱۰۸)

دستا ھے تجھ جبیں سوں سراسر ظہور صبح
تجھ دیکھنے کوں جگ میں ھوا ھے عبور صبح

بے تاب آفتاب ھے تب سوں جہان میں
دیکھا ھے تجکوں جب ستی اے رشک نور صبح

تجھ مکھ کی آرسی میں ھے نور خدا عیاں
روشن ھے تجھ جمال ستی کوہ طور صبح

ظاھر ھیں تجھ بہار میں اسباب عیش کے
ھے جلوہ گر ترے ستی* دارالسرور صبح

تجھ مکھ کا نور جب سوں تماشا† کیا ولی
کرتا لگا ھے تب سوں جگت میں سرور صبح

---

۹ (۱۰۹)

برنگ صافی دل کیوں نہ ھو صفاے قدح
کہ دست آئنہ رو ھے مدام جاے قدح

زھے طرب کہ ھوا بزم عیش میں دمساز
صنم کے لعل سوں یاقوت بے بہاے قدح

کیا ھے ساقی عشرت بہار الفت سوں
حناے پنجۂ رنگیں نگار پاے قدح

اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
ھلال بزم‡ میں ھو چرخ زن بجاے قدح

---

* (ن) تجھی سوں † دیکھا ‡ (ن) ابر

خمار حشر سوں کیا غم ھے مے پرستاں کوں
لکھے جو قبر کے تعویذ پر دعاے قدح

سدا ھے اس خم نیلی سوں جوش زن یہ بات
کہ نقد ہوش فلاطوں ھے رو نماے قدح

ھوا ھے قلقل مینا سوں مجکوں* یہ ظاھر
کہ مے پرست کے سینے میں ھے ثناے قدح

ھوا ھے صبح کے مانند آفتاب ضمیر
عیاں ھے جس کے اُپر جلوۂ ضیاے قدح

ولی کے دل ستی اے شوخ احتراز نہ کر
ھمیشہ انجمن گلرخاں ھے جاے قدح

---

* (ن) مجھہ اُپر

ردیف خ

(۱۰۱) ه
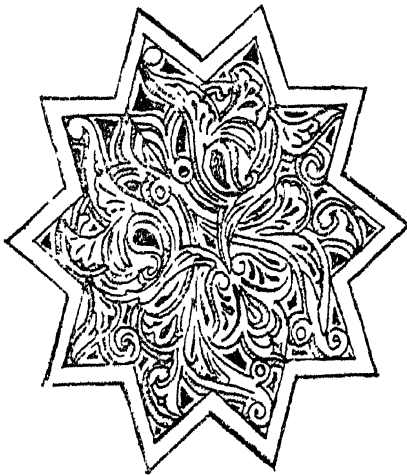
سجن ازل کے زمانے میں یوں* نہ تھا گستاخ
اسی دنوں میں ہوا ہے یو کیا بلا گستاخ

چمن میں مکھہ کی ترے مثل تاک ہے سرکش
اپس کے مکھہ پہ نہ کر زلف کوں اِتا گستاخ

ترے یو لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھہ اسے
شکر اُپر ہے یو طوطی خوش ادا گستاخ

یو رنگ زرد اُڑا مجھہ ضعیف کوں لے کر
ہوا ہے کاہ لجانے کوں کہربا گستاخ

ولی کے دل میں ہے شوخی سوں تجھہ بھواں† کی بتی
تری زلف پہ ہوئی جس قدر ہوا گستاخ

———·o·———

(۱۱۱) ہ

مژہ بتاں کی ہیں تجھہ غم میں خواب مخمل سرخ
لگی ہے ترک کے پٹکے کوں یا‡ ململ سرخ

سجن کوں دیکھکے میں چشم سرخ خواب آلود
اپس انکھاں کوں کیا خوابگاہ مخمل سرخ

کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونیں سوں
پلک کی کر کے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ

کیا ہے دفع مرے درد سر کوں رونے نے
ہوا ہے حق میں مرے خون دیدہ صندل سرخ

---

* (ن) توں † ن ہوا ‡ (ن پٹکے کوں گجرات کی

شفق نہ بوجھہ کہ مجھہ آہ آتشیں نے ولی
فلک کو جا کے کیا ھے برنگ منقل سرخ
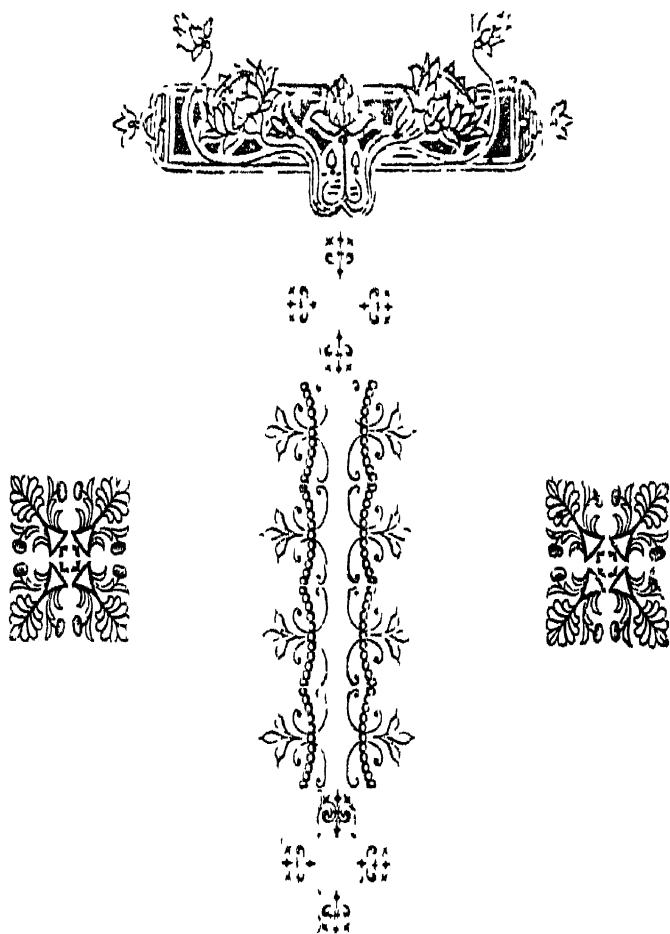
ردیف د

۷ (۱۱۲)

ہمیشہ ہے بہار سرو آزاد
نہ جاوے دولت حسن خدا داد
ترے رخ سوں کہ دائم بے خزاں ہے
ہوا ہے زیب* درگلزار ایجاد
ہوا مانند مجنوں مو پریشاں
ترا قد دیکھکر گلشن میں شمشاد
کیا ہوں سہو راہ کوچۂ غم
ہوا ہوں بسکہ تیرے لطف سوں شاد
خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل
نگاہ مہرباں ہے دام صیاد
وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل†
محبت ہے وفا بن سست بنیاد
نہیں ہے بے قراری اُس کی بے جا
ولی جس دل میں ہے زلف پریزاد

:O:

۹ (۱۱۳)

جب سوں ہوا ترا یو قد دلربا بلند
سنتا ہوں ہر طرف سوں صدائے بلا بلند
مت پست فطرتاں سوں مل اے سرو نازنیں
تجھ قد کا نام جگ میں ہے نام خدا بلند

---

* (ن) زرد رو- زیب پر   † (ن) اے پری رو

بیمار گر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
کیوں ھاتھہ میں لیا ھے نگہہ کا عصا بلند

تجھہ ابرواں کوں دیکھکے کیتا ھے اے صنم
تجھہ حق منیں ھلال نے دست دعا بلند

گلزار زندگی میں بجز وصل سرو قد
عشاق کوں نہیں ھے دو جا مدعا بلند

یو آفتاب نہیں کہ عیاں ھے فلک اُپر
حق نے کیا جہاں میں ترا نقش پا بلند

یو بات کوں لکھا ھوں سفینے میں عقل کے
ھے بحر دل میں طبع سخن آشنا بلند

تیری بھواں میں* ناز کوں رتبہ ھے اس قدر
کشتی میں جیوں ھے مرتبۂ ناخدا بلند

میں عاشقاں کی فوج کا سردار ھوں ولی
مجھہ آہ کا ھوا ھے علم تا سہا بلند

———:O:———

(۱۱۴) ۷

تجھہ گلبدن پہ جگ کے ھوے گلعذار بند
گلشن میں تجھہ بہار کے ھے نوبہار بند

گلزار میں لٹک کے چلے گر تو یک قدم
مانند آب آئنہ ھو جوئبار بند

مانی نے تجھہ جہاں کے گلشن کوں † دیکھکر
بیچا لجا کے شہر میں پھولاں کے ھار بند

---

* (ن) کے خار † (ن) میں

تیری نین پہ دیکھہ میں آ ھو کوں مبتلا
بوجھا کہ تجھہ نگہہ میں ھے وحشت شعار بند
ھے تجھہ شکار بند کی ھر یک کو آرزو
خوش وہ شکار جس کوں ملے یو شکار بند
تجھہ قد کوں دیکھہ سرو ھے گلشن میں پا بگل
آزاد یہاں ھوا ھے وہ* بے اختیار بند
اُمید مجکوں یوں ھے ولی کیا عجب اگر
اس ریختے کوں سنکے ھو معنی نگار بند

———:o:———

۱۵ (۱۱۵)

ھوا ھے گرم تو جب آفتاب کے مانند
کیا ھے ھوش نے پرواز آب کے مانند
زمیں پہ کیو نہ کریں اھل بزم جرعہ نمن
تری نگہہ میں ھے مستی شراب کے مانند
نگاہ گرم† گرے گر فلک کے گلشن میں
گل ستارہ گریں گل‡ گلاب کے مانند
برنگ برق اگر جلوہ گر ھو وہ گل رو
غبار سینہ ھو پانی سحاب کے مانند
توقع قدم شہسوار دل میں نہ رکھہ
ھوا ھوں خالی اپس سوں رکاب کے مانند
لکھا ھوں بسکہ پری روکی زلف کی تعریف
سیاہ نامہ ھوا ھوں کتاب کے مانند

---

*(ن) سو †(ن) تیز ‡گل کر

ترے فراق میں ہر آہ اے کہاں ابرو
گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند

ترے خیال میں اے بحر حسن دیدۂ تر
ہوے ہیں آب سراپا حباب کے مانند

کیا ہے طرز تغافل نے شوق کے جگ میں
ہر ایک چشم کوں تسخیر خواب کے مانند

نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا
کہ مجھہ زباں پہ ہے حاضر جواب کے مانند

نہ بھول گرم نگاہی پہ* شوخ چشماں کی
محبت ان کی ہے دھوکا سراب کے مانند

گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

نہ ہو تو فکر† سوں دنیا کی مونہن باریک
سیاہ دل کوں کرے گا‡ خضاب کے مانند

نگاہ گرم سوں اُس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

———:0:———

(۱۱۶)　　　ں

تیری نین کی سختی$ ہے دلبری کے مانند
تیری نگاہ موزوں ہے عبہری کے مانند

ظاہر نہیں کسی پر تجھہ لعل کی حقیقت
واقف ہوا ہوں اس سوں میں جوہری کے مانند

---

* (ن) سے　　† (ن) مہر　　‡ (ن) گی　　$ (ن) شیخی

هر چند رنگ زردی حاصل هے عاشقوں کوں
لیکن شگفتہ رو هیں گل جعفری کے مانند
طاقت نہیں کسی کوں تا اُس صنم کوں دیکھے
عالم کی هے نظر سوں پنہاں پری کے مانند
یہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سناؤ
رکھتا هے فکر روشن جو انوری کے مانند

———:o:———

(۱۱۷) ہ

چنچل کوں جا کے بولو آ بیجلی کے مانند
اس وقت انکھاں برستاں * هیں بادلی کے مانند
سوزن سوں تجھ پلک کی اے نور جان و دیدہ
هر استخواں میں روزن هے بانسلی کے مانند
عالم میں جس کے سر پر گلدستۂ ادب هے
وہ کیوں کہے چمن کوں تیری گلی کے مانند
گر آرزو هے تجکوں مقصد کے گل کا کھلنا
تک بند کر زباں کوں مکھ میں کلی کے مانند
مشتاق تجھ درس کا اے شمع بزم خوبی
دیکھا نہیں هے دوجا هرگز ولی کے مانند

———:o:———

(۱۱۸) ہ

سخن شناس کے نزدیک کم نہیں زیزید
کسی کے مطلب رنگیں کوں جو کیا هے شہید

---

* برستی

یہ زلف و خال سیہ نے دیا ھے جگ کوں فریب
دغا کے دینے میں یک رنگ ھیں یہ پیر و مرید

کُھلا ھے عقدۂ دل تجھہ پلک* کی سوزن سوں
ترے نین کا اشارہ ھے قفل دل کی کلید

ھوا ھے مشتری اُس رشک مشتری کا دل
کیا جو اھل خرد کے ھزار دل کوں خرید

ھوا ھے حق کی توجہ سوں اے ھلال ابرو
ترا جہاں منور ولی کے دل کی عید

---

* (ن) نگھہ

ردیف ذ

(۱۱۹) ۵
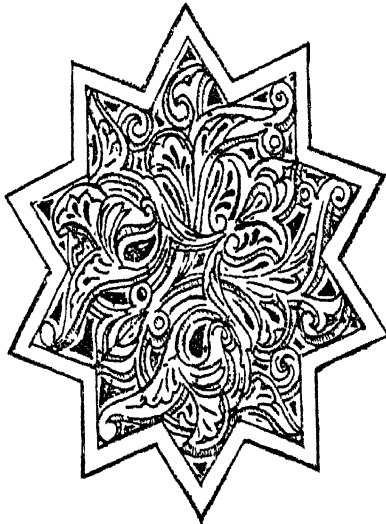
اے شکر لب قند سوں تجھ لب کی باتاں ہیں لذیذ
حرف تیز* اُس کے ہیں جیسے حلوۂ† سوہاں لذیذ

دل کو فرحت بخش ہے دائم ترے غم کا ہجوم
صاحب ہمت کوں نت ہے کثرت‡ مہماں لذیذ

مت ہراک ناہل کے ملنے سوں راضی ہو صنم
ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہے پنہاں لذیذ

لذت معنی نہیں کچھ لذت ظاہر$ سوں کم
حرف بامعنی ہے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ

اے ولی ترک علائق دل کو لذت بخش ہے
جیوں ہے دنیادار کوں فکر سروساماں لذیذ

---

* (ن) تر

† اس لفظ کی صحیح ترکیب حلوائے سوہاں چاہئے مگر قدما نے اکثر موقعوں پر عرف عام کا لحاظ رکھا ہے - اگر لفظ جلوہ کی طرح لفظ حلوا میں ہائے ہوز ہوتی تو یہ ترکیب صحیح ہوتی - فافہم

‡ (ن) دولت $ (ن) صورت

ردیف ر
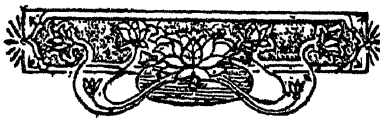
۹ (۱۲۰)

گر چمن میں چلے وہ رشک بہار
گل کریں نقد آب ورنگ نثار

بلبلاں ہر طرف سوں اُٹھ دوڑیں
دیکھنے کوں اُسے ہزار ہزار

یاد تجھ خط سبز کی اے شوخ
زخم دل پر ہے مرہم زنگار

حق نے تیری انکھاں کوں بخشا ہے
مئے وحدت* سوں ساغر سرشار

جن نے دیکھا ہے اُس† پری رو کوں
صورت ہوش سوں ہوا بیزار

تجھ درس کے خیال میں دائم
مثل نیساں ہے چشم گوہر بار

تجھ لب آگے اے ا مشتری طلعت
آب حیواں کا سرد ہے بازار

بسکہ پایا ہے تجھ جفا سوں شکست
خانۂ دل ہوا ہے آئنہ وار‡

اے ولی اُس سوں حرف ہوش نہ پوچھ
جو ہوا مست جلوۂ دیدار

———:o:———

* (ن) وحشت † بیک حرکت ‡ (ن) زار

(۱۲۱) ۵

آیا جو کمر باندھکے تو جور و جفا پر
میں جی کوں تصدق کیا تجھہ بانکی ادا پر
مجھہ دیدۂ خوں بار میں یک بار قدم رکھہ
اے شوخ ترا جیو ھے گر رنگ حنا پر
انکھیاں ھیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ھیں
بوتی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر
تشبیہ جو تجھہ خط کوں دیا مشک ختن سوں
عالم کوں وہ آگاہ کیا اپنی خطا پر
دشوار ھے حیرت سوں ولی اُس کا* نکلنا
باندھا ھے جو دل اُس رخ آئینہ نما پر

—— o ——

(۱۲۲) ۷

سجن تجھہ گلبدن کا آج نہیں ثانی چمن بھیتر
غلط بولا چمن کیا بلکہ جنات عدن بھیتر
ترے گلزار رنگیں کا جو کُئی مقبول ھے اے گل
وہ اپنے خوں میں جیوں گل غرق ھے خونیں کفن بھیتر
پڑی ھے دل میں پروانے کے تیرے عشق کی آتش
ھوئی ھے شمع تیرے مکھہ† سوں روشن انجمن بھیتر
تو وہ گل پیرھن ھے مصر میں خوبی کے اے موھن
کہ لاکھاں‡ دل کے یوسف ھیں ترے چاہ ذقن بھیتر
چمن میں اس سبب جاتا ھوں اے رشک ھزاراں گل
کہ تیری باس کی پاتا ھوں یک بو یاسمن بھیتر

---

* (ن) کوں   † (ن) رخ   ‡ لاکھوں

سراپا زندگانی کوں جلاتی هے ترے شوقوں
عجب تجهه عشق کی گرمي هے شمع شعله زن بهیتر
یه مکهه کی شمع سوں روشن هے هفت اقلیم کی مجلس
ولی پروانگی کرتا تری ملک دکن بهیتر

:o.

۹ (۱۲۳)

اب جدائی نه کر خدا سوں ڈر
بے وفائی نه کر خدا سوں ڈر
راست کیشاں سوں اے کماں ابرو
کج ادائي نه کر خدا سوں ڈر
مت تغافل کوں راہ دے اے شوخ
جگ هنسائي نه کر خدا سوں ڈر
هے جدائی میں زندگی مشکل
آ جدائی نه کر خدا سوں ڈر
عاشقاں کوں شهید کر کے صنم*
کف حنائی نه کر خدا سوں ڈر
آرسی دیکهکر نه هو مغرور
خود نمائی نه کر خدا سوں ڈر
اُس سوں جو آشنائے درد نهیں
آشنائی نه کر خدا سوں ڈر
رنگ عاشق غضب سوں اے ظالم
کهربائی نه کر خدا سوں ڈر

---

* (ن) خون عاشق سے بے اجازت ناز

اے ولی غیر آستانۂ یار
جبہہ سائی نہ کر خدا سوں تار

———:o:———

(۱۲۴) ٥

سنایا جب خبر شادی کی قاصد صبحدم آکر
منگا رخصت مرے نزدیک باھر دل سوں غم آکر

ترے ملنے سوں تا روشن کرے دل کی مجالس کوں
ھوئی ھے شعلہ زن سینے میں خواھش دمبدم آکر

بجز تجھہ جام لب کے اے پری پیکر نہ لوں* ھرگز
اگر دیوے اپس کے ھاتھہ سوں مجھہ جام جم آکر

نظارہ جو کیا میں تجھہ مبارک حسن کا موھن
کیا مجھہ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم آکر

ولی تجھہ حسن کی تعریف میں جب ریختہ بولے
سنے اُس کوں یقیں اُتھہ جاں سوں حسان عجم آکر

———:o:———

(۱۲۵) ٥

اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرو نازنیں آکر
کرے نظارگی اُس کی سو فردوس بریں آکر

اگر ھووے صنم خانے میں اُس بت کا گزر بے شک
تصدق اُس پہ ھوویں سب نگارستان چیں آکر

عجب اُس شوخ چنچل کی انکھاں ھیں شوخ اور چنچل
ھوے قرباں جس اوپر آھوے صحرا نشیں آکر

---

* (ن) پیوں

کرے شیرازہ بندی دل کی جو اُس مکھہ* کے دیکھے سوں
پریشاں ہو اگر دیکھے وہ زلف عنبریں آکر
عجب نہیں† دام میں اُس کے اگر اٹکا ولی کا دل
کہ اُس کے دام میں لاکھاں‡ پھنسے ہیں اہل دیں آکر

ہ (۱۲۶)

پڑا ہوں کوہ غم میں اس دل نا شاد سوں جاکر
دعا بو لو مری جانب سوں کُئی فریاد سوں جاکر
برہ کے ہاتھہ سوں گرداب غم میں جا پڑا ہے دل
کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سوں جاکر
گرفتاراں کی غمخواری ایا لازم نہیں تجھپر
حقیقت مرغ دل کی یوں کہو صیاد سوں جاکر
کیا ہے خون نے سودا کے غلبہ تن منیں میرے$
نگہہ کے نیشتر کوں لا کہو فصاد سوں جاکر
ولی اُس قد کا طالب ہے مبارکباد آ بولو
کہو سمجھا کے گلشن میں ہر اک شمشاد سوں جاکر

ہ (۱۲۷)

عاجزاں کے اُپر ستم مت کر
اس قدر سختي اے صنم مت کر
اس ترقی کے وقت میں اے شوخ
مہر بانی اپس کی کم مت کر

---

* (ن) خط † (ن) کیا ‡ لاکھوں
$ (ن) کیا ہے جوش ہر ہر رگ میں میري خون سودا نے

رحم بے جا ستم برابر ھے
توں* رقیباں اُپر کرم مت کر
اس نصیحت کوں گوش جاں سوں سن
دل کوں اپنے مکان† غم مت کر
رام تجھ امر کا ھوا ھے ولی
گر ھے انصاف اُس سوں رم مت کر

---

(۱۲۸) ۵

ھشیار زمانے کے ترے مکھ پہ نظر کر
تجھ نیہہ کے کوچے میں گئے جان بسر کر
عالم میں ھے وہ تیر ملامت کا نشانہ
جس تن سوں‡ ترے غم کا گیا تیر گزر کر
تجھ حسن کی جھلکار سوں کیا بدر کوں نسبت
جو کُئی کہ تجھے بدر کہے اُس کو بدر کر
اُس ظالم خوں خوار کوں جی پیش کیا ھوں
جس عشق نے عالم کوں دیا$ زیر وزیر کر
رونے ستی فارغ ھو ولی پیو کوں دیکھا
کعبے کی زیارت کیا دریا سوں اُتر کر

---

(۱۲۹) ۹

اے باد صبا باغ میں موھن کے گزر کر
مجھ داغ کی اس لالۂ خونیں کوں خبر کو

---

*(ن) یوں †(ن) مقام ‡(ن) دل میں $(ن) ستا

کیا درد کسے کون کہے درد مرا جا
اے آہ مرے درد کی توں جا کے خبر کر

مت طرز تغافل کوں مرے حق میں روا رکھ
اے شوخ مری آہ سوں البتہ حذر کر

دوجا نہیں دتا پی سوں کہے دل کی حقیقت
اے درد توجا جیو میں اُس پی کے اثر کر

کیا غم ہے اُسے تیر حوادث سوں جہاں میں
پوجھا جو کوی گردش ساغر کوں سپر کر

کئی بار لکھا اُس کی طرف نامے کوں* لیکن
ہر بار ستیا اشک نے مجھہ نامے کو تر کر

ہر وقت نہ ست اکحل تغافل کوں انکھاں میں
ک‡ مہر سوں اس طرف اے$ بے مہر نظر کر

اُس صاحب دانش سوں ولی یہ ہے تعجب
یکبارگی کیوں مجکوں گیا دل سے بسر کر

———:0:———

ہ　　　(۱۳۰)

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شبدیز کوں مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سوں مجھہ طرف
ہر پلک کوں دشنۂ خوں ریز کر

میں کیا یوں عرض از روے نیاز
مہربانی اُس کی دست آویز کر

---

* (ن) نامہ طرف پیو کے　　† (ن) کر لگا　　‡ (ن) یک
$ بیک حرکت

کہہ اپس کی نرگس بیمار کوں
عاشقاں کے خون سوں پرہیز کر

اے ولی آیا* هے وہ مقصود دل
خانۂ دل خوں سوں رنگ آمیز کر

.o.

(۱۳۱) ۷

اے سرو خراماں توں نہ جا باغ میں چل کر
مت قمری و شمشاد کے سودے میں خلل کر

کر چاک گریباں کوں گُلاں صحن چمن میں
آے هیں ترے شوق میں پردے سوں نکل کر

صنعت کے مصور نے صباحت کے صفحے پر
تصویر بنائی هے تری نور کوں حل کر

اے نور نظر شمع کوں دیکھا هوں سراپا
تجھہ عشق کی آتش ستی کاجل هوئی جل کر

بے آب لگے آب حیات اُس کی نظر میں
پانی هوا تجھہ گال کے جو عشق میں گل کر

تجھہ ابروے خمدار سوں† هرگز نہ پھرے دل
کیوں جاوے سپاهی دم شمشیر سوں ٹل کر

اے جان ولی لطف سوں آ بر میں مرے آج
مجھہ عاشق بے کل ستی مت وعدۂ کل کر

:o:

(۱۳۲) ۷

ہوا ہوں بے خبر تجھ مست انکھیاں کی خبر سن کر
ہوا ہوں ناتواں جیوں مو تری نازک کمر سن کر

نہیں تجھ لعل شیریں پر خط سبز اے گلستاں رو
یہ طوطی ہے کہ آئی ہے ترے لب کی شکر سن کر

سراپا ہو کے سودائی پڑا تجھ غم کے حلقے میں
تری زلفاں کے سنبل کی حکایت سر بسر سن کر

پرت کے پنتھ میں ہرگز قدم پیچھے نہ رکھ اے دل
ہٹاتے ہیں قدم نامرد اس رہ کا خطر سن کر

بگولے کی نمط آتا ہے مجنوں بے سر و بے پا
مرے دیوانۂ دل کو اپس کا راہبر سن کر

صبا کے ہاتھ سوں جیوں ہے ہر اک غنچہ پریشاں دل
یوہیں ہر دل پریشاں ہے مری آہ سحر سن کر

ولی تیری گلی کوں سن کے یوں مشتاق ہے نسدن
کہ جیوں عشاق ہوں مشتاق وصف مو * کمر سن کر

---

(۱۳۳) ۵

چمن میں جب چلے اُس حسن عالم تاب سوں اُٹھکر
کرے تعظیم خوشبو ہر گل سیراب سوں اُٹھکر

کرے گر آرسی گھر میں لیا تجھ مکھ کی مہمانی
ڈھلاوے ہاتھ تیرے کوں اپس کی آب سوں اُٹھکر

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر زاہد کوں مسجد میں
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سوں اُٹھکر

---

* (ن) پرنگر - سیمبر

ترے پانواں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں
وہیں آوے قدم بوسی کوں مخمل خواب سوں اُٹھکر
ولی تجھ زلف کی گر سحر سازی کا بیاں بولے
چلے پاتال سوں باسک سو پیچ و تاب سوں اُٹھکر

———:o:———

۷ (۱۳۴)

میں تجھے آیا ہوں ایماں بوجھکر
باعث جمعیت جاں بوجھکر
بلبل شیراز کوں کرتا ہے* یاد
حسن کوں تیرے گلستاں بوجھکر
دل چلا ہے عشق کا ہو جوہری
لب ترے لعل بدخشاں بوجھکر
ہر نگہ کرتی ہے نظارے کی مشق
خط کوں تیرے خط ریحاں بوجھکر
اے سجن آیا ہوں ہو بے اختیار
تجکوں اپنا راحت جاں بوجھکر
زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب
حال مجھ دل کا پریشاں بوجھکر
رحم کر اُس پر کہ آیا ہے ولی
درد دل کا تجھ کوں درماں بوجھکر

———:o:———

* (ن) ہوں

۱۰ (۱۳۵)

جو آیا مست ساقی جام لے کر
گیا یکبارگی آرام لے کر

نگہہ تیری سدا آتی ہے جیوں تیر
دل زخمی طرف پیغام لے کر

نہ جانوں خط ترا اُس بے خطا پر
چلا ہے آج فوج شام لے کر

اُڑا آہوے دل سوں رنگ وحشت
جو آئی زلف تیری دام لے کر

جو کُئی باندھا ہے تیری زلف میں دل
ستا* ہے کفر میں اسلام لے کر

ترے لب اور تری انکھیاں کوں ہدیہ
چلا ہوں پستہ و بادام لے کر

بنائی ہے جہاں میں لیلۃ القدر
سیاہی تجھ زلف سوں وام لے کر

تری ساقی گری کوں لالۂ باغ
کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر

میں اُس کوں جیوں نگیں کرتا ہوں سجدہ
جو کُئی آتا ہے تیرا نام لے کر

ولی تیرے لباں سوں اے تنک طبع
چلا ہے لذت دشنام لے کر

———:o:———

* (ن) ملا † (ن) کا

(۱۳۶) ۵

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کوں کروں تحریر
جنون عشق ھوا اس قدر زمیں کوں محیط
کہ پارسا* کو ھوئی موج بوریا زنجیر
زبان قال نہیں طفل اشک کوں لیکن
زبان حال سوں کرتے ھیں عشق کی تقریر
صفے پہ چہرۂ عشاق کے مصور عشق
جگر کے خوں سوں لکھا طفل اشک کی تصویر
گلی سوں نیہہ† کی کیوں جا سکوں ولی باھر
ھوئی ھے خاک پری رو کی رہ کی دامن گیر

—— o ——

(۱۳۷) ۷

دل مرا ھے وہ آتشیں پیکر
ھوگئے راکھہ جس کوں دیکھہ شرر
کیا کہوں نبض دل کی بے تابی
قوت جس کا ھے آتش‡ و نشتر
عشق بازاں میں اُس کوں راحت ھے
جس کوں الماس کا ملا بستر
اُن نے پایا ھے منزل مقصود
عشق جس کا ھے ھادی و رھبر
ترک لذت کی جس کوں ھے لذت
شکر اُس کوں ھے زھر زھر شکر

* (ن) آشنا † ن ' پیو ‡ (ن) آتشیں

آشنایاں کوں موج آب وفا
ھے محبت کی تیغ کا جوھر
بزم دلبر میں اے ولی جا تو
شوق کا آج ھاتھہ لے ساغر

———:O:———

(۱۳۸) ن

مجکوں پہنچی اُس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کوں دیتا ھے شکر
بو علی سینا اگر دیکھے اُسے
قاعدے حکمت کے سب جاے بسر
سات پردوں میں رکھوں اُس کوں چھپا
آوے گر انکھیاں میں وہ نور نظر
مجکوں سب عالم کھے باریک بیں
گر لگے تک ھاتھہ وہ نازک کمر
اُن لباں کا اے ولی طالب ھے دل
جن کے غم سوں* لعل ھے خونیں جگر

---

* (ن) دیکھے

ہ (١٣٩)

ہوا تجھ حشم* سوں بستاں غم سبز
ہوا تجھ جور سوں بخت الم سبز
ہوا قد سرو کے مانند صنم کا
لباس سبز سوں سر تا قدم سبز
کہیں جوہر شناساں دیکھ تجھ حسن
زمرد کا تراشا ہے صنم سبز
ثنا لکھنے میں اُس آہو نین کی
ہوا جیوں شاخ نرگس ہر قلم سبز
ولی نے جب لکھا تجھ خط کی تعریف
ہوا جیوں برگ ریحاں ہر رقم سبز

———:0.———

ہ (١٤٠)

لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز
ہوا سر تا قدم مثل چمن سبز
عجب چھب سوں کھڑا ہے وہ پری رو
سر اوپر چیرا بر میں پیرہن سبز
اگر اس سج سوں آوے انجمن میں
تو ہوویں بخت اہل انجمن سبز
فصاحت کیا کہوں اُس خوش دہن† کی
کسی کا وہاں نہیں ہوتا سخن سبز

* (ن) عشق   † (ن) سخن

ولی جو جی دیا یو خط کوں کر یاد
بجا ھے گر کریں اُس کا کفن سبز

:o:

۹ (۱۴۱)

ھوا نہیں وہ* صنم صاحب اختیار ہنوز
بجاے خود ھے رقیباں کا اعتبار ہنوز

پری رخاں کی جھلک کا کیا ھوں بسکہ خیال
برنگ برق مرا دل ھے بے قرار ہنوز

ووا† چشم چار ھوئی شوق کے دو ابرو سوں
ولے نہیں وہ دورنگی ہوا دو چار ہنوز

ہزار بلبل مسکیں کا صید ھے باقی
مقیم ھے چمن حسن میں بہار ہنوز

بجا نہیں تجھے انکار خون عاشق سوں‡
گیا نہیں ھے ترے ھاتھہ سوں نگار$ ہنوز

اپس کی چشم کی گردش سوں دے پیالہ مجھے
گیا نہیں ھے مری چشم سوں خمار ہنوز

بجاے خود ھے اے§ رنگیں بہار گل فطرت
تری پلک کا مرے دل میں خار خار ہنوز

چلے ھیں آھوے مشکیں ختن سوں سن کے کہ ھے
نگاہ شوخ صنم درپے شکار ہنوز

ولی جہاں کے گلستاں میں ھر طرف ھے خزاں
ولے بحال ھے وہ سرو گلعذار ہنوز

:o:

* (ن) ھے † (ن) وہ ‡ (ن) کا $ نشان § بتخفیف یا

(۲۴۲) ۷

مت جا صنم کہ ہوش دل آیا نہیں ہنوز
میں درد اُس* کا تجکوں سنایا نہیں ہنوز
اس چشم اشکبار سوں میری عجب نہ کر
سینے کا داغ تجکوں دکھایا نہیں ہنوز
تجھ لطف کے زلال نے اے مایۂ حیات
میرے سنے† کی آگ بجھایا نہیں ہنوز
ہوں گرچہ خاکسار ولے از رہ ادب
دامن کوں تیرے ہاتھہ لگایا نہیں ہنوز
اپنی انکھاں کے نور کا‡ تیرے قدم تلے
اے نور دیدہ فرش بچھایا نہیں ہنوز
زاہد اگرچہ فہم میں ہے بو علی وقت
میرے سخن کے رمز§ کو پایا نہیں ہنوز
آزاد اپنے عشق سوں مت کر ولی کے تئیں
تیرا غلام جگ میں کہایا نہیں ہنوز

---

(۲۴۳) ۹

تو ہے رشک ماہ کنعانی ہنوز
تجکوں ہے خوباں میں سلطانی ہنوز
ہر جھلک دیتی ہے تجھ رخسار کی
آرسی کوں درس حیرانی ہنوز
شرم سوں تجھ مکھہ کے اے دریاے حسن
چہرۂ گوہر پہ ہے پانی ہنوز

---

* (ن) اپس † سینہ ‡ (ن) کوں § (ن) معنی

حلقه زن هے تجھ دھن کی یاد میں
خاتم دست* سلیمانی هنوز

خواب† میں دیکھا تھا تیری زلف کوں
دل میں هے باقی پریشانی هنوز

تجھ کمر کوں دیکھ حیراں هو رها
مو قلم لے هاتھ میں مانی هنوز

روز اول سوں چمن میں حسن کے
نہیں هوا پیدا ترا ثانی هنوز

جان جاتا‡ هے ولے آتا نہیں
کیا سبب رہ دلبر جانی هنوز

اے ولی اُس گلبدن کے عشق میں
مثل$ بلبل هے غزلخوانی هنوز

:o:

(۱۴۴)

۷

داغ سوں دل قرص زر اندود رکھتا هے هنوز
مثل سورج آتش بے دود رکھتا هے هنوز

بسکه گایا هوں سرود عشق تیری یاد میں
دل یہ میرا لہجۂ داؤد رکھتا هے هنوز

باغ میں دیکھا هوں اے§ یاقوت لب ریحاں کے تئیں
شوق اُس خط کا غبار آلود رکھتا هے هنوز

نور تجھ رخسار کا سینے میں هے نت جلوہ گر
مجمر دل آتش نمرود رکھتا هے هنوز

---

* (ن) مہر † (ن) رات ‡ (ن) جاتی $ (ن) شغل
§ (ن) اس

گرچه غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں
لیک دل تجھ لب ستی مقصود رکھتا ہے ہنوز

تجھ دہان کالعدم سوں ہے تعجب یہ کہ حق
طالباں کوں اُس کے کیوں موجود رکھتا ہے ہنوز

یہ ولی تجھ عشق کے مجمر پہ تا اسپند ہو*
جگ منیں دل کو بجاے عود رکھتا ہے ہنوز

---

* (ن) کرے

ردیف س

(۱۴۵) ہ
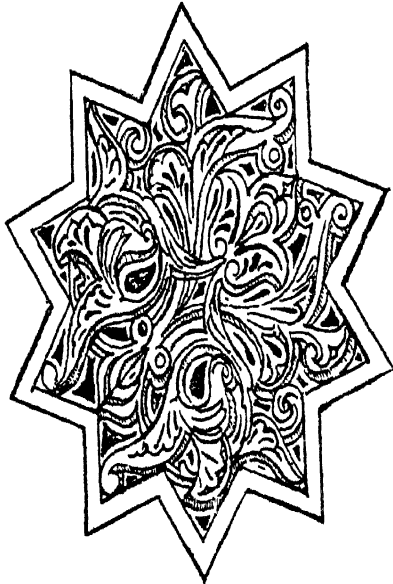
جب لگ ہے چمن بیچ بہار گل و نرگس
ہے باغ سخن* بیچ بہار گل و نرگس

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا
پھولا ہے نین بیچ بہار گل نرگس

تارے نہیں یو باغ فلک بیچ جو دستے
گلشن ہے گگن بیچ بہار گل و نرگس

نرگس کے تماشے کوں گلستاں میں نکو جا
ہے چشم سجن بیچ بہار گل و نرگس

اُس شوخ کی بیمار انکھاں دیکھ ولی تو
خواہش ہے وطن بیچ بہار گل و نرگس

---

(۱۴۶) ہ

شوخ آتا نہیں ہزار افسوس
مکھ دکھاتا نہیں ہزار افسوس

مطرب نغمہ ساز محفل عشق
تان گاتا نہیں ہزار افسوس

بزم عشرت میں جام لب سوں پیا
مے پلاتا نہیں ہزار افسوس

وہ سجن ناز سوں بھلی† باتاں
من میں لاتا نہیں ہزار افسوس

---

* (ن) سجن † (ن) کسی کی مان (مان بمعنی عزت۔ بات)

پیم نگری* کی راہ غیر ولی
کوئی پاتا نہیں ہزار افسوس

———:o:———

(۱۴۷) ۵

جب سوں وہ گلبدن ہے میرے پاس
گلشن دل تمام ہے خوش باس

دیکھا جو اے پری تری تصویر
گم کیا ہے اپس سوں ہوش و ہواس

کھول چھاتی ہور اپنے سینے کوں
دل میں آتا ہے کچھ کا کچھ وسواس

تشنۂ آب زندگانی ہوں
بوسہ دے کر بجھا تو میری پیاس

دیکھ تیری اُداسی اے جاناں
دل مرا مجھ ستی ہوا ہے اُداس

مجھ سوں مت کہہ لباس کی کچھ بات
معتبر نہیں ہے عاشقی میں لباس

اے ولی رات دن ہے دل میں مرے
اُس پری روکے دیکھنے کی آس

———:o:———

(۱۴۸) ۵

میں کیا کروں جہاں کوں مجھے دلربا ہے بس
دونوں جہاں میں اُس کا مجھے آسرا ہے بس

---

* کوچۂ محبت

جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا
دونوں جہاں میں اُس کوں وہ گلگوں قبا ہے بس

سرو چمن کی دید کوں ہر گز نہ جاے گا
جس کی بغل میں دلبر رنگیں ادا ہے بس

آب بقا پسند نہ آوے اُسے کبھی
جس نے مدام وصل کا شربت پیا ہے بس

پھندے سوں عشق کے وہ ولی کب نکل سکے
دل جس کا دام زلف میں جا کر پھنسا ہے بس

ردیف ش

۷

(۱۴۹)

نہیں یہ خط بہ گرد لعل سے نوش
ہوا ہے چشمۂ خرشید خس پوش
بروز حشر سوں کیا باک اُس کوں
ہوا خرشید محشر جس کا ہمدوش*

ہوا ہے جلوہ گر تجھ حسن کا نور
چراغ محفل خوبی ہے خاموش
ترے جلوے سوں ہے گل تازہ و تر
چمن میں بلبلاں کا ہر طرف جوش

جو دیکھا ہے† ہلال ابرو ترا رو
وہ صبح عید سوں نت ہے ہم آغوش
کیا جب بر میں زریں جامہ وہ شوخ
ہوا خرشید محشر سایہ مدہوش

ولی کوں یاد تیری دمبدم ہے
نہیں یک آن خاطر سوں فراموش

———:O:———

۷

(۱۵۰)

عشق کے ہاتھ سوں ہوے دل ریش
جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش

---

* ایک دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا۔
خمار حشر سوں کیا باک اس کوں
جو تیرے شوق سوں ہیں مست و مدھوش
† (ن) اے

جیو میرا ہوا ہے زیر و زبر
جب سوں تیرا فراق آیا پیش

شوخ کے دل سوں دل ہوا پیوست
آتش عشق سوں* لگا ہے سریش

تجھ پہ قرباں ہوں اے کماں ابرو
جب سوں لینا ہوں عاشقی کا کیش

جس کوں قربت ہے عشق سوں تیرے
اُس کے نزدیک کب عزیز ہے خویش

تجھ بن اک پل† نہیں مجھے آرام
بیگ دکھلا درس اے‡ مرہم ریش

اے ولی اُس کا زہر کیوں اُترے
جن نے کھایا ہے عاشقی کا نیش

---

* (ن) کا
† (ن) تل
‡ بیگ حرکت

ردیف ص

(۱۵۱) ۸
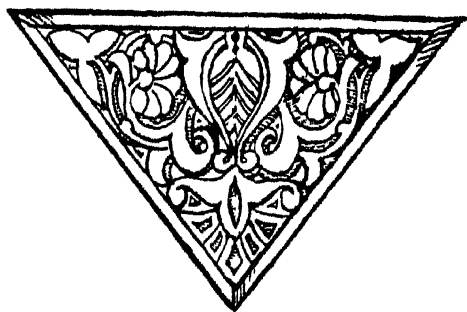
خود بخود دل نہیں ہوا ہے حریص
بوسۂ یار نے کیا ہے حریص

ذوق دیدار یار ہے جس کوں
طلب عشق میں سدا ہے حریص

آہوے دل کے صید کرنے کوں
شوخ کا تیر بے خطا ہے حریص

مہ نے کاسہ لیا گدائی کا
جب ستی مہر کا ہوا ہے حریص

یک پلک آپ سوں جدا نہ کرے
خال تیرے کا دل اِتا ہے حریص

خنجر ناز قاتل خوں خوار
قتل عاشق اُپر سدا ہے حریص

نعمت دین کے طلب میں مدام
دل ستی طالب خدا ہے حریص

کیوں نہ دوں نقد دل میں اپنا ولی
نگہہ چشم دلربا ہے حریص

ردیف ض

(۱۵۲) ۷

تجھ مکھ کے اس چمن میں یو خط ہے بہار محض
جنت ہے جس کے لطف اگے شر مسار محض

وہ مکھ ترا ہے اے گل گلراز عاشقاں
ہے لالہ زار جس کے اگے داغدار محض

بن مرھم وصال نہ ھووے اُسے شفا
جو تجھ نگہ کے تیر سوں ہے دلفگار محض

شکر خدا کہ جس کے کرم سوں جہاں* میں
تجھ حسن کا خیال ہے مجھ غم گسار محض

اس کو قرار کیوں کہ اچھے لیل تار میں
تجھ زلف کی جو یاد میں ہے بے قرار محض

اے دل تو اس کی نین کی مستی سوں ذوق کر
بن اُس کے جگ کے شغل ھیں† تجکوں خمار محض

گا ہے ولی کے حال کوں‡ چشم کرم سوں دیکھ
مدت سوں تجھ گلی میں ہے امیدار محض

:o:

(۱۵۳) ۵

آزاد کوں جہاں میں تعلق ہے جال محض
دل باندھنا کسوسوں ہے دل پر وبال محض

---

* (ن) وصال
† (ن) ہے جن انکھاں کے شغل میں
‡ (ن) پہ

غنچے کے سر کوں دیکھ گریباں میں عندلیب
بولی ظہور خلق ہے یہ انفعال محض

باد خزاں سوں رمز یہ سمجھا کہ جگ منیں
رکھے* ہے باغ عیش سوں بوے ملال محض

یو بات عارفاں کی سنو دل سے سالکاں!
دنیا کی زندگی ہے نپٹ وہم و خیال محض

بن خامشی (ولی) نہ ملے گوہر مراد
حیرت کے باج اور ہے سب قیل و قال محض

———:o:———

(۱۵۴)

۵

تجھ زلف کے بے تاب کوں مشک ختن سوں کیا غرض
تجھ لعل کے مشتاق کوں کان یمن سوں کیا غرض

مدت ستی اے گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کوں
مشتاق ہوں تجھ درس کا مجکوں چمن سوں کیا غرض

پروا کفن کی نہیں مجھے اے شمع بزم عاشقاں
تجھ عشق میں جو سر دیا اُس کوں کفن سوں کیا غرض

برجا ہے گر اہل سخن + طالب نہیں مجھ شعر کے
جن کو سخن کی بجھ ‡ نہیں اُن کوں سخن سوں کیا غرض

ہرگز (ولی) کے پاس تم باتاں وطن کی مت کرو
جو نیہ کے کوچے میں ہے اُس کوں وطن سوں کیا غرض

* (ن) آتی - رکھتی + (ن) ہوس ‡ بوجھ

ردیف ط

۵ ۱۵۵

گلزار حسن یار میں ہے سبزہ زار خط
لازم ہے بلبلاں کوں جو دیکھیں بہار خط

روشن سواد دیدۂ دل کا ہوا صنم
ہے سرمہ میری آنکھوں میں تیرا غبار خط

یاقوت خط کوں دیکھ لب لعل سوج کوں
کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط

عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے
دیکھا جو موج بحر خط مشکبار خط

دفتر میں خط کے چہرہ (ولی) کا بحال کر
اُمیدوار سجکوں کیا روزگار خط
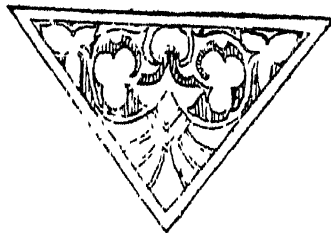
ردیف ظ

۵ (۱۵۶)

سجن کی خرد سالی پر خدا ناصر خدا حافظ
رقیباں کی ملامت سوں محمّد مصطفا حافظ

سجن کے حسن افزوں پر خدایا تو اماں کرنا
کہ اس اُمید گلشن پر علی مرتضا حافظ

سجن کی تیغ ابرو سوں شہادت گاہ پاؤں میں
مرے اس قتل ہونے پر شہید کربلا حافظ

سجن کا مکھ منوّر، نور آیت، فال مصحف ہے
کہ اہل نامراداں پر دعاے ہل اتی حافظ

(ولی) غمگیں نہ ہو یہ بھید اسرار الہی ہے
کہ تیری دستگیری پر نگاہ دلربا حافظ

:o:

۳ (۱۵۷)

یہی میں مانگتا ہوں رات اور دن تجھ سوں یا حافظ
مجھے اپنا گدا کر اور رہے میرا سدا حافظ

نہ ہووے کیوں جہاں کے بیچ ہر مشکل مری آساں
زباں صدق سوں کہتا ہوں میں ہر آن یا حافظ

(ولی) بس اعتقادصاف سوں کہتا ہے یہ ہردم
کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجکوں یا حافظ

ردیف ع

۵ (۱۵۸)

عشق کی آگ سوں جلی ہے شمع
سرستی تا قدم گلی ہے شمع

خنجر عشق سوں کٹا سر کوں
مرغ بسمل ہو تلملی ہے شمع

جب سوں ہیگی دھیان میں تیرے *
یک قدم کہیں نہیں چلی ہے شمع

تجھ لگن بیچ بسکہ ہے ثابت
جاے † سیتی نہیں ٹلی ہے شمع

کیوں نہ روشن ہو بزم حسن (ولی)
یار کے مکھ ستی ملی ہے شمع

---

* (ن) جب سوں دیکھا ہے تیرے سور کے تئیں -
† (ن) جلنے -

ردیف غ

(۱۵۹) ۵
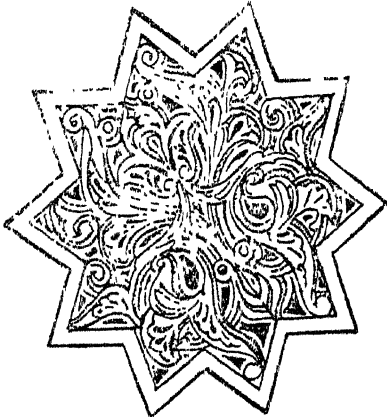
دل تجھ نگاہ گرم سوں سوزاں ھے جیوں چراغ
اس سوز شعلہ خیز سوں خنداں ھے جیوں چراغ

وہ آب و تاب حسن میں تیرے ھے اے سجن
خرشید جس کوں دیکھکے لرزاں ھے جیوں چراغ

یوں تجھ نزک خجل ھے نہک ھر جہاں کا
روشن سحر کو دیکھ پشیماں ھے جیوں چراغ

مسند پہ عافیت کی وہ ھے بادشاہ وقت
جس دل کي انجمن منیں ایماں ھے جیوں چراغ

عالم کی دوستی سوں ھے نفرت (ولی) کو نت
ھر آشنا کے دم سوں گریزاں ھے جیوں چراغ

---:0:---

(۱۶۰) ۹

جب سوں گئے وہ شہاں آہ دریغا دریغ
غم میں ھے ھر دو جہاں آہ دریغا دریغ

جب سوں وہ نور جہاں جگ سوں ھوے ھیں نہاں
تب سوں یہ غم ھے عیاں آہ دریغا دریغ

سارے فلک ھیں غمیں آگ سرو پا لگیں
جب سوں سنا یہ بیاں آہ دریغا دریغ

عابد دیں دار کوں واقف اسرار کوں
ورد ھے آہ و فغاں آہ دریغا دریغ

دیں کے شہ پاک کوں صاحب ادراک کوں
دکھ دیے وہ گمرھاں آہ دریغا دریغ

شاہ کے ماتم کا بار سر پہ لیا بے شمار
تو ہوا خم آسماں آہ دریغا دریغ

دین کے گلزار میں گلشن اسرار میں
آئی کہاں سوں خزاں آہ دریغا دریغ

دین کے خالص وہ زر غم کے بتّے* کے اُپر
حق نے کیا امتحاں آہ دریغا دریغ

غم میں (ولی) ہے مدام شاہ کا کہتر غلام
نت کیا ورد زباں آہ دریغا دریغ

---

* بتّہ

ردیف ف

(۱۶۱) ۵

پڑی جو نظر چشم دلبر طرف
ہوا ہوش یکبارگی بر طرف

اگر آبرو تجکوں درکار ہے
نہ جا خوب رویاں کے کشور طرف

گھلے دیکھ تجھ لب کوں آب حیات
کرے یک نظر گر تو شکر طرف

زبس تجھ ملاحت کا مشتاق ہوں
پڑا شور تجھ حسن* کا ہر طرف

(ولی) کوں نہیں مال کی آرزو
خدا بیں† نہیں دیکھتے زر طرف

—:o—

(۱۶۲) ۵

ترے فراق میں گل کر ہوا ہوں مو سوں ضعیف
بجا ہے تن کوں اگر بال سوں کروں تردیف

چمن میں دھر کے ہرگز ہوا نہ مجھ‡ معلوم
کہ کب ہے فصل ربیع اور کدھاں※ ہے فصل خریف

ترے رقیب کوں عاشق سوں کیوں کروں نسبت
کہ فرق اُن میں ہے جیوں درکثیف اور لطیف

تمیز سوں جو اگر مجھ طرف نگاہ کرے
تو شاہ ◍ حسن سوں بس ہے یہی مجھے تشریف

* (ن) مجھ-عشق † (ن) دوست ‡ مجھے
※ کہاں ◍ (ن) شان

عجب نہیں جو مصنف پر آفریں بولے
(ولی) جو کوئی سنے اس وضع کی یو تصنیف

———:o:———

(۱۶۳) ف

نہ کر سکوں ترے یک تار زلف کی تعریف
کروں ہزار کتب تجھ ثنا میں گر تصنیف

عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھ
اگر ورق پہ سرج کے لکھیں تری تعریف

لطیف وقت اُپر زیب بخش مجلس ہے
سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوے لطیف

عجب نہیں جو سجن کہربا ہو مجھ کھینچے
کہ مجکوں کاہ نمن عشق نے کیا ہے ضعیف

کیا ہوں بر میں اپس کے لباس عریانی
(ولی) برہ نے دیا یو قبا مجھے تشریف

ردیف ق

(۱۶۴) ۷

چڈھی * دیکھی بھواں تیری کماں قرباں ہوے عاشق
بساں ناوک مژگان خوں افشاں ہوے عاشق

خیال سرو بالا ہے گل گلزار خوبی سوں
چمن آسا بہار آرا بباغ جاں ہوے عاشق

مئے سرگشتگی سوں جام دل میں بسکہ رکھتے میں
برنگ ساغر گرداب سرگرداں ہوے عاشق

زبس تیغ نگاہ شوق سرکش کی ہے خوں ریزی
نگاہ چشم قربانی نمط حیراں ہوے عاشق

برنگ شمع بزم حسن میں ہے جب سوں یو روشن
پتنگ آسا ترے اوپر بلا گرداں ہوے عاشق

لیا ہے گھیر کر تجھہ ابر غم نے ہر طرف سیتی
زبس تجھہ بن نین اپنی سوں خوں باراں ہوے عاشق

ولی کر نقد دل اپنا نثار امرت بچن اوپر
کہ جس جاں بخش جاں آگے غلام از جاں ہوے عاشق

———:o:———

(۱۶۵) ۵

ترے بن نہیں اور میرا رفیق
تو روز ازل سوں ہے میرا شفیق

نہ جا بزم اغیار میں شمع رو
کہ اہل وفا کا نہیں یہ طریق

---

* چڑھی

۱۲۶

ترے لب کی اُلفت سوں اے نازنیں
ہوا ہے مرا دل دکان عقیق

گواہی یہ دی راست بازوں آج
ہے شمشاد تیرا غلام عتیق

ولی منزل عاقبت میں ترا
نہیں کوئی حسن عمل بن رفیق

ردیف ک

(۱۶۶)

۷
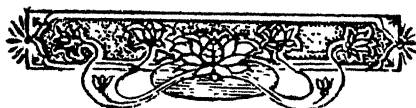
چھرے پہ ہے سجن کے عجب نور کی جھلک
دیکھے سوں جس جھلک کے گئی بجلی کی چمک

ہے گرم رقص شوق منیں مونس فلک
بولا ہوں جب سوں نغمۂ عشاق میں ملک*

لایا ہے نذر آئنۂ آفتاب کوں
ہو مشتری جمال ترے کا سجن فلک

اس دور میں خلاصی جاں ہے نپٹ کٹھن
بانکی نین کے ہاتھ میں خنجر سی ہے پلک

پوشیدہ کیوں جہاں میں رہے عشق صاف قلب
ہے اُس کے لعل لب کے اگے خوب و بد محک

طاقت کسے ہے رخ پہ ترے کر سکے نگاہ
خرشید سوں ادھک ہے ترے چھرے کی جھلک

---

* قدما کا عام دستور سا ہے کہ ۵ - ۷ شعروں سے زیادہ غزل کی تعداد نہیں ہوتی اور مطلع بھی ایک کہتے ہیں۔ ایک دیوان میں یہ مطلع دیکھا گیا مگر اس کا قافیہ مصرع ثانی (ملک) اچھی طرح سمجھہ میں نہیں آیا - ممکن ہے کہ ملک کی جگہ دیپک (راگ) ہو جس کو بتخفیف تحتانی کہا ہو یا اور کوئی لفظ ہو - فرہنگ آصفیہ میں منک ملک کر عورتوں کا ایک محاورہ لکھا ہے جس کے معنی اترا اترا کر چلنے کے لکھے ہیں اور یہ چلنا شادی کے موقع پر سمدھنوں سے متعلق ہے - ممکن ہے کہ یہی مفہوم یہاں ہو واللہ اعلم —

† سوا

کہتے ہیں شاعران زمن مجکوں اے ولی
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک

——— ٥ ———

(۱٦۷) ٥

اے صنم تیرے رخ کی ہے وہ چھک
منفعل ہے مدام شمس فلک

دیکھ تجھ میں جناب حق کا ظہور
ہیں دعاکو فلک پہ سارے ملک

دیکھ اس دہن کی تنگی کوں
عالموں کوں پڑا ہے دل میں شک

تیرے لب کا حقوق ہے مجھپر
کیوں بھلادوں میں دل سوں حق نمک

اے ولی جب نظر میں وہ آیا
نقش سب ماسوا کے ہوگئے حک
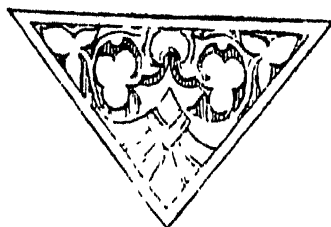
ردیف ل

۱۳ (۱۶۸)

چمن میں گیا جب سوں وہ نونہال
ہوا سرو اُس سرو قد سوں نہال

ہوئی جب* سوں خاطر نشاں تبا ستی
ترے تیر کی دل میں پائی ہے بہال

لیا سرو نے گرچہ قمری کا دل
ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال

مجھے یک گھڑی تجھ بنا$ چین نہیں
ترے بن ہے ہر آن سبنے پہ سال

ترے عشق نے خم کیا ہے مجھے
مرے حال پر زلف تیری ہے دال

مرے دل کوں جیوں گوے گرداں کیا
کہوں کیا تجھ ابرو کے چوگاں کا حال

جہاں میں پھرا لیکن اے با حیا
نہ پایا§ ہے آئینہ تیرا مثال

نہ ڈر روز محشر ستی سیدا!
کہ آل نبی پر نہ آوے گی‡ آل

طمع مال کی سربسر عیب ہے
خیالات گنج جہاں سر سوں ٹال

---

* (ن) تب + (ن) جب ‖ (ن) میا - موہا
$ بغیر § (ن) دیکھا ‡ (ن) وبال

بھروسا نہیں دولت تیز کا
عجب نہیں کہ نا ظہر* آوے زوال

جب آیا غضب میں وہ آتش مزاج
گیا آب عشاق کے دل کو گال

تجھے زلف صیاد دیتی ہے† پیچ
نہ اس دام کے ھاتھہ سوں دل کو جال‡

ولی شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

:o:

(۱۶۹) ۹

مدت ھوئی سجن نے دکھایا نہیں جمال
دکھلا کے اپنے قد کوں کیا نہیں مجھے نہال

یک بار دیکھہ مجھہ طرف اے عید عاشقاں
تجھہ ابرؤاں کی یاد میں$ لاغر ھوں جیوں ھلال

برجا ہے گر مرے§ یہ تصدق ھو مشتري
بولا ھوں تجھہ جمال کوں خورشید لازوال

وہ دل کہ تھا جو سوختۂ آتش فراق
پہنچا ہے جا کے رخ پہ صنم کے برنگ خال

ممکن نہیں کہ بدر ھو نقصاں سوں آشنا
لاوے اگر خیال میں تجھہ حسن کا کمال

گر مضطرب ھیں عاشق بے دل عجب نہیں
وحشی ھوے ھیں تیری انکھاں دیکھکر غزال

---

* (ن) یک پل میں † (ن) پیچ پیچ ‡ (ن) نکال
$ (ن) سوں § (ن) ھمن – مجھہ پر

فیض نسیم مہر و وفا سوں جہان میں
گلزار تجھ جمال * کا ہے اب تلک بحال

کھویا ہے گلرخاں نے رعونت سوں آب و رنگ
گردن اٹھی ہے شمع کی گردن اُپر محال †

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سوں (ولی)
یکبار اِس غزل کوں سنے گر گوبند لال

———:o:———

۵ (۱۷۰)

ہے آج خوش قداں میں کمال گوبند لال
اُستاد چال سرو ہے چال گوبند لال

ہر جا ہے اُس کے دل کوں کہوں گلشن بہار
آتا ہے جس کے دل میں خیال گوبند لال

خوباں حیا سوں غرق عرق ہوں تو کیا عجب
جس وقت جلوہ گر ہو جمال گوبند لال

ہے بسکہ بے مثال نہ دیکھا ہے خواب ‡ میں
آئینۂ خیال ۞ مثال گوبند لال

کر اِس دعا کوں ورد زباں اے (ولی) مدام
لطف خدا ہو شامل حال گوبند لال

———:o:———

۵ (۱۷۱)

دل کی مچھلی پرستا ⓓ تجھ برہ ♋ نے جنجال جال
دام میں تجھ نیہ کے دل کا ہوا بے حال حال

---

* (ن) بہار † (ن) وبال ‡ (ن) بےمثال
۞ (ن) جمال ⓓ ڈالا ♋ (ن) زلف

اے ستمگر عاشقاں پر تو نہ کر جور و ستم
نیو ہور ڈر کی حقیقت سوں نہ یک دقتاں قتال

خط نہیں آغاز تجھ رخسار کے جو آس پاس
حسن کے لینے کوں آئے ہیں باستقبال بال

مفلساں کوں عاقبت کے فکر میں نہیں درکار زر
حق کی بخشش سوں اُنوں کوں بس ہے نیک اعمال مال

اے (ولی) حق کی طلب یو دولت عظمیٰ جو ہے *
عشق سینے کے خزینے میں ہے مالا مال مال

———:o:———

۵ (۱۷۲)

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو ‡ خال
حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال

یو ہے عاشق اپس کی صورت کا
جیوں کہ حیراں ہے اُس اُپر تمثال

اُس کے مکھ کی شعاع کوں کرتا
ہر صبح آفتاب استقبال

نہیں کچھ مال و زر کی مجکوں طمع
شوق اُس کے سوں دل ہے مالا مال

اے (ولی) پی مئے محبت کوں
گر ہے رمضان و گر مہِ شوال

———:o:———

(۱۷۳)

دیکھ تیرے سے یہ گھنالے بال
رشک سوں جل گئے ہیں کالے کال

* اُن ‡ (ن) اھے - رشے ‡ (ن) یو—

جب کہ ابرو کی تو کھاں کھینچا
تیر مژگاں نے تب سنبھالے بھال

زلف کے پیچ دیکھ کر سنبل
پیچ اور تاب میں ہے تالے تال

کئی شکاراں نے تجھ نگہ کا دام
دیکھ آتش میں غم کے جالے جال

اس (ولی) پر نظر کرم کی کرو
ہے یہ تقصیر وار بالے بال

(۱۷۴) ۹

میری نگہ کی رہ پہ اے* فرخندہ فال چل
ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل

تیری نین کی دید کوں اے نور ہر نظر
شک نہیں اگر ختن ستی آویں غزال چل

سوکن نہیں ہے تن کی حارت اُس کی باز گشت
جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی نال چل

پیتم کی زلف بیچ دسا مجھ سواد ہند
اس راہ مار بیچ میں اے دل سنبھال چل

وحدت کے مے کدے میں نہیں بار ہوش کوں
اس بے خودی کے گھر کی طرف سدھ کو ٹال چل

اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہ گزر میں بزرگاں کی چال چل

* بیک حرکت

گر عاقبت کے ملک کی خواهش هے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل

مرشد کی منزلات کا اگر عزم جزم هے
سایہ نمن تو پیر کے دائم دنبال چل

آیا تری طرف جو (ولی) تو عجب نہیں
آتے هیں تجھ گلی سنیں صاحب کمال چل

---:o:---

(۱۷۵) ۵

کہوں کس سوں عزیزاں! حال درد بے نشان دل
نہیں یک گوش محرم تا سنے آہ و فغان دل

غبار خاطر غمناک سوں مجھ پر هوا ظاهر
کہ غیر از درد دوجا نہیں هے بار کاروان دل

هوئی هے بند تب سوں راہ اظہار شکایت کی
خیال خال خوباں جب سوں هے مہر دهان دل

پڑی تجھ زلف کافر کیش پر جب سوں نظر میری
صنم تب سوں گئی هے هاتھ سوں میرے * عنان دل

بیان سینہ چاکاں اے (ولی) سن کیوں سکے هریک
کہ بوے گل سوں نازک تر هے آهنگ زبان دل

---:o:---

(۱۷۶) ۵

تجھ بے وفا کے سنگ سوں هے پارہ پارہ دل
ریزش میں تجھ جفا سوں هے مثل ستارہ دل

---

* (ن) دل کے

لرزاں ھے تب سوں رعشۂ سیماب کی نمط
جب سوں تری پلک کا کیا ھے نظارہ دل
تجھ مکھ کے آفتاب کی گرمی کوں دیکھ کر
جل شوق کی اگن سوں ھوا جیوں انگارہ * دل
بے شک شفاے خاطر بیمار ہو تدھاں
تجھ لب کے جب طبیب سوں پاوے بہ چارہ دل
اُترے[+] اگر ولی کے سفیے کے محل میں تو
دیکھے ترے جماں کوں پھر کر دوبارہ دل

———:o:———

۷ (۱۷۷)

شمع بزم وفا ھے امرت لال
سرو باغ ادا ھے امرت لال
ماہ نو کی نمن ھے سب کوں عزیز
اس سبب کم نما ھے امرت لال
دل میرا کیوں نہ بند ہو اُس کا
آج رنگیں قبا ھے امرت لال
خوش لباسی کی کیا کروں تعریف
وضع میں میرزا ھے امرت لال
اُس سوں بے گانگی کبھو نہ کرے
جس ستی آشنا ھے امرت لال
لعل تیرے بھرے ھیں امرت سوں
نام تیرا بجا ھے امرت لال

---

* باخفاے نون   + (ن) آوے

اے ولی کیا کہوں بیاں اس کا
لطف میں دلربا ہے امرت لال

(۱۷۸) ۷

تجھ مکھ اُپر ہے رنگ شراب ایاغ گل
تیری زلف ہے حلقۂ دود چراغ گل

معشوق کوں ضرر نہیں عاشق کی آہ سوں
بجھتا نہیں ہے باد صبا سوں چراغ گل

رہتا ہے دل پیا کے تفحص میں رات دن
ہے کار عندلیب ہمیشہ سراغ گل

عاشق مدام حال پریشاں سوں شاد ہے
آشفتگی کے بیچ ہے دائم فراغ گل

تجھ داغ سوں ہوا ہے چمن زار دل مرا
اے شوخ آکے دیکھ تماشائے باغ گل

جلتے ہیں پی کے شوق میں عشاق رات دن
ہے بلبلاں کے دل میں شب و روز داغ گل

یوں تجھ سخن میں نشۂ معنی ہے اے ولی
جیوں رنگ و بوے مے سوں ہے لبریز ایاغ گل

(۱۷۹) ۵

اے شمع تو روشن کیا جب انجمن گل
اپنے گل مقصود کوں پایا چمن گل

اے غنچہ دہاں نام ترا جب سوں لیا ہے*
اُس آن سوں خوش باس ہوا ہے دہن گل

---

* ن) ہوں

بازار میں شاید کہ کرے سیر سری جن
اس واسطے بازار ہوا ہے وطن گل

تجھ نازکی تروار نے جب سوں کیا زخمی
ہے تب ستی آلودۂ خوں پیرہن گل

مجھ دل پہ ولی دلبر رنگیں کی حقیقت
مخفی نہیں بابل کے اُپر جیوں سخن گل

:o:

۷ (۱۸۰)
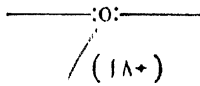
* دل لگا یار سوں اُس دل کا چھڑانا مشکل
عشق کا زخم لگا اُس کا سلانا مشکل

حسن ہے دام بلا زلف ہیں دو کالے ناگ
جس کے تئیں ناگ ڈسا اُس کا جلانا مشکل

آتش عشق نے بہتوں کا کیا خانہ خراب
آگ دریا کوں لگی اُس کا بجھانا مشکل

یاد کرنے کوں لیا ہاتھ میں من کا منکا
دل اُپر بوجھ پڑی منکا پھرانا مشکل

طفل نادان ہٹیلا مرا غم اے پیارے
مکتب عشق میں تعلیم دلانا مشکل

عمر جو یاد میں گزرے سو غنیمت سمجھو
سو گیا عیش میں پھر اُس کا جگانا مشکل

---

* یہ غزل دیوانوں میں نہیں ملی۔ مجمع الاشعار مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سے لی گئی۔ بعض الفاظ سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید کسی اور کی غزل ہو۔ مگر چوں کہ کافی ثبوت تردید نہیں اور مہتمم مطبع نظامی کی تحقیق بھی نسبتاً قابل اعتماد ہے شامل کی گئی —

راز مخفی ولی ظاہر نہ کسو سوں کرنا
ھاتھہ سوں بات گئی اُس کا پھر آنا مشکل

—— ():——

(۱۸۱)

تجھہ زلف اور دھن میں ہے مختصر مطول
تو صاحب ورس ہے بوجھا ہوں روز اول

گلزار میں نکل کر گلگشت اگر کرے توں
تجھہ گلبدن کے دیکھے سب گل بڑیں گے گل گل

جگ کے مصوراں سب تصویر دیکھہ تیری
حیرت میں جا پڑے سب لکھنا رہا معطل

تجھہ سرو قد کوں دیکھے نقاش نقش بھولے
پھر نقش کا چترنا اُن کوں ہوا ہے اشکل

یو ڈھنگ مرگ دیکھے تو مرگ کا ہو طالب
ہو خاک تجھہ قدم کی ست کر مقام جنگل

ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے اما
تجھہ راز کا معما جگ میں رہا ہے انحل*

خوشبو بدن پہ تیری زلفاں نہیں خزں ریزا
کالے بھجنگ مل کر گھیرے درخت صندل

ساری سکھیاں نے مل کر کیا بے خطا دیا ہے
تجھہ ذ زنیں موھن کی انکھیاں میں خط کاجل

اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سوں
تجھہ بے وفا کے غم سوں دائم ولی ہے بے کل

——:():——

* (ن) لاحل   † (ن) چوندھر

۹ (۱۸۲)

عبارت تجھ زلف سوں ہے تسلسل
ہوا تیری کمر میں گم تامل

ترے مکھ کے چمن کوں یاد کر کر
دیا لالے نے اپنے دل اُپر گل

دسے تجھ حسن کے دریا پہ جیوں موج
اگر رخسار پر چھوڑے تو کاکل

ترے رخسار و لب کوں دیکھ اے شمع
ہوے پروانہ ہر طوطی و بلبل

میں دیکھا ہوں نگاہ دل سوں اے شوخ
تری انکھیاں میں پہنچا* ہے تغافل

لیا تعلیم میں ہے آسماں نے
تری رفتار سوں طرز تحمل

کیا اس دور میں اے جلوۂ مست
تری انکھیاں نے کار نشۂ مل

ہوا زنجیر بند دام عشاق
تری زلفاں کے ہر حلقے میں سنبل

ولی تیری گلی کوں دیکھ بولا
یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

———:o:———

۵ (۱۸۳)

بیگ درس دے نہ دے مکھ پہ اے چنچل انچل
جیو مرا لے نہ لے رسم فریب و دغل

* (ن) سے یہ جا † (ن) پائے مست مجنوں

مجھہ پہ نظر کر نہ کر بات رقیباں ستی
بیت مری سن نہ سن دوسرے کی جا غزل

میرے نزک آ نہ آ رھم اپس دل میں رکھہ
جی میں رفا دھر نہ دھر سینے میں دوت و خلل

ظام سے دل دھو نہ دھو مہر کے پانی سوں ھاتھہ
مزم صنت ھو نہ ھو کوہ نہن تو اتل

قول مجھے دے نہ دے رسم رفا ھاتھہ سوں
آ ولی سوں مل نہ مل غیر سوں شیریں شکل

ردیف م

۵ (۱۸۴)
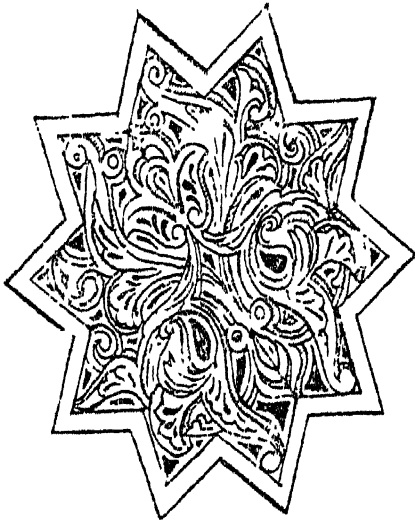
غم ترا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی قسم
نہیں مجھے دنیا کا غم تجھ غم کی راحت کی قسم

اے گل باغ نزاکت باغ میں امکان کے
تجھ سا نہیں دیکھا ہوں میں تیری نزاکت کی قسم

جب سوں اے آئینہ رو دیکھتے تری تصویر کوں
گلرخاں تب سوں ہوے تصویر حیرت کی قسم

عاشقاں اے رشک لیلیٰ دیکھ تیرے رم کے تئیں
مثل مجنوں ہیں بیاباں گرد وحشت کی قسم

اے ولی اُس دلربا کوں کہہ کہ میرے حال پر
لطف سوں کر یک نگہ تجکوں مروت کی قسم

—— ٥ ——

۵ (۱۸۵)

زلف اُس کی دو خم ہے خم کی قسم
چشم معشوق دم ہے جم کی قسم

اے صنم مجھ سوں کیوں نہیں ملتا
لعل تیرا دو قم* ہے قم کی قسم

---

* یہ لفظ صحیح نہیں پڑھا گیا۔ قم بفتح اول و تشدید میم گھر کو جھاڑنے کے معنی میں عربی کا لفظ ہے، مگر یہاں یہ معنی چسپاں نہیں ہوتے۔ اگر بجاے قاف فے پڑھی جاے جس کا مفہوم دھن ہے فم) تو لعل یعنی لب سے کچھ مناسبت ہو سکتی ہے۔

(ن) فم ہے فم

دل پہ ہے نوبت* پریشانی
نین میرا دویم ہے یم کی قسم

کیا وفا دار ہے سجن صاحب
جس کوں دیکھو سو دم ہے دم کی قسم

ہے ولی کی زباں میں شیرینی
اثر شعر سم ہے سم کی قسم

———— :o: ————

ہ (۱۸۶)

دل کوں لے تجکوں دلبری کی قسم
کھول انکھیاں کو ساحریا کی قسم

بیت برحستہ معنی رنگیں
ہے تری چشم عبہری ‡ کی قسم

ہے بہت جھلجھلات اس رخ پر
مجکوں اُس چہرۂ زری کی قسم

ہے تصور ترا مرے دل میں
رات دن شیشہ و پری کی قسم

تک ولی کوں صنم گلے سوں لگا
تجکوں ہے بندہ پروری کی قسم

———— :o: ————

ہ (۱۸۷)

جلوں تجھ عشق کی آتش سئیں تا چند اے ظالم
شتابی آ کہ جی تجھپر کروں اسپند اے ظالم

* (ن) کو تجھ باج ہے ‡ (ن) عبہری ‡ (ن) ساغری

خرش ابرو جیوں نگہہ رکھتے هیں انکھیاں میں منجھے جب سوں
تری انکھیاں کے تووروں کا هوا هوں بندا ے ظالم
پرنشانی کے دفتر کا اسے فہرست کہہ سکے
تری زلفاں سوں جس کے دل کو هے پیوندا ے ظالم
پڑی هے آرسی حیرت میں تیرے مکھ کے جلوے سوں
مجھہ تجھہ حسن کی حیرت کی هے سوگندا ے ظالم
ولی کے سوزش دل کی طبیباں کرسکیں دارو
ترے رخسار و لب سوں گر ملے گلقندا ے ظالم

---

۹ (۱۸۸)

جیوں گل شگفتہ رو هیں سخن کے چمن میں هم
جیوں شمع سر بلند هیں هر انجمن میں هم
هم * پاس آکے بات نظیری کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں هم
هیں داستان عشق همیں یاد کئی هزار
استاد بلبلاں کے هیں هر یک چمن میں هم
خوباں جگت کے جیو سوں ملتے هیں هم ستی
کامل هوے هیں بسکہ محبت کے فن میں هم
اُس شوخ شعلہ رنگ سوں جب سوں لگن لگی
جلتے هیں تب سوں شعلہ غط اس لگن میں هم
یک بار هنس کے بول صنم نہیں تو حشر لگ
جیوں برق بے قرار رهیں گے کفن میں هم

---

* همارے

ھرچند جگ کے بخت سیاھوں میں ھیں و لے
کاجل ھو، جا بسے ھیں سجن کے نین میں ھم
فرھاد تب سوں تیشہ نمن سر کیا تلے
باندھے ھیں جب سوں جیو کوں شیریں بچن میں ھم
دو جگ ھوے ھیں دل سوں فراموش اے ولی
رکھتے ھیں جب سوں یاد سری جن کی من میں ھم

—— 0: ——

(۱۸۹) ٥

شراب شوق سوں سرشار ھیں ھم
کبھو بے خود کبھو ھشیار ھیں ھم
دو رنگی سوں تری اے سرو رعنا
کبھو راضی کبھو بیزار ھیں ھم
ترے تسخیر کرنے کوں سری جن
کبھو ناداں کبھو عیار ھیں ھم
صنم تیرے نین کی آرزو میں
کبھو سالم کبھو بیمار ھیں ھم
ولی وصل وجدائی سوں صنم کی
کبھو صحرا کبھو گلزار ھیں ھم

—— 0: ——

(۱۹۰) ٥

ھجراں* کی رات نے مجھہ یک آسماں دیا غم
اب مہر اپس کی ھر گز اے صبح رو† نہ کر کم

* (ن) ھجرت † (ن) شمع رو

اے آفتاب طلعت دل پر مرے نظر کر
تا یک پلک میں آوے تجھ پاس مثل شبنم

تیری بھواں کو جب سوں دیکھا ہے اے سری جن
گوشے میں بیٹھ چلہ مثل کماں ہوا خم

تجھ زلف سوں لیا ہے کعبہ سیاہ پوشی
تیرے ذقن کے چہ میں پانی ہوا ہے زمزم

ہے اے (ولی) پرت سوں معمور کعبۂ دل
نہیں باج حق کے دوجا دل کے حرم کا محرم

———:o:———

۷ (۱۹۱)

صنم کے لعل پر وقت تکلم
رگ یاقوت ہے موج تبسم

سجن مکتب میں جب آیا ہراک کوں
ہوا ہے سہو تعلیم و تعلم

سمجھ کر بات کر اے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں پر ہے تحکم

نہیں تھی داد دیتا اُس کی جگ میں
کیا تجھ زلف نے جس پر تظلم *

نہ جا انکھیاں میں آ تجھ دل سوں اے شوخ
کہ نہیں خلوت میں دل کی خوف مردم

* تظلم کے صحیح معنی فریاد کرنے کے ہیں اور اس مصرع میں بمعنی ظلم مستعمل ہوا ہے جو از روے لغت عربی غلط ہے ایک قلمی نسخے میں یہ مصرع یوں دیکھا گیا:

کیا تجھ زلف سوں جن نے تظلم

یہاں تظلم معناً صحیح مستعمل ہوا ہے۔ فا فہم ۱۲

نظر میں جب ستی آیا وہ گل رو
ہوا ہے ہوش میرا تب ستی گم
ہوے اشک (ولی) از بسکہ جاری
اُٹھا امواج دریا میں تلاطم

—:o:—

۷ (۱۹۲)

تجھ شاہ خوباں کے ہوے کئی صاحب اکرام رام
تجھ حسن کے دیوان سوں پاے ہیں کئی حکام کام
تجھ درس کا کئی برس سوں مشتاق ہوں اے بے وفا
دے شیشۂ لب سوں کدھی یک خیریت انجام جام
گل کر پڑیں گے گُل نمن بے شک گلستاں کے بھتر
تجھ گل بدن کے حسن کوں گر تک کریں گلفام فام
ہر مرغ دل کوں آپ بھی لاکر کریں گے بند یاں
دیکھیں گے پھر گر بھر نظر تجھ زلف کا خدام دام
تجھ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر
دیکھے نہیں اس شان کا کُئی صاحب اسلام لام
تجھ نین کے خنجر سوں ہے مجروح دل عشاق کا
تیری نگہ کی تیغ سوں ہیں صاحب سنگرام رام
تن کے ملک میں اے (ولی) تجھ عشق کے حاکم نے آ
دل کی رعیت سوں چھتا* لے کر چکایا دام دام

* مختلف تذکروں اور متعدد دیوانوں سے غزلیں لی گئی ہیں، بعض ایسا کلام ہے کہ ایک کے سوا اور کہیں نہیں ملا۔ چنانچہ یہ غزل بھی صرف ایک دیوان میں پائی گئی۔ لفظ (چھتا) کالاصل نقل کردیا ہے مگر مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر چھتا یا چھتا پڑھا جاے تو پرانی زبان کا لحاظ کرتے ہوے کچھ مطلب نکل سکتا ہے — ۱۲

ردیف ن

(۱۹۳)

میٹھا بچن بولے اگر وہ دلبر شیریں زباں
ہو ماہ مصري جیوں شکر آب خجالت میں نہاں

زہرہ جبیناں خلق کے آویں برنگ مشتری
گر ناز سوں بازار میں نکلے وہ ماہ مہر باں

اے نور چشم عاشقاں تیري صفت ذاکر سکے
گر مردم بینا کوں ہو مانند مژگاں صد زباں

پڑھنا مطول کا کیا اُس نے درس میں مختصر
تیري زباں سوں جو سنا علم معانی کا بیاں

دیکھا ہوں دریاے جذوں تجھہ آشنائی میں پیا!
ہے پردۂ چشم پري کشتي کا سیری باد باں

دل بند ہے غنچہ نمط تیرے دہن کي فکر میں
ہے تجھہ لباں کی یاد سوں ہر اشک رشک ارغواں

تیری نگہ کی تیغ سوں زخمی ہوا* شیر فلک
تیری بھواں کے سہم سوں خم ہے کہان آسماں

انجھواں کی سرخی دیکھکر یاقوت ہے خونی جگر
اور زعفراں ہے زرد رو، دیکھے سوں رنگ عاشقاں

اے نو بہار خوش لقا! جب سوں ہوا ہے تو جدا
تب سوں ہے دل کے باغ میں اول سوں آخر لگ خزاں

نسدن سجن تجھہ ہجر میں رہتے ہیں باب چشم وا
تادزد خواب آوے نہیں، پتلی ہے اُس میں پاسباں

---

* (ن) ہے جلاد

یوں دوستاں کے ہجر میں داغاں ہیں سینے پر (ولی)
صحرا کے دامن کے اُپر جیوں نقش پائے رہرواں

——:۞:——

۷ (۱۹۴)

کیوں نہ ہووے عشق سوں آباد سب ہندوستاں
حسن * کی دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خاں

پیچ و تاب بے دلاں اس وقت میں بے جا نہیں
لٹ پٹی دستار سوں آتا ہے وہ نازک میاں

دل ہوے عشاق کے بے تاب مانند سپند
جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عناں

کیوں نہ ہو بے تابی عشاق کا بازار گرم
ہے نگاہ شوخ سرکش فتنۂ آخر زماں

جس طرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بے نظیر
صبح کے مانند ہو † روشن سواد گلرخاں

کب نظر آوے گا یارب وہ جوان سرو ‡ قد
جس کے ابرو کے تصور نے کیا مجھ کوں کماں

اے (ولی) گر مہرباں ہو وہ چمن آرائے حسن
خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جناں

——):o:(——

(۱۹۵)

یہ خط زمرد مکھ کے گلشن میں دسے جیوں سبزۂ ریحاں
ورق پر حسن کے دیکھو لکھا ہے یہ خط ریحاں

* (ن) عشق † (ن) ہووے رنگ روے ‡ (ن) تھر

جو تجھ خط کی غلامی میں کیا ھے ترک فرماں کوں
تو اس کا باغ کے بھیتر رکھا ھے نام نا فرماں

جو تجھ یاقوت لب کا خط ھوا مشہور عالم میں
رہا یاقوت خط لے کر اپس کا جگ میں ھو حیراں

ترا خط دائرہ ھے جیم کا اور خال ٹھوڑی میں
بلاشک جیم کا نقطہ ھے اے اھل سخن داں دار*

ولی یہ دائرہ خط کا جو ھے اس حسن کا قلعہ
سو اس قلعے منیں دیکھو تجلی ھے شہ شاھاں

———— o: ————

ہ (۱۹۶)

تجھ قد اُپر جب سوں پڑی جگ میں نگاہ عاشقاں
تب سوں گئی طوبی تلک جیوں تیر آہ عاشقاں

جب سوں تیرا مکھ دیکھ کر معشوق سب عاشق ھوے
تب سوں تو ملک حسن میں ھے بادشاہ عاشقاں

ساعت شناساں دنگ ھیں عشاق کے احوال سوں
یک یک گھڑی تجھ ھجر کی ھے سال و ماہ عاشقاں

پہنچے ھیں منزل سالکاں تجھ حسن کے پرتو ستی
یہ نور تیرا اے سجن ھے شمع راہ عاشقاں

وہ یوسف کنعان دل کس کارواں میں ھے ولی
جس کے زنخداں کوں جگت بولے ھیں چاہ عاشقاں

————:O:————

* جاب

ہے نازنیں صنم کا زلفاں دراز کرناں
فتنے کا عاشقاں پر دروازہ باز کرناں*

دل لے گیا ہے میرا پھر مانگتا ہے جی کوں
برجا ہے ناز نیں کوں عاشق پہ ناز کرناں

اے قبلہ رو دسے ہیں محراب تجھ بھواں کی
واجب ہوا انکھاں سوں اب جا نماز کرناں

کیوں کر چھپا سکوں میں تجھ درد کی حقیقت
ہے کام آہ دل کا افشاے راز کرناں

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جیو میں
مشکل ہے جی سوں تجکوں اب امتیاز کرناں

ہے مختصر اسی میں عاشق کی سرخ روئی
خدمت میں گلرخاں کی جی کو نیاز کرناں

میں عشق سوں کیا ہوں تجھ دل کوں نرم آخر
ہر اک کا کام نہیں ہے آہن گداز کرناں

یکبارگی رقیب بد خو کی بات سن کر
بے جا ہے پاک بیں سوں یوں احتراز کرناں

دروادی حقیقت جن نے قدم رکھا ہے
اول قدم ہے اُس کا عشق مجاز کرناں

---

* پرانے اردو املا میں کرنا- تو-کو-سے- وغیرہ کے آخر میں نون لکھا جاتا تھا- پرانی کتابت دکھانے کے لئے یہ التزام قایم کیا ہے ورنہ اس زمانے کی طرز تحریر کے مطابق اس غزل کو ردیف الف میں ہونا چاہئے تھا—

ھے پھونچنے کا ساماں کعبے کوں مدعا کے
دریاے عاشقی میں دل کو جہاز کرناں
شاید غزل ولی کی لے جا اُسے سداوے
اس واسطے بجا ھے مطرب سوں ساز کرناں

---o.---

۵ (۱۹۸)

قسمت تری ھے حق پہ نہ ھو نا اُمید یہاں
نہیں اس قفل کوں غیر توکل کلید یہاں
سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ*
آخر ھے روزہ دار کوں اک روز عید یہاں
ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھے آب حضر
دامن تلے ھے رات کے روز سعید یہاں
سب کام اپس کے سونپ کے حق کوں نچنت رہ
یہ ھے تمام مقصد گفت و شنید یہاں
حاجت اپس کی کہنہ و نو اُس سوں کہہ ولی
محتاج جس کے سب ھیں قدیم و جدید یہاں

---.o:---

۷ (۱۹۹)

سجن تجھ انتظاری میں رھیں نس دن کھلی انکھیاں
مثال شمع تیرے غم میں رو رو بہہ چلی انکھیاں
ھوئی جیوں جلوہ گر تجھ یاد سوں مجھ دل میں بے تابی
تپیں ا شعلہ نمن گرمی سوں غم کے تلملی انکھیاں

---

* (ن) اچھو ا جلیں

جدائی جب سوں ہوئی ظاہر تدھاں* سوں بوجھتا ہے یوں
ترے بن تیل کے جیوں میل† سرمے کی سلی انکھیاں

ترے بن رات دن پھرتا ہوں بن بن کشن کے مانند
اپس کے سکھ اُپر رکھکر نگہ کی بانسلی انکھیاں

نزک میرے کرم سوں تاکہ آوے‡ بے حجاب ہو کر
تماشے میں ترے جیوں آرسی ہیں صیقلی انکھیاں

تری نیناں پہ گر آہو تصدق ہو تو اچرج نہیں
کہ اُن کو دیکھکر گلشن میں نرگس نے ملی انکھیاں

ولی خواہاں ہیں تجھ حسن و ملاحت ہور لطافت کی
کہ گویا دل میں رکھتی ہیں سدا فکر ولی انکھیاں

———:o———

٧ (۲۰۰)

قرار نہیں ہے مرے دل کوں اے سجن تجھ بن
ہوئی ہے آہ سرے دل سیں شعلہ زن تجھ بن

شتاب باغ میں آ اے گل بہشتی رو
کہ بلبلاں کوں جہنم ہوا چمن تجھ بن

قرار کب ہو میسر ترا اے§ زہرہ جبیں
ہر ایک آن ہے مجھ حق میں سو قرن تجھ بن

چمن کی سیر سوں نفرت ہے اس سبب کہ مجھے
سفید داغ سوں مکروہ ہے سمن تجھ بن

اے رشک چشمۂ خضر اپنے مکھ کی شمع دکھا
کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھ بن

* جبھی † سلائی ‡ (ن) یک نگھ کر § بیک حرکت

نہ کر تغافلی اے مصر حسن کے یوسف
مثال دیدۂ یعقوب ہیں نین تجھ بن
ولی یہ دل کی حقیقت بیان کیوں کہ کرے
گرہ ہوا ہے زباں پر مری بچن تجھ بن

———.o:———

(۲۰۱) ۱۲

دل ہوا ہے مرا خراب سخن
دیکھکر حسن بے حجاب سخن

بزم معنی میں سرخوشی ہے اسے
جس کوں ہے نشۂ شراب سخن

راہ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے باب سخن

جلوہ پیرا ہو شاہد معنی
جب زباں سوں اُٹھے نقاب سخن

گوہر اس کی نظر میں جا نہ کرے
جن نے دیکھا ہے آب و تاب سخن

ہرزہ گویاں کی بات کیوں کہ سنے
جو سنا نغمۂ رباب سخن

ہے تری بات اے نزاکت فہم
لوح دیباچۂ کتاب سخن

ہے سخن جگ منیں عدیم المثل
جز سخن نہیں دوجا جواب سخن

لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں
نور معنی ہے آفتاب سخن

شعر فہموں کی دیکھکر گرسی
دل ہوا ہے سرا کباب سخن

عرفی و انوری و خاقـــانی
مجکوں دیتے ہیں سب حساب سخن

اے ولی درد سر کبھو نہ رہے
گر ملے صـــــندل و گلاب سخن

——:o:——

۷ (۲۰۲)

تری زلف سوں ہر اک نس ہوں بے قرار سجن
ہوا ہوں شانہ صفت غم سوں دل فگار سجن

جواہراں پہ ہیں* غالب ترے یہ ناخن سرخ
حنا سوں اس کے اُپر پھر نہ کر نگار سجن

تری انکھاں کے نشے سوں مدام گلشن میں
نین میں نرگس شہلا کے ہے خمار سجن

نہ وعدۂ صبح کر مجکوں آج دے دیدار
ترے بچن کا نہیں مجکوں اعتبار سجن

اپس کے مکھ کی طرف دیکھکر کرم† فرما
نہ کر زلف کے اشارے سوں مار مار سجن

تری بہار کے فیض اثر سوں عالم میں
کھلے ہیں گل کی نمن جگ میں گلعذار سجن

ولی نثار ہے تجھ پر تو اُس کوں مہر سوں دیکھ
یو بات تجھ کوں کہا ہوں میں لاکھ بار سجن

——:o:——

* (ن) سوں ہیں بہا ۔ † (ن) نظر

(۲۰۳) ۷

ہوا ہے جب سوں ترا تل سوار آتش حسن
سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن

یو خط کوں دود نہن دیکھ کر ہوا معلوم
کہ گرم پھر کے ہوا روزگار آتش حسن

ہنوز * حسن کی گرمی بجا ہے اے گل رو
خط سیاہ ہے ترا حصار آتش حسن

وہ شمع بزم ادا بر میں کر لباس زری
ہے آفتاب نمن شعلہ زار آتش حسن

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
یہ ہر طرف سوں اُٹھے ہیں شرار آتش حسن

سجن کوں دیکھ کے دشوار ہے بجا رہنا
نگاہ تیز نگاہاں ہے خار آتش حسن

ولی کیا ہوں نظر بسکہ اس پری رو پر
ہوا کباب نمن دل شکار آتش حسن

:o:

(۲۰۴) ۷

گریۂ عشاق سوں خنداں ہے باغ بزم حسن
مغز پروانہ سوں روشن ہے چراغ بزم حسن

کیوں نہ ہووے عاشقاں کوں نشۂ دیوانگی
گردش چشم پری سوں ہے ایاغ بزم حسن

عاشقاں اس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر
پیچ و تاب زلف ہے دود چراغ بزم حسن

* (ن) تنور

بے خبر ہیں تجھ گلی سوں اس سبب اے گلبدن
بلبلاں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن

حسن کی مجلس کوں جب روشن کیا وہ شمع رو
خوب رویاں سب ہوے جیوں لالہ داغ بزم حسن

آتش غیرت سوں جل پانی ہوا ہے مغز شمع
وہ صنم جب سوں ہوا عالی دماغ بزم حسن

صرف کرتا ہے ولی عالم منیں نقاش صنع
عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن

———:o:———

۵ (۲۰۵)

عاشق کے مکھ پہ نین کے پانی کوں دیکھ توں
اس آئنے میں راز نہانی کوں دیکھ توں

سن بے قرار دل کی اول آہ شعلہ خیز
تب اس حرف میں دل کے معانی کوں دیکھ توں

خوبی سوں تجھ حضور شمع دم زنی میں ہے
اس بے حیا کی چرب زبانی کوں دیکھ توں

دریا پہ جا کے موج رواں پر نظر نہ کر
میرے انچھو کی آکے روانی کوں دیکھ توں

تجھ شوق کا جو داغ ولی کے جگر میں ہے
بے طاقتی میں اُس کی نشانی کوں دیکھ توں

———:o:———

۵ (۲۰۶)

یک بار مری بات اگر گوش کرے توں
ملنے کوں رقیباں کے فراموش کرے توں

ہے بسکہ تری نین میں کیفیتِ مستی
یک دید میں کونین کوں بے ہوش کرے توں

اے سرو گل اندام اپس نقش قدم سوں
بر جا ہے اگر صحن کوں گل پوش کرے توں

غیرت سوں کرے چاک گریباں دل پر خوں
گر گل کی حمائل کوں ہم آغوش کرے توں

اے جان (ولی) وعدۂ دیدار کوں اپنے
ڈرتا ہوں مبادا کہ فراموش کرے توں

———:o:———

۷ (۲۰۷)

چلنے منیں اے چنچل ھاتی کوں لجاوے * توں
بے تاب کرے جگ کوں جب ذز سوں آوے توں

یک بارگی ہو ظاہر بے تابی مشتاقاں
جس وقت کہ غمزے سوں چھاتی کوں چھپاوے توں

گویا کہ شفق پیچھے خرشید ہوا ظاہر
جب اوٹ میں پردے کی چہرے کوں دکھاوے توں

لولی ناک مکھ میں انگشت تحیر لے
دب پاؤں نزاکت سوں مجلس میں بچاوے توں

عشاق کی شادی کی اُس وقت بجے نوبت
مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے توں

یک تان سنانے میں جی جان † لیا سب کا
اب دل سوں گزر جاویں ‡ گر بھاؤ بتاوے توں

---

* شرمائے † (ن) تان ‡ (ن) لگیں سارے

توبائے * ریائی سوں شاید کہ کرے توبہ
اس وقت (ولی) کو گر یک جام پلاوے توں

———:o:———

(۲۰۸) ۹

خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

نہیں پہنچتی † کعبۂ مقصود کوں کشتیِ چشم
فیض سوں انجھواں کے دریا کوں مگر پیدا کروں

جیوں نسیم اب لگ سبکروحی مجھے حاصل نہیں
کس طرح اُس غنچۂ بند قبا کوں وا کروں

کیا کہوں تجھ قد کی خوبی سرو عریاں کے حضور
خود بخود رسوا ہے اُس کوں پھر کے رسوا کیا کروں

ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجکوں سودے میں اگر سودا کروں

سنگ دل کے دل پہ ہووے نقش جیوں نقش نگیں
آہ کا لے کر قلم جب درد کوں انشا کروں

سر کروں جب وصف تیرے جامۂ گلرنگ کا
جامہ زیبوں کوں برنگ صورت دیبا کروں

رات کوں آئیں اگر تیری گلی میں اے حبیب
زیور لب ذکر " سبحان الذي آسرىٰ " کروں

آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے (ولی)
سرو قد کوں دیکھ سیر عالم بالا کروں

———:o:———

* توبہ † (ن) بھیجتی ہے —

ہ (۲۰۹)

بھڑکے ہے دل کی آتش تجھہ نیہ کی ہوا سوں
شعلہ نمط جلا دل تجھہ حسن شعلہ زا سوں

گل کے چراغ گل ہو یکبار جھڑ پڑیں سب
مجھہ آہ کی حکایت بولیں اگر صبا سوں

نکلی ہے جست کر کر ہر سنگ دل سوں آتش
چقماق جب پلک کی جھاڑا ہے توں ادا سوں

سجدہ بدل * رکھا سر، سر تا قدم عرق ہو
تجھہ با حیا کے پگ پر آکر حنا حیا سوں

یہاں درد ہے پرم کا بے ہودہ بات مت کر
یہ بات سن (ولی) کی جاکر کہو دوا سوں

———:o:———

ہ (۲۱۰)

میرے طرف سوں جاکے کہو اُس حبیب سوں
گر مجکو چاہتا ہے تو مت مل رقیب سوں

مت خوف کر تو مجھہ سوں اے † دلدار مہرباں
آزار نہیں ہے گل کوں کبھو عندلیب سوں

مت راہ دے رقیب سیہ رو کوں اے صنم
واجب ہے احتراز ‡ بلاے مہیب سوں

پوچھو نہیں طبیب سوں مجھہ درد کا علاج
بیمار کوں برہ کے غرض نہیں طبیب سوں

اُس بے وفا کی طرز سیں شکوہ نہیں (ولی)
ہے جنگ رات دن مجھے اپنے نصیب سوں

* عرض † بیک حرکت ‡ (ن) ڈرپے ہزار بار

(۲۱۱) ۷

باندھا ھوں اپس جیو ترے موے کمر سوں
دیکھا ھوں تجھے جب ستی دقت کی نظر سوں

پہنچی ھے مری فکر بلندی سوں فلک پر
تجھہ قد کی جو تعریف کیا اُس کے اثر سوں

ھے بسکه ترے رنگ میں صافی و لطافت
لکھتا ھوں ترے وصف کوں میں آب گہر سوں

انکھیاں سوں ھوا پیو جدا جب ستی میری
جاتے ھیں مرے اسک' گیا پیو جدھر سوں

تجھه ھجر میں داماں و گریباں و رمالاں*
شاکی ھیں ھر اک رات مرے دیدۂ تر سوں

ھیں مغز میں پستے کی نمط تل کے سبب یوں
گویا یه لباں لے گئے گو† تنگ شکر سوں

پڑھتے ھیں (ولی) شعر ترا عرش په قدسی
باھر ھے تري فکر رسا حد بشر سوں

———:o:———

(۲۱۲) ۵

تجھه مکھه کی جھلک دیکھه گئی جوت چندر سوں
تجھه مکھه په عرق دیکھه گئی آب گہر سوں

شرمندہ ھو تجھه مکھه کے دیکھے‡ بعد سکندر
بالفرض بناوے اگر آئینه قمر سوں

تجھه زلف میں جو دل که پھنسا$ اُس کوں خلاصی
نہیں صبح قیامت تک اس شب کے سفر سوں

---

* رومال † گیند ‡ دیکھنے $ (ن) گیا

هر چند کہ وحشت ھے مجھہ انکھیاں ستی ظاھر
صد شکر کہ تجھہ داغ کوں الفت ھے جگر سوں
اشرف کا یو مصراع ولی مجکوں ھے دلچسپ
الفت ھے دل وجاں کوں مرے پیم نگر سوں

:o:

۵ (۲۱۳)

باندھا ھے جو دل جگ منیں اس نور نظر سوں
دیکھا ھے وہ دریا کوں اپس دیدۂ تر سوں
خوں ریزی عشاق ھے موقوف اُس * اوپر
شمشیر کوں باندھا جو کوئی موے کمر سوں
پتلی و پلک ھاتھہ سے یو † غمزۂ خوں خوار
آیا دل عشاق طرف تیغ و سپر سوں
یک پل نہیں آرام مرے دل کو ترے باج
اے نور نظر دور نہ ھو میری نظر سوں
اس لب کی حلاوت ھے ولی طبع میں میری
تب شعر مرا جگ منیں میٹھا ھے شکر سوں

:o:

۷ (۲۱۴)

جب سوں دل باندھا ھے ظالم تجھہ نگہہ کے تیر سوں
تب سوں رم نے رم کیا رمنے کے ھر نخچیر سوں
بے حقیقت گرم جوشی دل میں نہیں کرتی اثر
شمع روشن کیوں کہ ھووے شعلۂ تصویر سوں

---

* (ن) اُسی پر † (ن) نگہہ سے ترا یہ

جگ میں اے خرشیدرو وہ چرخ زن ہے ذرہ وار
جن نے دل باندھا ہے تیرے حسن عالمگیر سوں

اے پری تجھ تند کا دیوانہ ہوا ہے جب سوں سرو
پاے بند اُس کوں کئے ہیں موج کی زنجیر سوں

خواب میں دیکھا جو ترے سبزہ خط کوں صنم
سبز بختوں میں ہوا اُس خواب کی تعبیر سوں

جگ میں نہیں اہل ہنر اپنے ہنر سوں بہرہ یاب
کوہکن کوں فیض کب پہنچا ہے جوے شیر سوں

اے ولی پی کا دہن ہے غنچۂ گلزار حسن
بوے گل آتی ہے اُس کی شوخی تقریر سوں

---

(۲۱۵)

اے نور چشم تجھپر نامہ لکھا پاک سوں
کیتا ہوں مہر اُس پر انکھیاں کی مردمک سوں

اے رشک مہر انور تک مہر سوں خبر لے
گزری ہے آہ میری تجھ غم میں نہ فلک سوں

اہل چمن کے دل میں بے قدر ہے صنوبر
باندھا ہے جب ستی دل تجھ سرو کی لٹک سوں

اُس وقت ہوش عاشق ثابت قدم رہے کیوں
سلطان حسن آوے جب ناز کی لپک* سوں

اے آفتاب طلعت مانند مہ ولی کا
روشن ہوا ہے سینہ تجھ حسن کی جھلک سوں

---

* (ن) لٹک

(۲۱۶) ۷

ہوا ہے دنگ بنگالہ تری نرگس کے جادو سوں
معطر ہے سواد ہند تیری زلف کی بو سوں

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں کی جادو کوں لکھا ہوں خون آہو سوں

کیا ہے مصرع بر جستۂ قوس قزح موزوں
فلک مضمون رنگیں لے پیا تجھہ بیت ابرو سوں

سخن میرا ہوا ہے تب سوں بالا ہر سخن اوپر
لگا ہے دھیان میرا جب ستی اُس سرو دلجو سوں

ہوا تجھہ حسن پر دو جگ دوانہ * کیا تعجب ہے
اگر مجھہ سے دوانے † کا بندھا دل تجھہ پری رو سوں

مجھے گلشن طرف جانا بجا ہے اے مہ انور
کہ میں پاتا ہوں تجھہ زلفاں کی بو ہر رات شبو سوں

ولی ہر شعر سوں میرے نزاکت جلوہ پیرا ہے
بجا ہے گر لکھوں اُس مو کمر کوں خامۂ مو سوں

---

(۲۱۷) ع

آتا ہے جب چمن میں تون زریں کلاہ سوں
اُٹھتی ہے فوج حسن تری جلوہ گاہ سوں

بزم ادا و ناز کوں وہ شوخ ناز نیں
خوشبو کیا ہے عنبر موج نگاہ سوں

بے جا نہیں ہے رخ پہ سرے رنگ اضطراب
باندھا ہوں دل کوں آہوے وحشت پناہ سوں

---

* دیوانہ † دیوانے

پروانہ وار عشق میں تیرے جو جیو دیا
اس کا کفن ہے رشتۂ شمع نگاہ سوں
حاجت نہیں چراغ کی مجھ گھر میں اے ولی
روشن ہے بزم عشق سدا * شمع آہ سوں

—:o:—

ہ (۲۱۸)

سیہ روئی نہ لے جا حشر میں دنیاے فانی سوں
سیہ نامے کوں دھواے بے خبر انچھواں† کے پانی سوں
شب غم روز عشرت سوں بدل ہووے اگر دیکھے
میری جانب وہ مہر ذرہ پرور مہربانی سوں
نزک جاناں کے گر تحفہ لجانا ہے تو اے دانا‡
لجا گلدستۂ اعمال باغ زندگانی سوں
نہیں ہے سیر یک ساعت اگر باغ$ جوانی میں
کہو کیا خضر کوں حاصل ہے عمر جاودانی سوں
اپس کے سر پہ مارا کوہ کن نے تیشۂ غیرت
ہوا جب خسرو عالم ولی شیریں زبانی سوں

—:o:—

ہ (۲۱۹)

کیتا ہوں بند دل کوں اُس غیرت پری سوں
جن نے کیا ہے مجنوں عالم کوں دلبری سوں
رکھتا ہے عاشقاں سوں بازار حسن گرمی
ہر چیز کی جہاں میں ہے قدر مشتری سوں

---

* (ن) عیش مری † آنسووں ‡ (ن) ناداں $ (ن) ملک

عاشق سوں جا کے پوچھو معشوق کی حقیقت
مخفی نہیں ھے خوبی جوھر کی جوھری سوں
جن نے رقم کیا ھے تعریف تجھ نین کی
معنی میں کیوں نہ ھووے ھم چشم عبہری سوں
دلدار کی گلی سوں کیوں* جا سکوں ولی میں
اپنا† اپیت دل کوں جب چیرۂ زری سوں

———:o:———

۵ (۲۲۰)

جالا تمام نس مجھ اس طبع آتشی سوں
اب صبحدم ھے دم لے اے شمع سرکشی سوں
دل داشت کر سکے تو یہ دل لجا اپس سنگ
گر دل کشی‡ پہ دل ھے تو کیا ھے دل کشی سوں
عاشق کے دیکھنے سوں لاتا ھے چیں جبیں پر
اے خوش ادا میں خوش ھوں تیری یہ نا خوشی سوں
اے پستہ لب ترے لب ھیں کان سب نمک کے
کر بہرہ مند مجکوں اس کی نمک چشی سوں
دنیا کے غل و غش سوں فارغ اچھوں$ ولی میں
یک جام گر ملے مجھ صہبائے بے غشی سوں

———:o———

۷ (۲۲۱)

میری طرف سوں جا کہو اُس ماہ عالم تاب کوں
یک رات فرش خواب کر مجھ دیدۂ کم خواب کوں

---

*(ن) کیا †لیا ‡(ن) سرکشی $ رھوں

اپنے دل پر خوں کو میں لایا هوں تیرے پیشکش
کر خرچ اگر درکار هے اطلس تجھے سنجاب کوں

گر عشق میں آیا هے توں اے دل گریباں پارہ کر
ایتے هیں اس بازار میں بے تابی سیماب کوں

میرے دل گمنام کی کیا قدر بوجھے بے خبر
هے دلبراں کوں* اعتبار اس گوهر نایاب کوں

مجھ دل کوں سرگرداں کیا ساغر تمن اُس شوخ نے
حلقے نے جس کی زلف کے چکر دیا گرداب کوں

صافی دلاں کن بیٹھنا هے کسب عزت کا سبب
دریا کا هو کر همنشیں پہنچا هے موتی آب کوں

تجھ یاد میں انچھواں ستی لبریز هے چشم ولی
یکبار دیکھ اے سبز خط اس چشمۂ سیراب کوں

———:O:———

(۲۲۲) ٥

تشنگی اپنی نہیں کہتا کسی بے تاب کوں
جیوں گہر رکھتا هے دائم جو گرہ میں آب کوں

اضطراب دل کیا هے اُس کے مکھ کوں دیکھکر
بے قراری سوں نکالے آرسی سیماب کوں

اشک ریزاں مثل انجم صبح محشر لگ رها
جن نے دیکھا یک نظر اُس ماہ عالم تاب کوں

تجھ بھواں کے خم کوں دیکھا جب ستی اے قبلہ رو
رات دن رکھتا هے زاهد مکھ اگے محراب کوں

---

* (ن) کن

اے ولی پی کی محبت سوں زمیں کے فرش پر
انکھہ بھر دیکھا نہیں گئی غیر مخمل خواب کوں

---

(۲۲۳)

خدایا ملا صاحب درد کوں
کہ میرا کہے درد بے درد کوں

کرے غم سوں صد برگ صد پارہ دل
دکھاؤں اگر چہرۂ زرد کوں

ہتا بو الہوس تجھہ بھواں دیکھہ کر
کہاں تاب شمشیر نامرد کوں

اگر جل میں جلکر کنول خاک ہو
نہ پہنچے ترے پانوں کی گرد کوں

رکھا تجھہ دہن کی صفت میں ولی
ہر ایک فرد میں جوہر فرد کوں

---

(۲۲۴) ۷

دیکھا ہے جس نے اے صنم تجھہ طرۂ طرار کوں
رکھتا ہے پنہاں بر منیں جیوں شمع سوز تار کوں

جیوں زخم اُس کی چشم سوں جاری ہے خوں ہر دم منیں
دیکھا ہے جو گئی یک نگہہ تجھہ ناز کی تلوار کوں

تیری پرت کے پنتھہ* میں اے دار رے درماندگاں
بخشا ہے اعصا آہ کا تجھہ چشم کے بیمار کوں

---

* (ن) برہ کی نیہہ

اے سرگروہ سرکشاں لاے ہیں نساج* فلک
خط شعاعی سوں بنا تجھ چیرۂ زر تار کوں

ہر استخواں سینے کے ہیں مانند نے فریاد میں
رکھتا ہوں دائم دل† منیں تجھ غم کے موسیقار کوں

دیکھا ہے جب سوں آنکھ بھر تجھ مکھ کوں اے رشک چمن
چھوڑاں‡ ہیں تب سوں بلبلاں عشق گل گلزار کوں

جیوں معنی رنگیں ولی ہو مہرباں مجھ حال پر
وہ صاحب معنی سنے میرے اگر اشعار کوں

———:o:———

(۲۲۵)

دیتا نہیں ہے بار رقیب شریر کوں
شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے ضمیر کوں

اُس نازنیں کی طبع گر آوے خیال میں
بوجھوں صداے صور قلم کی صریر کوں

برجا ہے اُس کا عشق کے گوشے منیں قرار
جو پیچ و تاب دل سوں بچھاوے حصیر کوں

اُس کے قدم کی خاک میں ہے حشر کی نجات
عشاق کے کفن میں رکھو اُس عبیر کوں

سبکوں ولی کی طبع کے صافی کی ہے قسم
دیکھا نہیں ہوں جگ میں سخن تجھ نظیر کوں

———:o.———

* جولاہہ   † (ن) بر   ‡ چھوڑي

ن (۲۲۶)

میں دل کو دیا بند کر اس سحر سخن کوں
عشاق جسے دیکھہ بسارے ہیں وطن کوں
عاقل ہے سخن اُس کا سخن فہم کے نزدیک
رکھتا ہے جو کُئی یاد میں اُس غنچہ دہن کوں
واللہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں
جو صبح نمن سر سوں لپیٹتا ہے کفن کوں
اُس شوخ نے دکھلا کے اپس رنگ کی شوخی *
لوہو میں کیا غرق جوانان چمن کوں
ثابت رہے کیوں رنگ ولی اُس کا جہاں میں
دیکھا ہے جو دلدار کی زلفاں کے شکن کوں

ن (۲۲۷)

نہیں معلوم ہونا داغ دینے کس بچارے کوں
چلا ہے آج وہ لالہ ہزاری کے نظارے کوں
لیا ہے گھیر تجھہ زلفاں نے تیرے کان کا موتی
مگر یہ ہند کا لشکر لگا ہے جا ستارے کوں
ہر اک احوال میں دلبر نظر میں خوب آتا ہے
اباس خوب کی حاجت نہیں حق کے سنوارے کوں
یہی ہے آرزو دل میں کہ صاحب درد کُئی جاکر
ہمارے درد کی باتاں کہے اُس پی پیارے کوں
نظر سوں نہیں جدا ہوتی کمر اس شوخ چنچل کی
ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کوں

* (ن) خوبی

(۲۲۸) ۵

دیکھوں گا شتابی ستی اُس رشک پری کوں
گر کچھہ بھی اثر ھے مری آہ سحری کوں
اے شوخ ترے ملنے کوں انکھیاں کے اُپر رکھہ
لایا ھوں تری نذر عقیق جگری کوں
انجن کوں اگا سحر کے غائب ھوے ساحر
دیکھا جو تری نین کی جادو نظری کوں
اے حیلہ‌گر رند تری حیلہ گری دیکھہ
سب حیلہ گراں ترک کیے حیلہ گری کوں
یکبارگی ھوتا ھے ولی زر کے نمن زرد
جب باندہ کے آتا ھے تو دستار زری کوں

:o:

(۲۲۹) ۷

دیکھے گا ھر اک آن تری جلوہ گری کوں
پایا ھے تری سہر سوں جو دیدہ وری کوں
بخشی ھے تری نین نے کیفیت مستی
تجھہ مکھہ نے خبردار کیا بے خبری کوں
جاری ھوا تجھہ غم ستی مجھہ اشک کا مطلب
ھم دانہ وھم آب ملا اس سفری کوں
مجھہ عاشق دیوانہ کو گر حکم ترا ھو
تجھہ دور اگے فرش کوں آج پری کوں
ھر گل کا پٹا چاک ھووے * درد سوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہ سحری کوں

* (ن) سدہ چاک ھوسن درد کو

کہا پیچ تبے سرم سوں مغرب منیں سورج
گر دیکھے ترے سیس پہ دستار زری کوں
کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن میں
تجھ نین سوں سیکھا ہے مگر جادوگری کوں

———— o:————

۹ (۲۳۰)

ہوا ہے رنگ چنپے کی کلی کوں
نظر کر تجھ قبائے صندلی کوں
کرے فردوس استقبال اُس کا
تصور جو کرے* تری گلی کوں
دل بے تاب نے تجھ غم کی خاطر
کیا ہے فرش خواب مخملی کوں
ہماری آہ آتش رنگ سن کر
ہوئی ہے بے قراری بیجلی کوں
ترے غم میں دل سوراخ سوراخ
کیا پیدا صدائے بانسلی کوں
دل پر خوں نے میرے† باغ میں جا
دیا تعلیم خوں خواری کلی کوں
کیا ہوں آب خجلت سوں سراپا
ہر اک مصرع سوں مصری کی ڈلی کوں
پڑے سن کر اُچھل جیوں مصرع برق
اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں

* (ن) کیا † (ن) تیرے

ترے اشعار ایسے نہیں * فراقی
کہ جس پر رشک آوے گا ولی کوں

———:o:———

(۲۳۱) ۷

ہرگز تو نہ لے ساتھہ رقیب دغلی کوں
مت راہ دے خلوت منیں ایسے خللی کوں
ترے لب یا قوت اُپر خط خفی دیکھہ
خطاط جہاں نسخ کیے خط جلی کوں
اے زہرہ جبیں کشن ترے مکھہ کی کای دیکھہ
گاتا ہے ہر اک صبح کوں اُتھہ رام کلی کوں
یاقوت کوں ہے قوت ترے خط کی محبت
ہے دل میں غبار اس سبب میر علی کوں
اے ماہ جبیں مہر لقا تیری جبیں دیکھہ
کرتا ہوں ہر اک دم منیں دم نادعلی کوں
میں دل کوں ترے ہاتھہ دیا روز ازل سوں
مت دل سوں بسار اپنے محب ازلی کوں
نہیں منصب وجاگیر نہیں روز وظیفہ
تجھہ نام کا ہر روز وظیفہ ہے ولی کوں

———:o:———

(۲۳۲) ۷

جو کُئی سمجھا نہیں اُس مکھہ پہ‡ آنچل کے معانی کوں
وہ کیوں بوجھے کہو اُس شوخ چنچل کے معانی کوں

* (ن) ہیں † (ن) ہر روز ترا نام ‡ (ن) کے

کریں گر بحث اُس انکھیاں کے جادو کی سحر سازاں
نہ پہنچے کوئی تاریکی میں کاجل کے معانی کوں
وہ یوسف کوں کہے ثانی سو تجھہ بے مثل کا کیوں کر
دو بیں کر جو کہ سمجھا چشم احول کے معانی کوں
نہ نکلے بحر حیرت سوں جو ہو اُس مہ کا ہم زانو
یہ بوجھے وہ جو پہنچا ہے سجنجل* کے معانی کوں
صفائی دیکھہ اُس کے مکھہ کی ہے بے ہوش سرتا پا
تمھیں† تحقیق سمجھو خواب مخمل کے معانی کوں
بیاں زلف بدیعی کا ہے سعدالدین کا مطلب
اجھوں لگ تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کوں
ولی اُس ماہ کامل کی حقیقت جو نہیں سمجھا
وہ ہرگز نہیں بجھا عالم میں اکمل کے معانی کوں

---:o:---

۷ (۲۳۳)

فدائے دلبر رنگیں ادا ہوں
شہید شاہد گلگوں قبا ہوں
ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں شوق‡
سخن کے آشنا کا آشنا ہوں
کیا ہوں ترک نرگس کا تماشا
طلبگار نگاہ$ باحیا ہوں
نہ کر شمشاد کی تعریف مجھہ پاس
کہ میں اُس سرو قد کا مبتلا ہوں

* آئینہ † (ن) یہی ‡ (ن) ذوق $ (ن) نگار

کیا مہ عرض اُس خرشید رو کوں
تو شاہ حسن میں تیرا گدا ہوں
سدا رکھتا ہوں شوق اُس کے سخن کا
ہمیشہ تشنۂ آب بقا ہوں
قدم اُس کے پہ رکھتا ہوں سدا سر
ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں

—— ၀ ——

(۲۳۴) ۵

میں سورۂ اخلاص ترے رو سوں لکھا ہوں
بسم اللہ دیوان تجھہ ابرو سوں لکھا ہوں
تجھہ چشم کی تعریف کو آہو کے نین پر
اکثر قلم نرگس جادو سوں لکھا ہوں
اے موے میاں وصف ترے موے کمر کا *
چیتے کی کمر پر قلم مو سوں لکھا ہوں
تجھہ طرۂ طرار کی تعریف کوں اے شوخ
سنبل کے چمن میں گل شبو سوں لکھا ہوں
اُس مرد مک چشم طرف حال ولی کا
پلکاں کی قلم کر اپس آنسو سوں لکھا ہوں

—— ၀ ——

(۲۳۵) ۱۲

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں
یہ نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں

---

* (ن) میاں کے

مجھ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا تو
تجھ وعدۂ رنگین گل رعنا پہ لکھا ہوں

تجھ مکھ پر پیچ کی شکن میں کیتک سطر
موجاں کی نمط صفحۂ دریا پہ لکھا ہوں

یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب مجھ
میں صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

فرہاد لکھا صورت معشوق حجر پر
میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

ہرگز نہ کیا نرم صنم دل کوں اپس کے
یہ سنگ دلی تختۂ خارا پہ لکھا ہوں

اے سرو سک چشم تجھ انکھیاں کی یہ لالی
نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

اعجاز ترے اس خط روشن کا سری جن
جیوں خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہوں

پیتم نے قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہ نقش قدم صفحۂ سیما پہ لکھا ہوں

تجھ عشق میں دیکھا ہے یہ دل وسعت مشرب*
یہ حالت دل دامن صحرا پہ لکھا ہوں

اے آہ بلندی تجھے اُس قد کا سبب ہے
تنخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں

اُس کے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ
صنعت سوں (ولی) دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

———:o:———

* (ن.) مشرق ومغرب

۷ (۲۳۶)

میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں
تیری نگہ کا جب سوں دیوانہ ہو رہا ہوں

اے آشنا کرم سوں یک بار آ درس دے
تجھہ باج سب جہاں سوں بیگانہ ہو رہا ہوں

باتاں لگن کی مت پوچھہ اے شمع بزم خوبی
مدت سوں تجھہ جھلک کا پروانہ ہو رہا ہوں

شاید وہ گنج خوبی آوے کسو طرف سوں
اِس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں

سودائے زلف خوباں رکھتا ہوں دل میں دائم
زنجیر عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں

بر جا ہے گر سنوں نہیں ناصح تری نصیحت
میں جام عشق پی کر مستانہ ہو رہا ہوں

کس سوں (ولی) اپس کا احوال جا کے بولوں *
سر تا قدم میں غم سوں غم خانہ ہو رہا ہوں

---

۵ (۲۳۷)

میں یو ؛ تجھہ لب کوں قند بولا ہوں
لٹ کوں تیری کمند بولا ہوں

قد کو تیرے کہا ہوں سرو سہی
بات یو میں بلند بولا ہوں

مکھہ کوں تیرے کہا ہوں آتش حسن
خال تس پر سپند بولا ہوں

---

* (ن) جا کہوں میں | اسے

گر توں پوچھے کبھو خطاب اپنا*
عاشق دردمند بولا هوں

اے ولی شعر کوں ترے جگ میں
حرف دانا پسند بولا هوں

:o:

۷ (۲۳۸)

باطن کی گر مدد هو اُسے یار کر رکھوں
اپنے سخن کا اُس کوں خریدار کر رکھوں

اس کی ادا و نازکی خوبی کوں † کر بیاں
هر خوب رو کوں صورت دیوار کر رکھوں

لائق هے گر وہ شوخ کہے اپنے فخر میں
آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں

برجا هے گر چمن میں کہے وہ نگاہ کر
نرگس کو اپنی چشم کا بیمار کر رکھوں

تسبیح تیری زلف کوں کہتے هیں اے صنم
یک تار دے کہ رشتۂ زنار کر رکھوں

تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر
سینے کوں داغ عشق سوں گلزار کر رکھوں

ایسے نصیب میرے کہاں هیں ولی کہ آج
اس گلبدن کوں اپنے گلے هار کر رکھوں

:o:

* میرا † (ن) کا

(۲۳۹) ۷

دیکھا ہے جن نے باغ میں اُس سرو قد کے تئیں
طوبیٰ کی خوش قدی پہ ستاہ دست رو کے تئیں

دل جا پڑا ہے چاہ زنخداں میں یک بیک
اے زلف یار پہونچ تو میری مدد کے تئیں

اے سرو تیرے قد ستی ہے عید عاشقاں
قرباں کیا ہوں تجھ پہ میں عمر ابد کے تئیں

ہیں دنگ آسماں پہ ملک جب کیا شکار
آہو نے تجھ نین کے فلک کے اسد کے تئیں

یاجوج ہر رقیب جب آیا سجن کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر کی سد کے تئیں

درکار نہیں ہے صاف دلاں کوں لباس زر
جوں آرسی پسند کیے ہیں نمد کے تئیں

پی کی مشابہت کا دسا نہیں مجھے ولی
دیکھا ہوں آفتاب نمط چار حد کے تئیں

---

(۲۴۰) ۷

تجھ حسن نے دیا ہے بہار آرسی کے تئیں
بخشا ہے خال و خط نے نگار آرسی کے تئیں

روشن ہے بات یہ کہ اول سادہ لوح تھی
بخشے ہیں † اُس کے مکھ سوں ‡ سنگھار آرسی کے تئیں

خوبی سنیں اول سوں ہوئی ہے دو چند وہ*
جب سوں کیا صنم نے دو چار آرسی کے تئیں

---

* سارا † (ن) بخشا ہے ‡ (ن) نے $ (ن) وہ چند تر

حیرت کی انجمن میں وہ حیرت فزا لے جا
یک دیدہ میں کیا ھے شکار آرسی کے تئیں

کس خط کے پیچ و تاب کو دل میں رکھے ھے آج
جیوں ابھر نہیں ھے قرار آرسی کے تئیں

حیرت سوں آنکھہ اپنی نہ موندے حشر تلک
یک پل ھو اس نزک جو گزار آرسی کے تئیں

در اس کے دیکھنے کی (ولی) آرزو ھے نجھہ
بیگی ابس کے دل کوں سنوار آرسی کے تئیں

:O:

۵ (۲۴۱)

اے سامری تو دیکھہ مری ساحری کے تئیں
شیشے میں دل کے بند کیا ھوں پری کے تئیں

اس زلف کے طلسم کوں دیکھا ھوں جب ستی
پایا ھوں تب سوں رشتۂ جادو گری کے تئیں

اس کوں بھری چنچل نے لیا مکھہ پہ جب انچل
قرباں کیا اپس پہ شہ خاوری کے تئیں

خورشید لے کے مکھہ پہ شفق شرم سوں چھپا
نکلا ھے جب پہر وہ لباس زری کے تئیں

پیدا ھوا ھے جگ میں (ولی) صاحب سخن
میری طرف سوں جاکے کہو انوری کے تئیں

:O:

۱۵ (۲۴۲)

آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب میں
جرأت جواب کی نہ رھے آفتاب میں

* (ن) کی

یک جام میں دو جگ کو دِسے مست و بے خبر
تیری نین کا عکس پڑے گر شراب میں

رخسار دلربا کی صفا کیا بیاں کروں
مخمل نے اس صفا کوں نہ دیکھا ھے خواب میں

تجھ حسن شعلہ زار کی تعریف رشک سوں
سکنے کی تاب آج نہیں آفتاب میں

طاقت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں لکھے
ھے گرچہ بےنظیر عطارد حساب میں

تجھ زلف حلقہ دار سوں مانند عاشقاں
گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں

تجھ حسن آبدار کی تعریف کیا کہوں
موتی ھوا ھے غرق تجھے دیکھ آب میں

تیری نگاہ مست کہ ھے جام بے خودی
رکھتی ھے کیفیت کہ نہیں وہ سراب میں

تیری بھواں کے رتبۂ عالی کوں کر نظر
برجا ھے گر ھلال چلے تجھ رکاب میں

رکھتے ھیں اس سوں گلبدناں رغبت تمام
شاید کہ تجھ عرق کا اثر ھے گلاب میں

اے دل شتاب چل کہ تماشے کی بات ھے
بیٹھا ھے آفتاب نکل ماھتاب میں

سلنا بجا نہیں ھے مخالف سوں ایک آن
اس تان سوں بجا اے* ربابی رباب میں

---

* یعنی حرکت

میرے دل برشتہ میں محشر کا شور ہے
ہے تجھہ نمک کا شاید اثر اس کباب میں

آوے وہ نو بہار اگر بر سر سخن
طوطی کوں لا جواب کرے یک جواب میں

ہرگز نہیں ہے خشت سوں فرق اس کوں اے ولی
خوش طلعتاں کی بات نہیں جس کتاب میں

———:O:———

(۲۴۳) ۷

ہے بسکہ آب و رنگ حیا کھیم داس میں
آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

ہے اُس کے مکھہ سوں جلوہ نما موج آب و تاب
موتی کی مثل گرچہ ہے سادہ لباس میں

بیراگیوں کے پنتھہ میں آکر وہ مہ جبیں
بیراگ * کوں اُتھا کے چڑھایا اکاس میں ق

لگتا ہے اُس گروہ میں وہ سرو نازنیں
گویا گل گلاب کیا جلوہ گھاس میں

اُس کی بھواں کوں بوجھکے شمشیر آبدار
اہل ہوس کی عقل ہے دائم ہراس میں

آوے فلک سوں زہرہ اُتر گروہ مہ جبیں
یک تان گاوے رام کلی یا بھباس میں

جاتا ہوں باغ یاد میں اس چشم کے ولی
شاید کہ بو اُسی کی ہو نرگس کی باس میں

———:O:———

* فقیری

(۴۴۴) ۵

دیکھا ھے جن نے پیو کوں آکر کے * باغ میں
پہنچی ھے بوے عشق کی اُس کے دماغ میں

کھویا ھے تجھہ نگاہ نے عالم کے ھوش کوں
گردش عجب ھے تیری انکھیاں کے ایاغ میں

تجھہ خط کا آب ورنگ جو کچھہ خط سوں ھے عیاں
ھرگز وہ آب و رنگ نہیں شب چراغ میں

تجھہ شوق کی اگن سوں سنہ جل گیا تمام
فی الجملہ اس کا رنگ ھے لالے کے داغ میں

تجھہ وصل کے خیال سوں غافل نہیں ولی
رھتا ھے رات دن وہ اسی کے سراغ میں

———:o:———

(۴۴۵) ۵

رکھتا ھوں شمع آہ سجن کے فراق میں
حاجت نہیں چراغ کی میرے رواق † میں

آب حیات وصل سوں سینے کو سرد کر
جلتا ھوں رات دن میں پیا تجھہ فراق میں

سن کر خبر صبا سوں گریباں کوں چاک کر
نکلے ھیں گل چمن سوں ترے اشتیاق میں

اے دل عقیق لب کے یہ آے ھیں مشتری
موتی نہ بوجھہ زھرہ جبیں کے بلاق میں

---

* (ن) دیکھا جو بیر لال کوں اکثر میں   † پیالہ   ‡ محل

تیرے سخن کے نغمۂ رنگیں کوں سن (ولی)
ڈوبا عرق کے بیچ عراقی * عراق میں

———:o:———

۷ (۲۴۶)

جب لگ نہ دیکھا تھا تجھے دل بند تھا اوراق میں
تیری بھنواں کوں دیکھکر جزدان چھوڑا طاق میں
مشرق سوں مغرب لگ سدا پھرتا ھے ھر ھر گھر ولے
اب لگ سرج دیکھا نہیں ثانی ترا آفاق میں
دل مست جام بےخودی اُس انجمن میں کیوں نہ ھو
جیوں موج مے ھے ھر ادا ساقی سیمیں ساق میں
تیرے دھن کوں دیکھکر اے نو بہار عاشقاں
جیوں غنچۂ گل ھر سحر جاتا ھوں استغراق میں
اے صبح تجکوں نہیں خبر اُس مطلع انوار کی
ھر چند عالمگیر ھے تو حکمت اشراق میں
ایا ھے جب سوں دید میں وہ نور چشم عاشقاں
جیوں نور بستا ھے سدا مجھہ دیدۂ مشتاق میں
تیری تواضع دیکھکر برجا ھے اے جان (ولی)
گر بو علی سینا لکھے دفتر ترے اخلاق میں

———o———

۷ (۲۴۷)

ھوا تو خسرو عالم سجن! شیریں مقالی میں
عیاں ھے بدر کے معنی تری صاحب کمالی میں

---

* شاعر

جو کیفیت سیہ مستی کی تجھ انکھیاں میں ہے ظالم !
نہیں وہ رنگ مستی کا شراب پرتگالی میں

تری زلفاں کے حلقے میں دسے یوں نقش رخ روشن
کہ جیسے ہند کے بھیتر لگیں دیوے دوالی میں

اگرچہ ہر سخن تیرا ہے آب خضر سوں شیریں
ولے لذت نرالی ہے زیبا تجھ لب کی گالی میں

کہو اس نور چشم و پستہ لب دل آشنا پن* سوں
کہ جیوں بادام میں دو مغز سوویں یک نہالی † میں

نظر میں نہیں ہے مردوں کی صلابت اہل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں

(ولی) کے ہر سخن کا وہ ہوا ہے موبمو خواہاں
جو کئی پایا ہے لذت تجھ بھواں کے شعر خالی میں

—— : o ——

ه ٢٤٨

چھپا ہوں میں صدائے بانسلی میں
کہ تا جاؤں پری رو کی گلی میں

نہ تھی طاقت مجھے آنے کی لیکن
بزور آہ پہنچا تجھ گلی میں

عیاں ہے رنگ کی شوخی سوں اے شوخ
بدن تیرا قبائے صندلی میں

جو ہے تیرے دھن میں رنگ و خوبی
کہاں یہ رنگ یہ خوبی کلی میں

---

* (ن) آشنائی   † بچھونا —

کیا دیوں لفظ میں معنی سری جن
مقام اپنا دل و جان ولی میں

:o:

(۲۴۹)

تجھ عشق کی آگن میں* سجن جل گیا ہوں میں
تیری گلی کی خاک سوں جا† رل‡ گیا ہوں میں

تجھ سوز میں جلا ہے جو دل شمع کی نمن
پروانہ ہوکے اُس کے اُپر بل§ گیا ہوں میں

اے آفتاب دیکھ ترے مکھ کی روشنی
بے تاب ہوکے موم¶ نمن گل گیا ہوں میں

یہ پھر|| کے دیکھنا ترا مجھ دل پہ گھات ہے
تیری نگھ کے رمز کوں اٹکل گیا ہوں میں

تجھ دل کا دیکھ سوز ادھک اے ولی مدام
بولا پتنگ ہاتھ کوں یہاں مل گیا ہوں میں

:o:

۷ (۲۵۰)

دل نے تسخیر کیا شوخ کوں حیرانی میں
آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی میں

خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کوں
نشۂ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی میں

---

* (ن) سوں † (ن) کاجل ‡ مل § قربان
¶ (ن) منہ کے || ہر پھر

۱۸۶

جوهر آئینہ تجھہ خط کی سنا جب سوں خبر
موج گوهر کی نمن غرق ھوا پانی میں

خط کا آخر کوں ھوا رخ پہ پری رو کے گزر
مور کوں راہ ملی ملک سلیمانی میں

دل بے تاب کہ اک آن نہیں اُس کوں قرار
زلف دلدار سوں ھمسر ھے پریشانی میں

گل رخاں بات اپس دل کی مجھے کہتے ھیں
بسکہ ھوں شہرۂ آفاق سخن دانی میں

جز ولی بات اپس دل کی کسی پاس نہ کہہ
راہ ھر دل کوں نہیں مطلب پنہانی میں

۲۵۱

باندھا ھے جب سوں شوخ نے خنجر کمر منیں
سب گلرخاں کے جیو پڑے ھیں خطر منیں

دو آب و رنگ تیرے سخن میں ھے اے سجن
ھرگز وہ آب و رنگ نہیں ھے گہر منیں

ھر وقت طبع راغب شربت ھے اے صنم
سابق ترے لباں تا اثر ھے شکر منیں

جمعیت آسماں سوں توقع بجا نہیں
ھیں آفتاب و ماہ ھمیشہ سفر منیں

توس قزح کا مصرع ثانی ھو اے ولی
تعریف اُس بھواں کی لکھوں جس سطر منیں

---

۲ (۲۵۲)

سحر پرداز ہیں پیا کے نین
ہوش دشمن ہیں خوش ادا کے نین

اے دل اُس کے اگے سنبھل کر جا
تیغ بر کف ہیں میرزا کے نین

دل ہوا مجھ سے آج بیگانہ
دیکھ اُس رمز آشنا کے نین

جگ میں اپنا نظیر رکھتے نہیں
دلبری میں وہ دلربا کے نین

نرگستان کوں دیکھنے مت جا
دیکھ اس نرگسی قبا کے نین

وہ ہے گلزار آبرو کا گل
حق نے جس کو دیے حیا کے نین

اے (ولی) کس اگے * کروں فریاد
ظلم کرتے ہیں بے وفا کے نین

———— ( ) ————

۵ (۲۵۳)

جو کہ تجھ پر نگاہ کرتا نہیں
وہ اپس کی خودی بسرتا نہیں

کیوں کہ سیری ہو حسن سوں تیرے
دھوپ کھانے سوں پیٹ بھرتا نہیں

پی کے لب سوں پیا جو آب حیات
دور آخر تلک وہ مرتا نہیں

* (ن) کنے

غیر تیرے خیال کے اے شوخ
دل میں میرے دو جا اُترتا نہیں

اے (ولی) اس کے نقش عالی کوں
غیر مانی دوجا چترتا نہیں

—————:o:—————

۷ (۲۵۴)

جو پی کے نام پاک پہ جی سوں فدا نہیں
راضی کسی طرح ستی اُس سوں * خدا نہیں

اے نور جان دیدہ ترے انتظار میں
مدت ہوئی پلک سوں پلک آشنا نہیں

عشاق مستحق ترحم ہیں اے عزیز
اُن کے شکستہ + حال پہ سختی روا نہیں

ترشی اپس جبیں سوں نکال اے شکر بچن
عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہیں

اے نو بہار حسن و گل باغ جان و دل
افسوس ہے کہ تجھ منیں رنگ وفا نہیں

ترک لباس بسکہ کیا ہوں جہاں میں
تیری گلی کی خاک ورا ‡ مجھ قبا نہیں

ڈالے اُکھاڑ کوہ کوں جیوں کاہ اے (ولی)
عاشق کی سرد آہ کہ جس میں صدا نہیں

—————:o:—————

* (ن) پر + (ن) غریب ‡ سوا

(٢٥٥)

مجھے گلشن طرب جانا روا نہیں
اگر گلشن میں وہ رنگیں ادا نہیں

بغیر از نقد جان پاک بازاں
متاع حسن کا سودا بہا نہیں

کیا ہے عاشقاں کے خوں سوں رنگیں
کف خوں ریز پر رنگ حنا نہیں

سنا ہوں تجھ نگاہ باحیا سوں
کہ ہرگز چشم نرگس میں حیا نہیں

تری زلفاں کے سنبل کا معطر
ہوائے عشق بازاں ہے صبا نہیں

ترا قد دیکھکر کہتی ہے قمری
کہ ہرگز سرو میں ایسی ادا نہیں

ترا مکھ دیکھنا ہے واجب العین
ادائے فرض میں خوف و رجا نہیں

عجب ہے اے دلربائے خوبی
کہ تیرا دل مروت آشنا نہیں

ولی گلرو کی دانش پر نظر کر
بہار حسن کوں چنداں بقا نہیں

———:o:———

٧ (٢٥٦)

مرے غم دفع کرنے کا وہ عالی جاہ قاصد نہیں
تو آوے کیوں مرے نزدیک کچھ گمراہ قاصد نہیں

ہوا ہے مجکوں یوں معلوم اس بے دست کاھی میں
کہ مجھ احوال پہنچانے دوں غیر از آہ قاصد نہیں

دجے کوں مطلع کرنا نہیں غیرت روا رکھتی
ہمن سے بے سر و ساماں دوک اس راہ قاصد نہیں

جو میرے جان و دل کا حال ہے تجھ ھجر میں ساجن
تجھے وہ حال پہنچانا دا کروں کیا آہ قاصد نہیں

بجز وجدان دلبر کئی نہ پاوے حال عاشق کا
تو میرے راز کے نامے سمی آگاہ قاصد نہیں

نہ پاوے شاھد معنی ایدن دوں جو کیا حالی
خبر یوسف کی پہنچانے کوں غیر از چاہ قاصد نہیں

ولی کیوں کر لکھوں اُس بے خبر کوں درد دل اپنا
لجانے درد نامے کوں کوئی دل خواہ قاصد نہیں

———o.———

(۲۵۷)

سجن کے باج عالم میں دگر نہیں
ہمیں* میں ہے ولے ہم کو خبر نہیں

عجب ہمت ہے اُس کی جس کوں جگ میں
بغیر از یار دوجے پر نظر نہیں

نہ پاوے صفائے دل راز الہی
جسے گرمی سوں دل کی دردسر نہیں

ہوا نہیں جب تلک حالی اپنی سوں
گرفتاراں میں ہرگز معتبر نہیں

---

* (ن) ہمن

نہ دیویں راہ تجکوں ملک دل میں
وفا کا جب تلک تجھہ میں اثر نہیں

اپس کے مدعا کے آشیاں کوں
نہ پہنچے جب تلک ہمت کے پر نہیں

نہ پوچھو درد کی بے درد سوں بات
اسے کیا ہے خبر جس کوں خبر نہیں

ہوا ہوں جیوں کہاں غم زور غم سوں
سنے میں تیر ہے آہ جگر نہیں

ولی اُس کی حقیقت کیوں کہ بوجھوں
کہ جس کا بوجھنا حد بشر نہیں

---

(۲۵۸)

ساجناں مجھ بن کسی سوں کام نہیں
فکر ناموس و ننگ و نام نہیں

صف عشاق کوں بکعبہ قسم
غیر آوارگی آرام نہیں

قاصد دل نہیں ہے غیر از آہ
اثر درد بن پیغام نہیں

گرچہ لچھمن ترا ہے رام ولے
اے سجن تو کسی کا رام نہیں

زندگی جام عیش ہے لیکن
فائدہ کیا اگر مدام نہیں

عشق اُس کا ہے نا تمام جسے
پی کی خاطر کا اہتمام نہیں

باغ میں سرو نخل آہ دسے
اے ولی گر وہ خوش خرام نہیں

—:o:—

(۲۵۹) ن

خوش قداں دل کوں بند کرتے ہیں
نام اپنا بلند کرتے ہیں

اپنے شیریں سخن کوں دے کے رواج
سرو بازار قند کرتے ہیں

جس کوں بے تاب دیکھتے ہیں اُسے
اپنے اوپر سپند کرتے ہیں

بند کرنے کوں عاشقاں کے سدا
زلف اپنی کمند کرتے ہیں

اے ولی جو کہ ہیں بلند خیال
شعر میرا پسند کرتے ہیں

—:o:—

(۲۶۰) ۷

خوب رو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہہ میں غلام کرتے ہیں

دیکھ خوباں کوں وقت ملنے کے
کس ادا سوں سلام کرتے ہیں

کیا وفادار ہیں کہ ملنے میں
دل سوں سب رام رام کرتے ہیں

کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں ولے
کام اپنا تمام کرتے ہیں

کھولتے ھیں جب اپنی زلفاں کوں
صبح عاشق کوں شام کرتے ھیں
صاحب لفظ اُس کوں کہہ سکیے
جس سوں خوباں کلام کرتے ھیں
دل لجاتے ھیں اے ولی میرا
سرو قد جب خرام کرتے ھیں

———:o:———

(۲۶۱) ۵

گُل مقصد کا ھار ڈالے ھیں
نقد ھستی جو ھار ڈالے ھیں
کیوں نہ ھو راہ عشق نشتر زار*
تیری پلکاں نے خار ڈالے ھیں
دیکھہ اُس کے نین کے خنجر کوں
چشم آھو کوں وار ڈالے ھیں
کیوں کہ نکلے برہ کے کوچے سوں
زلف تیری نے مار ڈالے ھیں
اے ولی شہر حسن کے اطراف
خط سوں اُس کے حصار ڈالے ھیں

———:o:———

(۲۶۲) ۷

صدق ھے آب و رنگ گلشن دیں
پاکبازی ھے شمع راہ یقیں

---

*(ن ا زن)

خوشہ چین جہاں جاناں ہیں
خرمن ماہ و خوشۂ پروین

ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار
بات کہنا نبات سوں شیریں

قد سوں تیرے عیاں ہے اے جاناں
صورت ناز و معنیٔ تمکیں

بسکہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے
چشم میری ہے دامن گلچیں

زلف تیری ہے اے وفا دشمن
دشمن دین و دشمن آئیں

اے ولی تب نہاں ہو لیل فراق
جب عیاں ہو وہ آفتاب جبیں

:o:

(۲۶۳)

فرش گر عاشق کریں تجھ راہ میں اپنے نین
تو نزاکت سوں رکھے نہیں اُس اُپر اپنے چرن

تجھ لباں کے رنگ کی خوبی کا کیا بولوں بیاں
چشم عاشق جب سوں ہیں کان بدخشاں و یمن

خط کے تئیں رحل زمرد دیکھ تیری اہل فضل
بولے مصحف کھول کر کُرسی پہ بیٹھا ہے سخن

شمع لے انگشت حسرت منھ میں سر تا پا جلی
جب اپس کے مکھ سوں تو روشن کیا ہے انجمن

پھول کی پکھڑی پہ جو مارا ہے چنگل رنگ نے
دل نے توں پکڑا ہے تیرا دامن اے گل پیرہن

منہ پہ شیریں دل میں سنگیں حال معشوقوں کا دیکھ
کیوں نہ مارے غم سوں تیشہ سر پر اپنے کوہکن

اے ولی اس کی گلی دل یاد کرتا ہے مدام
کیوں کرے نہیں یاد ہے ایمان الحب الوطن

---:o:---

(۲۶۴)

۷

سب چمن کے گلرخاں کا تو ہے زیب اے گلبدن
گلبدن تجھسا نہ دیکھا گرچہ دیکھا سب چمن

انجمن میں تجھ ورا دوجا نہیں کئی زیب ور
زیب ور تجھسا نہیں مانند شمع انجمن

خوش بچن تیرا فصاحت میں ہے مستثنائے وقت
وقت گر پاؤں تو تجھ مکھ سوں سنوں میں خوش بچن

برھمن تجھ مکھ کوں دیکھا پاس ہاندو زلف کے
زلف کے تاراں جنیئو * کر کے سمجھا برھمن

دھن کے گالاں پر یہ بالاں کوں جو دیکھا مثل گال
گال نے اس خال کوں محبوب سمجھا سال و دھن †

تجھ دھن کی لذتاں میں محو پایا سیب کوں
سیب کوں ہے چاہ تب سوں جب سوں دیکھا تجھ ذقن

کئی جتن ‡ سوں شعر بولا ہے ولی تجھ شوق سوں
شوق سوں جو برھمن رکھ اس کوں کر کرکے جتن

---

* بر وزن فعولن

† اس شعر کا مفہوم سمجھ میں نہیں آیا۔ کاتب نے (دُنی) کی رعایت سے دھن پر ضمہ لگا دیا ہے—

‡ کئی چلد

مجکوں ھے دارالامن پیو کا نقش چرن
پیو کا نقش چرن مجکوں ھے دارالامن

پیو کا شیریں بچن مجکوں ھے آب حیات
مجکوں ھے آب حیات پیو کا شیریں بچن

اے مہ سہیں بدن مکھہ کوں اپس کے دکھا
مکھہ کوں اپس کے دکھا اے مہ سہیں بدن

مجھہ سوں گیا ماو من دیکھکے تیرے نین
دیکھکے تیرے نین مجھہ سوں گیا ماؤ من

تجھہ سوں لگی ھے لگن اے گل باغ حیا
اے گل باغ حیا تجھہ سوں لگی ھے لگن

زلف تیری برھمن مکھہ ھے ترا آفتاب
مکھہ ھے ترا آفتاب زلف تیری برھمن

دستۂ گل ھے سخن سن یہ بچن اے ولی
سن یہ بچن اے ولی دستۂ گل ھے سخن *

---

* ردیف نون میں پانچ اشعار کی ایک غزل اور دیکھی گئی جو ایک دیوان قلمی کے سوا کسی اور میں نہیں اور اتفاق سے وہ صفحہ دوسرے صفحہ سے ایسا وصل ھوگیا ھے کہ ادھر کے حروف أدھر چپک گئے ھیں۔ بہ مشکل دو شعر مکمل اور باقی نا مکمل پڑھے گئے جن کو یہاں نقل کیا جاتا ھے۔ ناظرین اگر کہیں اور پوری غزل پائیں تو تصحیح کرلیں:—
وصف اس زلف چلیپا کا اگر انشا کروں
.....اخر اول موجۂ دریا کروں

باقی صفحہ آئندہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۶)

دیدۂ پر اشک میری گر مدد گاری کرے
ابر نیساں کی نمن گنج گہر پیدا کروں

ہو میسر مجکوں سہر جنت فردوس نت
.....اس.....کی بند قبا.......کروں

باغ میں وہ گلبدن.................
.. ...لالہ ہوں لے کر ساغر و صہبا ڈووں

مثل مجنوں ہوں(ولی)میں ساکن دشت جنوں
دل کے تئیں اُس رشک لیلیٰ کا اگر شیدا کروں
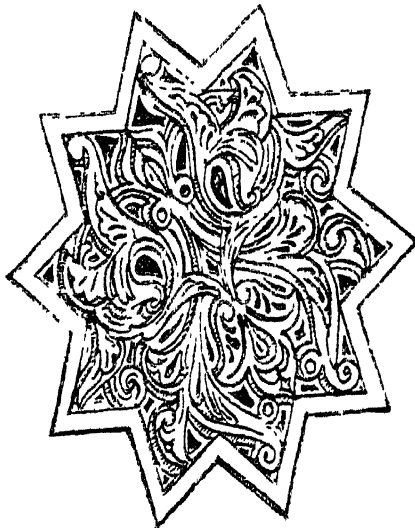
ردیف و

(۲۶۶) ۷

ہر رات اپنے لطف و کرم سوں سلا کرو
ہر دن کوں عید بوجھ گلے سوں لگا کرو

وعدہ کیا تھا رات نہ آویں گے صبح کوں
اے مہربان وعدہ توں اپنے وفا کرو

حق تجھ سوں ہم کلام رکھے مجکوں* رات دن
اس بات سوں مدام رقیباں جلا کرو

کب لگ رکھو گے طرز تغافل کوں دل منیں
تک کان دھر کے حال کسی کا سنا کرو

جب لگ ہیں آسمان و زمیں جگ میں برقرار
جیوں پھول اس جہاں کے چمن میں ہنسا کرو

آیا ہوں احتیاج لے؛ تم پاس اے سجن
اپنے لباں کے خضر سوں حاجت روا کرو

یک بات ہے (ولی) کی سنو کان دھر سجن!
میری انکھاں کے باغ میں دائم رہا کرو

———:o.———

(۲۶۷) ۷

چاہو کہ ہوش سر سوں اپس کے بدر کرو
یک بار اُس پری کی گلی میں گزر کرو

ہے قصۂ دراز کے سننے کی آرزو
اُس زلف تابدار کی تعریف سر کرو

بوجھو ہلال چرخ کوں ابروے پیر زال
اُس کی بھواں کے خم پہ اگر تک نظر کرو

---

* ن: کلام سمجھو رکھے اُس سے   + بیاض کنٹ

اُس گل کے گر وصال کی ھے دل میں آرزو
شبنم نمن تمام انکھاں اپنی تر کرو

اے دوستاں پتنگ نوا هوں میں هوش سوں
پیتم کا فانوس لے کے مجھے بے خبر کرو

پہنچا ھے جس کے ھجر کی سختی سوں حال نزع
اُس بے خبر کوں حال سوں* میرے خبر کرو

ھر شعر سوں ولی کے عزیزاں بیاض میں
مسطر کے خط کوں رشتۂ سلک گہر کرو

—————:o.—————

٥ (۴۶۸)

وحشی ملک عدم کوں تمھیں تسخیر کرو
خون عنقا کے اگر رنگ سوں تصویر کرو

دل دیوانۂ عاشق کوں دو جی قید نہیں
زلف کی موج سوں اُس پگ منیں زنجیر کرو

گرد خجلت کوں ندامت کے انجھو سات ملا
مورد رحمت حق اس ستی تعمیر کرو

صفحۂ نین پہ پتلی کی سیاھی لے کر
نقطۂ خال کی تعریف کوں تحریر کرو

عسق کہتا ھے ولی آکے باآواز بلند
اے جواناں تمھیں سب درد† کوں مل پیر کرو

—————:o.—————

* (ن) مرے کی   † درد

(۲۶۹) ٥

چاہو کہ پی کے پگ تلے اپنا وطن کرو
اول اپس کوں عجز میں نقش چرن کرو

ہے گلرخاں کوں ذوق تماشاے عاشقاں
داغاں ستی دلاں کوں اپس کے چمن کرو

ثابت ہو عاشقاں میں جلا جو پتنگ وار
تار نگاہ شمع سوں اُس کا کفن کرو

گر آرزو ہے دل میں ہم آغوشی صنم
انجھواں سوں اپنے سیج پہ فرش سمن کرو

چاہو کہ ہو ولی کی نمن جگ میں دوربیں
انکھیاں میں سرمہ پیو کی خاک چرن کرو

(۲۷۰) ٧
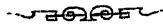
مت تمہیں انتظار ماہ کرو
ماہ رو کوں چراغ راہ کرو

سفر عشق کا اگر ہے خیال
ہمت دل کوں زاد راہ کرو

مکھ دکھاوے کا یوسف معنی
دل سوں گر دیکھنے کی راہ کرو

عاشقاں! عاشقی کے دعوے پر
آہ وزاری کوں دوگواہ کرو

گل و بلبل کا گرم ہے بازار
اس چمن میں جدھر نگاہ کرو

سرخ روئی ہے عاشقاں کی تمام*
گر رقیباں کوں روسیاہ کرو

* (ن) مدام

حال دل پر ولی کے اے جاناں
نظر لطف گاہ گاہ کرو

:o.

(۲۷۱) ۹

صحبت غیر میں جایا نہ کرو
درد منداں کوں کڑھایا نہ کرو

حق پرستی کا اگر دعویٰ ہے
بے گناہاں کوں ستایا نہ کرو

اپنی خوبی کے اگر طالب ہو
اپنے طالب کوں جلایا نہ کرو

ہے اگر خاطر عشاق عزیز
غیر کوں درس دکھایا نہ کرو

مجکوں ترشی کا ہے پرہیز صنم
چین ابرو کوں دکھایا نہ کرو

دل کوں ہوتی ہے سجن! بے تابی
زلف کوں ہاتھہ لگایا نہ کرو

نگہہ تلخ سوں اپنی ظالم
زہر کا جام پلایا نہ کرو

ہم کوں برداشت نہیں غصے کی
بے سبب غصے میں آیا نہ کرو

پاکبازاں میں ولی ہے مشہور
اُس سوں چہرے کوں چھپایا نہ کرو

.o:

(۲۷۲) ۵

شوخی و ناز سوں عشاق کوں حیراں نہ کرو
گردش چشم کوں غارت گر ایماں نہ کرو

فکر جمعیت اپس دل میں کئے ہیں زہاد
زلف کو کھول غریبوں کوں پریشاں نہ کرو

عشق کا داغ ہے مشتاق * نمک کا دائم
لب دلدار بنا اس کا نمک داں نہ کرو

تب تلک بوے محبت کی نہ پاؤ ہرگز
جب تلک دل کی نمن چاک گریباں نہ کرو

لب تمھارے ہیں شفا بخش ولی ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

—————:o:—————

(۲۷۳) ۷

عالم کوں تیغ ناز سوں بے جاں نکو کرو
غمزے سوں اپنے غارت ایماں نکو کرو

جمعیت آرزو ہے فلاطوں کوں خم منیں†
زلفاں دکھا کے اس کوں پریشاں نکو کرو

آئینۂ جہاں منور کوں کر عیاں
خوباں خود پرست کوں حیراں نکو کرو

زاہد چلا ہے صورت محراب دیکھکر
ابرو دکھا کے اس کوں پشیماں نکو کرو

ہے روز حشر روز مکافات ہر عمل
ہر اک کوں قتل خنجر مژگاں نکو کرو

* (ن) محتاج † (ن) جگ منیں

درکار ہے نثارہ کوں گوہر اے! عاشقاں
انجھواں کوں صرف گوشۂ داماں نکو کرو
مدت سوں تجھ نگاہ کا مشتاق ہے ولی
کن نے کہا غریب پر احسان نکو کرو

---

(۲۷۴) ۵

غفلت میں وقت اپنا نہ کھو! ہشیار ہو، ہشیار ہو
کب لگ رہے گا خواب میں، بیدار ہو بیدار ہو
گر دیکھنا ہے مدعا اس شاہد معنی کا رو
ظاہر پرستاں سوں سدا بیزار ہو بیزار ہو
جیوں چتر داغ عشق کوں رکھ سر پر اپنے اولاً
تب فوج اہل درد کا سردار ہو سردار ہو
وہ نو بہار! عاشقی ہے جیوں سحر جگ میں عیاں
اے دیدہ وقت خواب نہیں بیدار ہو بیدار ہو
مطلع کا مصرع اے ولی ورد زباں کر رات دن
غفلت میں وقت اپنا نہ کھو ہشیار ہو ہشیار ہو

---

(۲۷۵) ۱۱

اے دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو
اس نو بہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو
اے یار گر منظور ہے تجھ آشنائی عشق کی
ہر آشنائے عقل سوں بے گانہ ہو بے گانہ ہو

---

* (ن) نیاز | بیک حرکت
| (ن) وہ نور چشم عاشقاں

میری طرف ساغر بکف آیا ہے وہ مست حیا
اے دل تکلف بر طرف مستانہ ہو مستانہ ہو

اُس آشنائے گوش سوں ہونا ہے مجکوں آشنا
دریائے دل میں اے بچن* دردانہ ہو دردانہ ہو

میرے سخن کوں مہر سوں سنتا ہے وہ رنگیں ادا
اے سرگزشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو

چاہے کہ شاہ حسن دوں لاوے اپس کے حکم میں
ٹک عشق کے میدان میں مردانہ ہو مردانہ ہو

جاری رہے گا کب تلک رسم جفا و جور کوں
اے جان من ہر دل منیں جانانہ ہو جانانہ ہو

مجکوں خمار ہجر سوں پیدا ہوا ہے درد سر
اے گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو

اس وقت پیتم کی نگہہ کرتی ہے اِ مشق دلبری
یہ آن غفلت دی نہیں فرزانہ ہو فرزانہ ہو

اے عقل کب لگ رہم سوں یکجا کرے گی خار و خس
آیا ہے اِ سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو

عالم میں تجکوں اے ولی ہے فکر جمعیت اگر
ہر دم خیال یار سوں ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

———:o.———

(۲۷۶)

۵

نہ دو آزار میرے دل کوں اے آرام جاں سمجھو
یہ خوبی کچھہ سدا رہتی نہیں اے مہرباں سمجھو

---

* (ن سخن اِ (ن نظارے کی مشق اِ (ن) آتے ہی

کیا ھے پیچ و تاب عشق نے بے تاب مجھ دل کوں
ھوا ھوں مو ستی باریک اے نازک میاں سمجھو

تمہارے نین نے زخمی کیا تیر تغافل سوں
کروگے کب تلک یہ ظلم اے ابرو کماں سمجھو

تمہاری خیرخواھی کا بیاں ھے مجھ زباں اوپر
یقیں ھے مہرباں ھو مجھ پہ گر میرا بیاں سمجھو

سخن کے آسنا سوں لطف رکھتا ھے سخن کہنا
ولی سوں بات کرنا ھے بجا اے دلستاں سمجھو

(۲۷۷) ۵

ترا قد یو رسک قیامت اچھو
قیامت تلک یہ سلامت اچھو

تو خوباں کی صف میں ھوا ہے توا
مسلم تجھے یو امامت اچھو

ترے حسن کوں جس نے دیکھا نہیں
نصیبوں میں اُس کے ندامت اچھو

تجھے دیکھ جو کُئی اجاوے حسد
سدا اُس کوں حاصل ملامت اچھو

ترا ذکر کرتا ھے دائم ولی
بچن اُس کے نت با کرامت اچھو

ردیف ہ

(۲۷۸) ۵

سجن ٹک ناز سوں مجھ پاس آ آھستہ آھستہ
چھپی باتاں اپس دل کی سنا آھستہ آھستہ

غرض گویاں کی باتاں کوں نہ لا خاطر منیں ہرگز
صنم اس بات کوں خاطر میں لا آھستہ آھستہ

ہر اک کی بات سننے پر توجہ مت کر اے ظالم
رقیباں اس سبب ہوں گے جدا آھستہ آھستہ

مبادا محتسب سرمست* سن کر تان میں آوے
طنبورا آہ کا اے دل بجا آھستہ آھستہ

ولی ہرگز اپس کے دل کوں سینے میں نہ رکھ غمگیں
کہ بر لاوے گا مطلب کوں خدا آھستہ آھستہ

---

(۲۷۹) ۷

کیا تجھ عشق نے ظالم خراب† آھستہ آھستہ
کہ آتش گل کوں کرتی ہے گلاب آھستہ آھستہ

وفاداری نے دلبر کی بجھایا آتش غم کوں
کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آھستہ آھستہ

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شب خلوت میں گلرو سوں
سوال‡ آھستہ آھستہ جواب آھستہ آھستہ

مرے دل کوں کیا بے خود تری انکھیاں نے§ اے ظالم
کہ جیوں بے ہوش کرتی ہے شراب آھستہ آھستہ

---

* (ن) بد مست　　† (ن) مجھ عشق نے ظالم کو آب
‡ (ن) خطاب　　§ (ن) آخر کو

هوا تجهه عشق سوں اے آتشیں رو دل مرا پانی
که جیوں گلتا هے آتش سوں کباب* آهسته آهسته

ادا و ناز سوں آتا هے وہ روشن جبیں گهر سوں
که جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آهسته آهسته

ولی مجهه دل میں آتا هے خیال یار بے پروا
که جیوں انکهیاں منیں آتا هے خواب آهسته آهسته

---

(۲۸۰) ۴

سجن تم مکهه ستی کهولو نقاب آهسته آهسته
که جیوں گل سوں نکستا هے گلاب آهسته آهسته

ادا نکہت کی گرمی سوں پسینا جب زنخداں پر
که جیوں خم سوں نکستی هے شراب آهسته آهسته

هزاراں لاکهه خوباں میں سجن میرا چلے یوں کر
ستاروں میں چلے جیوں ماهتاب آهسته آهسته

سلونی سانوری پیتم ترے موتی کی جهلکاں نے
کیا عقد ثریا کوں خراب آهسته آهسته†

---

* (ن) گلاب

† راقم حروف کے کتب خانہ میں جو دیوان هے صرف اُس میں یه غزل نا تمام دیکهی گئی-اگرچه غزل کے سات شعر اُس دیوان کے حاشئے پر لکهے گئے تهے مگر جلد ساز نے تین شعروں کو بالکل کات دیا-اب تک اور کسی مطبوعه و غیر مطبوعه دیوان میں اس غزل کا پتا نہیں چلا-البته ایک گورکهپوری دیوان میں تیسرا اور چوتها شعر دیکها گیا جس سے گمان هوتا هے که یه غزل ثانی بهی ولی هی کی هے- چونکه بقیه تین شعروں کے درمیانی دو ایک لفظ حاشئے پر رہ گئے هیں اس لئے اُن کی نقل ضروری نہیں سمجهی—

(۲۸۱) ۷

ہوا ظاہر خط روے نگار آہستہ آہستہ
کہ جیوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ

کیا ہوں رفتہ رفتہ رام اُس کی چشم وحشی کوں
کہ جیوں آہو کوں کرتے ہیں شکار آہستہ آہستہ

سو اپنے تن کوں مثل جوئبار اول کیا پانی
ہوا اُس سرو قد سوں ہمکنار آہستہ آہستہ

برنگ قطرۂ سیماب میرے دل کی جنبش سوں
ہوا ہے دل صنم کا بے قرار آہستہ آہستہ

اُسے کہنا بجا ہے عشق کے گلزار کا بلبل
جو گلرویاں میں پایا اعتبار آہستہ آہستہ

مرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے میں سری حسن کے
گیا کعبے کوں یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ

ولی مت حاسداں کی بات سوں دل کو مکدر کر
کہ آخر دل سوں جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

---:o:---

(۲۸۲) ۵

ہوے ہیں رام پیتم کے نین آہستہ آہستہ
کہ جیوں پھاندے میں آتے ہیں ہرن آہستہ آہستہ

مرا دل مثل پروانے کے تھا مشتاق جلنے کا
لگی اُس شمع سوں آخر لگن آہستہ آہستہ

گریباں صبر کا مت چاک کر اے خاطر مسکیں
سنے گا بات وہ شیریں بچن آہستہ آہستہ

گل و بلبل کے سودے میں خلل هووے تو برجا هے
چمن میں جب چلے وہ گلبدن آهستہ آهستہ
ولی سینے میں میرے پنجۂ عشق ستمگر نے
کیا هے چاک دل کا پیرهن آهستہ آهستہ

—:o:—

(۲۸۳) ٥

تجھ مکھ پہ جو اُس خط کا اندازہ هوا تازہ
اب حسن کے دیواں کا شیرازہ هوا تازہ
پھولاں نے اپس کا رنگ ایثار کیا تجھ پر
تجھ مکھ پہ جب اے موهن یہ غازہ هوا تازہ
اس حسن کے عالم میں تو شہرۂ عالم هے
هر نکھ سوں ترا جگ میں اندازہ هوا تازہ
سینے سوں لگانے کی هوی * دل کوں اُمنگ تازی
آپس ستی جب تجھ میں خمیازہ هوا تازہ
جو شعر لباسی تھے جیوں پھول هوے باسی
جب شعر ولی تیرا یو تازہ هوا تازہ

—:o:—

(۲۸۴) ٧

گریاں هے ابر چشم مری اشکبار دیکھ
هے برق بے قرار مجھے بے قرار دیکھ
فردوس دیکھنے کی اگر آرزو هے تجھ
اے جیو پی کے مکھ کے چمن کی بہار دیکھ

---

* بروزن فع

حیرت کا رنگ لے کے لکھے شکل بے خودی
تیرے ادا و ناز کوں معنی نگار دیکھ

وہ دل جو تجھ دتن* کے خیالاں سوں چاک تھا
لایا ہوں تیری نذر بجاے انار دیکھ

اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس
سینے میں عاشقاں کے اُٹھا ہے غبار دیکھ

تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہے
اے بوالہوس نہ پی کی طرف بار بار دیکھ

تجھ عشق میں ہوا ہے جگر خون و داغدار
دل میں ولی کے بیٹھکے یو لالہ زار دیکھ

——:o·——

۷ (۲۸۵)

جی چل بچل ہوا ہے چنچل تیری چال دیکھ
دل جا پڑا خلل میں ترے مکھ کا* خال دیکھ

ہر شب ہوں پیچ و تاب میں تجھ زلف کے سبب
گل کر ہوا ہوں بال نمن تیرے بال دیکھ

خوباں جو تجھ پہ رشک لیاویں تو کیا عجب
جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکھ

اے نو بہار حسن تو گلشن میں جب چلا
گل کر ہوے گلاب گلاں تیرے گال دیکھ

مت کہہ اپس کے حال کوں رمال کے اگے
مصحف میں اُس جمال کے اے جیو فال دیکھ

---

* دانت † (ن) پہ

دونوں جہاں کی عید کی ہے آرزو اگر
پیتم کے ابروؤں پہ دو شکل ہلال دیکھ
دل پیچ و تاب میں ہے ولی کا مثال موج
تجھ زلف تابدار کا پر پیچ حال دیکھ

—— ٥ ——

ج (۲۸۶)

آج دستا ہے حال کچھ کا کچھ
کیوں نہ گزرے خیال کچھ کا کچھ

دل بے دل کوں آج کرتی ہے
شوخ چنچل کی چال کچھ کا کچھ

مجکوں لگتا ہے اے پری پیکر
اج تیرا جمال کچھ کا کچھ

اثر بادۂ جوانی ہے
کرگیا ہوں سوال کچھ کا کچھ

اے ولی دل کوں آج کرتی ہے
بوے باغ وصال کچھ کا کچھ

——:٥:——

۷ (۲۸۷)

تیرے نین کا دیکھکے مے خانہ آئنہ
ہے تجھ نگاہ مست کا دیوانہ آئنہ

اے شمع سر بلند ترا نور دیکھکر
سب جو ہواں کیا * ہے سو پروانہ آئنہ

---

* (ن) گیا - کئے ہیں

صافی اپس کی لے کے سنوارا ھے شوق سوں
رکھنے کوں تجھہ خیال کا کاشانہ آئنہ

جب سوں پڑا ھے عکس ترا آئنے بھتر
تب سوں لیا ھے مشکل پری خانہ آئنہ

تجھہ صاف مکھہ پہ دیکھکے یو خط جوھراں
زنجیر پگ میں ڈال ھے دیوانہ آئنہ

تجھہ نین کی یہ دیکھہ کے پتلی کوں اے صنم
سرتا قدم ھے صورت بتخانہ آئنہ

مانند اس ولی کے ھوا مست و بے خبر
تجھہ نین کا پیا ھے جو پیمانہ آئنہ

———— ۰ ————

۷ (۲۸۸)

ترے غم میں مرے نیناں سوں گر جاری ھوں جیحوں اُٹھہ
کریں تعظیم اس سیلاب انچھو کی کوہ وھاموں اُٹھہ

ترے قامت کی بالائی میں گر مصرع کروں موزون
سرو قد سوں کرے تعظیم میری سرو موزوں اُٹھہ

شکست فوج دل آساں ھے گر نیناں ترے ظالم
نگھہ کی تیغ کوں لے کر کریں گر شب کوں شبخوں اُٹھہ

اگر تجھہ حسن کی شہرت سنے اے غیرت لیلیٰ
عجب نہیں گر قبر سیتی چلے رسوا * مجنوں اُٹھہ

ھماری نیک بختی سر پہ تیرے سایہ گستر ھے
عجب کیا گر تری خدمت منیں آوے ھمایوں اُٹھہ

---

* ن) رسوا ھو

تری بیمار چشماں کی حقیقت کس پہ ظاہر ہے
گیا ہے بندسر* عالم کے عرصے سوں فلا طوں اُتھ

ولی تیری نگاہ مست کی تعریف گر بولے
تو استقبال کوں آوے ہزاراں چشم مے گوں اُتھ

—;o;—

(۲۸۹) ۵

سن تو دل! کیوں تو پڑا اُس بت عیار کے ہاتھ
کوئی آتا ہے بھلا ایسے ستمگار کے ہاتھ

دام میں آن کے صیاد سوں بلبل نے کہا
بیچنا مجکوں کسی آئنہ رخسار کے ہاتھ

بوسے ان ہاتوں کے لیتا ہوں میں ہردم ہر آن
کیوں مدد سوں رہے ہاتوں دلدار کے ہاتھ

جلد پھر اُس کوں ملاوے کہ مجھے دور رکھے
ایسی ہے بات مرے حضرت غفار کے ہاتھ

حشر کا خوف ولی کوتونہیں ہے واللہ
ہے شفاعت جو وہاں احمد مختار کے ہاتھ

* (ن) سر بسر

ردیف ی

(۲۹۰) ہ
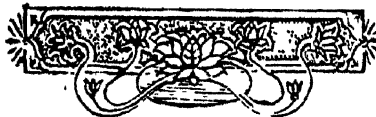
منگا کے پی کوں لکھوں میں اپس کی بے تابی
لیا نین کی سفیدی سوں کاغذ آبی

لکھا پلک کے قلم سوں میں اے کماں ابرو
جگر کے خون سوں تجھہ تیغ کی سیہ تابی

ھوا ھے جب سوں وہ نور نظر انکھاں سوں جدا
نہیں نظر میں مری تب سوں غیر بے خوابی

نگہہ کے جھاڑ کا پھل تو ھے اے بہار کرم
تیرے * جہاں کے گلشن میں نت ھے سیرابی

ولی خیال میں اُس مہ کوں جو کوئی کہ رکھے
تو خواب میں نہ دسے اس کوں غیر مہتابی

:o:

(۲۹۱) ہ

آیا وہ شوخ باندھہ کے خنجر کمر ستی
عالم کوں قتل عام کیا یک نظر ستی

طاقت رہے نہ بات کی پھر انفعال سوں
تشبیہہ تجھہ لباں کوں اگر دوں شکر ستی

غم نے لیا ھے تب سوں مجھے پیچ و تاب میں
باندھا ھے جب سوں جیو کوں اس مو کمر ستی

غم کے چمن کوں باد خزاں کا نہیں ھے خوف
پہنچا اس کوں آب مری چشم تر ستی

---

* (ن) اگر درخت کوں اُمید کے ھو سیرابی

یکبار جاکے دیکھہ ولی اس درس کے تئیں
لکھتا ھوں جس کے وصف کوں آب گہر ستی

:o:

(۲۹۲) ۷

اُس سوں رکھتا ھوں خیال دوستی
جس چہرے پر ھے خال دوستی

خشک لب وہ کیوں رھے عالم منیں
جس کوں حاصل ھے زلال دوستی

شمع بزم اھل معنی کیوں نہ ھوے
جس اُپر روشن ھے حال دوستی

اُس سخن سوں آشنا ھے دردمند
درد دوری ھے وبال دوستی

اے سجن تجھہ مکھہ کے مصحف میں مجھے
دیکھنا برجا ھے فال دوستی

فیض سوں تجھہ قد کے اے رنگیں بہار
تازہ و تر ھے نہال دوستی

اے ولی ھر ان کر مشق وفا
ھے وفاداری کمال دوستی

:o:

(۲۹۳) ۹

جو گُنی ھر رنگ میں اپنے کوں شامل کر نہیں گنتے
ھمن* سب عاقلاں مل† اُس کوں عاقل کر نہیں گنتے

---

* ھم   †(ن) میں

مدرس مدرسے میں گر نہ دیوے* درس درشن کا
تو آس کوں عاشقاں اُستاد کامل کر نہیں گنتے

خیال خام کوں جو کُئی کہ دھووے صفحۂ دل سوں
تصور کے مطالب کوں وہ مشکل کر نہیں گنتے

جو بسمل نہیں ہوا تیری نگہہ کی تیغ کا بسمل
شہیداں جگ کے اُس بسمل کوں بسمل کر نہیں گنتے

پرت کے پنتھہ میں جو کُئی سفر کرتے ہیں رات اور دن
وہ دنیا کوں بغیر‡ از چاہ بابل کر نہیں گنتے

نہیں جس دل میں پی کی یاد کی گرمی کی بے تابی
تو ویسے دل کوں سارے دلبراں دل کر نہیں گنتے

رہے محروم تیری زلف کے مہرے سوں وہ دائم
جو کُئی تیری نین کوں زہر قاتل کر نہیں گنتے

نہ پاویں وہ جہاں میں لذت دیوانگی ہرگز
جو تجھہ زلفاں کے حلقے کوں سلاسل کر نہیں گنتے

بغیر از معرفت سب بات میں گر کُئی اچھے کامل
ولی سب اہل عرفاں اُس کوں کامل کر نہیں گنتے

———:o:———

۵ (۲۹۳)

بزرگاں کن جو کُئی اپنے$ کوں ناداں کر نہیں گنتے
سخن کے آشنا اُن کوں سخنداں کر نہیں گنتے

طریقہ عشق بازاں کا عجب نادر طریقہ ہے
جو کُئی عاشق نہیں اُس کوں مسلماں کر نہیں گنتے

---

* بولے † (ن) نین ‡ (ن) بیر $ آپس

گریباں جو ہوا نہیں چاک بے تابی کے ہاتھوں سوں
گلے کا دام ہے اُس کوں گریباں کر نہیں گنتے

عجب کچھ بوجھ رکھتے ہیں سر آمد بزم معنی کے
تواضع نہیں ہے جس میں اُس کوں انساں کر نہیں گنتے

(ولی) راہ محبت میں وفا داری مقدم ہے
وفا نہیں جس میں اُس کوں اہل ایماں کر نہیں گنتے

---:o:---

ہ (۲۹۵)

سجن! تجھ بن ہمن گلشن کوں گلشن کر نہیں گنتے
بجز تیرے مہ روشن کوں روشن کر نہیں گنتے

سکندر کیوں نہ جاوے بحر حیرت میں کہ مشتاقاں
تمھارے مکھ اگے درپن کوں درپن کر نہیں گنتے

نہیں تیرے رقیباں سوں عداوت دل میں ہمنا * کے
مروت دوستاں دشمن کوں دشمن کر نہیں گنتے

اگر انجھواں کے گوہر سوں مکمل نہیں ہوا دامن
محبت مشرب اُس دامن کوں دامن کر نہیں گنتے

(ولی) دل میں ہمارے حاسداں کا خوف نہیں ہرگز
بجز دزدی کسی رہزن کوں رہزن کر نہیں گنتے

---o---

ہ (۲۹۶)

تجھ گوش میں کیا ہے جب سوں مکان موتی
اُس روز سوں ہوا ہے صافی کی کان موتی

بالی نہیں عزیزاں! عاشق کے مارنے کوں
تا گوش کھینچتا ہے زریں کمان موتی

---

* ہمارے

بے حیا نہیں ہے لرزاں تجھ گوش میں سری دن!
مشتاق ہے تجھ مکھ سوں دائم اساں موتی

اے شوخ جب دیا ہوں تعریف تجھ دانت* کی
میرے سخن کوں سندر پکڑا ہے کان موتی

بالی میں نازنیں کی رہتا ہے رات اور دن
مدت ستی (ولی) کا ہو کر پران موتی

---

(۲۹۷) ۷

کاں لگ بیاں کروں میں تجھ امل لب کی شوخی
جس کن ہے موے ا سوں کم دارالضرب کی شوخی

حیرت سوں نہیں پری کوں پر مارنے کی طاقت
دیکھے جو یک نظر بھر تجھ ناز و چھب کی شوخی

گستاخ ہوکے مہندی تیرے قدم لگی ہے
کس رنگ سوں کہوں میں اُس بے ادب کی شوخی

ہیرے کا تجھ دنتن سوں روشن ہوا ہے ہردا
یاقوت سوں ادھک ہے تجھ رنگ لب کی شوخی

تجھ لب اگے ستی ا ہے پستے کوں پست کر کر
ہور شرم سوں لہو میں ڈوبی عنب کی شوخی

دل کرکے جیوں کھلونا تیرے اگے رکھا ہے $
منظور ہے دسے تجھ لہو و لعب کی شوخی

طفل طلب نے ہت سوں تجھ لب پہ دل بندھا § ہے
معذور رکھ (ولی) کے طفل طلب کی شوخی

---

* دانت ۱ بال ‡ ملی $ (ن) نذر کیا ہے § باندھا

(۲۹۸) ۹

گیا ہے جب سوں سہی سرو نوبہار کرے *
نگہہ کے پگ منیں نچھواں سوں ہے قطار کرے *

ہوا ہے بسکہ دوانہ † سجن کے قامت کا
قدم میں سرو کے ہے موج جوئبار کرے *

اگرچہ بندرہا وصل ظاہری میں ولے
خیال یار سوں دل کو سکے ‡ حصار کرے *

وہ راحت دل وجاں جب وہاں مقام کیا
ہوا ہے درد دل وجان بے قرار کرے *

میں اپنی آنکھوں کوں والہہ فرش راہ کروں
گذرجو میری طرف کوں وہ شہسوار کرے *

سجن کی بزم سوں کیوں جاسکوں ولی باہر
جو قید $ حلقۂ گیسوے پائدار کرے *

---:o.---

(۲۹۹) ۵

ترے قد کی نزاکت سوں دسے مجھ سرو جیوں لکڑی
ترے گلبرگ اب آگے خجل ہے پھول کی پکھڑی

کلاہ آبرو اُس کی اُتاری باغباں ؛ بھوئیں پر
چمن میں پھول کی ڈالی تجھے جو دیکھکر اکڑی

ستم پرور سوں دکھ دہلا کتے پر لون لافا ہے
نہ کہیو سر اُسے جو کئی نہ بوجھے سر ہے یا نکڑی

---

* کیے ہوے † دیوانہ ‡ رہے $ (ن) کہ
؛ (ن) باغ میں گلچیں

غریبی سوں نہ سمجھو سادہ دل بقال پرفن کوں
کہ جو کہا * اُن نے عاشق کوں بھواں کی ہاتھہ لے تکڑی
نہ ہوے اے ولی حل ہرگز اُس کا عقدۂ مشکل
تہا شے سوں کہ جن نے دل منیں اپنے گرہ پکڑی

—:o.—

(۳۰۰) د

مجھہ دل میں ہے دل کے سدا وہ دلبرے جاناں بسے
جیوں روح قالب کے بھتریوں مجھہ منیں پنہاں بسے
پتلی میں میرے نین کے بستا ہے دلبر عین یوں
پردے منیں ظلمات کے جیوں چشمۂ حیواں بسے
اس دلبربا دلدار کا ہے تھور میرے دل منیں
یوں دل منیں رہتا ہے وہ جیوں دل منیں ایماں بسے
ہے دل مرا دریاے غم اور نقش اُس لب سرخ کا
رہتا ہے میرے دل میں یوں دریا میں جیوں مرجاں بسے
یوں دل میں میرے اے ولی بستا ہے وہ اہل شفا
سینے منیں جیوں بید کے ہر درد کا درماں بسے

—:o:—

(۳۰۱) ہ

یہ مرا رونا کہ ہے تیری ہنسی
آپ بس نہیں پر بسی ہے پر بسی
کل † رقیبوں میں کرم میرے اُپر
جز رسی ہے جز رسی ہے جز رسی

* (ن) کل عالم

رات دن جگ میں رفیق بے کساں
بے کسی ہے بے کسی ہے بے کسی

سست ہونا عشق میں تیرے صنم!
نا کسی ہے نا کسی ہے نا کسی

باعث رسوائی عالم ولی
مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی

---

(۳۰۲)　　　۷

زباں یار ہے از بسکہ یار خاموشی
بہار خط میں ہے برجا بہار خاموشی

سیاہی خط شب رنگ سوں مصور ناز
لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی

اُٹھا ہے لشکر اہل سخن میں حیرت سوں
غبار خط سوں صنم کے غبار خاموشی

ظہور خط میں کیا ہے حیا نے بسکہ ظہور
وہ دل شکار ہوا ہے شکار خاموشی

ہمیشہ لشکر آفات سوں رہے محفوظ
نصیب جسکوں ہوا ہے حصار خاموشی

غرور زر سوں بجا ہے سکوت بے معنی
کہ بے صدا ہے سدا کوہسار خاموشی

ولی نگاہ کر اُس خط سرمہ رنگ کوں آج
کہ طور نور میں ہے سبزہ زار خاموشی

---:O:---

(۳۰۳) ق

کیوں نہ آوے نشۂ غم سوں دماغ عاشقی
بادۂ حیرت سوں ہے لبریز ایاغ عاشقی

اشک خوں آلود ہے سامان طغرائے نیاز
مہر فرمان وفا داری ہے داغ عاشقی

آب سوں دریا کے ہرگز کام نہیں عشاق کوں
گریۂ حسرت سوں ہے سرسبز باغ عاشقی

گر طلب ہے تجکوں راز خانۂ دل ہو عیاں
آہ کی آتش سوں روشن کر چراغ عاشقی

درد مندان باغ سیں ہرگز نہ جاویں اے ولی
گر نہ دیوے نالۂ بلبل سراغ عاشقی

(۳۰۴)

مشتاق ہیں عشاق تری بانکی* ادا کے
زخمی ہیں محبان تری شمشیر جفا کے

ہر پیچ میں چیرے کے ترے لپٹے ہیں عاشق
عالم کے دلاں بند ہیں تجھ بند قبا کے

لرزاں ہے ترے دست اگے پنجۂ خرشید
تجھ حسن اگے مات ملائک ہیں سما کے

تجھ زلف کے حلقے میں ہے دل بے سرو بے پا
ٹک مہر کرو حال اُپر بے سروپا کے

تنہا نہ ولی جگ منیں لکھتا ہے ترے وصف
دفتر لکھے عالم نے تری مدح وثنا کے

* (ن) نازو

(۳۰۵)

پریشاں عاشقاں کے دل فدا ہیں تجھ ستمگر کے
بلا گرواں ہیں جیوں جو ہر نمن تجھ تیغ و خنجر کے

دیے ہیں حق نے اس دنیا میں جنت کے قصور ان کوں
بجان و دل جو گئی مشتاق ہیں تجھ حور پیکر کے

تری اس حسن عالمگیر کوں کھینچا ایس بر میں
مگر رکھتی ہے کیا یہ آرسی طالع سکندر کے

اگر چاہوں لکھوں تجھ لعل کے اوصاف رنگیں کوں
رگ یا قوت سوں اول بناوں تار مسطر کے

ولی تیرے سخن یا قوت سوں رنگیں ہوے لیکن
خریداراں جہاں بہیتر کہاں ہیں آج جو ہر کے

---

(۳۰۶)

تجھ مکھ کی آب دیکھ گئی آب آب کی
ید تاب دیکھ تاب گئی آفتاب کی

تجھ حسن کے دریا کا سنا جوش جب ستی
پر نم ہیں اشتیاق سوں آنکھیاں حباب کی

جگ، تجھ لباں کے دیکھ تبسم کوں سدہ ستا
زنجیر پاے عقل ہے موج اس شراب کی

دیکھا ہوں جب سوں خواب میں وہ چشم نیمخواب
صورت خیال و خواب ہوئی مجکوں خواب کی

ہر* شعر میں ولی کے تو کر فکر سوں نگاہ
ہر بیت مجھ غزل منیں ہے انتخاب کی

---

* (ن) میرے سخن میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ

(۳۰۷)

جس کو لذت ہے سخن کے دید کی
اُس کوں حوش وقتی ہے صبح عید کی
دل مرا موتی ہو تجھہ بالی میں جا
کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی
زلف نہیں تجھہ مکھہ پرا دریاے حسن
موج ہے بہ چشمۂ خورشید کی
اُس کے خط و خال سوں پوچھو خبر
بوجھتا ھندو ہے باتاں بید کی
تجھہ دھن کوں دیکھکر بولا ولی
یہ کلی ہے گُلشن اُمید کی

---:0:---

(۳۰۸)

تجھہ لب کی شیرنی سوں ہوئی دل کوں بستگی
تجھہ زلف کی شکن نے مجھے دی شکستگی
تیرے نین کے دام میں بادام بند ہے
چھوڑی ترے لباں ستی پستے نے پستگی *
تجھہ قد کی راستی نے کیا بند سرو کوں
آزادگی سوں آج ہوئی اُس کوں رستگی
تجھہ زلف سحر ساز کے جلوے کے فیض سوں
بے طاقتی میں ہوش نے پائی ہے خستگی
مجلس سوں جب ولی کی وہ شیریں ادا اُٹھا
عشرت کے تار ساز نے پائی شکستگی

* (ن) بستگی

(۳۰۹) ۷

اُس کوں حاصل جگ میں ہو کیوں در فراغ زندگی
گردش افلاک ہے جس کوں ایاغ زندگی

اے عزیزاں سیر گلشن ہے کل داغ الم
جنت احباب ہے معنی میں باغ زندگی

لب ہیں تیرے فی الحقیقت چشمۂ آب حیات
خضر خط نے اس سوں پایا ہے سراغ زندگی

جب سوں دیکھا نہیں نظر بھر کاکل مشکین یار
تب سوں جیوں سنبل پریشاں ہے دماغ زندگی

آسماں میری نظر میں کُلبۂ تاریک ہے
گر نہ دیکھوں تجکوں اے چشم و چراغ زندگی

لالۂ خونیں کفن کے حال سوں ظاہر ہوا
بستگی ہے خال سوں خوباں کے داغ زندگی

کیوں نہ ہووے اے ولی روشن شب قدر حیات
ہے نگاہ گرم گُل رویاں چراغ زندگی

———:o:———

(۳۱۰) ۲

جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں* نہ بھاری لگے

نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک
جسے یار جانی سوں یاری لگے

نہ ہوے اُسے جگ میں ہرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

* (ن) جگ میں - پھر کے

هر اک وقت مجھہ عاشق زارہ کوں
پیارے تری بات پیاری لگے
ولی کوں کہے تو اگر یک بچن
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

---:0:---

(۳۱۱)

نرگس قلم ہوئی ہے سجن تجھہ نین اگے
شکر دبی ہے آب میں تیرے بچن اگے
غنچے کوں گل کے حال میں آنا محال ہے
تیرے دھن کی بات کہوں گر چمن اگے
ڈالا ہے تیرے چیرے نے غنچے کوں بیچ میں
ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیرھن اگے
ہے تجھہ نین کے پاس مرا عجز بے اثر
زاری نہ جاوے پیش کدھی راھزن اگے
کر حال پر ولی کے پیا لطف سوں نظر
لایا ہے سر نیاز سوں تیرے چرن اگے

---.0.---

ہ (۳۱۲)

تعریف اس پری کی جسے تم سناؤگے
تا حشر اس کے ہوش کوں اس میں نہ پاؤگے
جس وقت سر کروگے بیاں اس کی زلف کا
سو داژدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤگے

---

* (ن) پیاک

جس وقت اُس کے حسن کوں دیکھو گے بے حجاب
حیراں ہوں کیوں کہ جامے میں اپنے سماؤ گے
طوبیٰ طرف نہ دیکھو گے ہرگز نگاہ بھر
گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤ گے
دو کے اگر ولی کوں خبر اُس کے لطف کی
آتش نمن رقیب کا سینہ جلاؤ گے

---

۱۳ (۳۱۳)

ترا قد دیکھ اے سید معالی
ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی
ترے پانواں کی خوبی پر نظر کر
ہوئے ہیں گلرخاں جیوں نقش قالی
شفق لوہو میں ڈوبا سر سوں پگ لگ
تو باندھا سر پہ جب چیرا گلالی
ہوا تیرے خیالاں سوں سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی
تری انکھیاں دسیں مجھ یوں سیہ مست
پیا گویا شراب پرتگالی
گیا ہے خوف سوں اُڑ لعل کا رنگ
ترے یاقوت لب کی دیکھ لالی
خیال اس خال کا از بس ہے دلچسپ
نہیں دنیا میں یک دل اِس سوں خالی
ترے لب اور ترے ابرو کے دیکھ
پڑھوں شعر زلالی اور ہلالی

تری انکھیاں سیں تورے دیکھکر سرخ
بنائی خلق نے ریشم کی جالی
کرے تا استراحت مجھہ انکھا میں
کیا ہے دو پلک توشک نہالی
اگر پوچھے وہ بے پروا مرا ناتوں
کہوں * مشتاق رند لا ابالی
ہوے معزول خوباں جگ کے۔جب سوں
ہوا تو حسن کے کشور کا والی
ولی تب سوں ہوا ہم کار فرہاد
سنا جب سوں تری شیریں مقالی

—:0:—

(۳۱۴) ۵

کرتی ہے دل کوں بے خود اس دلربا کی گالی
گویا ہے جام حیرت اُس خوش ادا کی گالی
کس ناز و کس ادا سوں آتی ہے اے عزیزاں
ہے میرزا ادا میں اُس میرزا کی گالی
مدت کے بعد گرمی دل کی فرو ہوئی ہے
شربت ہے حق میں میرے اس بے وفا کی گالی
گلزار سوں جفا † کے کیوں جاسکوں میں باہر
کرتی ہے بند دل کوں گلگوں قبا کی گالی
جیوں گل شگفتگی سوں جامے میں نہیں سماتا
جب سوں سنا ولی نے رنگیں ادا کی گالی

---

* (ن) کہو   † (ن) وفا

(۳۱۵) ۷

اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہے والی
آتا ہے جس پہ صادق مفہوم بے مثالی
وحشی نگہ کوں ہرگز مسند نشیں نہ پاوے
محروم صید سوں ہے ہر آن شیر قالی
جز رمزداں نہ پہنچے معنی کوں اُس کے ہرگز
مد نگاہ عاشق ہے مصرع خیالی
ابیات صاف و رنگیں رکھتا ہے مثنوی میں
تیرے لباں کا گویا شاگرد ہے زلالی *
جب لگ مری حقیقت تفصیل سوں نہ بوجھے †
ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لا اُبالی
غیرت سوں‡ کام فرما نامحرموں سوں مت مل
اے نوجواں نہیں ہے ہنگام خردسالی
آزردگی سوں اُس کی مت خوف کر ولی تو
ہے عین مہربانی اس مہرباں کی گالی

:o:

(۳۱۶) ۷

اگر گلشن طرف وہ نوخط رنگیں ادا نکلے
گل ریحاں سوں رنگ و بو شتابی پیشوا نکلے
کھلے ہر غنچۂ دل جیوں گل شاداب شادی سوں
اگر ٹک گھر سوں باہر وہ بہار دلکشا نکلے
غنیم غم کیا ہے فوج بندی عشق بازاں پر
بجا ہے آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلے

---

* تخلص شاعر † (ن) بوجھے ‡ (ن) کوں

نثار اس کے قدم اوپر کروں انجھواں کے گوہر سب
اگر کرنے کوں دل جوئی وہ سرو خوش ادا نکلے

صنم آگے کروں گا نالۂ بے تاب دوں ظاہر
مگر اس سنگ دل سوں مہربانی کی صدا نکلے

رہے مانند لعل بے بہا نساھاں کے تاج اوپر
محبت میں جو کئی اسباب ظاہر دوں بہا نکلے

ہتھیلی درس کی ہرگز نہ کیجو اے پری پیکر
ولی تیری گلی میں جب کہ مانند گدا نکلے

---

۷ (۳۱۷)

اگر باہر اپس کے گھر سوں موہن یک قدم نکلے
تماشا دیکھنے اس کا ہر اک سینے سوں غم نکلے

ترے مکھ کے گلستاں کی اگر دوراں میں شہرت ہو
تو ہر یک مست ہوکر چھوڑ گلزار ارم نکلے

اگر اے رشک چیں جاوے تو کرنے سیر ملک چیں
تو ہر دیول سوں استقبال کوں تیرے صنم نکلے

ترے اس حسن پر مائل ہیں جگ کے زاہد و عابد
یہ شہرت سن عجب نہیں* گر یہودی سوں ادہم† نکلے

اگر ملک عرب میں تو دکھاوے‡ آنکھ کا جلوہ
تو اس کی دید کوں بے خود ہو آہوے حرم نکلے

---

* (ن) یوسف از ملک عدم
† کہا جاتا ہے کہ یہ بزرگ پہلے یہودی تھے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے – ابراہیم بن ادھم بن سلیمان المنصور بلخی۔ سنہ ۲۶۱ یا سنہ ۲۶۶ ھجری میں وفات پائی—
‡ (ن) جاکے یک جلوہ

فجر کے وقت کر دلبر چلے حمام کی جانب
تو جیوں سورج ہراک کے دل سوں یک چشمہ گرم نکلے

ولی سودا زدہ دل کی حقیقت گر سکوں لکھنا
تو جیوں دیوانہ زنجر* پگ میں لے ہر اک قلم نکلے

———:o:———

(۳۱۸) ۵

اگر تک گھر سوں وہ گلگوں قبا شیریں بچن نکلے
مرے سینے سوں بے تابانہ آہ کوہکن نکلے

ہر اک نقش قدم سوں دستۂ گل جلوہ پیدا ہوے
اگر سیر گلستاں کوں وہ رشک صد چمن نکلے

ختن میں ہور خطا میں بوے آہو کی‡ نہ پاوے کُتّی
نگہہ کی تیغ قاتل لے اگر وہ من ہرن نکلے

بندھا ہے اے صنم جو دل ترے ماتھے کے صندل پر
عجب نہیں ہے اگر سائے سوں اُس کے برہمن نکلے

چراغاں کوں‡ نہ ہووے گرمی بازار کیوں آخر
ولی جب جانب مجلس وہ زیب انجمن نکلے

———:o:———

(۳۱۹) ۹

چھوڑ اے شوخ طرز خود کامی
مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی

تجھہ لب و زلف کے تماشے کوں
چلکے آتے ہیں مصری و شامی

---

* زنجیر ا (ن) کو ‡ (ن) کی - کا

فجر کے وقت کر دلبر چلے حمام کی جانب
تو جیوں سورج ہراک کے دل سوں یک چشمہ گرم نکلے
ولی سودا زدہ دل کی حقیقت گر سکوں لکھنا
تو جیوں دیوانہ زنجر* پگ میں لے ہر اک قلم نکلے

———: o :———

(۳۱۸) ٥

اگر تک گھر سوں وہ گلگوں قبا شیریں بچن نکلے
مرے سینے سوں بے تابانہ آہ کوہکن نکلے
ہر اک نقش قدم سوں دستۂ گل جلوہ پیرا ہوے
اگر سیر گلستاں کوں وہ رشک صد چمن نکلے
ختن میں ہور خطا میں بوے آہو کی† نہ پاوے کُتّی
نگہہ کی تیغ قاتل لے اگر وہ من ہرن نکلے
بندھا ہے اے صنم جو دل ترے ماتھے کے صندل پر
عجب نہیں ہے اگر سائے سوں اُس کے برھمن نکلے
چراغاں کوں ‡ نہ ہووے گرمی بازار کیوں آخر
ولی جب جانب مجلس وہ زیب انجمن نکلے

———: o :———

(۳۱۹) ۹

چھوڑ اے شوخ طرز خود کامی
مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی
تجھ لب و زلف کے تماشے کوں
چلکے آتے ہیں مصری و شامی

* زنجیر † (ن) کو ‡ (ن) کی - کا

سجن تیری غلامی میں کیا ہوں سلطنت حاصل
مجھے تیری گلی کی خاک ہے تخت سلیمانی
ولی کوں گر ترے نزدیک کئی دیکھے تو یوں بوجھے
لگی ہے صفحۂ ہستی اُپر تصویر حیرانی

---

۸ (۳۲۱)

چیتے کوں نہیں دی ہے یہ باریک میانی
پائی ہے کہاں غنچے نے یہ تنگ دہانی
آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُس کوں
کرتی ہے نگہہ جس قد نازک پہ گرانی
دریا سوں مری طبع کے جوشاں ہے ہر اک شب
تجھ زلف کی تعریف میں امواج معانی
کیا تاب مرے دل کوں، کہ آئینۂ فولاد
تجھ حسن کی ہیبت سوں ہوا صورت پانی
ہو شہ مجھ احوال سوں واقف، کہ دیا ہے
تجھ زبدۂ آفاق کوں حق نے ہمہ دانی
دریا ستی نسبت ہے بجا طبع کوں میری
اس مرتبہ امواج سخن کی ہے روانی
معشوق کی سب گرمی ظاہر پہ نظر کر
پروانے کوں جیوں شمع سوں اخلاص زبانی
مت دور ہو یک آن ولی پاس سوں ہرگز
اے باعث جمعیت ایام جوانی

---

(۳۲۲) ۹

ترا لب دیکھ حیواں یاد آوے
ترا مکھ دیکھ کنعاں یاد آوے

ترے دو نین جب دیکھوں نظر بھر
مجھے تب نرگستاں یاد آوے

تری زلفاں کی طولانی کوں دیکھے
مجھے لیل زمستاں یاد آوے

ترے خط کا زمرد رنگ دیکھے
بہار سنبلستاں یاد آوے

ترے مکھ کے چمن کے دیکھنے سوں
مجھے فردوس رضواں یاد آوے

تری زلفاں میں یو مکھ جو کہ دیکھے
اُسے شمع شبستاں یاد آوے

جو کئی دیکھے مری انکھیاں کوں روتے
اُسے ابر بہاراں یاد آوے

جو میرے حال کی گردش کوں دیکھے
اُسے گرداب گرداں یاد آوے

ولی میرا جنوں جو کئی کہ دیکھے
اُسے کوہ و بیاباں یاد آوے

---

(۳۲۳)

اُس وقت مرے جیو کا مقصود بر آوے
جس وقت مرے برمنیں وہ سیمبر آوے

انکھیاں کی کروں مسند* و پتلی کا کروں بالش†
وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے
اُس وقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلندی
جس وقت وہ خوش قامت عالی نظر آوے
جاتے منیں غنچے کی نمن رہ نہ سکوں میں
گر پی کی خبر لے کے نسیم سحر آوے
گر اُس مہ دلجو کا گزر میری طرف ہو
دل کے شجر خشک کوں پھر برگ و بر آوے
اُس وقت مجھے دعوی تسخیر بجا ہے
جس وقت میرے حکم میں وہ عشوہ گر آوے
تجھ چشم سیہ مست کے دیکھے ستی زاہد
تجھ زلف کے کوچے منیں ایماں بسر آوے
تجھ لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر
ہر شعر منیں لذت شہد و شکر آوے
جس آن ولی وصف کروں پی کے دتن کا
ہر شعر مرا غیرت ملک گہر آوے

---:o:---

(۷) (۳۲۴)

سرود عیش گاویں ہم اگر وہ عشوہ ساز آوے
بجاویں طبل شادی کے‡ اگر وہ دل نواز آوے
خمار ہجر نے جس کے دیا ہے درد سر§ مجکوں
رکھوں نشہ نمن انکھیاں میں گر وہ مست ناز آوے

---

* (ن) پلکاں کا کروں فرش † تکیہ ‡ (ن) کا § (ن) دل

جنون عشق میں مجکوں نہیں زنجیر کی حاجت
اگر میری خبر لینے کوں وہ زلف دراز آوے

ادب کے اهتمام آگے نہ پاوے بار وهاں هرگز
ترے سائے کی پابوسی کوں گر رنگ ایاز آوے

عجب نہیں گر گُلاں دوڑیں پکڑ کر صورت قمری
اداسوں جب چمن بھیتر وہ سرو سرفراز آوے

پرستش اُس کی میرے سر پہ ہوے سرستی لازم
صنم میرا رقیباں کے اگر ملنے سوں باز آوے

ولی اُس گوهر کان حیا کی کیا کہوں خوبی
مرے گھر اس طرح آتا هے جیوں سینے میں راز * آوے

———:o:———

(۱۳) (۳۲۵)

جس وقت تبسم میں وہ رنگیں دهن آوے
گلزار میں غنچے کے دهن پر سخن آوے

تا حشر اُٹھے بوے گلاب اُس کے عرق سوں
جس بر منئیں یکبار وہ گل پیرهن آوے

سایہ هو مرا سبز برنگ پر طوطی
گر خواب میں وہ نوخط شیرین بچن آوے

مجھہ حال اُپر هالۂ مہ رشک لجاوے
جس وقت مجھہ آغوش میں وہ سیم تن آوے

گر حال میں رقت کے ترے لب کوں کروں یاد
هر اشک مرا رشک عقیق یمن آوے

---

* (ن) ناز

کھینچیں اپس انکھیاں منیں جیوں کحل جواھر
عشاق کے گر ھاتھہ وہ خاک چرن آوے

یک گل کوں اپس حال میں اُس وقت نہ پاوے
جس وقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے

عالم منیں ترے ھرش کی تعریف کیا ھوں*
ایسا تو نہ کر کام کہ مجھہ پر سخن آوے

گر ھند میں تجھہ زلف کی، کافر کوں خبر ھو
لینے کوں سبق کفر کا ھر برھمن آوے

ھرگز سخن سخت کوں لاوے نہ زباں پر
جس ذھن[1] میں یکبار وہ نازک بدن آوے

تجھہ بر کے اگر وصف کوں تحریر کروں میں
ھر لفظ کے غنچے ستی بوے سمن آوے

تا حشر کرے سیر خیابان[2] کے چمن میں
گر کور پہ عاشق کے وہ امرت بچن آوے

برجا ھے اگر جگ میں (ولی) پھرکے دجے بار
رکھہ شوق مرے شعر کا ذوقی حسن☐ آوے

---

٥ (۳۲۶)

کسی کی گر خطا اوپر ترے ابرو پہ چیں آوے
نہ سمجھا کر سکے تجھہ کوں اگر فغفور چیں آوے

بجز تیرے دھن ھرگز نہ چاھوں دولت عنقا
اگر خرشید مانند فلک زیر نگیں⊙ آوے

---

* (ن) مجھہ کی ھے　　[1] (ن) دھن　　[2] (ن) خیابان
☐ شعر　　⊙ (ن) زمیں

نہ جاوے کچھ چراغاں سوں شب فرقت کی تاریکی
اُجالا تب ہو مجھ گھر میں کہ جب وہ مہ جبیں آوے

کہیں مجھ دل کوں سب اہل خاتم مہر سلیمانی
خیال لعل دلبر اُس میں گر ہوکر نگیں آوے

(ولی) مصرع فراقی کا پڑھوں تب' جبکہ وہ ظالم
کمر سوں کھینچتا خنجر' چڑھاتا آستیں آوے

———:o:———

(۳۲۷) ﮦ

فلاطوں ہوں زمانے کا سجن جب مجھ گلی آوے
نہ پوچھوں طفل مکتب کر اگر وہاں بو علی آوے

سرود عشق مجھ دل میں لبالب ہے عجب مت کر
اگر مجھ آہ کی نے سوں صدائے بانسلی آوے

تماشا دیکھنے تیرے دہن کا اے گلبدن رو
برنگ گل نکل کر* ہر چمن سوں ہر کلی آوے

کروں کیا اے سجن تجھ پر مرا افسوں نہیں چلتا
وگرنہ اک اشارت میں پری مجھ گھر چلی آوے

غرور حسن نے تجکوں کیا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر میں نہ لاوے تو اگر تجھ گھر (ولی) آوے

———:o:———

(۳۲۸) ﮦ

اگر بازار میں خوبی کے وہ رشک پری آوے
عجب نہیں گر فلک سیتی سرج ہو مشتری آوے

* (ن) گریباں چاک ہوکر

نہ جاوے کچھ چراغاں سوں شب فرقت کی تاریکی
اُجالا تب ہو مجھ گھر میں کہ جب وہ مہ جبیں آوے

کہیں مجھ دل کوں سب اہل خاتم مہر سلیمانی
خیال لعل دلبر اُس میں گر ہوکر نگیں آوے

(ولی) مصرع فراقی کا پڑھوں تب جبکہ وہ ظالم
کمر سوں کھینچتا خنجر، چڑھاتا آستیں آوے

———:o:———

(۳۲۷)　ہ

فلاطوں ہوں زمانے کا سجن جب مجھ گلی آوے
نہ پوچھوں طفل مکتب کر اگر وہاں بو علی آوے

سرود عشق مجھ دل میں لبالب ہے عجب مت کر
اگر مجھ آہ کی نے سوں صدائے بانسلی آوے

تماشا دیکھنے تیرے دہن کا اے گلبدن رو
برنگ گل نکل کر* ہر چمن سوں ہر کلی آوے

کروں کیا اے سجن تجھ پر مرا افسوں نہیں چلتا
وگرنہ اک اشارت میں پری مجھ گھر چلی آوے

غرور حسن نے تجکوں کیا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر میں نہ لاوے تو اگر تجھ گھر (ولی) آوے

———:o:———

(۳۲۸)　ہ

اگر بازار میں خوبی کے وہ رشک پری آوے
عجب نہیں گر فلک سیتی سرج ہو مشتری آوے

* (ن) گریباں چاک ہوکر

۹ (۳۳۰)

تری زلفاں کے حلقے پر تو جب دریا پہ چل جاوے
عجب نہیں اے پری پیکر اگر گرداب بل جاوے
کہاں طاقت ہے ہر اک کوں کہ دیکھے تجھہ طرف ظالم
ترے ابرو کی یہ شمشیر رستم دیکھہ ٹل جاوے
لگے برسات انچھواں کی ہر اک کے دیدۂ ترسوں
جہاں مانند بجلی کے مرا چنچل چپل جاوے
تو جب نہانے کوں جاوے روز روشن جانب دریا
تری زلفاں کے ہندو کی سیاہی تا زحل جاوے
ترے فدوی ترے دربار آسکتے نہیں ہرگز
رقیب روسیہ جاوے دو اس گھر سوں خلل جاوے
چمن میں گر خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی
دل بلبل کے مانند * ہر گل خوش رنگ جل جاوے
کروں جب آہ و نالہ کا علم برپا ترے غم میں
مرے انچھواں کی فوجاں سوں ندی کا پور چل جاوے
تری انکھیاں کی ہے تعریف ہر ہر بیت میں میری
غزالاں صید ہو آویں جہاں میری غزل جاوے
ولی ہے اس قدر صافی صنم کے صاف چہرے پر
کہ اُس کے وصف لکھنے میں قلم کا پگ پھسل جاوے

---

۵ (۳۳۱)

دل چھوڑ کے یار کیوں کہ جاوے
زخمی ہے شکار کیوں کہ جاوے

---

* بھیک نون ✝ (ن) پل کھسل

جب لگ نہ ملے شراب دیدار
انکھیاں کا خمار کیوں کہ جاوے

ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سوں بہار کیوں کہ جاوے

انچھواں کی اگر مدد نہ ہوے
مجھہ دل کا غبار کیوں کہ جاوے

ممکن نہیں اب ولی کا جانا
ہے عاشق زار کیوں کہ جاوے

—————:o:—————

(۳۳۲)　　　　۷

اگر وہ رشک گلزار ارم گلشن طرف جاوے
عجب نہیں باغ میں مالی دیے پر اپنے پچتاوے

کہاں ہے تاب مانی کوں کہاں بہزاد کوں طاقت
کہ تیری نازکی تصویر تجکوں لکھہ کے دکھلاوے

رکھے جیوں دانۂ تسبیح عنبر طبلۂ دل میں
خیال خال دلبر عاشق بے دل اگر پاوے

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی
کہ دل سوں تاب جی سوں صبر سر سوں ہوش لے جاوے

دیا ہے جس کی زلفاں نے ہمارے دل کوں سوگرداں
نہیں کئی اس ہتیلے کوں ہماری بات سمجھاوے

کرے ہر زلف کوں زنجیر کر کرشانہ آویزی
اگر انصاف کوں وہ نازنیں ٹک کام فرماوے

* (ن) اپنے رشتۂ

ولی ارباب معنی میں اُسے ہے عرش کا رتبہ
پری زادان معنی کوں جو کئی کُرسی پہ بٹھلاوے

--:o:--

۱۰ (۳۴۳)

چمن میں جلوہ گر جب وہ گُل رنگیں ادا ہووے
خزان خاطر عاشق بہار مدعا ہووے
ہوا ہوں زرد و لاغر کاہ کے مانند تجھہ غم میں
بجا ہے گر کشش تیری بہواں کی کہربا ہووے
برنگ گردباد اس کوں کوے عالم میں سرگرداں
جسے عشق بلا انگیز خوباں رہنما ہووے
نہ چھوڑیں راستی روشن دلاں صبح قیامت لگ
اگر جیوں شمع ہر ہر آن تن سوں سر جدا ہووے
اپس کے کعبۂ مقصد کوں بے سعی سفر پہنچوں
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی نا خدا ہووے
چمن میں دل کے جب گزرے خیال اُس سرو قامت کا
سراپا آہ سرد سینہ سرو خوش ادا ہووے
پڑھے گر فاتحہ ظالم لب جاں بخش سوں اپنے
شہادت گاہ عاشق چشمۂ آب بقا ہووے
نہ ہووے یک صبح نان گرم سورج سوں اُسے سیری
تمھارے درس کی نعمت کی جس کوں اشتہا ہووے
جدا اُس گوہر یکتا سوں ہونا سخت مشکل ہے
اگر یک آن ہم دریادلاں سوں آشنا ہووے
ولی مشکل نہیں ہرگز پہنچنا آب حیواں کوں
اگر خضر خط خوباں ہمارا رہنما ہووے

--:o:--

ولی ارباب معنی میں اُسے ہے عرش کا رتبہ
پری زادان معنی کوں جو کُٹی کُرسی پہ بٹھلاوے

---

۱۰ (۳۴۳)

چمن میں جلوہ گر جب وہ گُل رنگیں ادا ہووے
خزان خاطر عاشق بہار مدعا ہووے

ہوا ہوں زرد و لاغر کاہ کے مانند تجھہ غم میں
بجا ہے گر کشش تیری بھواں کی کہربا ہووے

برنگ گردباد اس کوں کوے عالم میں سر گرداں
جسے عشق بلا انگیز خوباں رہنما ہووے

نہ چھوڑیں راستی روشن دلاں صبح قیامت لگ
اگر جیوں شمع ہر ہر آن تن سوں سر جدا ہووے

اپس کے کعبۂ مقصد کوں بے سعی سفر پہنچوں
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی نا خدا ہووے

چمن میں دل کے جب گزرے خیال اُس سرو قامت کا
سراپا آہ سرد سینہ سرو خوش ادا ہووے

پڑھے گر فاتحہ ظالم لب جاں بخش سوں اپنے
شہادت گاہ عاشق چشمۂ آب بقا ہووے

نہ ہووے یک صبح نان گرم سورج سوں اُسے سیری
تمہارے درس کی نعمت کی جس کوں اشتہا ہووے

جدا اُس گوہر یکتا سوں ہونا سخت مشکل ہے
اگر یک آن ہم دریادلاں سوں آشنا ہووے

ولی مشکل نہیں ہرگز پہنچنا آب حیواں کوں
اگر خضر خط خوباں ہمارا رہنما ہووے

کیوں کر رھے عزیزاں تاریکی شب غم
وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ھووے

گرمی سوں دیکھتا ھوں تیری طرف اے گلرو*
تا وہ رقیب بد خو جلبل کباب ھووے

ھے ماہ نو کے دل میں یہ آرزو ھمیشہ
اے شہسوار آکر تیری رکاب ھووے

ھر ھر نگہہ سوں اپنی بے خود کرے ولی کوں
وہ چشم مست سر خوش جب نیم خواب ھووے

———— ;0; ————

ن (۳۳۶)

اگر موھن کرم سوں مجھہ طرف آوے تو کیا ھووے
ادا[1] سوں اُس قد نازک کوں دکھلاوے تو کیا ھووے

مجھے اُس شوخ کے ملنے کا دائم شوق ھے دل میں
اگر یکبار مجھہ سوں آکے ملجاوے تو کیا ھووے

رقیباں سوں نہ ملنے میں نہایت اُس کوں خوبی ھے
اگر دانش کوں اپنی کام فرماوے تو کیا ھووے

پیا کے قند اب اوپر کیا ھے ھت مرے دل نے
محبت سوں اگر تک اُس کوں سمجھاوے تو کیا ھووے

ولی کہتا ھوں اُس موھن سوں ! ھر اک بات پردے میں
اگر میرے سخن کے مغز کوں پاوے تو کیا ھووے

———— ;0; ————

---

* بیک حرکت   [1] (ن) کوں

(۳۳۷) ۵

اگر مجھ کن* تو اے رشک چمن ہووے تو کیا ہووے
نگہہ میری کا تیرا مکھ وطن ہووے تو کیا ہووے
سیہ روزاں کے ماتم کی سیاہی دفع کرنے کوں
اگر یک دم تو شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے
تری باتاں کے سننے کا ہمیشہ شوق ہے دل میں
اگر یکدم تو مجھ سوں ہم سخن ہووے تو کیا ہووے
موا † جو شوق میں تجھ دیکھنے کے اے ہلال ابرو
اُسے انکھیاں کے پردے کا ‡ کفن ہووے تو کیا ہووے
ولی غنچہ نمن اک رات اس ہستی کے گلشن میں
اگر مجھ بر میں وہ گل پیرہن ہووے تو کیا ہووے

---

(۳۳۸) ۹

وہ محبت میں تری فانی ہوے
روز و شب جو محو حیرانی ہوے
دیکھ تجھ ابرو کی جوہردار تیغ
جوہراں تلوار کے پانی ہوے
تجھ نین کے خنجراں پر کر نظر
دیدہ بازاں چشم قربانی ہوے
اے سجن تیری پرت کے دوست کے
دوستاں سب دشمن جانی ہوے
جب سوں تو کھایا ہے پان اے آفتاب
تیرے لعل لب بدخشانی ہوے

---

* پاس † مرا ‡ (ن) سوں

(۱) ھزج مسدّس اخرب مقبوض محذوف:—
مفعول مفاعلن فعولن،
مثال (ع) اے درتگ و پوے تو ز آغاز
(۲) سریع مسدس مطوی موقوف:—
مفتعلن مفتعلن فاعلات،
مثال (ع) ھست کلید دَرِ گنجِ حکیم۔
(۳) متقارب، مثمّن، مقصور:—
فعولن فعولن فعولن فعول،
مثال (ع) بنام جہاں دار جاں آفریں—
(۴) رمل، مسدس، مقصور:—
فاعلا تن فاعلاتن فاعلات،
مثال (ع) بشنو از نَے چوں حکایت می کند۔
(۵) خفیف، مسدس، مقطوع:—
فاعلاتن مفاعلن فعلن،
مثال (ع) السّلام اے ائمّۂ اطہار۔
(۶) ھزج، مسدس، محذوف:—
مفاعیلن مفاعیلن فعولُن،
مثال (ع) الٰہی غنچۂ اُمیّد بکشا۔
(۷) رمل، مسدس، مخبون:—
فاعلاتن فعلاتن فعلن،
مثال (ع) متحشم زادۂ از نخوت و جاہ

بعض صحیح روایتوں اور مشاھدوں سے پتہ چلتا ھے کہ شہادت کربلا کے بیان میں (۵۸ مجلس) (ولی) کی مثنوی کا نام ھے، جس کی تاریخ اختتام اِس دیوان کے آخر میں درج ھوئی ھے۔ اِس روایتی مثنوی کے سوا موجودہ کُلیات میں صرف (۷۸) شعر مثنوی کے وزن میں دستیاب ھوے ھیں، اور اِسی مثنوی (۷۸ اشعار) کا تذکرہ مختلف تذکروں میں کیا گیا ھے، ھم نے اِن اشعار کو ترتیب مضمون کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ھے"

گر حکم میں میرے ہو سعادت تو عجب نہیں
سایہ ترا مجھہ سر کے اُپر بال ھما ھے

یک دید کا تو وعدہ کیا اپنی رضا سوں
راضی ھوں میں اُس پر کہ تری جس میں رضا ھے

پایا ھوں ولی سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چھتر حق میں مرے ارض و سما ھے

—:o.—

(۳۴۰) ۸

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ھے
بلاے عاشقاں نازو ادا ھے

تغافل شوخ کا عاشق کے حق میں
ستم ھے ظلم ھے جورو جفا ھے

کہا مژگاں نے اُس کی سو زباں سوں
کہ عاشق پر ستم کرنا روا ھے

نہ جاوے تجھکوں چھوڑ اے گلشن ناز
مرا دل بلبل باغ وفا ھے

زھے دولت کہ دائم سایۂ یار
ھمارے سر پہ جیوں ظل ھما ھے

مرا دل کیوں نہ جاوے اس گلی میں
گلی اُس دل ربا کی دل کشا ھے

ھمیشہ عندلیب عاشقی کوں
گل مقصود تیرا نقش پا ھے

ولی آتے ھیں راہ عشق میں وہ
کہ جن کوں استقامت کا عصا

۷ (۳۴۱)

کھر اُس دل ربا کی دل ربا ہے
نگہہ اُس خوش ادا کی خوش ادا ہے
سجن کے حسن کوں ٹک فکر سوں دیکھ
کہ یہ آئینۂ معنی نما ہے
یہ خط ہے جوہر آئینۂ راز
اسے مشک ختن کہنا بجا ہے
ہوا معلوم تجھ زلفاں سوں اے شوخ
کہ شاہ حسن پر ظل ہما ہے
نہ ہوے دو کن کیوں آہ عاشق
جو وہ شیریں ادا گلگوں قبا ہے
نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت
عزیزاں عاشقی کا اقتضا ہے
ولی کوں مت ملامت کر اے* واعظ
ملامت عاشقوں پر کب روا ہے

———:o:———

۹ (۳۴۲)

صنم میرا سخن سوں آشنا ہے
مجھے فکر سخن کرنا روا ہے
چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار
گل رنگیں بہار مدعا ہے
نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
کہ موج چشمۂ آب بقا ہے

---

* بیک حرکت ۔

تغافل نے ترے زخمی کیا مجھ
تری یہ کم نگاھی نیمچا ھے

نہیں واں آب غیر از آب خنجر
شہادت گاہ عاشق کربلا ھے

غنیمت بوجھ ملنے کوں ولی کے
نگاہ پاکبازاں کیمیا ھے

———:o:———

(۲۴۳) ۹

دیکھا ھوں جسے وہ مبتلا ھے
خوباں کی نگہ نہیں بلا ھے

گر تجھکوں ھے عزم سیر گلشن
دروازۂ آرسی کھلا ھے

صیقل سوں تری ہوا ں کی اے شوخ
آئینۂ عشق کوں جلا ھے

تجھ باج نظر سیں بلبلاں کی
گلشن نہیں دشت کربلا ھے

خوباں کا ھوا ھے سرد بازار
تجھ حسن کا جب سوں غلغلا ھے

جیوں شمع ھوا جو تجھ پر عاشق
وہ سر سوں قدم تلک جلا ھے

اے اھل ھوس نگاہ مت کر
بالائے سہی قداں بلا ھے

* (ن) نگاہ میں

یک دل نہیں آرزو سے خالی
ہر جا ہے محال اگر خلا ہے
تسخیر کیا ہے گوش گل کوں
بلبل کا ولی عجب گلا ہے

-o-

(۳۴۴) ۳

گلستان لطافت میں ترا قد سرو رعنا ہے
ہمیشہ نازکی کے آبجو میں جلوہ پیرا ہے
عدم ہے تجھ دہن کا جگ میں ثانی اے پری پیکر
اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے
ہوا ہے دل نشیں وہ سرو قامت بسکہ مجھ دل میں
صنوبر گر مرے سائے سوں پیدا ہو تو برجا ہے
پریشانی کے مکتب کا معلم اُس کوں کہہ سکیئے
تری زلف پریشاں کا صنم جس سر میں سودا ہے
ولی میری تواضع سوں رقیب سنگدل دائم
پشیماں ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

:o:

۳۴۵ ۱۲

قد ترا رشک سرو رعنا ہے
معنی ناز کی سراپا ہے
تجھ بھواں کی میں کیا کروں تعریف
مطلع شوخ رمز و ایما ہے
ساقی و مطرب آج ہیں ہم رنگ
نشۂ بے خودی دوبالا ہے

کیوں نہ ہر ذرہ رقص میں آوے
جلوہ گر آفتاب سیما ہے

نہ رہے اُس کے قد کوں دیکھ بجا
سرو ہر چند پاے بر جا ہے

چمن حسن میں نگہ کر دیکھ
زلف معشوق عشق پیچا ہے

نہ کرے کیوں نثار نقد نیاز
جس کوں تجھ ناز کی تماشا ہے

کیوں نہ مجھ دل کوں زندگی بخشے
بات تیری دم مسیحا ہے

سنبل اس کی نظر میں جا نہ کرے
جس کوں تجھ گیسوؤں کا سودا ہے

اس کے پیچوں کا کچھ شمار نہیں
زلف ہے یا یہ موج دریا ہے

ترک کر اے رقیب فرعونی
آہ میری عصاے موسا ہے

آج تجھ غم سوں ہے ولی گریاں
دیکھ جل پور کا تماشا ہے

———.:o:.———

۹ (۳۴۶)

آج سرسبز * کوہ و صحرا ہے
ہر طرف سیر ہے تماشا ہے

---

* (ن) گلزار

چہرۂ یار و قامت زیبا
گل رنگیں و سرو رعنا ہے

معنی ناز و منعیِ خوبی
صورت یار سوں ہویدا ہے

دم جاں بخش نو خطاں مجکوں
چشمۂ خضر ہے مسیحا ہے

کمر نازک و دہان صنم
فکر باریک ہے معما ہے

مو بمو اس کوں ہے پریشانی
زلف مشکیں کا جس کوں سودا ہے

کیا حقیقت ہے تجھ تواضع کی
یو تلطف ہے یا مدارا ہے

سبب دل ربائی عاشق
مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے

رات دن جوں ولی ہے محو خیال
جس کوں تجھ وصل کی تمنا ہے

———:o:———

ہ (۳۴۷)

نگہہ کی تیغ لے وہ ظالم خوں خوار آتا ہے
جگت کے خوب رویاں کا سپہ سالار آتا ہے

ہر اک دیدے کوں حکم آرسی ہے اُس کی جانب* سوں
جدھاں† وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے

* (ن) جلوے † جب

سورج کوں بوجھتا ھوں صبح کے تارے ستی کمتر
نظر میں میری جب وہ یار مہہ رخسار آتا ھے
صنوبر کے دل اوپر کیوں نہ ھو قائم قیامت تب
ادا سوں جب چمن بھیتر وہ خوش رفتار آتا ھے
مثال شمع کرتا ھے سینے کی انجمن روشن
ولی جب نس* کوں مجھہ دل میں خیال یار آتا ھے

---

(۳۴۸) ۵

گلبدن کے جو پاس ھوتا ھے
مغز اس کا سو باس† ھوتا ھے
آ شتابی' نہیں تو جاتا ھوں
کیا کروں جی‡ اُداس ھوتا ھے
کیوں کہ کپڑے رنگوں ترے غم میں
عاشقی میں لباس ھوتا ھے؟
تجھہ جدائی میں نہیں اکیلا میں
درد و غم آس پاس ھوتا ھے
اے ولی دلربا کے ملنے کوں
جی میں میرے ھلاس ھوتا ھے

---

(۳۴۹) ۹

کہاں ابرو پہ جو قربان ھوا ھے
دل اُسن کا تیر کا پیکاں ھوا ھے

---

* (ن) جس شب   † معطر   ‡ (ن) دل

بھواں تیغ و پلک خنجر نگہہ تیر
بو کس کے قتل کا ساماں ہوا ہے
سرا دل مجھہ سوں کر کے بے وفائی
پسند خاطر خوباں ہوا ہے
پیام جام دل سوں بادۂ خوں
جو بزم عشق میں مہماں ہوا ہے
عزیزاں کیا ہے پروانے کے دل میں
کہ جی دینا اُسے آساں ہوا ہے
طبیباں کا نہیں محتاج ہرگز
جسے درد بتاں درماں ہوا ہے
برنگ گل فراق گلرخاں سیں
گریباں چاک تا داماں ہوا ہے
سواد خط خوباں دل کنے میں
بہار گلشن ریحاں ہوا ہے
ولی تصویر اُس کی جن نے دیکھی
مثال آرسی حیراں ہوا ہے

---

(۳۵۰) د

عشق نہیں یہ ہزبر آیا ہے
دشمن ہوش و صبر آیا ہے
دیکھہ اُس کی کلاہ بارانی
چاند پر آج ابر آیا ہے
مجھہ سوں وحشی ہیں گلرخاں گویا
زوج آہو میں ببر آیا ہے

یا صنم کا ھے غمزۂ بے دیں
یا ولایت سوں ننبر* آیا ھے

اے بلی کیا سبب کہ آج صنم
بر سر جور و جبر آیا ھے

—— . o . ——

(۳۵۱)

ہ

سورج ھے شعلہ قوی اگن† کا جو جا فلک پر جھلک لیا ھے
نمک نے اپنے نمک کوں کھو کر نمک سوں تیرے نمک لیا ھے
یہ درس تیرے جو نور چھکا سو اُس سوں تارے ھوے منور
ہر چاند تجھ حسن کا جو نکلا فلک نے تجھ سوں اُچک لیا ھے
ترے درس کا یہ نور انور جدھاں سوں روشن ھوا ھے جگ میں
تدھاں سوں بجلی نے اُس چھک سوں اپس چھک میں چھک لیا ھے
ترے شکر لب کی کیا ثنا کہوں‡ کہ لعل جگ میں ھوا معزز
ترے لباں کی یہ دیکھ سرخی سو اُس نے رنگ و دمک لیا ھے
جو کھول لٹ کوں چلا لٹک کر جھمک چھمک کر جو منہ دکھایا
سو لٹ کوں دیکھے دلی لٹک کر سجن نین میں اٹک ٭ لیا ھے

—— o :——

(۳۵۲)

ہ

مست تیرے جام لب کا باغ میں لالا رھے
بے خودی کا ھاتھ میں اُس کے سدا پیالا رھے

شوق سوں تجھ سرو قد کے سرکشی پایا ھے سرو
سب نہالاں میں سخن اُس کا سدا بالا رھے

---

* (ن) گبر ٭ شمر † (ن) حسن ‡ بر وزن فع ٭ مقام

تجھ لٹک چالنے کی کیفیت صنوبر نے سنا
تب گلاں کی انجمن میں مست و متوالا رہے

بے نشا ہے جس کے دل میں نہیں محبت کی شراب
شیشۂ خالی نمن مجلس سوں نرالا رہے

اُن انکھاں اور زلف کا از بسکہ دیکھا ہے طلسم
شعر تیرا اے ولی یو سحر بنگالا رہے

———:o:———

(۳۵۳) ۷

سکتب سبق جس کے ہاتھ ادا کی کتاب ہے
خوبی میں آج ہم سبق آفتاب ہے

ظاہر ہوا ہے مجھ پہ ترے ناز سوں صنم
رنگیں بہار حسن بہار عتاب ہے

مانند مو ضعیف کیا اُس کے شوق نے
جس مو کمر کا نام نزاکت مآب ہے

کیفیت بہار ادا تب سوں ہے عیاں
وہ مست ناز جب ستی مست شراب ہے

تیرے نین کے عصر میں بے وقر ہے شراب
مے خانہ تجھ نگاہ سوں دائم خراب ہے

دیوان میں ازل کے ملے جب سوں عشق و حسن
تب سوں نیاز و ناز میں باہم حساب ہے

پوشیدہ حال عشق رہے کیوں کر اے ولی
غماز تار زلف خم پیچ و تاب ہے

———:o:———

(۳۵۴) ۷

عشق میں جس کوں مہارت خوب ہے
مشرب مجنوں طرف منسوب ہے

عاشق بے تاب سوں طرز وفا
جیوں ادا محبوب کی محبوب ہے

عشق کے مفتی نے یوں فتویٰ دیا
دیکھنا، خوباں کا درس خوب ہے

لخت دل پر خط لکھا ہوں یار کوں
داغ دل مہر سر مکتوب ہے

غمزہ و ناز و ادائے نازنیں
ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

لکھہ دیا یوسف غلامی خط تجھے
گرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے

ہر گھڑی پڑھتا ہوں* اشعار ولی
دل کوں حرف عاشقی مرغوب ہے

---

(۳۵۵) ۹

جسے اقلیم تنہائی میں انداز قیامت ہے
جبین حال پر اُس کی سدا رنگ سلامت ہے

گزر اُس سرو قامت کا ہوا ہے جب سوں مسجد میں
موذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

مجھے روز قیامت کا رہا نہیں خوف اے واعظ
خیال قامت رعنا مرے حق میں قیامت ہے

---

* (ن) ہے

هوا هے صورت دیوار زاهد کُنج خلوت میں
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاهر کرامت هے

هوا هے جو جبیں فرسا تری محراب ابرو میں
صف عشاق میں اُس کوں امامت هے

سیه بختی هوئی جگ میں نصیب عاشق بے دل
یه تجهه زلف پریشاں کی پریشانی کی شامت هے

نه هو ناصح کی سختی سوں مکدر اے دل شیدا
سدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت هے

شرف ذاتی هے تجهکوں اے گل گلزار معشوقی
تجلی مکهه اُپر تیرے سیادت کی علامت هے

ولی جو عشق بازی میں حقیقت سوں نہیں واقف
سخن اُس کا قیامت میں گل باغ ندامت هے

---

۵ (۳۵۶)

سر و میرا مہر سوں آزاد هے
شوخ هے بے درد هے صیاد هے

هاتهه سوں اُس غمزۂ خوں خوار کے
داد هے بے داد هے فریاد هے

آب هووے کیوں که دل اُس سرو کا
سخت هے بے رحم هے فولاد هے

عشق میں شیریں بچن کے رات دن
آه دل پر تیشۂ فرهاد هے

غم نہیں مجنوں کوں هرگز اے ولی
خانۂ زنجیر اگر آباد هے

۵ (۳۵۷)

جس دلربا سوں دل کوں مرے اتحاد ہے
دیدار اُس کا مری انکھاں کی مراد ہے

رکھتا ہے بر میں دلبر رنگیں خیال کوں
مانند آرسی کے جو صاف اعتقاد ہے

شاید کہ دام عشق میں تازہ ہوا ہے بند
وعدے پہ گلرخاں کے جسے اعتماد ہے

باقی رہے گا جورو ستم روز حشر لگ
تجھ زلف کی جفا میں نپٹ امتداد * ہے

مقصود دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھ زباں کا ورد محمد مراد ہے

———:O:———

۷ (۳۵۸)

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
غمزۂ خوں خوار ظالم بر سر بے داد ہے

کیوں نہ ہو فوارۂ خوں جوش زن رگ رگ ستی
ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فصاد ہے

یک گھڑی تجھ ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
مونس و ہمدم ساز میری آہ ہے فریاد ہے

زلف اُس کی + دیکھکر یوں مجھ اُپر ظاہر ہوا
صید کرنے کوں ہمارے رغبت صیاد ہے

آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جا نماز زاہد عزلت نشیں برباد ہے

---

* (ن) اشتداد + (ن) تل میانی

حرف شیریں اس ستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
اہل معنی کی زباں کیا تیشۂ فرہاد ہے
سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے ولی
باوجود خود نمائی کس قدر آزاد ہے

—— . o . ——

۹ (۳۵۹)

نہ بوجھو خود بخود موہن میں اڑ ہے
رقیب روسیہ فتنے کی جڑ ہے
ہر اک زلفاں کے دیکھے نہیں اٹکتا
اٹکتا ہوں جہاں دل کی پکڑ ہے
کروں کیوں سنگدل کے دل کوں تسخیر
زبر دستی میں بیجا پر* کا گڑ ہے
نہیں بلدار چیرا سر پر اُس کے
عزیزاں! نوجوانی کی اکڑ ہے
برستا ہے سجن کے مکھ اُپر نور
نگاہوں کی ہر اک جانب سوں جھڑ ہے
عجب تیزی ہے تجھ پلکاں میں اے شوخ
دو عالم اس دودھارے سوں دو ہڑ ہے
جگت، جوگی ہوا ہے دیکھ تجکوں
سرج جوگی، فلک جوگی کی مڑ ہے
کسی کی بات پر رکھتا نہیں گوش
ہٹیلے ہٹ بھرے میں سخت اڑ ہے

---

* بیجا پور

ولـــی تو بحر معنی کا ھے غواص
ھر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ھے

---. o .---

(۳۶۰) ۵

اُس کے نین سوں غمزۂ آھو پچھاڑ ھے
اے دل سمجھکے چل کہ اگے مار دھاڑ ھے
تجھ نین کے چمن سنیں کیوں آ سکوں میاں*
داراں کے جھاڑ خنجر مژگاں کی باڑ ھے
ممکن نہیں ھے بوجھ ترے حسن پاک کی
نازک نزیک تن کے مثال پہاڑ ھے
نرگس کا پھول اِن کے کرے سیر دمبدم
جو تجھ نگاہ مست کا کیفی کراڑ ھے
دل میں رکھا جدھاں سوں ولی تجھ دنتن کی یاد
زارم نپٹ تدھاں سوں سنے میں دراڑ ھے

---: o :---

(۳۶۱) ۷

عشق میں صبر و رضا درکار ھے
فکر اسباب وفا درکار ھے
چاک کرنے جامۂ صبر و قرار
دلبر رنگیں قبا درکار ھے
ھر صنم تسخیر دل سوں کر کرے
دل ربائی کوں ادا درکار ھے

---

* (ن) میں اب

زلف کوں واکر کہ شاہ حسن کوں
سایہ بال ہما درکار ہے

رکھہ قدم مجھہ دیدۂ خوں بار میں
گر تجھے رنگ حنا درکار ہے

دیکھہ اس کی چشم شہلا کوں اگر
نرگس باغ حیا درکار ہے

عزم اُس کے وصل کا ہے اے ولی
لیکن امداد خدا درکار ہے

———: ٥ :———

۷ (۳۶۲)

گلرخاں میں جس کے سر پر چیرۂ* زر تار ہے
زیب گلزار ادا وہ سرو خوش رفتار ہے

چہرۂ گلرنگ و زلف موج زن خوبی منیں
آیت جنات تجری تحتہاالانہار ہے

بسکہ بے دردان ہوے ہیں مجتمع چاروں طرف
بستۂ زلف پری رویاں پہ مارا مار ہے

زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اس کا غم نہیں
سبزۂ خط دل آرا مرہم زنگار ہے

کیوں کہ جاوے بوالہوس اس کی گلی میں ہو دلیر
ہر نگاہ تیز اس کی تیر ہے تلوار ہے

کیوں نہ لیویں زاہداں تجھہ دیکھہ طرز برہمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

---

* ن) طرۂ

مت نصیحت کر ولی کوں اے سخن نا آشنا
ترک کرنا عشق کا دشوار ہے دشوار ہے

———: o ———

(۳۶۳) ۵

بیاباں عاشقاں کو ملک اسکندر برابر ہے
ہراک گوہر انچھو کا بخت کے اختر برابر ہے
جنوں کے ملک کے سلطاں کوں کیا حاجت ہے افسر کی
بگولا سر اُپر مجنوں کے سو افسر برابر ہے
جو کُئی حاصل کیا ہے دولت عالی کوں سوزش میں
پھپھولا اس دل دریا بھتر گوہر برابر ہے
فنا کر کر جو کُئی دنیا کی سمجھا زندگانی کوں
اُسے گزران کرنے کوں جنگل ہور گھر برابر ہے
ولی دیوان میں میرے تو دۂ دفتر کی حاجت نہیں
کہ مجھ دیوان میں ہر اک شعر سو دفتر برابر ہے

———:o:———

(۳۶۴) ۷

نہ سمجھو خود بخود دل بے خبر ہے
نگہ میں اُس پری رو کی اثر ہے
اجھوں لگ مکھ دکھایا نہیں اپس کا
سجن مجھ حال سوں کیا بے خبر ہے
مروت ترک مت کر اے پری رو
محبت میں مروت معتبر ہے
ترے قد کے تماشے کا ہوں طالب
کہ راہ راست بازی بے خطر ہے

تری تعریف کرتے ہیں ملائک
ثنا تیری کہاں حد بشر ہے

بیاں اہل معنی ہے مطول
اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

ولی مجھ رنگ کوں دیکھے نظر بھر
اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے

———.o;———

۷ (۳۶۵)

نہ جانوں خط میں تیرے کیا اثر ہے
کہ جس دیکھے سوں دل زیر و زبر ہے

اُسے باریک بیں کہتے ہیں عاشق
نظر میں جس کی وہ نازک کمر ہے

نہ ہووے کیوں ہجوم راستبازاں
جہاں اُس سرو قامت کا گزر ہے

ہر اک سوں آشنا ہونا ہنر نہیں
پری رخسار سوں ملنا ہنر ہے

نہ پاؤں تجھ سوں گر سیب زنخداں
نہال عشق بازی بے ثمر ہے

رہیں گے خاک ہو تیری گلی میں
وفاداری ہماری اس قدر ہے

ولی مجھ دل کی آتش پر نظر کر
جہنم کی زباں پر الحذر ہے

———:o:———

۱۵ (۳۶۶)

مکھہ ترا آفتاب محشر ھے
نور * اُس کا جہاں میں گھر گھر ھے

رگ جاں سوں ھوا ھے خوں جاری
یاد تیری پلک کی نشتر ھے

پھونچتا † ھے دلوں کوں ھر جاگہہ
غم ترا روزی مقدر ھے

مکھہ تیرا بحر حسن ھے جاناں
زلف پر پیچ موج عنبر ھے

بات میٹھی ترے لباں کی صنم
حسد انگیز شیر و شکر ھے

قد سوں تیرے کبھو نہ پایا پھل
حق میں میرے درخت بے بر ھے

تجھہ بن اے نور بخش محفل دل
حال مجلس تمام ابتر ھے

آگ ھئی ھے بقدر نیزہ بلند
شمع نہیں آفتاب محشر ھے

دود آتش کیا ھے سرمۂ چشم
داغ دل دیدۂ سمندر ‡ ھے

صفحۂ دل پہ درد کوں لکھنے
رشتۂ آہ تار مسطر ھے

---

* (ن) سوز- شور
† بر وزن سوچتا
‡ (ن) آگ کا کیڑا

آہ * جیوں آرسی ہوئی ہے عزیز
خود نمائی جنوں کا جوہر ہے

سادہ رو ہیں ہمیشہ با عزت
آب نسدن محیط گوہر ہے

مجکوں پہنچی ہے آرسی سوں یہ بات
صاف دل وقت کا سکندر ہے

اے ولی کیا ہے حاجت قاصد
نامہ میرا پر کبوتر ہے

---;O;---

۱۵ (۳۶۷)

قبلۂ اہل صفا شمشیر ہے
ہادی مشکل کشا شمشیر ہے

غازیاں اہل سعادت کیوں نہ ہوں
سایۂ بال ہما شمشیر ہے

بوالہوس اُس کے اگے کیوں آ سکے
صورت دست قضا شمشیر ہے

کیوں نہ دشمن کے کرے سینے میں جا
ناخن شیر خدا شمشیر ہے

اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ
ظاہرا برگ حنا شمشیر ہے

زندۂ جاوید شہدا کیوں نہ ہوں
موجۂ آب بقا شمشیر ہے

---

* (ن) آج ۱ (ن) شہیداں

سالک راہ فنا کوں دم بدم
آخرت کی رہنما شمشیر ہے

صاحب ہمت کوں نت ہے دستگیر
مرشد حاجت روا شمشیر ہے

راہ غربت میں کہ مشکل ہے تمام
ناتوانوں کا عصا شمشیر ہے

دشمناں کیوں کر سکیں مکر و فریب
صیقل رنگ دغا شمشیر ہے

ہے کلید فتح باب مدعا
ناخن مشکل کشا شمشیر ہے

کیوں نہ ہووے آب سر سوں تا قدم
جوہر کان حیا شمشیر ہے

کیوں نہ ہووے قتل عاشق دم بدم
شوخ کی بانکی ادا شمشیر ہے

جس نے پکڑا گوشۂ آزادگی
اُس کوں موج بوریا شمشیر ہے

کعبۂ فتح و ظفر میں اے ولی
شکل محراب دعا شمشیر ہے

———:o———

(۳۶۸) ۵

عاشقاں کی قید تیرا حسن عالم گیر ہے
بلبلاں کوں بند کرنے* موج گل زنجیر ہے

---

* (ن) کے واسطے ہر

تجھ نین کی ھے نگاہ راست تیر بے خطا
کج ادائی تجھ بھواں کی جوھر شمشیر ھے
حسن تیرا عالم علوی سوں دیتا ھے خبر
یہ دم عیسیٰ کی تیرے لب* منیں تاثیر ھے
کیا کہے حیراں تری تعریف اے آئینہ رو
مو بمو تیرا سراپا ناز کی تصویر ھے
اے ولی کہتے ھیں بلبل سن کے یو رنگیں سخن
غنچۂ گل کے اُپر جیوں بوے گل تقریر ھے

---

(۳۶۹) ۹

تشنہ لب کوں مے کے، گر سینے منیں ناسور ھے
پنبۂ مینا اُسے جیوں مرھم کافور ھے
یاد سوں ساقی کے نسدن ھر پلک ھے شاخ تاک
اشک حسرت اُس اُپر جیوں خوشۂ انگور ھے
اُس کا دل ھرگز نہ ھو ویراں ازل سوں تا ابد
جس کا سینہ یاد سوں دلدار کی معمور ھے
نفس سرکش پر جو کئی پایا ھے یہاں فتح و ظفر
دار عقبیٰ کے بھتر الحق کہ وہ منصور ھے
تجھ تجلی کے صحیفے کا سرج ھے یک ورق
عکس تیری زلف کا جگ میں شب دیجور ھے
جو سیاھی ھور سفیدی سوں ھوا ھے آشنا
اھل بینش کی نظر میں وہ سدا منظور ھے

---

* (ن) دم

تجھ نین کی ھے نگاہ راست تیر بے خطا
کج ادائی تجھ بھواں کی جوھر شمشیر ھے
حسن تیرا عالم علوی سوں دیتا ھے خبر
یہ دم عیسیٰ کی تیرے لب* منیں تاثیر ھے
کیا کہے حیراں تری تعریف اے آئینہ رو
مو بمو تیرا سراپا ناز کی تصویر ھے
اے ولی کہتے ھیں بلبل سن کے یو رنگیں سخن
غنچۂ گل کے اُپر جیوں بوے گل تقریر ھے

———o:———

(۳۶۹) ۹

تشنہ لب کوں مے کے' گر سینے منیں ناسور ھے
پنبۂ مینا اُسے جیوں مرھم کافور ھے
یاد سوں ساقی کے نسدن ھر پلک ھے شاخ تاک
اشک حسرت اُس اُپر جیوں خوشۂ انگور ھے
اُس کا دل ھرگز نہ ھو ویراں ازل سوں تا ابد
جس کا سینہ یاد سوں دلدار کی معمور ھے
نفس سرکش پر جو کئی پایا ھے یہاں فتح و ظفر
دار عقبیٰ کے بھتر الحق کہ وہ منصور ھے
تجھ تجلی کے صحیفے کا سرج ھے یک ورق
عکس تیری زلف کا جگ میں شب دیجور ھے
جو سیاھی ھور سفیدی سوں ھوا ھے آشنا
اھل بینش کی نظر میں وہ سدا منظور ھے

---

* (ن) دم

یاد سوں اُس رشک گلزار ارم کی اے ولی
رنگ کوں میرے سدا جیوں بوے گل پرواز ہے

———.o:———

(۳۷۱) ۱۱

لہریا چیرا صنم کا بسکہ خوش انداز ہے
دلربائی میں برنگ موج گل مہتاز ہے

موسم خط میں نہ کر فکر اے گل رنگیں ادا
سبزۂ گلزار خوبی کا ہنوز آغاز ہے

رو برو ہونے میں اُس کے حال دل ظاہر ہوا
جلوۂ آئینہ رویاں کاشف ہر راز ہے

غیر سوں الفت پکڑنا ہجر میں درکار نہیں
دمبدم آہ دل بے تاب اگر دمساز ہے

زندگی میں طائر دل کوں خلاصی کیوں نہ ہو
پنجۂ عشق ستمگر چنگل شہباز ہے

دردمنداں کی نظر سوں اُس کا گرنا ہے بجا
جو برنگ طفل اشک عاشقاں غماز ہے

زندہ کرنا استخواں کوں گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کوں تجھ ناز کا اعجاز ہے

دردمنداں کوں سدا ہے قول مطرب دل نواز
گرمی افسردہ طبعاں شعلۂ آواز ہے

بزم کوں رونق دیا ہے جب سوں وہ عالی مقام
رشتۂ آہ دل بے تاب تار ساز ہے

دیکھنا آئینہ رو کا امر مشکل نہیں ولی
سد راہ سینہ صافاں طالع ناساز ہے

اے ولی یہ مصرع موزوں ہے ہر گل * کا عزیز
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

—— :o: ——

۱۳ (۳۷۲)

مجھ حکم میں رہ راست قد دل نواز ہے
حس کے ہر ایک قول میں عشرت کا ساز ہے

دمساز زہرہ رو ہے جو خالی ہے آپ سوں
نے کی صدائے خاص سوں واضح یہ راز ہے

کہتے ہیں کھول پردہ شناسان مدعا
جو اوج میں ہوا کے اُڑے شاہباز ہے

جب سوں رکھا ہوں عشق کی آتش اُپر قدم
تب سوں مثال عود مرا دل گداز ہے

اے بوالہوس نہ دل میں رکھہ آہنگ عاشقی
جاں باز عاشقاں پہ یہ دروازہ باز ہے

کرنے کوں سیر راہ حجاز و عراق عشق
عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ہے

تو اصل دائرے میں ہے جگ کے دوجے فرع
اوج و حضیض † بیچ توہی یکہ تاز ہے

تیرے خیال میں جو ہوا خشک جیوں رباب
مضراب غم کا ہاتھہ اُس اوپر دراز ہے

محراب تجھہ بھواں کی عجب ہے مقام خاص
ہر پنجگاہ اُس میں دلوں ‡ کی نماز ہے

---

* (ن) دل   † پستی   ‡ (ن) جس منیں دل

سن حرف راست باز کامت مل رقیب سوں
ہرچند تیری طبع مخالف نواز ہے

حاراںلاں کی چشم کی نسبت کے فیض سوں
سرمے کوں اصفہان کے عجب امتیاز ہے

بولا تجھے صبا نے سر زلف یہ سخن
تو روز عاشقاں کا تورا حسن و ناز ہے

بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے ولی
اس شعر پر بجا ہے اگر مجکوں ناز ہے

(۳۷۳ ۱۰

زلف موہن کی کہ عنبر بیز ہے
حسن کے دعوے کی دست آویز ہے

ہے گل رعنا بہار حسن کا
ناز تیرا ' جو نیاز آمیز ہے

شوق کے مرکب کوں راہ عشق میں
اے سجن تیری نگہہ مہمیز ہے

ہر پلک تیری کہ ہے تیغ فرنگ
عاشقاں کے مارنے کوں تیز ہے

ہاتھہ میں میرے نہ سمجھو تم بیاض
شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے

چاہتا ہوں دل ستی اے نازنیں
جنگ تیری وہ کہ صلح آمیز ہے

تجھہ سخن کے وصف لکھنے میں قلم
ابر نیساں کی نمن در ریز ہے

تجھ تغافل سوں ہوا ہے رو نما
گریۂ عاشق کہ خوں آمیز ہے

دل مرا اے دلبر شیریں بچن
تجھ لباں کے شوق سوں لبریز ہے

اے ولی لگتا ہے ہر دل کوں عزیز
شعر تیرا بسکہ شوق انگیز ہے

———:o:———

ح (۳۷۴)

ہر نگاہ شرق سرکش دشنۂ خوں ریز ہے
تیغ اُس ابرو کی ہر دم مارنے کوں تیز ہے

عشق کے دعوے میں اُس کی بات رکھتی ہے اساس
سنبل زلف پری سوں جس کوں دست آویز ہے

آج گلگشت چمن کا وقت ہے اے نو بہار
بادۂ گلرنگ سوں ہر جام گل لبریز ہے

جب سوں تیری زلف کا سایہ پڑا گلشن منیں
تب ستی صحن چمن ہر ٹھور* سنبل خیز ہے

سادہ رویاں کوں کیا مشتاق اپنے حسن کا
شعر تیرا اے ولی از بسکہ شوق انگیز ہے

———:o:———

ہ (۳۷۵)

تحصیل دل کے ہوتے یہ مکھ کتاب بس ہے
دانائے منتخب کوں یہ انتخاب بس ہے

---

* (ن) ٹھار

مجھہ حال کا کرے گر آکر سوال دلبر
تو لاجواب ہونا مجکوں جواب بس ہے

تاب کمر سوں تیری بے تاب بسکہ ہوں میں
مانند زلف خوباں مجھہ پیچ و تاب بس ہے

جو عشق کے نگر کا ہے صوبہ دار جگ میں
مجنوں لیلی حسن اُس کا خطاب بس ہے

جو کئی ولی کے مانند پیتا ہے عشق کی مے
اُس برہا کے جلے کوں دل کا کباب بس ہے

———: ٥ :———

(۳۷۶) ٥

عاشق کوں تجھہ درس کا دائم خیال بس ہے
خاموش ہوکے رہنا اتناچہ* قال بس ہے

گر خلق عید خاطر دیکھے ہے ماہ نو کوں
مجھہ دل کی عید ہوتی ابرو ہلال بس ہے

گر کانو روا† کے دلبر‡ عالم کوں موہتے ہیں
مجھہ دل کوں موہ لینے یہ خط و خال بس ہے

ہر دل ربا کوں ہرگز دیتا نہیں ہوں دل میں
دل بستگی کوں میری وہ بے مثال بس ہے

ہر چند اے ولی ہوں میں غرق بحر عصیاں
مجکوں شفیع محشر حضرت کی آل بس ہے

———: ٥ :———

(۳۷۷) ۱۲

ہم کوں شفیع محشر وہ دیں پناہ بس ہے
شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے

* (ن) اے شاہ † شہر بنگالہ ‡ (ن) میں لوگاں

خاطر سوں گئی * ھے خواھش اسباب دنیوی کی
ھمت بڑہ کی رہ میں مجھہ زاد راہ بس ھے

جو صاف دل ھیں اُن کوں درکار نہیں ھے زینت
جیوں آرسی نمد کی سر پر کلاہ بس ھے

اسباب جنگ رکھنا درکار نہیں ھے ھم کوں
دشمن کے مارنے کوں اک تیر آہ بس ھے

نہیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ سلطنت کی
تجھ ہی گلی میں آنا یہ دستگاہ بس ھے

درکار نہیں ھے مسجد سجدے کوں عاشقاں کے
محراب تجھہ بھواں کی اے قبلہ گاہ بس ھے

مت تیر اور کماں کی کر فکر اے خوش ابرو
عاشق کے مارنے کوں سیدھی نگاہ بس ھے

تجھہ عشق کے جلے کوں کیا کام چاندنی سوں
تجھہ حسن کا تماشا اے رشک ماہ بس ھے

بے جا ھے بادشاھی ھر خوب رو کوں دینا
خوبی کے تخت اوپر اک بادشاہ بس ھے

دل لے گیا ھمارا جادو سوں وہ پری رو
دیوانگی ھماری اس پر گواہ بس ھے

درکار نہیں کمند مکھڑوں ھو اک ادا کوں تیری
تجھہ چال کا تماشا آے کج کلاہ بس ھے

غم نہیں اگر رقیباں آے ھیں چل ولی پر
اے دوست تجھہ کرم کی مجکوں پناہ بس ھے

———.٥.———

* ن) بروزن فع

(۳۷۸) ۷

آج ہر گل نور کی فانوس ہے
کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے

گر نہ نکلے سیر کوں وہ نو بہار
ظلم ہے فریاد ہے افسوس ہے

اے صنم تیرے دہن کے شوق سوں
ہر کلی میں نغمۂ ناقوس ہے

نور سوں تجھ یاد کی اے شمع رو
پردۂ دل پردۂ فانوس ہے

دیکھکر اُس کی ادا و ناز کوں
ہر پری کوں خواہش پا بوس ہے

دل نہ دے دوجے کوں غافل بوجھ اسے
کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے

دیکھنے سوں سیر نہیں ہوتا ولی
مدعا اُس کا کنار و بوس ہے

———:o:———

(۳۷۹) ۷

سرو میرا جب ستی گل پوش ہے
ہر طرف سوں بلبلاں کا جوش ہے

اے سجن یک بات ہے لیکن اُسے
بوجھتا ہے وہ کہ جس کوں ہوش ہے

گول پگھڑی کے نہ پھر ہرگز تو گرد
گول پگھڑی حسن کا سرپوش ہے

دیکھنا تجھ قد کا اے نازک کمر
باعث خمیازۂ آغوش ہے

اب خلاصی عشق سوں ممکن نہیں
دام دل، زلف دو دامی پوش ہے

کیوں نہ ہو امید کا روشن چراغ
شمع محفل ساقی مے نوش ہے

ہر سخن تیرا لطافت سوں ولی
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

———— :o: ————

(۳۸۰) ۵

دل طلبگار ناز مہوش ہے
لطف اُس کا اگرچہ دل کش ہے

مجھ سوں کیوں کر ملے گا حیراں ہوں
شوخ ہے بے وفا ہے سرکش ہے

کیا تری زلف، کیا ترے ابرو
ہر طرف سوں مجھے کشاکش ہے

تجھ بن اے داغ بخش سینۂ و دل
چمن لالہ دشت آتش ہے

اے ولی تجربے سوں پایا ہوں
شعلۂ آہ شوق بے غش ہے

———— :o: ————

(۳۸۱) ۱۱

ہر طرف ہنگامۂ اجلاف ہے
مت کسو سوں مل اگر اشراف ہے

ہر سحر تجھ نعمت دیدار کی
آرسی کوں اشتہاے صاف ہے

نہیں شفق ہر شام تیرے خواب کوں
پنجۂ خورشید مخمل باف ہے

نقد دل دو جے کوں دینا تجھ بغیر
حق شناساں کے نزک اسراف ہے

کیا کروں تفسیر غم ہر اشک چشم *
راز کے قرآن کا کشاف ہے

مست جام عشق کوں کچھ غم نہیں
خاطر ناصح اگر نا صاف ہے

وسوسے سوں دل کے مت کر قلب زر
سینۂ صافاں کی نظر صراف ہے

جب سوں وہ آتا ہے ہمراہ رقیب
درد منداں کا مکاں اعراف ہے

رحم کرتا نہیں ہمارے حال پر
شوخ ہے سرکش ہے بے انصاف ہے

صورت نارستہ خط ہے جلوہ گر
اس قدر چہرہ صنم کا صاف ہے

اے ولی تعریف اُس کی کیا کروں
ہر طرح مستغنی از اوصاف ہے

———— :(۱): ————

---

* (ن) قطرہ اشک

(۳۸۲) ص

ہر چند کہ اُس آہوے وحشی میں بھڑک ہے
بے تاب کے دل لینے کوں لیکن ندھڑک ہے

عشاق پہ تجھ چشم ستمگار کا پھرنا
تروار کی اوجھڑ ہے یا کبنے کی سڑک ہے

گرمی سوں تری طبع کی ڈرتے ہیں سیہ بخت
غصے سوں کرکنا ترا بجلی کی کڑک ہے

تیری طرف انکھیاں کوں کہاں تاب کہ دیکھیں
سورج سوں زیادہ ترے جامے کی بھڑک ہے

کرنے کوں ولی عاشق بے تاب کوں زخمی
وہ ظالم بے رحم نپٹ ہی ندھڑک ہے

———:o:———

(۳۸۳) ۱۴

اے دوست تیری یاد میں دل کوں کہاں ہے
نقش مراد آئینہ تیرا خیال ہے

ہے راستی سوں قد کوں ترے رتبۂ بلند
جنت میں اُس کے عشق سوں طوبیٰ نہال ہے

حاجت نہیں ہے شمع کی اُس انجمن منیں
جس انجمن میں شمع سجن کا جمال ہے

آ اے مہ دو ہفتہ مرے پاس ایک روز
ہر آن تجھ فراق کی سینے پہ سال ہے

ہم سایۂ بتاں نے کیا قد مرا دوتا
اس مدعا پہ طرۂ خمدار دال ہے

زاهد کوں مثل دانۂ تسبیح ایک آن
کوچے ستی رہا سوں نکلنا محال ہے

لازم ہے درس یار کی تحصیل رات دن
ہر مدرسے کے بیچ ادا قیل و قال ہے

جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا
بے تاب جی پہ میرے عجب وجد و حال ہے

اے عاشقاں کی عید تامل سوں کر نظر
تیری بھواں کی یاد میں تن جیوں ہلال ہے

گُل سوا زبان حال سوں کہتا ہے یہ بچن
غنچے کوں تجھ دہن سوں سدا انفعال ہے

روے زمیں کا حال ہے زینت میں اے صنم
تیرا جو مثل نقش قدم پائمال ہے

تیری نین کی یاد میں جن نے سفر کیا
اُس کے سفر کی راہ نگاہ غزال ہے

بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے سجن
کعبے میں تجھ جمال کے* تل جیوں ہلال ہے

خاموش گر رہا ہے ولی تو عجب نہیں
غواص کا ہمیشہ خموشی کمال ہے

———— ; o : ————

۷ (۳۸۴)

حسن تیرا سرج پہ فاضل ہے
مکھ ترا رشک ماہ کامل ہے

---

* (ن) کے † (ن) گلشن

حسن کے درس میں لیا جو سبق
تجھ نزک فاضل و مکمل ھے

رات دن تجھ جمال روشن کوں
فضل پروردگار شامل ھے

جس کوں تجھ حسن کی نہیں ھے خبر
بے گماں وہ جہاں میں غافل ھے

زادرہ دل سوں جو بغل میں لیا
عشق کے پنتھ میں وہ عاقل ھے

عشق کی راہ کے مسافر کوں
ھر قدم تجھ گلی میں منزل ھے

اے ولی طرز عشق آساں نہیں
آزمایا ھوں میں کہ مشکل ھے

—;o;—

۷ (۳۸۵)

نشہ بخش عاشقاں وہ ساقی گلفام ھے
جس کی انکھیاں کا تصور بے خودی کا جام ھے

کھولنا زلفاں کا کچھ درکار نہیں اے خوش ادا
یک نگاہ ناز تیری دو جہاں کا دام ھے

آفتاب آتا ھے محرم ھو کے تجھ کوچے طرف
صبح صادق اُس کے بر میں جامۂ احرام ھے

دل کوں جمعیت ھے جب جاتا ھے دنبال صنم
آرسی کے ساتھ میں سیماب کوں آرام ھے

مت قدم رکھ اُس طرف اے زاھد خلوت نشیں
غمزۂ خونخوار اُس کا دشمن اسلام ھے

جس صنم کی سرکشی کا جگ میں ھے صیت * بلند
شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ھے
اے ولی کیوں خشک مغزی کا نہیں کرتا علاج
یاد اُن انکھیاں کی تجھہ کوں روغن بادام ھے

—.o:—

(۳۸۶)

اُس سرو خوش ادا کوں ھمارا سلام ھے
اُس یار بے وفا کوں ھمارا سلام ھے
لیتا نہیں سلام ھمارا حجاب سوں
اُس صاحب حیا کوں ھمارا سلام ھے
اُس باج دل میں میرے نہیں اور مدعا †
اُس دل کے مدعا کوں ھمارا سلام ھے
ناز و ادا سوں دل کوں مرے مبتلا کیا
اُس نازنیں پیا کوں ھمارا سلام ھے
آرام جان و دل ھے ولی جس کا دیکھنا
اُس جان دلربا کون ھمارا سلام ھے

—:o:—

(۳۸۷)

اُس شاہ نو خطاں کوں ھمارا سلام ھے
جس کے نگین لب کا دو عالم غلام ‡ ھے
سرشار انبساط ھے اُس انجمن منیں
جس کوں خیال تیری انکھیاں کا مدام ھے

---

*(ن) شہرت †(ن) اُس باج دل میں میرے دو جا نہیں ھے مدعا
‡(ن) میں نام

جس سرزمیں میں تیری بھواں کا بیاں کروں
خوبی ہلال چرخ کی وہاں ناتمام ہے
جب لگ ہے تجھ گلی میں رقیب سیاہ رو
تب لگ ہمارے حق میں ہر اک صبح شام ہے
تنہا نہ بند عشق میں تیری ہوا ولی
یہ زلف حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

———:0:———

(۳۸۸) ۷

ترا مجنوں ہوں صحرا کی قسم ہے
طلب میں ہوں تمنا کی قسم ہے
سراپا ناز ہے تو اے پری رو
مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے
دیا حق حسن بالا دست تجکوں
مجھے تجھ سرو بالا کی قسم ہے
کیا تجھ زلف نے جگ کوں دوانا
تری زلفاں کے سودا کی قسم ہے
دو رنگی ترک کر یکرنگ ہو* مل
تجھے تجھ قد رعنا کی قسم ہے
کیا تجھ عشق نے عالم کوں مجنوں
مجھے تجھ رشک لیلیٰ کی قسم ہے
ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجھ چشم شہلا کی قسم ہے

———:0:———

* (ن) ہر ایک سے مت

(۳۸۹) ۷

صنم میرا نپٹ روشن بیاں ہے
برنگ شعلہ سر تا پا زباں ہے
نظر کرنے میں دل اُس کا لیا ہوں
کہ منہ گل نگاہ بلبلاں ہے
بجا ہے گر وہ سرو گلشن ناز
ہماری راستی پر مہرباں ہے
وفا کر حسن پر مغرور مت ہو
وفاداری بہار بے خزاں ہے
صنم مجھ دیدۂ دل میں گزر کر
ہوا ہے باغ ہے آب رواں ہے
ہوا تیر ملامت کا نشانہ
نظر میں جس کی وہ ابرو کماں ہے
ولی اُس کی جفا سوں خوف مت کر
جفا کرنا وفا کا امتحاں ہے

---

(۳۹۰) ۷

یو تل زنگی و خط مشک ختن ہے
سخن مصری و لب کان یمن ہے
مرے پر* کھینچتے ہیں تیغ ہندی
ترے ابرو کہ چیں جن کا وطن ہے
ہوے ہیں دنگ تصویر فرنگ‡ دیکھ
تری صورت کہ یہ رشک و من† ہے

* مجھ پر ‡ نون مخلوط † (ن) زمن

دسے تیرے نین میں کا نور و دیس
تری باتاں میں بنگالے کا فن ہے

ترے لب میں دسے لعل بدخشاں
سخن تیرا ہر اک در عدن ہے

تری بد زلف ہے شام غریباں
جبیں تیری مجھے صبح وطن ہے

ولی ایران و توراں میں ہے مشہور
اگرچہ شاعر ملک دکن ہے

———:o:———

۹ (۳۹۱)

شکار انداز دل وہ منہرن ہے
لقب جس شوخ کا جادو نین ہے

ہوا ہے جو شہید لالہ رویاں
برنگ داغ دل خونیں کفن ہے

نہیں درکار گلگشت چمن زار
بہار عاشقاں وہ گلبدن ہے

کرے گی سنگدل کے دل میں جانقش
صدائے بے دلاں فرہاد فن ہے

بجا ہے اُس کوں کہنا خسرو وقت
نظر میں جس کی وہ شریں بچن* ہے

ترا قد اے بہار گلشن ناز
مثال سرو زیب صد چمن ہے

---

* (ن) سجن

خودی سوں اولاً خالی ہو' اے دل
اگر اُس شمع روشن کی لگن ھے

غلام و فدوی درگاہ احمد
سدا اُس کی زباں پر یہ بچن ھے

ہوا جو خادم شاہ ولایت
ولی ھے والی ملک سخن ھے

— —:o:———

(۳۹۲) ۱۱

عارفاں پر ھمیشہ روشن ھے
کہ فن عاشقی عجب فن ھے

* دشمن دیں کا دین دشمن ھے
راہزن کا چراغ روشن ھے

کیوں نہ ھو مظہر تجلی یار
کہ دل صاف مثل درپن ھے

عشق بازاں ھیں تجھہ گلی میں مقیم
بلبلاں کا مقام گلشن ھے

سفر عشق کیوں نہ ھو مشکل
غمزۂ چشم یار رھزن ھے

بار مت دے رقیب کوں اے یار
دوستاں کا' رقیب' دشمن ھے

تنگ چشمی ھے راہ بے بصری
گرچہ مقدار چشم سوزن ھے

---

* یہ مطلع تذکرۂ میر میں ھے

مجکوں روشن دلاں نے دی ہے خبر
کہ سخن کا چراغ روشن ہے

کھیر رکھتا ہے دل کوں جامۂ تنگ
جگ منیں دور دور دامن ہے

عشق میں شمع رو کے جلتا ہوں
حال میرا سبھوں پہ روشن ہے

اے ولی تیغ غم سوں خوف نہیں
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

---

۱۰ (۳۹۳)

تیرے لب پر جو خط عنبریں ہے
خط یاقوت سوں نقش نگیں ہے

چمن آرائے باغ خوش ادائی
نہال قد سرو گل جبیں ہے

کہو زاہد سوں جاوے اُس گلی میں
اگر مشتاق فردوس بریں ہے

نہ آوے گی کدھی لکھنے میں ہرگز
مصور یو ادائے نازنیں ہے

ہمیشہ دیکھتی ہے تجھ کمر کوں
نگہ میری سدا باریک بیں ہے

مرے حق میں عنایت نامۂ یار
مثال شہپر روح الامیں ہے

کرے ایک آن میں جگ کوں دوانہ
نگہ تیری کہ جادو آفریں ہے

نہیں گل برگ گلشن میں اے لالن
ترے گلگوں کا یو داماں زیں ھے
سویدا کی نہط جاوے نہ ھرگز
خیال اُس خال کا جو دل نشیں ھے
ولی جن نے سنا میرے سخن کوں
زباں پر اُس کے ذکر آفریں ھے

———:o:———

۷ (۳۹۳)

ہر ایک سوں متواضع ھو سروری یہ ھے
سنبھال کشتی دل کوں قلندری یہ ھے
نکال خاطر فاتر سوں جام حم کا خیال *
صفا کر آئینۂ دل سکندری یہ ھے
تو جان بوجھہ اجانا ھوا سو میں بوجھا
کہ زندگی منیں مقصود زر گری یہ ھے
خیال یار کوں رکھہ اپنے دل میں محکم کر
کہ عاشقاں کے نزک شیشۂ پری یہ ھے
بسا عزیز ھیں تجھہ مکھہ کے آفتاب پرست
تو جلوہ گر ھو کہ اب ذرہ پروری یہ ھے
ٹک اک نقاب اُٹھا کر اپس کا منہ دکھلا
کہ دلبراں کے نزک حق دلبری یہ ھے
بسار دل سوں اپس کے تو یاد خاقانی
ولی کوں دیکھہ کہ اب رشک انوری یہ ھے

———:o:———

* (ن) غم

نکل اے دلربا گھر سوں کہ وقت بے حجابی ہے
چمن میں چل بہار نسترن ہے ماہتابی ہے

کسی کی بات سنتا نہیں کسی پر رحم کرتا نہین
ہٹیلا ہے ستمگر ہے جفاجو ہے شرابی ہے

گیا ہے جب سوں وہ گلرو چمن میں مے کشی کرنے
ہر اک گل صورت ساغر ہر اک غنچہ گلابی ہے

مرے پیتم کے ابرو پر یہ مشکیں خال ہے دلکش
ویا اُستاد کے نقطے کی بیت انتخابی ہے

گلی میں اُس ستمگر کی نہ جا اے دل نہ جا اے دل
کہ جاں بازی میں آفت ہے قیامت ہے خرابی ہے

کسے طاقت ہے انکھیاں کھول کر دیکھے تری جانب
جھلک تجھہ حسن روشن کی شعاع آفتابی ہے

تمھارے اے سجن مدت سوں فدوی ہیں دعاگو ہیں
ہمن سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ہے

وفاداری بہار گلشن خوبی ہے اے گل رو
نہ بوجھو سرسری ہرگز سخن میرا کتابی ہے

بہار عاشقی کوں تازہ کرنا اے گل رعنا
تلطف ہے مدارا ہے کرم ہے بے عتابی ہے

ولی پایا رباعی چار ابرو کا تصور کر
تخلص چشم گریاں کا بجا ہے گر سحابی ہے

-o-

(۳۹۶)

ن

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد * کا اعتبار کھوتی ہے

کیوں کہ حاصل ہو مجکوں جمعیت
زلف تیری قرار کھوتی ہے

ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب
مجھ انکھاں کا خمار کھوتی ہے

کیوں کہ ملنا صنم کا ترک کروں
دلبری اختیار کھوتی ہے

اے ولی آب اُس پری † رو کی
میرے دل کا غبار کیوتی ہے

:O:

(۳۹۷)

۷

دل کوں تجھ باج بے قراری ہے
چشم کا کام اشک باری ہے

شب فرقت میں مونس و ھمدم
بے قراری و ‡ آہ و زاری ہے

اے عزیزاں مجھے نہیں برداشت
سنگ دل کا فراق بھاری ہے

فیض سوں تجھ فراق کے ساجن
چشم گریاں کا کام جاری ہے

---

* (ن) حسن - عشق
† (ن) کے چہرے کی
‡ (ن) بے قراروں کو

فوقیت لے گیا ھوں بلبل سوں
گرچہ وہ منصب* هزاری ھے

عشق بازی کے حق منیں قاتل
ھرنگہہ خنجر و کٹاری ھے

آتش ھجر لالہ روسوں ولی
داغ سینے میں یادگاری ھے

———:o:———

(۳۹۸) ۵

تجھہ بنا مجھکوں بےقراری ھے
میری انکھیاں سوں اشک جاری ھے

کیوں نہ ھو چاک چاک میرا دل
شوخ کے ھاتھہ میں کٹاری ھے

یک نگہ سوں کیا ھے مست مجھے
اُس کی انکھیاں میں کیا خماری ھے

تیرے ابرو نے مجکوں قتل کیا
کیا بلا اُس میں آبداری ھے

اب ولی نے یہ تیری صورت حسن
صفحۂ دل اُپر اُتاری ھے

———:o:———

(۳۹۹) ۷

عشق بے تاب جاں گدازی ھے
حسن مشتاق دل نوازی ھے

---

* (ن) منصب میں وہ

اشک خونیں سوں جو کیا ھے وضو
مذھب عشق میں نمازی ھے

جو ھوا راز عشق سوں آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ھے

پاک بازاں سوں یوں ھوا معلوم
عشق مضمون پاکبازی ھے

جا کے پہنچی ھے حد ظلمت کوں
بس کہ تجھہ زلف میں درازی ھے

تجربے سوں ھوا مجھے ظاھر
ناز مفہوم بے نیازی ھے

اے ولی عشق ظاھری کا سبب
جلوۂ شاھد مجازی ھے

—:o:—

(۴۰۰)

۹

کوچۂ یار عین کاسی ھے
جوگی دل وھاں کا باسی ھے

پی کے بیراگ کی اُداسی سوں
دل بھی بیراگی و اُداسی* ھے

اے صنم تجھہ جبیں اُپر یہ خال
ھندوے ھردوار باسی ھے

زلف تیری ھے موج جمنا کی
پاس تل اُس کے جیوں سناسی ھے

---

* اُداس

گھر ترا ہے یہ رشک دیول چیں
اس میں مدت سوں دل اُپاسی ہے

یہ سیہ زلف تجھ زنخداں پر
ناگنی جیوں کنوئیں پہ پیاسی ہے

طاس خرشید غرق ہے جب سوں
بر میں تیرے لباس طاسی ہے

جس کی گفتار میں نہیں ہے مزا
سخن اُس کا طعام باسی ہے

اے ولی جو لباس تن پہ رکھا
عاشقاں کے نزک لباسی ہے

---

(۴۰۱) ۵

ترا مکھ مشرقی-حسن انوری-جلوہ جمالی ہے
نین جامی-جبیں فردوسی-و ابرو ہلالی ہے

ریاضی فہم و گلشن طبع و دانا دل-علی فطرت،
زباں تیری فصیحی و سخن تیرا زلالی ہے

نگہ میں فیضی و قدسی سرشت طالب و شیدا
کمال بدر دل اہلی و انکھیاں سو غزالی ہے

تو ہی ہے خسرو روشن ضمیر و صائب و شوکت
ترے ابرو یہ مجھ بیدل کوں طغرائے وصالی ہے

ولی تجھ قد و ابرو کا ہوا ہے شوقی و مائل
تو ہر اک بیت عالی اور ہر اک مصرع خیالی ہے

---

۹ (۴۰۲)

نہ پوچھو خود بخود اس شوخ میں صاحب کمالی ھے
نگاہ پاکبازاں حسن کے گلشن کا مالی ھے

نہ جانوں کیا بلا لاوے گی اُس کے کان سوں لگ کر
بلائے جان مشتاقاں کہ جس کا قانوں بالی ھے

سدا اُس سو کمر کا وصف آتا ھے زباں اوپر
عزیزاں طبع میں میری عجب نازک خیالی ھے

زباں پر قمریاں کی یہ سخن جاری ھے گلشن میں
کہ عشق سرو قد رکھتا ھے جس کا فکر عالی ھے

ھمیشہ جیوں صنوبر راستبازاں وجد کرتے ھیں
مگر قد پری رو مصرع برجستہ حالی ھے

عیاں ھے شان بیت ابروی تجھ چشم جادو سوں
کرشمہ تجھ بھواں میں معنی بیت ھلالی ھے

کہا اُس شکریں گفتار نے میرا سخن سن کر
کہ طوطی کی زبان اوپر عجب شیریں مقالی ھے

نہ جانوں کس پری رو کا گزر ھے آج مجلس میں
کہ حیرت سوں ھر اک گل رو برنگ نقش قالی ھے

ولی رہ سرو قامت ھے بہار گلشن خوبی
نہ رھنا اُس کی صحبت میں نپٹ بے اعتدالی ھے

—— :o: ——

۹ (۴۰۳)

باغ ارم سوں بہتر موھن تری گلی ھے
ساکن تری گلی کا ھر آن میں ولی ھے

تجھ عشق کی صدا سوں لبریز ہوں سراپا
ہر استخواں میں میرے آواز بانسلی ہے

بولے ہیں اہل دل سب یہ بات تہ دلی سوں
عارف کا دل بغل میں قرآن ہیکلی ہے

تجھ مکھ پہ گرچہ نو خط باریک ہے و لیکن
انکھیاں کوں نور دیتی جیوں قطعۂ جلی ہے

امید ہے کہ ہووے مجھ درد سر کا درماں
جامے کا رنگ تیرا اے شوخ صندلی ہے

یکبار دل جلے کوں تھیرا کدھی نہ دیکھا
تیری نگاہ ظالم مانند بیجلی ہے

آتا نہیں ہے تجھ بن اک آن خواب راحت
تکیہ مرے سرہانے ہر چند مخملی ہے

ہرگز ترے دھن میں نہیں رنگ و بو سخن کا
گویا دھن یہ تیرا تصویر کی کلی ہے

مجکوں کہا سجن نے لاؤں گا بندگی میں
زمرے میں شاعراں کے ہر چند تو ولی ہے

———:o:———

۹ (۴۰۴)

قد میں تیرے وہ خوش خرامی ہے
جس سوں تجھ نازکی تمامی ہے

گرچہ سب خوب رو ہیں خوب ولے
سرو میرا سبھوں میں نامی ہے

ہر پلک تیری اے نگہ بد مست
فتنہ بخشی میں شعر جامی ہے

آتش شوق زلف سوں تیری
دل عاشق کباب شامی ھے

سرو کوں یا وجود آزادی
تجھ سنی دعوی غلامی ھے

جو بندھا تجھ نگین لب سوں دل
اُس کوں عالم میں نیک نامی ھے

آتش عشق سوں نکل چلنا
عشق بازاں کے حق میں خامی ھے

تب کا مشتاق جی ھے لچھن سوں*
کشن سوں جب کہ رام رامی ھے

اے ولی اُس کی بیت ابرو میں
معنی نسخۂ حسامی ھے

---

۹ (۳۰۵)

گرچہ طناز یار جانی ھے
مایۂ عیش جاودانی ھے

یاد کرتی ھے خط کوں زلف صنم
کام ھندو کا بید خوانی ھے

تجھ سوں ھرگز جدا نہوں اے جاں
جب تلک مجھ میں زندگانی ھے

آشنا تو نہال سوں ھونا
ثمرۂ گلشن جوانی ھے

---

* (ن) میں

دل میں آیا ہے جب سوں سرو رواں
تب سوں مجھ شعر میں روانی ہے
اے سکندر نہ ڈھونڈ آب حیات
چشمۂ خضر خوش بیانی ہے
وقت مرنے کے بولتا ہے پتنگ
کہ محبت رفیق جانی ہے
گرچہ پابند لفظ ہوں لیکن
دل مرا عاشق معانی ہے
اے ولی فکر صاف صاحب دل
گوہر بحر نکتہ دانی ہے

———.·o·.———

(۴۰۶) ۹

مو بہو میں تجھ غم سوں، ضعف و ناتوانی ہے
ٹک کرم کرو ساجن، وقت مہربانی ہے
دیکھنے سوں خوباں کے، منع مت کر اے زاہد
موسم بزرگی نہیں، عالم جوانی ہے
جیو یاد کرتا ہے، نو بہار کے خط کوں*
رات دن برہمن کا، کام بید خوانی ہے
کنج غم میں تنہا نہیں عاشق بلا انگیز
کہا شب جدائی میں، آہ یار جانی ہے

---

* (ن) حق کی یاد کرتا ہے، نو بہار خط کو دیکھ
† کاف کا ایسا اشباع اہل فارس کے کلام میں بکثرت پایا جاتا ہے، متقدمین اردو اور خصوصاً ولی کا یہ استعمال قابل تعجب نہیں —

یک سخن ترے لب سوں، اے مسیح روح افزا
حق میں جاں نثاروں کے، آب زندگانی ہے

تجھ سوں ہمنشیں ہونا، اے گل بہار دل
وجہ شادمانی ہے، عیش جاودانی ہے

نام اُس دو رنگے کا، کیوں نہ ہو گل رعنا
چہرہ ارغوانی ہے، جامہ زعفرانی ہے

جب سوں نو خط گلرو، جلوہ گر ہے گلشن میں
سبزہ کہربائی ہے، رنگ گل خزانی ہے

سادہ رو جہاں کے سب گوش رکھکے سنتے ہیں
اے ولی سخن تیرا، گوہر معانی ہے

———:o:———

(۳۰۷) ی

تجھ کوں خوباں میں بادشاہی ہے
سر اُپر سایۂ الٰہی ہے

باعث دلربائی عـــــاشق
خوش نگاہوں میں خوش نگاہی ہے

کم نکلنے میں اُس پری رو کے
عشق بازاں کی خیر خواہی ہے

جگ میں تیری بھواں کی شہرت سوں
کشتی عاشقاں تباہی ہے

قتل عشاق پر بندھی ہے کمر
غمزۂ تیغ زن سپاہی ہے

شاہ خوباں کے رخ پہ سبزۂ خط
حسن کی فوج کی سپاہی ہے

کیوں نہ ہو عشق باز خسرو وقت
عشق کا داغ چتر شاہی ہے

تو خطاں کی طرف نہ جا زاہد
زہد و تقوی کی وہاں مناہی ہے

عشق بازاں میں ہے ولی ثابت
طالب گلرخاں کماہی ہے

———.o.———

(۴۰۸) ۷

مت تصور کرو مجھہ دل کوں کہ ہرجائی ہے
چمن حسن پری رو کا تماشائی ہے

گلرخاں کیوں نہ کہیں تجکوں سکندر طالع
جلوہ گر بر میں ترے جامۂ دارائی ہے

یاد کرتا ہے سدا مصرع زنجیر جنوں
دل بے تاب کہ تجھہ زلف کا سودائی ہے

چشم خوں بار کوں رونے سے نہیں ہرگز غم
خط شب رنگ ترا سرمۂ بینائی ہے

دیکھکر اُس کوں ہوے سرو و صنوبر پابند
اس قدر قد میں ترے جلوۂ رعنائی ہے

شیخ مت گھر سوں نکل آج کہ خوباں کے حضور
گول دستار تری باعث رسوائی ہے

اے ولی رہنے کوں دنیا میں مقام عاشق
کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

———:o:———

(۴۰۹) ۷

جب کیا رات کوں تجھ زلف نے بے تاب مجھے
تب پریشانی میں جیوں کال دسا خواب مجھے

تیرے غبغب کے خیالاں میں پھنسا جب ستی دل
عشق نے بحر میں غم کے کیا گرداب مجھے

مضطرب عشق سوں ہوں مجکوں ملامت نہ کرو
تپش دل نے کیا رعشۂ سیماب مجھے

جب کیا چاہ ترے چاہ زنخداں کا یہ دل
چرخ گرداں نے دیا گردش دولاب مجھے

خم ہوا قوس قزح اُس کا خم ابرو دیکھ
جن نے دیوار میں غم کے کیا گرداب مجھے

چمن امید کا گرمی سوں دُکھ کی دیں سکھا
ابر رحمت نے کیا فیض سوں سیراب مجھے

جم کے رتبے سوں ولی مرتبہ اوپر ہے اگر
جام میں دل کے میسر ہو مے ناب مجھے

———: ۵ :———

(۴۱۰) ۹

سرخوشی حاصل ہوئی ہے آج گونا گوں مجھے
سبزی خط نے دیا ہے نشۂ افیون مجھے

کشتۂ منت نہیں میناے نرگس کا کبھی
ہے خیال چشم خوباں بادۂ گلگوں مجھے

لالہ و گل مجھ سوں لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد
گلرخاں کے عشق نے جب سوں کیا ہے خوں مجھے

هوش کھونا عاشق بے دل کا کچھ مشکل نہیں
نام لے اُس رشک لیلیٰ کا کر و مجنوں مجھے

کیوں نہ ہووے آہ میری همسر سر و بلند
یاد آیا ہے عزیزاں وہ قد موزون مجھے

کثرت اسباب دل لینے کوں کچھہ درکار نہیں
یک نگاہ لطف سوں کر اے صنم مفتوں مجھے

آبرو کی کس سوں راکھوں جگ منیں چشم طمع *
هر گھڑی کرتے ہیں رسوا دیدۂ پر خوں مجھے

کیا ہوا گر عقل دور اندیش کی سنتا ہوں بات
ہوش سوں کھووے گا آخر وہ لب مے گوں مجھے

اے ولی رکھہ دل میں آوے وہ صنم آهنگ شوق
نغمۂ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

:o:

۹ (۴۱۱)

کیوں نہ حاصل ہو رم آهو مجھے
اُس کی انکھیاں نے کیا جادو مجھے

رات آنے کہکے پھر آیا نہیں
پیچ دیتا ہے وہ مشکیں مو مجھے

اے عزیزاں کیا کروں اخلاص کی
پہونچتی نہیں گلبدن سوں بو مجھے

کیوں کہ بیٹھوں گوشۂ آرام میں
کھنیچتا ہے وہ کہاں ابرو مجھے

---

* (ن) اُمید

بلبل نالاں ہوا ہوں درد سوں
جب نظر آیا ہے وہ گلرو مجھے

شوخی چشم پری کا رنگ ہوں
حیرت افزا ہے رم آہو مجھے

دھیان میں بستا ہے وہ خرشید رو
گرمی غم سوں ہوئی ہے خو مجھے

اے ولی ہے جگ میں محراب دعا
قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

—— . ○ . ——

د (۴۱۲)

تجھ نگاہ مست سوں حاصل ہے مدہوشی مجھے
تجھ لب خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے

غیر سوں خالی کیا ہوں دل کوں اپنے جیوں حباب
تجھ نگہ نے جب سوں بخشی خانہ بردوشی مجھے

جام میں روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب
عیش سلطاں نے دیا فیض قدح نوشی مجھے

تجھ دہن کی تاب پر طاقت ربائی ختم ہے
جس نزاکت نے دیا میل ہم آغوشی مجھے

اے ولی از بسکہ اُس کی یاد میں ہے محو دل
غیر کے خطرے سوں نسدن ہے فراموشی مجھے

—— ○ : ——

د (۴۱۳)

حافظے کا حسن دکھلاتا ہے نسیانی مجھے
ہے کلید قفل دانش طرز نادانی مجھے

موج زن ہے دل میں میرے ہر زین میں پیچ و تاب
جب سوں تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے

کیوں پری رویاں نہ آویں حکم میں میرے تمام
تجھ دھن کی یاد ہے مہر سلیمانی مجھے

یک پلک دوجے پلک سوں نہیں ہوئی ہے آشنا
جب سوں تیرے حسن نے بخشی ہے حیرانی مجھے

اے ولی حق رفاقت کے ادا کرتے کیا
مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

———:o:———

(۴۱۴) ۸

مدت ہوئی سجن نے کتابت نہیں لکھی
آنے کی اپنے رمز و کنایت نہیں لکھی

میں اپنے دل کی تجکوں حکایت نہیں لکھی
تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی

کرتا ہوں اپنے دل کی نمن چاک چاک اُسے
جو آہ کے قلم سوں کتابت نہیں لکھی

تصویر تیرے قد کی مصور نہ لکھ سکے
ہرگز کسی نے ناز کی صورت نہیں لکھی

مارا ہے انتظار نے مجکوں ولے ہنوز
اُس بے وفا کوں دل کی حقیقت نہیں لکھی

وہ دل ہے نورحق ستی فارغ کہ جس منیں
مصحف سوں تجھ جمال کے آیت نہیں لکھی

کیوں سنگدل تمام مسخر ہوے ؟ اگر
طالع میں میرے کشف و کرامت نہیں لکھی

ڈرتا ہوں سادگی ستی موہن کی اے ولی
اس خوف سوں رقیب کی غیبت نہیں لکھی

---:o:---

(۴۱۵) ۷

پڑا حیرت میں دل اُس حسن عالمگیر کے دیکھے
مصور دنگ ہے جس جلوۂ تصویر کے دیکھے

ہوا جی محو یوں اُس زلف خم در خم کے دیکھے سوں
کہ جیوں ہوتی ہے طالب کی حقیقت پیر کے دیکھے

تری زلفاں کے پیچوں سوں مرے دل کو اندیشہ نہیں
کہ دیوانے کوں جیوں پروا نہیں زنجیر کے دیکھے

مرا دل دیکھکر غمزے کوں تیرے ہوی* ہے خوش وقتی
کہ جیوں ہوتی ہے شادی شیر کوں نخچیر کے دیکھے

کھلا یوں دل مرا تیری نگاہ تیز کی خاطر
کماں آغوش جیوں کر کھولتی ہے تیر کے دیکھے

ترے مکھ کے صفے† پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے
تعجب میں ہیں سب خطاط اس تحریر کے دیکھے

ولی کے دل کوں یوں ہوتی ہے راحت تجھ گلی بھیتر
کہ جیوں ہوتی ہے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

---:o:---

(۴۱۶) ۵

شکر، وہ جان گئی، پھر آئی
عیش کی آن گئی پھر آئی

---

* بر وزن نئی   † صفحے

تیرے آنے ستی اے راحت جاں
شہر کی جان گئی پھر آئی

پھر کے آنا ترا ہے باعث شوق
جس طرح تان گئی پھر آئی

تیرے آنے ستی اے مایۂ حسن
عشق کی شان گئی پھر آئی

اے ولی قند مکرر ہے یہ بات
شکر، وہ جان گئی پھر آئی

———o:———

۸ (۴۱۷)

ترا مکھ ہے چراغ دلربائی
عیاں ہے اُس میں نور آشنائی

لکھا ہے تجھ قد اوپر کاتب صنع
سراپا معنی نازک ادائی

تو ہے سر پاؤں لگ از بسکہ نازک
نگہہ کرتی ہے تجھ پگ کوں حنائی

ہوا تیری نگہہ کی بسکہ ہے مجھ
ہوا ہے دل مرا تیر ہوائی

ثنا تیری کیا ہوں ورد از بس
بجا ہے گر کہیں مجکوں ثنائی

محبت میں تری اے گوہر پاک
ہوا ہے رنگ میرا کہربائی

تری انکھیاں کی مستی دیکھنے میں
گئی ہے پارسا کی پارسائی

ولی جلتی* ہے ہر شب بزم میں شمع
پتنگ میں دیکھکر عشق ربائی

———:o:———

(۴۱۸)

سجن میں ہے شعار آشنائی
نہ کیوں ہو دل شکار آشنائی

صنم! تیری مروت پر نظر کر
ہوا ہوں بے قرار آشنائی

نپٹ دشوار ہے مجھہ دل پر اے جان
زمان انتظار آشنائی

ہوا معلوم تجھہ ملنے سوں لالن
کہ رنگیں ہے بہار آشنائی

حیا کے آب سوں باغ وفا میں
رواں ہے جوئبار آشنائی

وفا دشمن نہ ہو اے آشنا رو
وفا پر ہے مدار آشنائی

مروت کے ہمیشہ ہاتھہ میں ہے
عنان اختیار آشنائی

مدارا ترک مت کر اے حیا دوست
مدارا ہے حصار آشنائی

ولی اس واسطے گریاں ہوں ہر آن
کہ تر ہو سبزہ زار آشنائی

———:o:———

* (ن) ہنستی

ن (۴۱۹)

تجھ مکھ کا رنگ دیکھ کنول جل میں جل گئے
تیری نگاہ گرم سوں گل گل پگھل گئے

ہر اک کوں کیا ہے تاب جو دیکھے تری طرف
شیراں تری نگاہ کی دہشت سوں تل گئے

صافی ترے جمال کی کاں لگ بیاں کروں
جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے

مرنے سوں پہلے جو کہ موے اس جگت منیں
تصویر کی نمط وہ خودی سوں نکل گئے

پائے ہیں جو کہ لذت دین جگ میں اے ولی
دنیا میں ہاتھ اپنے وہ حسرت سوں مل گئے

ن (۴۲۰)

اندوہ و غم کی بات ترے باج بن گئی
آواز میری آہ کی پھر تا گگن گئی

تا حشر اُس کا ہوش میں آنا محال ہے
جس کی طرف صنم کی نگاہ نین گئی

سرمے کا منہ سیاہ کیا اُن نے جگ منیں
جس کی نین میں پیو کی خاک چرن گئی

تنہا سواد ہند میں شہرت نہیں صنم
تجھ زلف مشکبو کی خبر تا ختن گئی

اب لگ ولی پیا نے دکھایا نہیں درس
جیوں شمع انتظار میں ساری رین گئی

---

(۴۲۱) د

دیکھہ دستار بسنتی ساقی سر شار کی
کھل گئی ہیں آج انکھیاں نرگس بیمار کي
بات رہ جاے گی قاصد وقت رہنے کا نہیں
دل تڑپتا ھے شتابی لا خبر دلدار کی
بات کہنے کا کبھی جو وقت پاتا ھے غریب
بھول جاتا ھے وہ سب کچھہ دیکھہ صورت یار کی
معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا
دیکھہ حالت کیا ہوئی منصور سوں سردار کی
اے ولی اُس بے وفا کی مہربانی پر نہ بھول
دل کا دشمن ھے مگر کرتا ھے باتیں پیار کی

———:o:———

(۴۲۲) ٨

عجب معشوق لڑکا مرھٹا ھے
مٹھائی* قند شکر سوں مٹھا ھے
سجن ھے سانولا سج کا سجیلا
کٹیلا اور ھٹیلا ات پٹا ھے
سدا طالب دل اپنا وارتا ھے
بعشوہ سر اُپر راؤ بٹھا ھے
مہاراجا ھے ملک دلبری کا
بفوج حسن جیوں ھاتی چھٹا ھے
دو چشمت بچھو و خونریز ابرو
دو بانکی زلف مشکینش پٹا ھے

* (ن) مٹھا ھے

نظر کرتا ھے مجھپر یار کج کر
بھلا راوت سپاھی ھت چھٹا ھے

بیک نیم نگاہ دلربائی
ھزاراں عاشقاں کا گھر کٹا ھے

معافی کوں گیا تھا دل دیوں گا
ولی یو بات کہکر سب ھٹا ھے*

——— o :———

* دیوان ھذا میں غزلوں کی ترتیب ایک خاص حیثیت سے کی گئی ھے - یعنی ھر ردیف میں قوافی کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ھے - مثلاً ردیف یا میں جس قدر غزلیں (ھے) کی ردیف کے ساتھ ھیں اُن میں پہلے وہ غزلیں درج ھیں جن کے قوافی میں حرف روی (الف) ھے - اس کے بعد وہ قافیے جن میں (ب) اسی طرح جتلے حروف میں غزلیں ھیں وہ ابجد کی ترتیب سے مندرج ھیں - اس کو ایجاد بندہ نہ سمجھنا چاھیے بلکہ اکثر قلمی دیوانوں میں یہی التزام دیکھا گیا جس سے پتا چلتا ھے کہ اس ترتیب کے موجد بھی (ولی) ھی تھے - چوں کہ یہ غزل ایک دیوان کے سوا اور دیوانوں میں نہیں دیکھی گئی اور پھر اُس دیوان میں بھی خمسوں کے ساتھ درج تھی اور نیز بعض مصرعے صاف طور سے پڑھے نہیں گئے - ان وجوہ سے بغیر التزام ترتیب آخر میں لکھی گئی - خمسہ جات میں بعض غزلیں ایسی ملیں گی جو دیوان ھذا کی ردیف متن میں نہیں لکھی گئیں - اس کا سبب کچھہ تو سہو نقالی ھے اور زیادہ تر یہ اشتباہ کہ اُن غزلوں کے آخر شعر میں (ولی) کا تخلص نہیں اس لئے قیاس کیا گیا کہ (ولی) نے کسی دوسرے کے اشعار کو مخمس کیا ھے - اس غزل کے تیسرے شعر کا دوسرا مصرع نسخۂ منقول عنہ میں بالکل نہیں پڑھا گیا - روش تحریر کو مد نظر رکھکر قیاساً موزوں کر دیا ھے - اس غزل کا انداز گفتار بتاتا ھے کہ (ولی) کا ابتدائی کلام ھے نیز یہ کہ تخمیس ھی کے لئے یہ غزل کہی گئی ھے —

مستزاد (۷)

(۱) ۵

بے تاب کیا شوق نے مجھ دل کوں بدن میں
گل پیرہناں کا
جیوں غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں
رنگیں دہناں کا

مجھ دل کی نمن عشق سوں گردش میں ہمیشہ
تنہا نہیں خرشید
مشتاق ہو پھرتا ہے سدا ماہ گگن میں
سیمیں بدناں کا

مت پوجھ کہ ہے آپ سوں وحشت منیں آہو
اے کشتۂ خوباں
پھیلا ہے سحر جا کے اطراف ختن میں
جادو نیناں کا

رکھتا ہے محبت کا سدا داغ جگر پر
ہر لالۂ رنگیں
تجھ عشق سوں کیا حال ہے تک دیکھ چمن میں
خونیں کفناں کا

فرہاد کی آتی ہے سدا روح صبا ہو
مجھ شعر کو سننے
مذکور ہے از بسکہ ولی میرے سخن میں
شیریں بچناں کا

———— :o: ————

وله

۵ (۲)

لاگی ہے لگن تم سوں چھڑا کون سکے گا
ہے کس میں یہ قدرت
اب مجکوں وطن اپنے لجا کون سکے گا
کر دل سوں رفاقت

ہے نقش کناری کا ترے جامے کے اوپر
اے ہند کے بانکے
دامن کوں ترے ہاتھ لگا کون سکے گا
نہیں زور نہ طاقت

ہوں خاک تمہاری ہی گلی کا اے* سری جن
نہیں کام کفن سوں
اب مجکوں جنازے میں اُٹھا کون سکے گا
یوں گر ہے حقیقت

مت مار ولی کوں میں یہ کہتا ہوں کہا کر
سن بات ہماری
اس ہجر کے طومار کو پا کون سکے گا
بن غمزہ ظرافت

———:o:———

* بیک حرکت

وله

۶ (۳)

بھتے ہیں اپس رنگ سوں اس گل ترے گالاں
لالے کوں تجھل

دستے ہیں ترے گال کے اُپرال یو بالاں
جیوں باغ میں سنبل

مدت ستی تجھ مکھ کے تصور کوں لکھا ہوں
سینے کی پتی * پر

روشن ہیں تر ے رنگ کی خاطر میں خیالاں
گلشن منیں جیوں گُل

تجھ عشق کی بتی ستی بے تاب ہیں یوں دل
جیوں آگ پہ اسپند

تجھ یاد کے گلزار میں عشاق ہیں نالاں
پھولوں میں جیوں† بلبل

صحرا کے تماشے کوں اگر دل منیں رکھکر
گھر سوں چلے باہر

انکھیاں کوں کریں فرش خوشی ہوکے غزالاں
جنگل کے بھتر گُل

تجھ پنتھ کی مجلس منیں کیفیت مے سن
دل جوش میں ہے یوں

سرخوش ہو کے‡ جیوں رنگ میں آتے ہیں قوالاں $
سن شیشے کی قلقل

---

* پتا † بیک حرکت ‡ بروزن رکے $ بغیر تشدید

تجھ حسن مبارک کوں جو دیکھا ہے ولی نے
بولا ہے سخن یو
اس مکھ کے صحیفے منیں دیکھے ہیں جو فالاں
خوش اُن کا تفاول

—— . o . ——

واله

۵ (۴)

کینا ہے نظر جب ستی تجھ رشک پری پر
کھویا ہے چمن میں
باندھا ہے جو کُٹی جیو کوں تجھ عشوہ گری * پر
پھرتا ہے وہ بن بن
دیکھے سوں ترے داغ کے جلوے کوں جگر پر
بولا مجھے یوں دل
کیا خوب اُٹھا نقش عقیق جگری پر
خرشید سوں روشن
چنچل نے نظر ناز سوں آہو پہ کیا نہیں
نرگس کی ہے سوگند
قربان ہوا اُس چشم کی والا نظری پر
عشاق کا تن من
ہموار کیا میرے اُپر تیغ زباں کوں
از بس کہ ہے طرار
باندھے ہے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر
وہ شاهد پر فن

* (ن) چھند بھری

بوجھا ھے ولی تب ستی موھن نے سرج کوں
ذرے سوں بھی کھتر
کرتا ھے نظر جب ستی دستار ذری پر
لے ھاتھہ میں درپن

واله

۵ (۵)

معلوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ھے
ان عشوہ گراں میں
کس شوخ ستمگر نے اُسے پیچ دیا ھے
ان مو کمراں میں

اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہہ کا
گر کام نہیں یہ
دیوانہ مرے دل کوں کہو کن نے کیا ھے
جادو نظراں میں

ظاھر میں ترو تازہ وباطن میں ترا داغ
رکھتا ھے جو دائم
جیوں لالہ اُسے بوجھہ کہ نیرنگ دیا ھے
خونیں جگراں میں

عاشق کوں ھے بے تابی و بےطاقتی دل
سر مایۂ بینش
بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ھے
ھے بے بصراں میں

تنہا نہیں سرشار ولی شوق سوں تیرے
اے ساقی بد مست
تجھ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ھے
ھے بے خبراں میں

: o :

ولہ

۲ (۶)

گئے رات معراج وہ عرش اُپر
بلغ العلیٰ بکمالہ
کھلے پردے سب بھید کے سربسر
کشف الدجیٰ بجمالہ
ھوئی حق کی اُن پر سو حب کی نظر
حسنت جمیع خصالہ
ھوا حکم حق کا محباں اُپر
صلو علیہ وآلہ

—— o ——

ولہ

۶ (۷)

ھرگز تو نہ لا ساتھ رقیب دغلی کوں
سن بات ہماری
مت راہ دے خلوت منیں ایسے خللی کوں
مت مار کٹاری *

---

* (ن) بت مار لٹاری

اے زهرہ جبیں کشن ترے مکھہ کی کلی دیکھہ
لے هاتهہ میں دت کوں
گاتا هے هر اک صبح اُتهہ رام کلی کوں
با زار و نزاری

ترے اب یاقوت اُپر خط خفی دیکھہ
اے نو خط ریحاں
خطاط جہاں نسخ کیا خط جلی کوں
کیوں هے تو غباری

میں دل کوں ترے هاتهہ دیا روز ازل سوں
هیہات پیارے
مت دل سوں بسار اپنے محب ازلی کوں
میں پیت* سنوا ری

اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبیں پر
باصدق و صفا میں
کرتا هوں هر اک دم سنیں دم ناد علی کوں
عوناً لک باری

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ
اے دلبر جانی
هر روز ترا نانوں وظیفہ هے ولی کوں
در لیل و نهاری

———:o:———

* محبت

مخمسات (۱۴)

(۱) ۷

تجھ قد نے مجھ نگاہ کوں عالی نظر کیا
تجھ مکھ نے شوق بدر کوں دل سوں بدر کیا
لب نے ترے عقیق کوں خونیں جگر کیا
مستی نے تجھ نین کی مجھے بے خبر کیا
دل کوں مرے بھوان نے تری جیوں بھنور کیا

تجھ چشم نیزہ باز کی جرات کوں دل میں رکھ
تیری بھواں کی تیغ کی دهشت* کوں دل میں رکھ
پلکاں کے خنجراں کی صلابت کوں دل میں رکھ
تیری نگہ کے تیر کی هیبت کوں دل میں رکھ
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

هے تجھکوں مرتبے منیں کیواں سوں برتری
تجھ مکھ کوں دیکھ دنگ هیں کیا حور کیا پری
نا هید میں کسی نے نه دیکھی یه دلبری
تجھ مہر کا هوا هے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جمال په مه نے نظر کیا

تیرا فراق تھا دل و سینه په مثل سل
مدت سوں دل رها تھا ترے غم میں پا بگل
دیکھا نه تھا میں خواب میں آرام ایک تل
تب سوں هوا هے محمل لیلیٰ کی شکل دل
جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا

---

* (ن) ضربت

تیرے درس میں علم معانی پڑھا ہے جی
تجھ مکھ کو دیکھ شرح بھی* شمسیہ کی لکھی
ایلاؤتی تو† خواب میں پائی ہے سنتھی
ہر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی
تیرے دھن کوں دیکھ سخن مختصر کیا

شہرت کا تیری جگ میں بجا ہر طرف دھل
تجھ سروقد کوں دیکھ ہوے بند جزو و کُل
سرشار تجھ نین کے نشے سوں ہے جام مل
حق تجھ عذار دیکھے سر چاہے رنگ گُل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر کیا

تیری معاونت میں ہیں نت مرتضیٰ علی
تو اس سبب سوں ملک سخن میں ہوا بلی
خرشید کی نمن ہے تری طبع منجلی
تیرا یہ شعر جگ میں مؤثر ہے اے ولی
تو دل سنیں ہر ایک کے جاکر اثر کیا

———:o:———

وله

(۲) ۵

مطلب نہیں ہے ہم کوں حسیناں! نعیم کا
کچھ خوف نہیں ہے ہم کوں عزیزاں حجیم کا
بندہ ہوں صدق دل سوں نبی الکرام کا
مجھ درد پر دوا نہ کرو کچھ حکیم کا
بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا

* (ن) کھی شیشے نے تبھی † (ن) یوخیال

هریک حرف نہ پاوے بنا لب بہ لب ستی
پایا ہوں علم عشق معانی قطب ستی
پیدا ہوا ہے عشق کہو کس سبب ستی
دیکھا ہوں قد و زلف و دھن پی کا جب ستی
کیتا ہوں جب سوں ورد الف لام میم کا

تان ہے عزیز خسرو کیواں کوں مرتبہ
فغفور چین و کشور سلطاں کوں مرتبہ
جو حق دیا ہے عاشق بے جاں کوں مرتبہ
جنت میں کب دیا ہے وہ رضواں کوں مرتبہ
جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا

رونے سوں میرے فکر تجھے ذرہ وار نہیں
مجھ دل میں بن فراق ترے اور حار نہیں
یک پل ترے فراق کی مجکوں بسار نہیں
پی کے نزک انجھو کوں مرے کچھ وقار نہیں
عالم میں گرچہ قدر ہے در یتیم کا

یو عشق پاک کے عالم میں ہیں علی
اُن کے محب کوں حق نے ہے دی طبع منجلی
اُن کے عدو کے قلب میں ہے سخت کھلبلی
کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

—— o ——

واله

(۳)

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیمتن ہرگز
نہو اے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز
نہ مل مائل ہو ہر طوطی سوں اے شکر شکن ہرگز
نہ مل ہو بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز
ہر اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز

فصیحاں خلق کے سارے تجھے شیریں بچن کہتے
پشانی روز روشن اور زلف کالی رین کہتے
جیہر ہر جواہر کے تجھے در عدن کہتے
جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھہ اپنے چرن ہرگز

سدا مشتاق ہے طوبیٰ ترے قد جیوں صنوبر کا
تجلی میں ترا یہ مکھڑا ہے خرشید محشر کا
دہن تیرا سو حیر انجام ہے یہ جام کوثر کا
تو بے شک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
بجز تجھہ روح کے قائم نہ ہو جگ کا بدن ہرگز

دو رخسارے ترے روشن یہ دو انور ستارے ہیں
ترے چنچل نین آگے چکارے کیا چہ کارے ہیں
عزیزاں مصر کے سارے تری خاطر سنوارے ہیں
زلیخا سے کتیے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں
نہ کر مسکن ہر اک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز

تو ھے محبوب عالم کا ولے عالم سوں ھو یکسو
تو محبوباں میں عنقا ھے تکو دکھلا کسی کو رو
جو آتشداں کیا دل کوں لجاوھاں زلف عنبر بو
بغیر از عیدمت دکھلا کسی کوں یہ ھلال ابرو
نہ مل مہتاب میں بھی کس سواے چندر بدن ھر گز

جو تیرے عاشق صادق ھیں ان کواین و آں سوں کیا
جو تجھہ برھا کے آوارہ ھیں اُن کوں خاں نہاں سوں کیا
جو دھریا ھاتھہ اپس جی سوں اُسے مطلب جہاں سوں کیا
جو شائق شمع رو کا ھے اُسے وسواس جاں سوں کیا
نہ دھرنا مثل پروانے کے پرواے کفن ھر گز

نشانی حق کے پانے کی جہاں کی بے نیازی ھے
کشائش کام اپنے کی جگت کی کار سازی ھے
تواضع خاکساری ھے ھماری سر فرازی ھے
حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ھے
وہ پاے شرح میں مطلب نہ بوجھے جو متن ھر گز

سمجھہ اے عاشق صادق تجھے غم عین راحت ھے
رقیب نا ملائم کی ملامت پر ملاحت ھے
خلق کی سخت گوئی یہ کلام پر فصاحت ھے
دم تسلیم سوں باھر نکلنا سو قباحت ھے
نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باھر چرن ھر گز

ولی اس منزل مشکل میں ثابت رکھہ قدم اپنا
نظر میں رکھہ ھر اک لمحے میں احوال عدم اپنا

اپس مرشد کوں دائم دوجھہ رهبر دمبدم اپنا
غنیمت جان اس تن کے نفس میں مرغ دم اپنا
نہ پہنچیے گا بغیراز سرق تاحب الوطن هرگز

———:o:———

والہ

۷ (۴)

عاشق ترے جمال پہ شیدا هوے اتال
وہ دل میں آئینے سوں مصفا هوے اتال
جو رنگ سوں خودی کے تعالی هوے اتال
طالب ترے سو طالب مولی هوے اتال
تب عاشقاں کی صف میں نہاشا هوے اتال

رخسار یہ دو مطلع انوار هیں ترے
مشہور حسن خلق سوں اطوار هیں ترے
عشاق کے برہ منہیں بیمار هیں ترے
کئی دل زلف کے دام میں گرفتار هیں ترے
هو کر اسیر جگ منہیں رسوا هوے اتال

مشہور جگ میں نام سوں تو سافرو رهے
اپنے دکھوں کے درد کا تو دکھہ سرو رهے
تیری صورت * انکھاں کے اگے روبرو رهے
تجھہ کو جگت میں حسن سوں نت آبرو رهے
خوبی ستی بہار کے دریا هوے اتال

---

* بروزن نرت

تجھ روپ کے دریا میں دو رخسار ھیں کنول
عالم کے دلبراں میں اتا تو ھے خوش شکل
تیرے اگے سوں ناٹھ * گئے دلبراں سکل
تری انکھاں کو دیکھ جتے مرگ † تھے چنچل
وحشی ھو اُٹھکے جانب صحرا ھوے اتال

ھے چاند کی نمن تو خوبی کے گگن منیں
ھے شمع کی نمن تو ھر اک انجمن منیں
گلزار ھے بہار سوں بے شک دکن منیں
... تھے تماشا بہن دکن کے چمن منیں
تجھ دل اُپر وہ بلبل شیدا ھوے اتال

تجھ ... کے عدیم بے گھیرا ھے مالک دل
آرام نہیں ھے جیو کے کشور کوں اک تل
نیناں تری یہ ملک کوں لوٹیں پلک سوں مل
ھمت کوں مار صبر کوں کتے نپٹ خجل †
ھمنا کے دل ستانے کوں سنتا ‡ ھوے اتال

کہتا ھوں تجکوں دل ستی سن بات اے صنم
عاشق اُپر اتا تو نہ کر جور ھور ستم
تیغ تغافل کوں نہ ست اُس پہ د مبدم
تیری صفت کے بیچ جو کرتا ولی ختم
تو شعر اس کے جگ میں ھویدا ھوے اتال

---

* اُنٹھ (ن) † چنچل ‡ دکھ (ن) سینا

وله

۹ (۵)

گلشن میں مجھ سنے کے اے *صاحب جمال چل
مجھ دل کے چار باغ میں اے نو نہال چل
مجھ طبع کے چمن میں اے * رنگین خیال چل
میری نگہ کی رہ پہ اے * فرخندہ فال چل
ہے روز عید آج اے * ابرو ہلال چل

تجھ زلف مشکبو کی چلی باس گھر بہ گھر
اس بوسوں آج مست ہیں کیا جن و کیا بشر
دل تجھ نگہہ کے دام میں ہے بند سر بسر
تیری نگہ کی دید کوں اے نور ہر نظر
شک نہیں اگر ختن ستی آوے غزال چل

عالم کے خشک و ترنے کیا دل کوں بحرو دشت
کس اہل دل کوں جا کے کہوں دل کی سر گزشت
مجھ رازدل کا آج پڑا بام پر سوں طشت
ممکن نہیں ہے تن کی طرف اس کی باز گشت
جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی نال چل

ہے سبزہ زار حسن سراپا سواد ہند
خوبان بانکہ سوں بھرا ہے بلاد ہند
عشاق باصفا کے ہے سینے میں یاد ہند
پیتم کی زلف بیچ وسا مجھ سواد ہند
اس راہ ماربیچ میں اے دل سنبھال چل

---

* بیک حرکت

یہ حرف راست جا کے کہو خرقہ پوش کوں
اے کج خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کوں
دیتے نہیں ہیں* ساغر دل خود فروش کوں
وحدت کے مے کدے میں نہیں دُز ہوش کوں
اس بے حودی کے گھر کی طرف سیدہ کر دال چل

دین محمدی سوں ہے دو جگ کی آبرو
مطلوب ہے یہ اُس کوں جو ہے کفر کا عدو
کر مختصر جہاں منیں دنیا کی جستجو
اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہگزر میں بزرگوں کی چال چل

بوجھا ہوں دل کے فیض سوں سارے حکم کی کُنہ
آوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت
بد خصلتی کے کُل میں نہیں بوے عافیت
گر عافیت | کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل

دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے
وہاں کی شراب صاحب معنی کوں ہضم ہے
عالی ہیں بخت اُن کے جنہیں وہاں کا عزم ہے
اُس انجمن کی سیر کا گر عزم جزم ہے
سایہ نمن تو پیر کے دائم دنبال چل

تجھ باج جان و دل کوں نشاط و طرب نہیں
دل بستگی زلف سوں تری بے سبب نہیں

---

* (ن) ملتا نہیں ہے | (ن) گفتگو | (ن) عاقبت

کہتا ہوں حرف راست اگرچہ ادب نہیں
آیا تری طرف جو ولی تو عجب نہیں
آتے ہیں تجھ گلی منیں صاحب کہاں چل

———.o:———

والہ

۱۰ (۶)

ناز سوں آ تجھے خدا کی قسم
مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم

بوالہوس تجھ اُپر رکھے ہے نظر
جب سوں تجھ حسن کی سنی ہے خبر
حرف میرا سن او پری پیکر
کم نہائی کوں مدعا کر کر
مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم

دل کوں تجھ عشق سوں ہے غمناکی
لیکن اس سوں نہیں ہوں میں شاکی
کم ہے عالم میں عصمت و پاکی
دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں صدا رجا کی قسم

گر سخن فہم تجکوں پاؤں گا
حال دل کا تجھے سناؤں گا

بندۂ بے درم کہاؤں گا
یک* قدم چھوڑ کر نہ جاؤں گا
مجکوں ہے تیری خاک پا کی قسم

سب رقیباں ہیں کور دیدوں کے
مست ہیں فرماں میں اُن یزیدوں کے
سہو کر حرف ان پلیدوں کے
لطف سوں آ طرف شہیدوں کے
تجکوں ہے شاہ کربلا کی قسم

عشق کے درس کا ہوں میں اُستاد
طفل مکتب ہے مجھ اگے فرہاد
بندہ تیرا ہوں گرچہ ہوں آزاد
بسکہ رکھتا ہوں تجھ قدم کی یاد
دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم

شوق تیرا ہوا ہے جس کوں امام
اُن نے پایا ہے مدعاے تمام
عشق تیرے میں ہے حیات دوام
عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام
مرقد پاک اولیا کی قسم

سرکشوں سوں ہے راہ عرفاں دور
اُن کوں یک آن نہیں ہے بار حضور
خود نمائی کا ترک یہاں ہے ضرور
خاکساری ہے حق اگے منظور
خاک درگاہ مصطفا کی قسم

---

* (ن) یہ

نقش دنیا کا کھینچ مت دل پر
دشمن ہوش* ہے محبت زر
عشق کی راہ میں قدم کوں دھر
دل سوں اپنے نکال رهم و خطر
راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم

معرفت حق کی کام مشکل ہے
چشم ظاہر بیں اس سوں غافل ہے
اے ولی علم سوں یہ حاصل ہے
علم انساں کوں مکمل ہے
گل گلزار ہل اتی کی قسم

والہ

۸ (۷)

نیرنگی ترے لب کی مسیحا پہ لکھا ہوں
افسوں ہے جنوں نسخۂ ایما پہ لکھا ہوں
ہر چند کہ غم کوں دل رسوا پہ لکھا ہوں
تصویر تری جان مصفا پہ لکھا ہوں
جو نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں

اے سرو گل اندام عبث دنگ ہوا توں
جیوں غنچۂ تصویر کے دل تنگ ہوا توں

---

* (ن) جیو

شبنم کی گلابی کے اُپر سنگ ہوا توں
مجھ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا توں
تیری یو دورنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

در دو ہے ٹپکتا ترے یو* دل کے سبب مجھ
رونے سرے نے گھیر رکھا گل کے سبب مجھ
معلوم ہوا آج ترے دل کے سبب مجھ
یک تل نہیں ارام ترے تل کے سبب مجھ
یو صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

خرشید لیا سار کے سر بام سحر پر
پروانۂ مجلس نے دیا جیو شرر پر
مجنوں نے دیا شوق لیلا بان کے گھر پر
فرہاد لکھا صورت محبوب حجر پر
میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

دو پہر تری زلف سوں † مجھ رات ہے کالی
گلزار کے پھل ‡ بانس سوں صیاد کی جالی
طاؤس تری تاج سری $ دیکھکے خالی
اے مردمک چشم تجھ انکھیاں کی یو لالی
نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

از بسکہ ہے تجھ دور میں عافیت مستی
سب عشرت و آرام ہے در کافت مستی

---

* اس مخمس میں بعض جگہہ الفاظ صاف نہیں پڑھے گئے مجبوراً باعتبار کشش حرفوں کی نقل اُتاردی ہے —

† (ن) کی ‡ پھول $ کلغی

زاهد نہ ہو ہر صبح دوں شب * نیت مستی
تجھ نرگس مخمور کی کیفیت مستی
انثر خط ساغر ستی مجھ پہ لکھا ہوں

اُس سرو بلا کوں سو قیامت کا لقب ہے
ہر دل کے اُپر مہر ہے ہر سر کے عقب ہے
نالہ ہو رسا کیا کہ رسا زلف کی شب ہے
اے آہ بلندی تجھے اُس قد کے سبب ہے
تنخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں

ہے بوسۂ دلدار میں توصیف کا نکتہ *
یک دل کوں ہویدا جو ہے تشریف کا نکتہ *
خورشید فلک ہے مری تصنیف کا نکتہ *
اُس کے دھن تنگ کی تعریف کا نکتہ *
صنعت سوں ولی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

———:O:———

والہ

(۸)

تیرے قدم کے فرش رہ میرے نین سب دن اچھو
تجھ نقش پا مجھ سیس کا حب الوطن سب دن اچھو
مجھ چاہ کے یوسف کوں یہ چاہ ذقن سب دن اچھو
غنچہ نمط تجھ باس کا دل پیرہن سب دن اچھو
مجھ نین کی نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

---

* (ن) نقطہ

تجھ نور کی بخشش ستی یہ سرخ اور چندر ہوا
تیری زلف کی باس سوں یہ مشک اور عنبر ہوا
یک پل میں تیرا مرتبہ افلاک سو برتر ہوا
پیاسے محباں دیکھکر تو ساقی کوثر ہوا
فردوس سوں بھی بڑھکے ہے یہ انجمن سب دن اچھو

یس و طٰہٰ و الضحیٰ نازل ہوے تجھ شان میں
والیل اور والشمس ہے تجھ زلف و مکھ کے دھیان میں
افلاک سب پیدا ہوے لولاک کے الحان میں
تجھ یاد سوں راحت اچھو ہر مؤمناں کی جان میں
تیرے چرن کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو

تجھ گل نے دل جا کردیا گلزار میں ہر گل کے تئیں
پیچوں میں پھانسا زلف نے ہر حور کی کاکل کے تئیں
تجھ زلف نے مکھ نے بتلا کینے ہیں جز و ہور کل کے تئیں
سائے سوں اپنے کردیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
اے رشک گلزار ارم تیرا چمن سب دن اچھو

دل کی صدف میں کر جتن تجھ عشق کا گوہر رکھوں
سینے کے معدن کے بھتر تجھ نیہ کا جوہر رکھوں
دائم سخن کے لب اُپر تجھ قول کی شکر رکھوں
ہر دم طبع کے سیس پر تجھ یاد کا افسر رکھوں
تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو

سجھ جلانے کا حکم خورشید کوں ہر دن کیا
ہر رات مہ کے ہات میں تو نور کی مشعل دیا
تاروں نے موتی کے طبق پائے ہیں تجھ سے اے پیا
تیرے کرم کے ہاتھ سوں موسیٰ ید بیضا لیا

ھمدم دم عیسیٰ سوں ھو اسرت بچن سب دن اچھو
تجھہ باج مخصوص جہاں سے ذات عالی چار ھیں
اس اُمت غم ناک کے وے چار سب غمخوار ھیں
جن کو محبت اُن کی نہیں بے شک وہ نا ھنجار ھیں
جوان سوں رو گرداں ھوے دونوں جہاں میں خوار ھیں
ان کی محبت کا ولی دل میں وطن سب دن اچھو

———:O:———

واله

۸ (۹)

سجن کا ذکر میں نسدن رتا ھے
گراں زخم ستم دل پر بیٹھا* ھے
برہ اُس کی میں عاشق بولتا ھے
عجب معشوق لرکا مرھتا ھے
متہائی قند شکر سوں منہا ھے

نہیں مانند تو اے چھبیلا
گلستان جہاں از تو رنگیلا
نگاہ چشم تو افعی تسیلا
سجن ھے سانورا† سچ کا سجیلا
کٹیلا اور ھٹیلا اب پتا ھے

گریباں عاشق از غم پھاڑ تا ھے
قمار عشق میں دل ھار تا ھے

---

* بیٹھا † سانولا

بغمزہ تیر مژگاں مارتا ہے
سدا طالب دل اپنا وارتا ہے
بعشوہ سر اوپر واؤ بتھا ہے
سو بانرں نناہ ہے حور و پری کا
سجن میرا ہواک جادو گری کا
خجل پیش تو لعل جوہری کا
مہاراجا ہے ملک دلبری کا
بفوج حسن جیوں ہاتی چھتا ہے
فدا کرتا ہوں دل برتار ہر مو
چہ گویم شکوۂ زاں یار بد خو
خجل پیش نگاہش نین آہو
دو چشمت بچھو وخوں ریزا برو
دو بانکی زلف مشکینش پتا ہے
قلندر* ہو پھرا ہوں مال تج کر
رکھا ہے عشق میں بس پاے رج کر
لوری کوں جب کھڑی کرتا ہوں سج کر
نظر کرتا ہے مجھپر یار کج کر
بھلا رارت سپاہی ہت چھتا ہے
مبند اے دل بلا ہے آشنائی
قیامت می شود روز جدائی
گئی یک بار شرم و فارسائی
بیک نیم نگاہ دلربائی
ہزاراں عاشقاں کا گھر کتا ہے

---

*اس مخمس کے بھی بعض الفاظ نہیں پڑھے گئے ۱۲-

رسوئی عشق کی میں جا جیوں گا
برھمن ہوے کر صدقہ لیوں گا
سجن کوں تا قیامت اٹھہ ہوں گا
معافی کوں گیا تھا دل دیوں گا
ولی یہ بات کہکر سب ہٹا ہے

ولہ

(۱۰)

۲

نہ تنہا حسن خوباں دلربا ہے
ادا فہمی سخن دانی بلا ہے
سخن داں آشنا فضل خدا ہے
صنم میرا سخن سوں آشنا ہے
مجھے فکر سخن کرنا بجا ہے
لٹک سوں آ* او سرو کبک رفتار
دکھا اپنی جھلک اے لالہ رخسار
کیا ہے دل کوں میرے صحن گلزار
چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار
گل رنگیں بہار مدعا ہے
لیا ہے گھیر عشق بے ریا مجھ
برہ آزار و بے صبری دیا مجھ
پلا دیدار کا شربت پیا مجھ
تغافل نے ترے زخمی کیا مجھ
تری یہ کم نگاہی تیھچا ہے

---

* بیک حرکت،

عجب تجھ بر میں ہے اے یار جانی
نشاط دل لباس زعفرانی
ترے جلوے سوں پایا ہوں جوانی
نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
کہ موج چشمۂ آب بقا ہے

صف مژگان خوباں ملکے یکسر
اٹھے ہیں عاشقاں پر کھینچ جھدھر
ادا کا ہر طرف امدا ہے لشکر
نہیں وہاں آب غیر از آب خنجر
شہادت گاہ عاشق کربلا ہے

وفا ہے بادشاہ عاشقی میں
تجمل ہے سپاہ عاشقی میں
نہیں شوخی نگاہ عاشقی میں
وہی* آتے ہیں راہ عاشقی میں
کہ جن کو استقامت کا عصا ہے

گدا ہیں جو محبت کی گلی کے
سدا وہ ہم سفر ہیں بیکلی کے
نہیں بلبل وہ ہر گل کی کلی کے
غنیمت بوجھہ ملنے کوں ولی کے
نگاہ پاکباز اں کیمیا ہے

*

*اس ردیف و قوافی میں کئی غزلیں دیوان میں موجود ہیں اور یہ شعر ایک غزل کا مقطع ہے۔ وہی کی جگہ ولی ہے مگر چوں کہ تخمیس میں وہی کا لفظ تھا اس لیے وہی لکھا گیا —

ولہٗ

(۱۱) ن

یاقوت لب تیرے سجن یہ دل مرے کا قوت ہے
اور خیال تیرا دل منے جیوں کان میں یاقوت ہے
شہرت سوں تیرے حسن کی مشہور سب ناسوت ہے
تجھ* یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھ عشق کا مجھ دل منے جبروت اور لاہوت ہے

وہ شاہ ہے دنیا میں دل جو پر ہوا تجھ غم ستی
زخمی تری شمشیر کا بیزار ہے مرہم ستی
جم جم جو ہے تجھ سرز میں ڈرتا نہیں وہ جم ستی
جم گرچہ غالب دم پہ ہے قائم ہے جی تجھ دم ستی
نہیں دم کی کچھ پروا اُسے جو عاشق مبہوت ہے

تجھ شوق سوں یہ دل مرا تجھ مکھ نمن درپن ہوا
تجھ عشق کے گوہر ستی سینہ مرا معدن ہوا
تجھ مکھ سورج کی تاب سوں یہ جی مرا روشن ہوا
تجھ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ہوا
میرے نین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ہے

تیرا برہ آکر بسا مجھ خاطر رنجور میں
آوارگی لے کر ستا اس سینۂ معمور میں
ڈالا اگن مجھ دل میں یوں جیسے اگن تھی طور میں
ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور میں
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات ور مثبوت ہے

---

*مخطوطہ یاد —

تجھ شوق کے دریا میں دل ماہی نمن پیراک* ہے

ہر صبح اس کوں اے سجن یہ تجھ شکار باک ہے

تجھ ماہ بن جگ میں ولی مخمور اور غمناک ہے

تجھ جان بن دل کا کفن بے شک کنول جیوں چاک ہے

تجھ غم منیں جھک جھک سجن یہ تن مرا تابوت ہے

———:o:———

ولہ

(۱۲) ۵

عشق کر اے دل سدا تجرید کی

عاشقی ہے ابتدا توحید کی

ترک مت کر گفتگو تفرید کی

جس کوں لذت ہے سجن کے دید کی

اُس کوں خوش وقتی ہے صبح عید کی

اے صنم یک دم نہیں تجھ سوں جدا

دور مت بوجھ آپ سوں اے خوش لقا

جیو سوں حاضر ہوں خدمت میں سدا

دل مرا موتی ہو تجھ بالی میں جا

کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی

چھب ہے تیری نشۂ صہبائے حسن

رنگ ہے تیرا چمن آرائے حسن

قد ہے تیرا رحمت والائے حسن

زلف نہیں تجھ مکھ پہ اے دریائے حسن

موج ہے یہ چشمۂ خرشید کی

* ن ۔ تیراک

خردسالی میں ہے شوخی معتبر
اس سبب ہیں عاشقاں خونیں جگر
مہرباں ہو خط نمایاں ہو اگر
اُس کے خط کی خال سوں پوچھو خبر

بوجھتا ہندو ہے باتاں بید کی

بر میں تیرے ہے لباس صندلی
رنگ گُل ہے تجکوں فرش مخملی
جنت فردوس ہے تیری گلی
تجھ دھن کوں دیکھکر بولا ولی

یہ کلی ہے گلشن اُمید کی

--:o.--

ترجیع بند (۲)

(۱)

مرے دل میں وہ سرو گلفام ہے
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
رخ روشن و زلف مشکین یار
مجھے یاد ہر صبح و ہر شام ہے
خلاصی نہیں تا دم زندگی
نگہہ شوخ کی جیو کا دام ہے
برہ میں طلب مت کرو صبر دوں
برہ دشمن صبر و آرام ہے

جو دل یار کی مجکوں دیوے خبر
نہیں دل وہ جھشید کا جام ھے

شب و روز مجھہ عاشق زار* کوں
فراموش کرنا ترا کام ھے

سدا تجھہ پری رو کی خدمت منیں
یہی دردمنداں کا پیغام ھے

شتابی خبر لے کہ بے تاب ھوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ھوں

کہاں ھے عزیزاں! وہ رشک پری
کہ جس ماہ رو کا ھے جگ مشتری

کہاں ھے وہ گلزار باغ وفا
کہ ھے شان اس کی سدا دلبری

کرے جگ میں سرمندہ خرشید کوں
اگر بر میں پہنے لباس زری

وھی ھے مرے حرف کا قدر دان
کہ جوھر نہ بوجھے بجز جوھری

کرے کیوں نہ عشاق کے دل کوں بند
کہ رکھتا ھے انکھیاں میں جادو گری

عزیزاں کسی غیر کوں مت کہو
رقیباں کی دیکھا ھوں میں زرگری

کہو جاکے میری طرف سوں اُسے
تخلص ھے جس چشم کا عبہری

---

* ، ن ا باک

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

بزور نزاکت بزور ادا
صف دلبراں [illegible] ہے تو مقتدا

مددگار تھی جب تلک بخت سعد
نہ رہتا تھا یک آن تجھ سوں جدا

یکایک ترے ہجر نے اے صنم
دیا محو سب عشرت ابتدا

کروں تجھ سوں کیوں آرزوے جواب
سدا دو تھکیں ہیں بے صدا

ترے غم سوں پھٹتی ہے چھاتی مری
ہوے اشک سوں در نین ہویدا

بجا ہے سجن گر مرا التماس
کہ سنتے ہیں نہ عرض حال گدا

تغافل کو مت کام فرما سجن
مری بات سنکر برائے خدا

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے دیکھنے کوں اے نرگس نین
چلے چھوڑ آہو دیار ختن

وہ مانند شمشیر فانی ہوا
جو دیکھا ترے ابروے تیغ زن

تری یاد کرنے سوں اے نو نہال
ہوا دل مرا رشک صحن چمن

کمر بستۂ سوز ہوں جیوں پتنگ
لگی تجھ سوں اے شمع جب سوں لگن

کیا دل نے نیری گلی میں مقام
کہ دائم ہے بلبل کا گلشن وطن

دیا جی جو تجھ فتنۂ ناز کوں
ہوا صبح محشر سوں اُس کا کفن

سرا پا بدن گل کے پانی ہوا
ترے غم سوں جیوں شبنم اے گلبدن

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ہوں

ترے ابروں کا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ہوا نجم کا بدر سوں اتصال

فراموش دل سوں کیا دور کوں
نظر جس کوں آیا ہے تیرا جمال

عجب روز تھا اور عجب وقت تھا
جدائی کا ہرگز نہ تھا احتمال

نہایت کوں ہووے گا سی پارہ دل
ترے مکھ کے مصحف سوں نکلی ہے فال

جو کچھ اس سوں ظاہر ہوا تھا مجھے
ہوا ہے وہی حال اے نو نہال

تمنا نہیں اور کچھ دل منیں
سدا تجھ سوں میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خراب ہوں

کہو بات اُس شوخ بے باک کی
حقیقت کہو اُس ستم ناک کی

ہوا صحیفہ پہ ظاہر نہ ہر سیس کوں
لیاقت نہیں تیرے فتراک کی

زمیں پر رکھا جب سوں اُس نے قدم
ہوئی شان اُس روز سوں خاک کی

ہوئی برق شاگرد آ در کوں آ
ترے غمزۂ شوخ و چالاک کی

شراب جوانی سوں سرشار ہے
کہاں آہ * سنتا ہے غمناک کی

سدا عاشقاں کھینچتے ہیں جفا
جفا کار ہے گردش افلاک کی

اپس ناز کے مت ہو فرمان میں
قسم ہے تجھے ایزد پاک کی

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے مکھ کا † اے نازنیں یو نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں
ترا قد ہے یو مصرع انتخاب

---

* ن) بات † ن) پہ

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں
تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب
نظر کر کے تجھ مکھ کی صفائی اُپر
ہوئی آرسی شرم سوں غرق آب
ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن
عجب نہیں اگر آب ہووے گلاب
کریں بخت میرے اگر ٹک مدد
ولی اُس سجن سوں ملوں بے * حجاب
تعلل تغافل کا اب وقت نہیں
مرا حال سنکر اے عالی جناب
شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

———:o:———

وله

در مدح قدوة العارفین شاہ وجیہ الدین

$\frac{5}{11}$ (۲)

اے تو مقبول سرور عالم
وے تو فہرست دفتر عالم
جلوہ نور تو ہے آفتاب یقین
تجھ سوں روشن ہے پیکر عالم

---

* ن حساب

علم ظاهر و علم باطن سوں
تو ہے عالم میں رہبر عالم
دل عرفاں سرشت ہے تیرا
مظہر خلق و مظہر عالم

ہے زمیں پر یہ آستان شریف
مرجع خلق و منظر عالم
نام تیرا ہے ورد صاحب درد
ذات تیری ہے مفخر عالم

دستگیری ہے تیری ظاہری نت *
جب کہ بر پا ہو محشر عالم
ہے ترے نام پر سدا قرباں
روز و شب سال و مہ سر عالم

تجھ اُپر جیوں سرج ہویدا ہے
مطلب جملہ مضمر عالم
اِس زمانے میں حق نے تجکوں کیا
مہتر خلق و بہتر عالم

اے امام جمیع اہل یقین
قبلۂ راستاں وجیہ الدین

اے تو ہے آفتاب عالم تاب
فیض تیرے سوں جگ ہے مقصد یاب
دل ترا کان علم و بحر عمل
ہر معانی ہے اس میں در خوش آب

* ن / تب

تجھ مبارک خرد کی * دیکھ ضیا
رشک سوں آفتاب ہے بے تاب

متفق ہو کے عاقلاں نے کہا
دل کوں تیرے جگت میں سب احباب

فکر تیری ہے آب دانش و ہوش
ہر گُل عقل تجھ سے ہے سیراب

مکھ سوں تیرے بچن مبارک سن
گل نے گوہر ہوا سراپا آب

اے تو مجموعۂ فراست تام
دل ترا مطلب ہزار کتاب

تا قیامت گریز پا نہ اچھے
تجھ محبت کی آگ سوں سیماب

مانگتے ہیں مدد سوں تجھ شہ کی
روز و شب چند رستم و داراب

اس زمانے میں بے گماں بے شک
تجھ میں ہے سب طریقۂ اصحاب

اے امام جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

فیض تیرا ہے ابر نیسانی
دو جہاں پر کیا در افشانی

دل ترا مظہر تجلی حق
مکھ ترا رونق مسلمانی

* (ن) روے انور کی تیرے ۱ (ن) عالماں

سجدہ کرنے کوں روز آتا ھے
چاند سرتا قدم ھو پیشانی
تیری درگہ کی خاک دیکھ، گیا
روے آب حیات سوں پانی
ھر سحر آفتاب کرتا ھے
تیرے روضے اُپر زر افشانی
عالماں دیکھ تجھ فصاحت کوں
ست دیے دعوئی سخن دانی
تجھ دل صاف سوں ھوئی ظاھر
آئنے میں تمام حیرانی
ھے ولایت کے تخت پر تجکوں
شوکت و حشمت سلیمانی
زندگی بخش ھے خیال ترا
یاد تیری ھے آب حیوانی
جن نے دیکھا ھے پاک مرقد کوں
اُن نے پایا ھے قرب حقانی

اے امام جمیع اھل یقیں
قبـــــلۂ راستاں وجیہ الدیں

اے شہ بحر و بر ھے تجھ سر پر
آسماں چتر و آفتاب افسر
تو ھے مقبول حق کی درگہ کا
روح تیری کوں عرش پر ھے گزر
کاں فلک کے ملائکہ دیکھیں
تجھ سوں کا دجا مہ انور

آسماں سوں اُتر کے آتے ہیں
تیری مجلس میں نقل ہو اختر

ہے سزاوار انجمن میں تری
زہرہ آوے اگر ہو خنیاگر

وہ ہے روضہ زمیں اُپر تیرا
شش جہت جس کوں دیکھ ہے ششدر

کیا کہوں گنبد شریف کوں مَیں ق
اوج میں ہے فلک سوں وہ ہمسر

تجھ سے خرشید کوں وہ پایا ہے
کیوں نہ ہووے فلک سوں بالا تر

تجھ سوں سب خاندان کوں نت ہے شرف
اے مبارک نہاد پاک گُہر

دو جہاں میں مرا ہے مقصد یہ
کہ کرو مجھ پہ یک کرم کی نظر

اے امام جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

اے گُل گلشن حسین و حسن
تجھ سوں روشن ہوا زمین و زمن

عالم فرش سوں لجا بر عرش
حق نے جنت کیا ترا مسکن

فیض تیرا عیاں ہو جس ساعت
بحر کا پر گُہر کرے دامن

گوہر فکر تجھ سوں ہے سیراب
جوہر عقل تجھ سوں ہے روشن

خلق یوں بہرہ تجھ سوں پاتی ہے
فیض جیوں آفتاب سوں معدن
آسماں کے اُپر گداز ہے نت
شوق تیرے سوں ماہ سیمیں تن
عشق تیرے کی آگ میں خورشید
سر سوں لے پگ تلک ہوا ہے اگن
دیکھنے کوں ترے ہوا مشتاق
گُل نرگس سوں کھول چشم چمن
یوں تو ہے انتخاب عالم میں
جیوں کہ ہے آدمی میں نطق سخن
خوش بصارت بدل کیا ہے ولی
گرد تیرے قدم کی کُحل نین
اے امام جمیع اہل یقیں
قبلـــــــۂ راستاں وجیہ الدیں*

———:()·———

* اس ترجیع بند کو پڑھکر کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ولی نے شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا زمانہ پایا ہے - یہ بزرگ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کے مرید تھے اور سنہ ۹۹۸ ہجری میں فوت ہوے - ان کا مدرسہ اور خانقاہ اور مزار شہر احمد آباد میں واقع ہے جس کا فیضان تعلیم شاہ صاحب مبرور کے بعد بھی جاری رہا - چنانچہ ولی اپنے زمانے میں اُس مدرسہ و خانقاہ میں مقیم و مستفیض ہوتے رہے ان دونوں ترجیع بندوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولی نے اپنے آخر زمانے میں یا اُس وقت میں اس کی فکر کی ہے جب کہ وہ زبان کو بہت صاف کر چکے تھے اُن کے ابتدائی کلام میں جو پرانے اور دکنی محاورات و الفاظ بکثرت ملتے ہیں ان کا پتا اس میں نہیں—

قصائد (۶)

در حمد و نعت و منقبت و موعظت

(۱) ۱۲۳

لے زباں پر تو اول اول
نام پاک خداے عز و جل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور
اس اُپر متفق ہیں اہل ملل

یاد اُس کی ہے سب اُپر لازم
شکر اُس کا ہے مدعاے سکل

آسماں اور زمیں ہے سب ساٹن
یاد کرتے ہیں اُس کوں ہر پل پل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے — ق
وہ ہے سلطان بارگاہ ازل

اُس کے بھیتر اگر شناور ہوں
روز محشر تلک سکوں نہ نکل

بعد حمد خداے بے ہمتا
یاد کر نعت سید مرسل

جس کی ہمت کی ہے ترازو میں
دو جہاں مثل دانۂ خردل

اُس کی مجلس میں آ ہوا ہے کھڑا
صف آخر میں جوہر اول

گر ہو وہ آفتاب گرم عتاب
آسماں جائیں مثل موم پگھل

دیکھہ اُس کے جلال و عظمت کوں
بادشاہاں کا دھنگ ھے دو گل

کر کرے بحر پر غضب کی نظر
مچھیاں جائیں جل کے بھیتر جل

اُس فصاحت اگے دسے مجکوں
نطق* سحباں عبارت مہمل

کاملاں سوں سنا ہوں یہ نکتہ
عشق اُس کا ھے ھادی اکمل

نام اُس کا ھے درد ھر مومن
یاد اُس کی ھے دافع کلول†

دیکھہ اُس زلف و مکھہ کوں بے جا ھے
بحر اور بر میں عنبر و صندل

بعد اُس آفتاب انور کے
چار ھیں اھل علم و اھل عمل

صاحب صدق و عدل و علم و حیا
ایک سوں ایک اکمل و افضل

اُن کوں اصحاب میں سباقت ھے
دین کوں جو کیے قبول اول

ھیں دُجے وہ کہ دین کے بل سوں
کفر کے دست و پا کوں کیتے شل

ھیں تیجے وہ کہ جن کے لوھو سوں
رنگ پکڑا کلام عز و جل

---

* (ن) لنظ   † مصیبت

ختم خلفا کی کیا کہوں میں بات
جس کے رتبے کا عرش پر ہے محل

جب ہوا وہ سوار دلدل پر
فوج پر فوج دل یہ مارا دل

وہ ہے یکتاے دیں کہ جن نے کیا
لاکھہ مشکل کوں ایک پل میں حل

نام اُس کا کہ جس کے تقوے سیں
زور نے زور بل نے پایا بل

ہے علی وہ کہ جس کی دہشت سوں
جی گیا دشمناں کا تن سوں نکل

خوف اُس کا عدو کی چھاتی پر
جیوں ہرن کے سلے اوپر چیتل

ہیں یہ چاروں ستون شرع متیں
دیں کا ہے ان سوں مستقیم محل

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
سب کوں ان چار ذات سوں ہے بل

چار عنصر ہیں دیں کے تن کے
چار دیوار باغ شرع نچھل

ہیں یہ اسلام کے صحیفے پر
چار اطراف صورت جدول

نام ان کا ہے عرش کے اوپر
گرچہ ظاہر ہیں آسماں کے تل

بعد ان کے ہیں دو امام جہاں
نور چشم پیمبر مرسل

هردو سلطان کشور کونین
هردو مقبول شاہ رزز ازل

ایک کا تن ہوا ہے اطلس سبز
ایک خوں سوں رمیں کیا مخمل

ملک ہستی میں دشمناں کے سبب
جو کہ گزرا ہے ان پہ حال کُبل

اس میں دم مارنے کی جاگہ نہیں
یہاں خموشی ہے سب ستی افضل

مقصد دو جہاں وہ پایا ہے
جو کیا جی کوں اُن اُپر بل بل

کرم حق ہے آرزو سب کی
ترک دنیں ہے مدعاے سکل

گل دنیا کوں زیب تاج نہ کر
یہ ہے سر پا تاک محیل و دغل

اس سوں ہرگز نہ باندہ جی اپنا
کہ مبادا ہو دین بیچ خلل

ایک گھر میں رہے نہ نچلی یہ
طالب یار نو ہے یہ چنچل

اہل دانش نہ جائیں اس کے نزیک
طلب اس کی نہیں ہے جز اجہل

پر کدورت ہے سر سوں پانوں لگ
گرچہ ظاہر ہے صورت نرمل

یہ کسی سوں وفا نہ کی ہرگز
بے وفا ہے مدام یہ کسہل

مثل قاروں نہ باندھ مال سوں دل
مت زمیں زندگی میں جاے نگل

اُس کی صحبت میں اے خجستہ خصال
نہیں حاصل بغیر * درد و ملال

بد ہے پالغز طامعان و حریص
اکثر اس دیکھکر گئے ہیں پھسل

ترک کر سب دوں بات میری سن
حرف شیریں ہے یہ ز شیر وعسل

مرتبہ بوجھہ عشق بازاں کا
یہ نہیں سلک وفا کے اہل دول

عالماں سوں پوچھا ہوں میں اکثر
عقدۂ دل کوں نہیں کیا ہے حل

جو کہا حال دل کوں میں جا کر
بے حجابانہ عشق کے آگل

مرحبا کہکے سجھد بلایا پاس
عقدۂ راز کی بتایا کل

یوں کہا دیکھہ درس شاہد راز
چھوڑ دے درس قطبی و منہل

پیچ اُس زلف کا نہ پاوے کوئی
گر مطول پڑھے وگر اطول

لکھہ دیے اُس کوں بندگی کا خط
سب پری بیگماں چین و چگل

* بجز

اس قدر ہے وہ یار بے پروا
جب موے عاشق، اُس کوں آوے کل

یوں نہ پوچھے کہ کیوں دوانے * نے
عشق میرے میں جی دیا تلمل

فیض سوں اُس نین کے اے بینا
نرگستاں ہوا ہے سب جنگل

وحشت آہواں کوں رام کرے
گر کرے یک نگاہ وہ چنچل

جب سوں اُس کا حرام دیکھے ہیں
چال اپنی بسر گئی منگل

وصف اُن گیسوؤں کا کیا بولوں
مشک جس کے اگے ہے بوے بصل

ہووے غیرت سوں سرکہ پیشانی
گر سنے اُس لباں کی بات عسل

جاں ملک ہیں جہاں میں سیمیں ساق
زرد رو اُس اگے ہیں جیوں پیتل

گرم رو ہو وہ گر چمن بھیتر
جیوں گل شمع گل پڑیں گل گل

جن نے اُس شمع روکوں دیکھا ہے
جیوں پتنگ† پڑ گئے ہیں اُس کے جل

ہو سکے اُس پری کا ہمزانو
آرسی دل کی جو کیا صیقل

---

* دیوانہ - † (نون مخلوط) —

جس رین میں اُسے نہ دیکھوں میں
ہے مرا جیو اُس اُپر بل بل

جیوں ستارے تتے فلک اوپر
یوں انجھو مکھ اُپر پڑیں ڈھل ڈھل

عشق اُس کے کا جو ٹک دیکھا
عقل کی فوج میں پڑی ہل چل

دیکھ اُس آفتاب کرن جا کو
کھل انکھیاں کوں اپنی مثل کنول

عشق مرشد سوں سن کے یہ باتیں
دل سوں ہر حرف پر گیا بل بل

تجھ پیو کے گلے لگانے کوں
شوق میرا چلا کشادہ بغل

دور کر مکھ اُپر سوں یہ گھونگھٹ
پاکبازاں سوں کیوں اتا ارجھل

اُس کے بالاں طرف چلا اُٹھ دل
مثل دیوانہ پگ میں تھا سنکل

دیکھ اُس دلربا کوں برقع میں
یوں کہا ہو کے مضطر و بیکل

ناخدا ترس آج سوں نہیں تو
تجکوں بوجھا ہوں میں ز روز ازل

مجھ اُپر یوں ستم روا نہ رکھے
گر ہو خوف خدائے عز و جل

سن کے یہ بات مکھ سوں بردے کوں
یوں اچھایا درس کوں دینے بدل

ہوے کل یار اپس میں ناز رنیاز
حسن دل کی کای ہوا ہیکل

دیکھ اس کوں کے بک بک آیا
یہ سخن سجھ زباں سوں بھار نکل

اس قدر ہے صفا تیرے مکھ پر
کہ گیا ہے نگہ کا پاؤں پھسل

وصف تیرے کا کیوں نہ ہوں عازم
طبع یہاں دوڑتی ہے جیوں کوتل

اے شفا بخش! تجھ قدم کی خاک
درد کے درد سر کا ہے صندل

تجھ قدم میں جو کچھ ہے رنگ صفا
نہ دکھا اُس کوں خواب میں مخمل

رہ ہے تیری قباے دارائی
چرخ اطلس ہے جس اگے کھل

عشق تیرا ہے موج طوفاں جوش
جس سوں ہے عقل کی بنا میں خلل

تو تغافل سوں دل کوں کھینچا ہے
بوجھی ہوی بات میں ہے کیا اٹکل

دل جو تجھ زلف بیچ بند ہوا
کون کھولے یہ عقدۂ لاحل

دل ہے اسپند تب ستی جب سوں
غم میں تیرے ہوا ہے تن منقل*

---

* (انگیٹھی) —

قد سوں تیرے یہ جی نہاں ندو
وصل تیرے سوں دل نے پایا پھل

جس کوں اے مہ نہیں ہے تیرا وصل
تنگ ہے اُس پہ نہ طبق کا محل

جو ہوا تجھ سوں دور اے خرشید
ماہ کی منل وہ پڑا گل گل

سکھ دیکھا ہوں اب تجھ مکھ کی
آنسو آتے ہیں مجھ نین میں اُبل

نور خرشید ہی نہط اے شوخ
حسن تجھ مکھ اُپر کرے جھلجھل

دل نے بولا کہ یہ چھلاوا ہے
دیکھکر یہ ترا جمال نچھل

آھواں لکھ دیے غلامی خط
دیکھ تجھ نین میں خط کاجل

دیکھ تیری یہ چشم رشک غزال
مدح تیری میں یہ کہا ہوں غزل

———.o.———

غزل

اے یہ تیرے نین ہیں دو چنچل
دیکھنے جن کوں خلق آوے چل

عاشقاں پر چلا ہے یہ غمزہ
ھاتھ میں لے کے تیغ تیز اجل

تجھہ پلک کا بیان کیوں کہ کروں
جس کی ھے یاد مجکوں نت پل پل

اے عدیم المثال وہ نہ دکھے *
گر مکرر دکھے تجھے احول

یاد تیری بھواں کی مجھہ دل میں
جیوں مچھی † کے گلے منیں ھے گل

دیکھہ تیری نین میں پتلی کوں
عالماں میں پڑا ھے جنگ و جدل

ایک کہتے ھیں سکھہ یہ کعبہ ھے
اس میں پتلی نے کیوں کیا ھے محل

اور ‡ ھیں اس اُپر کہ مسجد میں
کن نے ڈالا ھے طرح رنگے دیول

آخرش اتفاق سوں بولا
یہ ھے صنع خدائے عز و جل

اے مہ مہرباں کرم سیتی
شب تاریک بیچ گھر سوں نکل

ڈر نکو تیرے ساتھہ آوے گی
آہ مجھہ دل کی ھاتھہ لے مشعل

اشک چشم اور غبار دل سوں لے
عاشقاں راہ میں گئے دل دل

ھاں مبادا پھسل پڑے اِس ٹھار
ٹک نزاکت سوں یہاں سنبھال کے چل

---

* ڈیکھہ سکے   † مچھلی   ‡ دوسرے

کیا کہوں تجھہ رقیب کے حق میں
بات جس کی هے تلخ از حنظل

غیر اس کے کہ روز عشرت میں
ناگہاں اس کوں مکھہ دکھاوے اجل

یوں رقیباں کی گفتگو هے قبیح
جیوں کہ ارذل کی زشت هے کلکل

اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ هے خیرالکلام قل و دل

ابر میں یہ نہ بوجھہ نعرۂ رعد
باجتے وصل کی خوشی کے طبل

دل کوں شادي هے کیوں نہ باجے آج
هر طرف جگ میں تال اور منڈل

خلق عالم میں حق کی حکمت سوں
جب تلک دکھہ کو هے دوا سوں خلل

زندگانی کے درد سر کا علاج
موت هو دشمناں کے سر صندل

عمر تیری دراز هو جگ میں
جب تلک هوں مطول و اطول

اے (ولی) یہ قصیدۂ رنگیں
جگ میں رکھتا نہیں نظیر و بدل

جو هیں پیاسے سخن کے اُن کے نزدیک
شعر میرا هے آب سوں نرمل

گوش حاسد میں جب پڑے یہ شعر
راکھہ هوجاے رشک سوں جل جل

در نعت حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم

۲ (۲)

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے
ہو فنا فی اللہ دائم یاد یزدانی کرے

یاد کے گلزار پر دو نین کر ابر بہار
پیچ کھا سینے میں دل کوں سنبلستانی کرے

مرتبہ حلت پناہی کا وہ پاوے جو کوئی
مثل اسماعیل اول جی کوں قربانی کرے

جوش دے یکبارگی دریا کوں دل کے لہو* ستی
گوہر انجھواں کوں رو رو رنگ مرجانی کرے

جو اپس تن کوں گلاوے عشق میں ہر صبح و شام
وہچہ کامل ہو سو جیسے ماہ تابانی کرے

سرخرو ہو آبرو دو جگ میں پاوے اے عزیز
دل کوں لوہو کر اول لوہو سوں جو پانی کرے

عشق کی آتش میں جالے تن کوں جو کئی رات دن
وہ قیامت لگ سو جیوں سورج درخشانی کرے

وہچہ پاوے مطلب راضیۃ مرضیۃ
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے

ورد پڑھنے درد کا انجھواں کی تسبی ہاتھ لے
دل کوں کر سی پارۂ غم ذکر قرآنی کرے

---

* بروزن فعل

عشق سوں فارغ جو کئی رہ نحس اکبر ہے مدام
ساتوین کھنڈ پر اگرایوان کیوانی کرے

وھچھہ دانا ہے تجے گردن دوں کوں اے عزیز
ست کے دنیا کوں جو کئی جگ میں خدادانی کرے

اپنے مطلب کے سوں لیلیٰ کا رہی دیکھے جہال
عشق میں دل کو جو مجنون بیابانی کرے

حشر میں شیریں ہو وہ حق سوں سنے شیرین بچن
شوق میں دل کوں جو فرہاد کہستانی کرے

بوریاے بے ریا کوں تخت سوں بوجھے ادھک
اُس اُپر ہوئر سلیماں شکر رحمانی کرے

جیوں انگوٹھی میں نگینہ یوں کرے تسخیر خلق
تخت دل کوں جو بہ از تخت سلیمانی کرے

زندگی پاوے ابدئی جگ منیں رہ خضر وقت
جو اپس کوں فدوی محبوب سبحانی کرے

یا محمد دوجہاں کی عید ہے تجھہ ذات سوں
خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھہ پہ قربانی کرے

وہ اچھے آزاد جو بازار میں تجھہ حسن کے
بندگی میں آپ کو جیوں ماہ کنعانی کرے

زیدوا الحانکم کا گر سنے داؤد ناد
ہووے خوش دربار پر تیرے خوش الحانی کرے

نوح تجھہ رحمت کی کشتی باج کہیں * پاوے نہ تھاہ
تجھہ غضب کا گر سمندر جوش طوفانی کرے

---

* فع

رتبۂ عالی میں دیکھے حق نزیک اپنا کلام
گر کلیم اللہ † تیری ثنا خوانی کرے

جسم کوں ست ررح سوں آوے بہت مستاق ہو
گر تری امت خلیل اللہ کی مہمانی کرے

تب مسیحا فقر کے خط کوں سکھے ‡ کا تجھہ نزیک
مشق کر نے فقر کی جب لوح پیشانی کرے

جس مکاں میں ہے تمھاری فکر روشن جلوہ گر
عقل اول آکے وھاں اقرار نادانی کرے

حکمتاں کی سب کتابوں دھو سکے یکبار گی
گر فلاتوں تجھہ دبستاں میں سبق خوانی کرے

تجھہ قدم پر ھو اپس کا سیس راکھے جیوں سرج
وہ قیامت لگ اپس چہرے کوں نورانی کرے

کیا ملک کیا انس رجن یہ جگ میں کس کوں ہے سکت
خط بنا تجھہ مکھ کے دو تفسیر قرآنی کرے

دیکھہ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آوے ذوق سوں
جب گلستان ارم کی تو خرامانی کرے

عارفاں بولیں گے جان و دل سوں لاکھوں آفریں
جب ولی تیری مدح میں دُر افشانی کرے

—— 0 :- ——

† سیکھے ‡ بھولے

در منقبت حضرت مولا علی مرتضی

کرم اللہ وجہہ

۳۳ (۳)

هر ایک رنگ سیں جو دیکھا ہوں چرخ کے نیرنگ
ہوا ہوں غنچہ صفت جگ کے باغ میں دل تنگ

جہاں کے دل بدناں جلوہ گر ہوے ہیں جہاں
اڑا ہے اُن کی تجلی سوں عاشقاں کا رنگ

یہ عاشقاں کے جلانے کوں مستعد ہیں مدام
گوا * ہے اُس کے اُپر تور شمع وحال پتنگ

سوائے داغ کے پایا نہیں ہوں باغ میں گل
ورائے خون جگر نہیں دسا مجھے گلرنگ

دسا نہیں جو گل بے وفا میں رنگ وفا
تو یو فریبہ شرر میں ہیں بلبلاں خوش آہنگ

فلک کی دیکھکے خشکی جگت ہوا بے دم
رہا نہیں ہے فوارے کے دل میں آب امنگ

اگرچہ سودہ ہے دل ایک پر ہے آتش سوں
لیا ہے منھ پہ اپس کے اگن نے پردۂ سنگ

ہوا رباب رگاں خشک واستخواں بے مغز
یہ حال دیکھکے مجلس میں دنگ ہے مردنگ

رہے بدن پہ طنبورے کے تار گنتی کے
غصے سوں اُس پہ جو ا مفلسی نے مارا چنگ

---

* گوا نہ

فلک ھے وہ کہ دکھو ! جن نے بے مروت ھو
سرج کوں سر سوں برھنہ کیا ھے مثل پھننگ

اثر کیا ھے ھر اک تن میں ناتوانی نے
ھوے ھیں لوم سوں عاجز جنگل میں شیر و پلنگ

نشانہ گاہ کیسے قاتلاں کے دل کوں تمام
فلک کے قوس سوں چھوٹتے بلا کے جو جو خدنگ

یگانگت کو اول کی تمام بسری خلق
رکھی اپس میں عداوت مثال شیشۂ و سنگ

ظلم پہ دل ھے رکھے منہ میں حیف سوں انگی
لیا ھے خلق نے خاصیت تمام تفنگ

یہ آسمان ستمگر کی سر کشی دیکھو
تمام خلق سوں ارتا ھے آپ ھو کے اکنگ

جو سبم ورز کی فکر میں قدم گھسا سو پنھسا
اپس کی منزل مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ

اپس کے دشمن بے دست وپا سوں کر پرھیز
اگر چہ خاک نشین ھے ولے گزندہ بھجنگ

جگت کے دیکھکے حالات لاعلاجی سوں
ھوے ھیں گوشہ نشیں اھل دانش و فرھنگ

ھو دستگیر مجھے یا علی ولی اللہ
کہ اس فلک نے کیا ھے کہاں مجکوں تنگ

ترے جو شوق سوں حاصل کیا ھے معنویت
ھے فقر فخر مجھے مجکوں فقر سوں نہیں ننگ

وہ شیر حق کہ جہاں میں وہ ناصر دیں ھے
کہ جس صدا سوں ھیں وحشی جنگل کے مست و تنگ

دنیا کے فتنۂ و طوفاں سوں وہ کنارے ہیں
جو اُس کے عشق کے دریا میں عاشقاں ہیں نہنگ

خدا نے فضل سوں اُس کوں کیا حصار دیں
فلک ہے جس کے قلعے کی کھینہ ایک النگ

زمیں پہ وقت اُترنے کے اُس کے عدل کوں سن
گریز پا ہیں ستم آسماں کے لکھہ فرسنگ

یہ دو جہاں کے غم و عیش کوں تجا* وہ کوئی
جو کُئی کہ اُس کی محبت منیں ہوا ہے بھرنگ

خدا کے حکم سوں ہر پہلواں پہ ہو غالب
گر آستانے پہ آ اُس کے سر گھسے جیوں سنگ

سو اک غلام ہے خدمت میں اُس کی ترکش بند
کہ اُس کے پاس سکھے رستم آکے صیغۂ جنگ

وہ عبد بس ہے جنے† سرکشاں کو کر لے زیر
کہ نام مشتہر اُس کا ہے قنبر سرہنگ

خدا نے اُس کو دیا مرکب ایک دلدل نام
گیا دریا کوں جو یک پل میں لاکھہ بار النگ

بجائے سرمہ اگر خاک اس قدم کی لے
نین میں دل کے ستیں تیز رو جگت کے ترنگ

تو حشر لگ وہ مقدم ہوں باد صر صر سوں
وہ حال دیکھہ کے باد شمال ہو جب دنگ

شکستہ دل کوں مرے وہچہ مومیائی ہے
کہ نام پاک ہے اُس کا مدام صیقل زنگ

---

* . تجایا   † جو

اُسی کی آل پہ فت ھے (ولی) بلا گرداں
کیا چراغ پہ اُس کے مدام جی کوں پتنگ

—:o:—

در مدح بیت الحرام

۲۰ (۴)

کیا ھے غم مجکوں اگر جگ میں نہیں مونس غم
آہ یہ بس ھے مرے درد کوں دل کے مرھم
جگ کی مجلس ستی دل سوز ھوے بسکہ عدم
شمع کے باج نہ دیکھیا ھرں کہیں رشتۂ غم
شمع، مجھہ حال پہ دل جال اپس کا سب نس
ھو کے بے تاب دو صبح چلی ملک عدم
دل پر درد کوں دارو ھے اگن پر روغن
داغ پر داغ ھوا زخم پہ میرے مرھم
تجھہ بن اے پاک گہر دل سوں ھوا حاصل مجھہ
موج دریا کی نمن غم کے پچھے غم پئے ھم*
عشرت جم کی نمن عیش اچھو تجھہ کوں صنم
جام لب تیرے دھن کوں ھو مبارک جم جم
گل کوں غیرت سوں کیا توڑجھوں گلاب اے ظالم
سینہ چاکاں کے اُپر نیا ھے اِتنا جور و ستم
سیر کرنے کوں ترے مکھہ کے چمن کی اے گل
جگ میں آیا ھے سو گلزار ارم ست آدم

* غم

تیر تجھ عشق کا منگتا ہے اپس سینے میں
جیوں کہاں چاند تواضع سوں فلک پر ہو خم

صاف تجھ مکھ پہ سوں کیوں عرق نہ ہو غرق حیا
جاں ہوے گل کے گہر آب مثال شبنم

گرمی حشر سوں دل کوں نہیں ہرگز مرے غم
تاب خرشید سوں نہیں آب گہر ہوتا کم

ہو کے غواص میں دریا میں بدن کے دیکھا
صدف دل ہے حقیقت سوں گہر کی محرم

دل کے دریا کوں ترقی کے اُپر نت ہے نظر
اُس کی نسبت ہے سمندر سوں ہر اک آن میں کم

خلقت حق میں تو عرفاں کی نظر کھول کے دیکھ
ذرے ذرے کے بھتر یہاں ہے جدا اک عالم

اُس کے مشتاق ہیں سب اہل زمیں اہل سما
شوق کا جس کے لیا چرخ پہ خرشید علم

خاکساراں کے انچھو حق کوں ہیں منظور نظر
جیوں کہ مقبول ہے خرشید کو بھوئیں سوں شبنم

آرسی دل کی سکے شمع فہن روشن کر
جو ہوا عشق میں پروانہ صفت جل کے بھسم

سیاہی * غم ہوئی ہے صبح فہن روشن و صاف
کہ وہ خرشید کرے گھر پہ مرے آکے کرم

راز اسرار کوں کئی جگ کے صفے کے اوپر
گر منگے † لکھنے تو جیوں ہووے قلم سرسوں قلم

---

* یائے مخلوط † نون مخلوط

آگ دوزخ کی اچھے اُس پہ قیامت میں حرام
اے (ولی) صدق سوں دیکھا ہے جو کئی بیت حرم

———:o:———

در مدح حضرت میراں محی الدین
قدس سرہ

۳۸ (۵)

دیکھے نظر سوں اگر یہ جمال نورانی
شرم سوں مصر بسے جاکے ماہ کنعانی

ترے جمال کی یہ آرسی جو کئی دیکھے
تو حاصل اُس کوں نہ ہووے سوائے حیرانی

جنوں ہے یہ کہ اچھے جی کوں اُس کے جمعیت
تری زلف ہے جسے باعث پریشانی

ترے یہ غمزۂ خوں ریز سوں ہوا معلوم
کہ عاشقاں کوں اُس سوں ہے عید قربانی

ستمگراں کے اُپر فخر ہے ترا بر جا
کہ تجھ عہد میں ہے جور و جفا کی ارزانی

ترے حکم منیں ہے کثرت جفا اس قدر
مرے نزیک وفا کی ہے جیوں فراوانی

ترے فراق نے عشاق کوں کیا امداد
غذائے خون جگر ہور لباس عریانی

تجھ اشتیاق کی آتش سوں سرفراز ہے دل
کہ سر پہ اگ کا شعلہ ہے تاج سلطانی

عیاں ہے نام مبارک ترا (محی الدین)
ترے اسم میں ہے خرشید کی درخشانی

مکان حشر ہو فردوس کی نمن روشن
تری نگاہ کرے گر بہار افشانی

بجائے خاک عجب کیا جو آ کرے مسکن
تجھ آستاں کے اُپر سرمۂ صفاہانی

مشائخاں جو کیے ہیں مدام کسب شرف
تری جناب سوں پائے ہیں قرب حقانی

وہ آفتاب نمط جگ منیں ہوا روشن
ترے جو نقش قدم پر گھسا ہے پیشانی

بغیر عالم باطن کسی پہ ظاہر نہیں
ترے سنے میں جو ہیں راز ہائے پنہانی

سخن ترا ہے نزک عاشقاں کے یوں مسند *
کہ جیوں کلام نبی یا کلام ربانی

تری مدد سوں ہے اکثر ضعیف کوں قوت
دیے ہیں مور کو یہاں حشمت سلیمانی

جگت کے بیچ وہ قانوں شفا † کا کیوں بوجھے
جو تجھ سوں فیض نہ لیوے حکیم یونانی

یہ ممکنات میں تمکیں ترے پہ ہوئی ہے ختم
اِتا جہاں منیں ہے ممتنع ‡ ترا ثانی

ہے تجھ نزک نظری ⊠ کوں حکم بدیہی ⊠ کا
عیاں ہے دل پہ ترے بسکہ راز سبحانی

---

* مستند † کتاب معقول ‡ محال ⊠ قسم حکمت

یقیں ہے یہ کہ فلاطون و بو علی دونوں
ترے نزیک ہیں جیوں کودک دبستانی*

زمیں میں جاکے چھپے منفعل ہو جیوں سحبان
ترے آگے جو کیے† دعوی سخن دانی

خدا کے فضل سوں مسند نشیں ہو تم اُس کے
بنی ہے نور سوں جس کے یہ شکل انسانی

تری گلی میں میسر ہو جس کوں بستر خاک
قصور ہے کہ منگے پھر کے قصر کیوانی

تري جناب سوں کینہ جو کئي کہ دل میں رکھے
تو اُس پہ طعن کریں سب یہود و نصرانی

دنوں جہاں میں کرے فخر ہر سخندان پر
تو گر قبول کرے اس (ولی) کی ندانی

یقیں ہے مجکوں نہ گر یہ قصیدۂ رنگیں
سنیں تو وجد کریں انوري و خاقانی

——:*:——

درمدح حضرت شاہ وجیہ الدین نوراللہ مرقدہ

۴۷ (۹)

ہوا ہے خلق اُپر پھر کے فضل سبحانی
کیا ہے ابر نے رحمت سوں گوہر افشانی

یہ آب صاف میں گوہر کوں دیکھ خجلت سوں
صدف کی بیت میں گل کر ہوا ہے جیوں پانی

* (ن) قستانی † کرے

تمام پات تسبیح پڑھتے ہیں بحکم
زبان حال سوں کرتے ہیں ذکر سبحانی

قطار قطرۂ شبنم سوں اپ سبزۂ خضر
لے* سبحہ ہاتھ میں کرتا ہے ادعیہ خوانی

ہر اک طرف جو ہوئی بستہ ابر باراں
کیا ہے آج تفرج نے جوش طوفانی

اس آب روح فزا کی بہار لطف کوں دیکھت
چھپا ہے پردۂ ظلمت میں آب حیوانی

ہوئی ہے غنچہ نمن جگ کوں بستہ پیشانی
عجب ہے اب رہے سنبل سریں پریشانی

ہر ایک قطرۂ شبنم ہے غیرت گوہر
ہر ایک پات پہ برسا جو ابر نیسانی

ادب سوں حضرت حق کے زبسکہ سونپی ہے
ہر اک کلی ہے سو جیوں کودک دبستانی

چمن میں اُس کے کرم نے دیا ہے حکمت سوں
ہر ایک پھول کی پکھڑی کوں رنگ مرجانی

یہ لطف دیکھ ہوا ہے دماغ بسکہ بتاں
بدل ہوئی ہے اِتی حافظے سوں نسیانی

تمام ملک ہوا حق کے فضل سوں آباد
رہا نہیں ہے جگت میں نشان ویرانی

جو اس کے بھیک کے پیاسے تھے وہ یہ پانی دیکھ
پیے ہیں آب نمط راز ہاے پنہانی

---

* بھیک، حرکت

زہے بہار حلاوت، زہے بہار طرب
کہ بلبلاں نے کیا سیوتی غزل خوانی

سو اس بہار میں آیا ہے عرس حضرت کا
ہوئی ہے پیر کے شایاں حشمت سلیمانی

چراغ قدر میں روضے کے جو ہوے روشن
ہر اک چراغ ہے جیوں آفتاب نورانی

ہوا ہے بسکہ طراوت سوں یہ مکاں سرسبز
ہر اک سفال پہ دستا ہے رنگ ریحانی

چراغ روضے کے ستارہ نمن ہیں گرداں نت
دیے ہیں چرخ کوں تعلیم سبحہ گردانی

ہوا ہے قبہ پر نور آج طبلۂ مشک
ز بسکہ عود و عنبر کی ہوئی فراوانی

قبر ہے آج لطافت سوں غیرت* گلزار
کیا ہے خلق نے اس پر جو بس گل افشانی

وہ جسم روح اور اُس کا ہے جسم مرقد پاک
کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی

بو دین پاک میں بے شک ہے تو وجیہ الدین
علم ہے آج زمیں کے اُپر ترا ثانی

تری طبع کوں دیا حق نے فہم پر مقصد
تری زباں کوں سزاوار ہے سخن دانی

ہے ملک دیں میں تری ذات کوں شہنشاہی
ہے نقد علم ترا سکۂ مسلمانی

---

* (ن) صورت

هر اک کوں اُس سوں خبر نہیں هے جگ کے صفحے پر
تجھے جو کشف هوے رازہاے پنہانی
دیا هے حق نے تجھے جامع الکمالاتی
عطا کیا هے تری ذات کوں همه دانی
عجب نہیں جو دوے* عقل کوں وہ آج سبق
جو اس جناب میں آکر کیا سبق خوانی
تجھ آفتاب سوں جو کئی کیا هے کسب شرف
وہ سرخ رو هے سو جیوں جوهر بدخشانی
رهیں اپس میں ابھی دنگ هو سو جیوں تصویر
ملائکاں جو دیکھیں یہ جمال نورانی
خدا کی یاد میں ازبسکہ محویت هے تجھے
هوی هے ختم تری ذات پر خدا دانی
تو وہ هے فیض رساں جگ میں اے مبارک ذات
کہ تجھ سوں فیض لیے عالمان ربانی
تجھ آستاں پہ سرج تاکہ آ کرے سجدہ
هوا هے سر سوں قدم تک تمام پیشانی
تری جناب سوں هے فیض طالباں کوں مدام
ترے کرم سوں هے اکثر کوں قرب حقانی
تری هے ذات سراپا حقیقت انساں
اگرچہ حق نے دیا سب کوں شکل انسانی
ترے کرم سوں هوا دل خوشی سوں آج بحال
وہ غم کہ طول میں تھا جیوں شب زمستانی

---

* دیے

تجھ آستان مبارک پہ مثل نقش قدم
رکھے ہیں سیس چہ ایرانی و چہ تورانی

تری جناب کا وہ صحن ہے سراپا نور
کہ جس کی خاک ہے از سرمۂ صفاہانی

وہ آب خضر سوں دل سرد کیوں نہ ہو دائم
یہ حوض پاک سوں جو کئی نہ آپیا پانی

نزیک حوض کے کنواں * ہے آبرو سے تیں
کہ جس کی چاہ میں دائم ہے ماہ کنعانی

عجب یہ جائے مبارک ہے مورد رحمت
نہیں ہے رات کہ نہیں اس میں ذکر قرآنی

وہ فیض بخش ہے مسجد مکان بر جستہ
کہ جس کے وصف میں بولا ہوں کعبۂ ثانی

فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ہے عجب
کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی

ہے آرسی کی نمط مدرسہ یہ روشن و صاف
نگاہ کوں ہے تماشے سوں اُس کے حیرانی

ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم
ہے اُن کوں حضرت داؤد کی خوش الحانی

کیے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے
ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی

نئے قلم ہے مرا نیشکر سوں شیریں تر
کیا ہوں بسکہ حلاوت سوں شکر افشانی

---

* بروزن فعلن

لکھا هوں دل کوں (ولی) کے یہ مصرع عرفی
کہ ایں قصیدہ بیاضی * بود نہ دیوانی

—— : o : ——

مثنویات (۲)

(۱) ۳۱

الہی! دل اُپر دے عشق کا داغ
یقین کے نین میں ستی † کُحل ما زاغ

الہی! عشق میں مشاق کر مجھ
اپس کے شوق کا مشتاق کر مجھ

شریعت کا جہاں هے شارع عام
یہ تن کا وهانچہ کر آغاز و انجام

عیاں کر دل اُپر راز طریقت
سنے پر کھول ابواب حقیقت

پرکھنے معرفت کا جوهر صاف
اپس کے فرض سوں کر دل کوں صراف

---

* اهل عجم کا خاص دستور تھا اور اب بھی عام رواج هے کہ بہتر اور نفیس کلام کو دیوان سے الگ ایک بیاض میں بطور انتخاب درج کرلیا جاتا هے - ایسے کلام کو اصطلاحاً بیاضی کہتے هیں - یہ خیال کہ یہ اصطلاح قیاسی هے ٹھیک نہیں جب کہ عرفی سا مسلم اُستاد اپنے قصیدے میں کہتا هے جو ابوالفتح کی شان میں لکھا هے : —

زمانہ خواند و فلک بر بیاض دیدہ نوشت
کہ ایں قصیدہ بیاضی بود نہ دیوانی

† لگا

سنواری گرد اُس کے چار دیوار
حقیقت میں سمجھہ' هیں یار وہ چار

وہ هیں مقبول درگاہ صمد کے
وهی هیں منتخب اس چار حد کے

دے* اے ساقی پیا پے جام دو چار
کہ مائل هوں اُسی می کا میں لاچار

جو بخشے وہ مجھے یک جوش مستی
فراموشی میں بھولے خود پرستی †

ایضاً در تعریف شہر سورت

۴۷ (۲)

عجب شہراں میں هے پر نوریک شہر
بلا شک وہ هے جگ میں مقصد دهر

رهے مشہور اُس کا نام سورت
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

جگت کی آنکھہ کا گویا هے یہ نور
اچھو اس نور سوں هر چشم بد دور

---

* پیک حرکت

† جیسا کے مقدمے میں ظاهر کیا هے یہ مثنوی کسی کتاب (مثنوی) کا ایک تکڑا معلوم هوتی هے - اور غالباً وہ مثنوی دہ مجالس هوگی - اس خیال کی تائید قطعۂ تاریخ کے اُن دو شعروں سے هوتی هے جو اسی وزن میں کہے گئے هیں' جن کو آیندہ صفحات پر درج کیا هے —

شہر جیوں منتخب دیوان ہے سب
ملاحت کی وہ گویا کہاں ہے سب
سرج سں آب اُس کی جگ میں کاپتا
سمندر موج زن رگ رگ میں کاپتا
کنارے اُس کے اک دریاے تپتی
کہ دنیا دیکھنے کوں اُس کے تپتی *
کیا سب تن حجالت سوں یہ جیوں غرق
ہوا دریا اپس کے عرق میں غرق
شہر سوں ہے وہ ہم بازو ہمیشہ
دریا سوں ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ
کہ آب خضر کی ہے اُس میں تاثیر
ہوا دیتی ہے اُس کی یاد کھشیر
وہاں اشنان جب کرتا ہے عالم
صبح ہور شام جپ † کرتا ہے عالم
عجب قلعہ ہے وہاں اک با قرینہ
انگوٹھی میں دنیا کے جیوں نگینہ
نزک قلعے کے باڑا گھاٹ ہے وہاں
کہ دائم گلرخاں کی ہاٹ ہے وہاں
رہے اس حاشیے پر جاے آرام
طلسمی باغ وہاں ہوتا ہے ہر شام
اے ‡ بلبل پاک بینی سوں نظر کر
کثافت کی نظر سوں بس حذر کر

---

* (ن) نبتی   † سب   ‡ بیک حرکت

سنواری گود اُس کے چار دیوار
حقیقت میں موجود ہیں یار وہ چار

وہ ہیں مقبول درگاہ* صمد کے
وہی ہیں منتخب اس چار حد کے

دے* اے ساقی پیاپے جام دو چار
کہ مائل ہوں اُسی مے کا میں لاچار

جو بخشے وہ مجھے یک جوش مستی
فراموشی میں بھولے خود پرستی ۔

(۱)

ایضاً در تعریف شہر سورت

۱۴۷ (۲)

عجب سہرا میں ہے پُر نور یک شہر
بلا شک وہ ہے جگ میں مقصد دہر

رہے مشہور اُس کا نام سورت
کہ جاوے جس نے دیکھے سب کدورت

جگت کی انکھ کا گویا ہے یہ نور
اچھو اس نور سوں ہر چشم بد دور

---

* بیک حرکت

† جیسا کہ مقدمے میں ظاہر کیا ہے یہ مثنوی کسی کتاب (مثنوی) کا ایک ٹکڑا معلوم ہوتی ہے - اور غالباً وہ مثنوی دہ مجلس ہوگی - اس خیال کی تائید قطعۂ تاریخ کے اُن دو شعروں سے ہوتی ہے جو اسی وزن میں کہے گئے ہیں ، جن کو آیندہ صفحات پر درج کیا ہے —

شہر جیوں منتخب دیوان ہے سب
ملاحت کی وہ گویا کھان ہے سب

سرج سن آب اُس کی جگ میں کانپا
سمندر موج زن رگ رگ میں کانپا

کنارے اُس کے اک دریاے تپتی
کہ دنیا دیکھنے کوں اُس کے تپتی*

کیا سب تن خجالت سوں یہ جیوں عرق
ہوا دریا اپس کے عرق میں غرق

شہر سوں ہے وہ ہم بازو ہمیشہ
دریا سوں ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

کہ آب خضر کی ہے اُس میں تاثیر
ہوا دیتی ہے اُس کی یاد کشمیر

وہاں اشنان جب کرتا ہے عالم
صبح ہور شام جپ† کرتا ہے عالم

عجب قلعہ ہے وہاں اک با قرینہ
انگوٹھی میں دنیا کے جیوں نگینہ

نزک قلعے کے باڑا گھاٹ ہے وہاں
کہ دائم گلرخاں کی ہاٹ ہے وہاں

رہے اس حاشیے پر جاے آرام
طلسمی باغ وہاں ہوتا ہے ہر شام

اے ‡ بلبل پاک بینی سوں نظر کر
کثافت کی نظر سوں بس حذر کر

---

* (ن) نبتی † (ن) سب ‡ بیک حرکت

کِھلے ھیں ہر طرف رخسار کے گُل
ہر اک گل کے نزک وھاں پر ھے سنبل
جو کُئی دیکھا ھے اُن کا باغ رخسار
ھوا اِک دید میں وہ محو دیدار
دو ھیں وہ محض تصویرات اخلاص
سو عاشق پروری میں وھچہہ ھیں خاص
کہاں ھے ساقی اخلاص انگیز؟
محبت کی کرے می مجھہ اُپر ریز!
صفائی سوں کِھلے مجھہ جیو کا باغ
کروں اُس دردمی کوں مرھم داغ
اھے (سورت) حقیقت کی نشانی
کہ ھیں معمور وھاں اھل معانی
شرافت میں یہ ھے جیوں باب مکّہ
تو ھے سب ملک پر اُس کا جو سکّہ
اگر دیکھے ھیں لوگاں شام و تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز
کہ اُس بھیتر کتے ایسے ھیں تجّار
کہ قاروں کوں نہیں اُن کے نزک بار
اِتی آتش پرستاں کی ھے بستی
سکھے نمرود واں آتش پرستی
فرنگی اِس میں اِتے ھیں کُلہ پوش
عدد زھاں جن کی گنتی میں ھے بےھوش
وھاں ساکن اِتے ھیں اھل مذھب
کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ھیں وہ ابنائے آدم
ولے بینش سیں رنگا رنگ عالم

بھری ھے سیرت و صورت سوں سورت
ہر اک صورت ھے وھاں آن مول*صورت

حتم ھے امرداں پر رو صفائی
ولے ھے بیشتر حسن نسائی

سبھا اِندر کی ھے ھر اک قدم میں
چھپا اِندر سبھا کو لے عدم میں

کشن کی گوپیاں کی نہیں ھے یہ نسل
رھیں سب گوپیاں وہ نقل یہ اصل

زلف اور مکھہ کے طالب سوں پُچھو بات
جسے ھر دن ھے عید ھر رات شبرات

ھزاراں اِس سبب شیدا ھیں بلبل
کہ ھیں وھاں غنچۂ لب دائما گل

نہ کوئی وقت سوں کھینچے شوخ چنچل
وہ مکھ کے باغ کن دیوار آنچل

نظارہ پھر کر سارے ھو گلبدن کوں
کہ ھے پردے سوں بے پردہ اُنن کوں

رہے وھاں عاشقاں کوں عام آواز
کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

[illegible] نظر [illegible] بنا چین
کُھلے ھیں رات دن سب غرفۂ نین

---

* (ن) تصویر صورت

ہر اک آب دیتی سو جیوں پڑتا اُن مول
کرے وہ بات جب بیٹھے زباں کھول

وہ باتاں تھیں سراپا ہے مٹھا قند
کہ جن باتاں اُپر ہے ویتکر بند

پڑا شیریں بچن سن اُن کے بس جو
پھنسا اِس شہد میں جا کر مگس ہو

ہوا اُن کوں نکلنا کام دشوار
رہا تھا آخری دم لگ گرفتار

شہر بہیتر جز آوے نہان کا دن
ہندو کی قوم کے اشنان کا دن

ہر اک جانب دکھوں میں فوج در فوج
تجلی کے سمندر کی اُٹھے موج

نین کی بیٹھہ کشتی پر تو اے پاک
یہ طے کر سہج میں موج خطرناک

مہرباں ہو کے اے ساقی کوثر
کرم سوں کشتی می مجکوں دے بھر

اپس کے لطف سوں کر دے عطا می
جو اِس نشئے میں دریا کوں کروں طی

عبث باتاں ہیں بس کر اے (ولی) تو
نہ کر مقصد سوں اپنے کاہلی تو*

---

* یہ اشعار بھی مثنوی نمبر (۱) کے ہم وزن ہیں بعض دیوانوں میں یہ دونوں ٹکڑے بلا فصل لکھے ہوئے ہیں - ہم نے مضمون کی نوعیت دیکھکر جدا جدا درج کیا ہے - اِس مثنوی کے آخر شعر کا دوسرا مصرع پھر اُس خیال کی تائید کرتا ہے کہ یہ دونوں مثنویاں ضرور مثنوی دہ مجلس یا کسی اور مثنوی کے حصے ہیں —

قطعات (۶)

در فراق گجرات ۱۳

گجرات کے فراق سوں ہے خار خار دل
بے تاب ہے سینے منیں آتش بہار دل
مرہم نہیں ہے اِس کے زخم کا جہاں منیں
شمشیر ہجر سوں جو ہوا ہے فکار دل
اول سوں تھا ضعیف پہ پا بستہ سوز میں
جیوں بال ہے آگن کے اُپر بے قرار دل
اِس سیر کے نشے سوں اول تر دماغ تھا
آخر کوں اِس فراق میں کھینچا خمار دل
میرے سینے میں آ کے چمن دیکھ عشق کا
ہے جوش خوں سوں تن میں مرے لالہ زار دل
حاصل کیا ہوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ہے مجھ شکیب سوں صبح بہار دل
ہجرت سوں دوستاں کے ہوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرہن کوں کیا تار تار دل
ہر آشنا کی یاد کی گرمی سوں تن منیں
ہر دم میں بے قرار ہے مثل شرار دل
سب عاشقاں حضور اچھے پاک سرخ رو
اپنا اپس لہو سوں کیا ہے نگار دل
حاصل ہوا ہے مجکوں ثمر مجھ شکست سوں
پایا ہے چاک چاک ہو شکل انار دل

مجھ تن ہوا ہے بدن سوز ہجر سوں
اسپند کی مثال ہے آتش سوار دل

افسوس ہے تمام کہ آخر کو دوستاں
اس میکدے سوں اٹھکے چلا سدہ بسار دل

لیکن ہزار شکر (ولی) حق کے فیض سوں
پھر اُس کے دیکھنے کا ہے اُمیدوار دل*

———(۲)———

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا   نور حق تھا حجاب میں دیکھا
خود فنا ہو کے ذات میں ملنا   یہ تماشا حباب میں دیکھا

———(۳)———

سجن کے حسن کا قرآں پڑھا ہم نے نظر کرکر
نہ پایا کچھ غلط اس میں ولیکن زیر و زبر کرکر
کلام العشق ہمنا دوں سنا حکمت سوں منطق میں
وگرنہ اس مطول کوں سنا تھا مختصر کرکر

———(۴)———

نگاہ تیز و پلک تیز غمزہ نشتر تیز
ہوے ہیں دل کے لئے یہ تمام نشتر تیز

---

* اس قطعے سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ولی گجراتی تھے حالانکہ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ یہاں بطور سیر و تفریح یا کسی تعلق خاص سے قیام پزیر تھے - نیز یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ شہر گجرات کے لئے یہ قطعہ کہا گیا ہے جبکہ وہ سید معالی کے ہمراہ صوبۂ پنجاب میں سرہند وغیرہ تک گئے ہیں--

† بمبئی کے چھپے ہوے دیوان میں یہ دونوں شعر ایک ساتھ اور ایک جگہ لکھے ہوے ہیں پہلے شعر کا مسئلی و مردف ہونا بتاتا ہے کہ دوسرے شعر میں بھی یہی التزام ہوتا مگر وہاں صرف قافیے پر انحصار ہے - چوں کہ دونوں شعروں میں بالحاظ مضمون یک گونہ ربط پایا گیا اس لئے بذیل قطعات درج کیے گئے - -

رقیب پر جو چلے بس، تو اُ   ‌ ‌ ‌ ‌ رن چاک توکر
پکارے حشر تلک غم سوں وہ ''بر یز بر یز''

——(۵)——

گنج مخفی کی نہیں کُنجی ہے بسم اللہ بن
قفل دل کُھلتا نہیں ہے گا ہمارا   ‌ ‌ ‌ بن
رود نیل آنکھوں سوں جاری ہے ندی نالے ہیں آب
باؤلی ہو رہی ہے یوسف کی زلیخا چاہ بن

——(۶)——

قطعۂ تاریخ دہ مجلس منظوم

ہوا ہے ختم جب یو درد کا حال
گیارا سو پو تھا اکتا لیسواں سال
کہا ہاتف نے یو تاریخ معقول
''(ولی) کا ہے سخن حق پاس مقبول''
۱۱   ‌ ‌ ‌ ھ   ‌ ‌ ‌ ۴۱

رباعیات (۲۶)

——(۱)——

اے جیو دو عالم کا ترے مکھ پہ فدا
محتاج تری ذات سوں سب شاہ و گدا
مجھ عاجز بے کس پہ نظر رحم سوں کر
اے منظر ہر ناظر و منظور خدا!

——(۲)——

مے خانۂ جگ کا جسے سر جوش کیا
اُس ہاتھ سوں عالم نے قدح نوش کیا

اُس سید عالم کوں جو دیکھا یکبار
یکبار گی عالم کوں فراموش کیا

(۳)

تجھ عشق سوں عشاق کا من آگ ہوا
خرشید نمن تمام تن آگ ہوا
ہر تختۂ لالہ پہ لکھے لالی سوں
تجھ رنگ کی غیرت سوں چمن آگ ہوا

(۴)

دل جام حقیقت ستی جو مست ہوا
ہر مست مجازی سوں زبردست ہوا
یہ باغ دسا نظر میں تنکے سوں کم
اور عرش عظیم پگ تلے پست ہوا

(۵)

کسوت کوں اپس رنگ سوں گلفام کیا
جب بر میں دردامی کرن گل اندام کیا
دو دام یہ [illegible] نین دوجے زلف
شش دام میں شش جہت بے آرام کیا

(۶)

تجھ نین میں جی دام محبت دیکھا
تجھ [illegible]
تجھ مکھ کے بھتر روز دسا روشن مجھ
تجھ زلف میں دل شام مشقت دیکھا

(۷)

یکبارگی تجھ دیکھنے مجھ دل مل جا
گُل تل ہو رسا گال سنیں تل مل جا
سنسار کی انکھیاں جلے سب جیو جلے
جینے کا بھروسا کسے یک تل مل جا

(۸)

یہ ہستی موہوم دسے مجکوں سراب
پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثل حباب
ایسے کے اُپر دل کوں نہ کر ہر گز بند
آپس کوں نہ کر خراب اے خانہ خراب!

(۹)

سورج کے اُپر حوش کرے شرم وحجاب
کر دور کرم اپنے سوں اِس مکھ سوں نقاب
تجھ مکھ کی تجلّی سوں پڑے جوت تمام
بولیں کہ "ہوا ہے آج یہ یوم حساب"

(۱۰)

تجھ لب منیں دستا ہے مجھے آب حیات
تجھ زلف کی ظلمات میں ہے لیل برات
اے سبزۂ خضر! تجھ قدم سوں شاید
اس آب حیات کوں ملے رات برات

(۱۱)

منگتا ہے مرا دل کہ اپس کے لیے ہات
اس حسن کی دولت سوں دے یک بوسہ زکات

تجھ حکم پہ یہ داد و دہش ہے موقوف
تاخیر نہ کر اس منیں ، ہے بات کی بات

(۱۲)

تجھ مکھ کا ہے یہ پھول چمن کی زینت
تجھ شمع کا شعلہ ہے اگن کی زینت
فردوس میں نرگس نے اشارے سوں کہا:
" یہ نور ہے عالم کے نین کی زینت "

(۱۳)

ہے حسن کی اقلیم میں تو شاہ ہنوز
خوبی کا تری مشتری ہے ماہ ہنوز
اِس وقت میں تو ہے مالک مصر بہار
یوسف کوں ہے تجھ عزیز کی چاہ ہنوز

(۱۴)

رکھتا ہوں میں دل میں درد جاں کاہ ہنوز
اے شوخ نہیں ہوا تو آگاہ ہنوز
تجھ غم سوں ہیں گرچہ چشم پُر آب ولے
سینے میں بجا ہے آتش آہ ہنوز

(۱۵)

نہیں نقد خزینے میں مرے غیر از داغ
جس داغ کی حسرت سوں ہوا لالہ داغ
سینے منیں اک غم کا محل باندھا ہوں
ہیں آہ کے جس بیچ کئی لاکھ چراغ

———(۱۶)———

رکھہ دھیان کوں ہر آن تو معبود طرف
رکھہ سیس کوں ہر حال میں مسجود طرف
معدوم کوں موجود سوں کیا نسبت ہے
اَولیٰ ہے کہ مائل ہوتو موجود طرف

———(۱۷)———

دیوان ازل بیچ خدائے بے چوں
یہ حکم کیا عام کہ "ہاں کُن" فیکوں
افراد دو عالم کا بندھا شیرازہ
اس دفتر کونین پہ فہرست ہے توں

———(۱۸)———

تجھہ عشق سوں نت بے سرو ساماں ہوں میں
تجھہ زلف سوں بے تاب و پریشاں ہوں میں
تجھہ مکھہ کی صفائی کوں نظر میں رکھکر
مدت ستی جیوں آئینہ حیراں ہوں میں

———(۱۹)———

ہے مکھہ کوں ترے دیکھہ گلا شرم سوں ماہ
یہ چاہ زنخ کی لے گیا یوسف چاہ
تجھہ زیب کے جلوے کوں جو نرگس دیکھی
اس کثرت جلوہ سوں ہوئی خیرہ نگاہ

———(۲۰)———

اے خلق کے زیب و زین! مجھہ حال کوں دیکھہ!
اے جد حسن حسین مجھہ حال کوں دیکھہ!

کہو زلف کوں سمجھیا کہ نکو مار دسی*
مشہور مثل "سانپ لڑا منھہ خالی"

(۲۵)

منصور تری دار اُپر حیراں ہے
قضّات تری راہ میں سر گرداں ہے
دربار میں تیرے نہیں موسیٰ کوں بار
یہ نور ترا بوجھہ ترا درباں ہے

(۲۶)

کونین حسن حسین کا مہنوں ہے
اِس یاد سوں عشرت کا سِنہ محزوں ہے
ایسوں کے اُپر روا رکھا داغ فلک
جس داغ سوں لالۂ جگر پر خوں ہے

فردیات (۴۰)

(۱)

باج حق کے نہیں کوی واقف ہماری آہ کا
مد ہے یہ دیوان بے تابی کی بسم‌اللہ کا

(۲)

مذہب عشق میں تری صورت
دیکھنا ہم کوں فرض عین ہوا

---

* کسی کو

(۳)

حجاب ستی ہر غنچہ دریباں میں رکھے سر
ذکر باغ میں مذکور ہو اس تنگ دہن کا

(۴)

دیکھ تجھ ابرو کوں شکل کژدم جادو نگاہ
مارکے مانند کھایا تجھ زلف نے پیچ و تاب

(۵)

جن نے تیرے حسن کے دریا کوں دیکھا آنکھ بھر
وہ ہوا خالی اپس سوں جگ میں مانند حباب

(۶)

خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تجھ بن اے صنم
جب سوں دیکھے ہیں تری تصویر یاراں الغیاث

(۷)

حسن اُس کا ہوا ہے خوش خط آج
ہے سزاوار گر دیوے* اصلاح

(۸)

کرتا ہوں جای سپاری کتھئی ہیں ہاتھ جسکے
کرنے کوں دل کا چونا آتا ہے پان کھاکر

(۹)

تجھ جام لب سوں بوند پڑے خاک جم میں گر
لے جام مثل لالہ نکالے وہ بھوئیں ا سوں سر

---

* بیرونی ملے ا زمین

(۱۰)

گر تو منگتا ہے کہ دیکھیں رنگ وسعت مشربی
صدق نیت سوں شتابی دامن صحرا پکڑ

(۱۱)

میں نہ جانا تھا کہ تو ناداں ہے
دل دیا تھا تجکوں دانا بوجھکر

(۱۲)

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیم تن ہرگز
نہ ہوا اے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز

(۱۳)

دکھنی زبان میں شعر سب کہتے ہیں لوگاں اے (ولی)
لیکن نہیں بولا کوی یک شعر خوش شیریں نمط

(۱۴)

اُس کے نہانے کی سن خبر آیا
چشمۂ آفتاب گرم نکل

(۱۵)

کیوں مارتے ہو تیغ سجن! ہم میں دم نہیں
پنہاں نگہ تمہاري یہ گپتی سوں کم نہیں

(۱۶)

اور مجھ پاس کیا ہے دینے کوں
دیکھکر تجکوں رونے دیتا ہوں

(۱۷)

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں کے آہو کوں لیا ہوں خون جادو سوں

(۱۸)

کشتی پہ سجہہ نین کی انجھواں کے قافلے چڑھ
مقصود کے حرم کوں احرام بندھ چلے ہیں

(۱۹)

نہ جانوں وہ ہلال ابرو کدھر کوں
چلا ہے باندھ تیغ مغربی کوں

(۲۰)

کیا غم ہے اُس کوں گرمیِ خرشید حشر سوں
بخت سیاہ جس کے سر اوپر ہے سائباں

(۲۱)

ترشی چین و شکر لب یار
حق میں میرے ہے شربت لیموں

(۲۲)

تجھ زلف سوں اے غیرت لیلیٰ!
بید خواناں ہوے ہیں سب مجنوں

(۲۳)

گناہاں کے سیہ نامے سوں کیا غم اُس پریشاں کوں
جسے یہ زلف دستاویز ہے روز قیامت میں

(۲۴)

دور ہے، لیکن نزک دستا ہے مجھ
دل ہوا تجھ دیکھنے کوں دوربیں

(۲۵)

دستا ہے تو نچھ مجھکوں جدھر دیکھتا ہوں میں
تیرے خیال بیچ ہوا دل ہزار بیں

(۲۶)

ہر نقش پا سوں دیدۂ قمری دسے اگر
وہ سرو خوش خرام چلے سیر باغ کوں

(۲۷)

کر تہنا ہے کہ ہوں روشن دلاں میں سربلند
مجھ سوں پروانے اپر ہو موم دل اے شمع رو!

(۲۸)

یاد میں تجھ قد کی اے گلزار حسن!
آہ میری سبز* ہے مانند سرو

(۲۹)

کیا کام اُس کوں پھر کے شراباً طہور سوں
پی جس نے تجھ لباں سوں شراب دو آتشہ

(۳۰)

از بسکہ شکستہ دل ہوں غم سوں
لکھتا ہوں شکستہ خط سوں نامہ

(۳۱)

اے کعبہ رو کھڑا تو ہوا جیوں ادا کے سات
بولے اذابراں نے کہ "قد قامت الصلاۃ"

(۳۲)

لام† نستعلیق کا ہے اُس بت خوش خط کی زلف
ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اِسلام کے

---

* (ن) تیر

† یہ شعر دیوان مطبوعۂ نول کشور لکھنؤ میں ولی سے منسوب ہے اور دوسرے تذکروں میں کسی اور کے نام سے درج ہے-

—(۳۳)—

اُس ملاحت کے نون کی لذت
جس کا دل ہو کباب سو جانے

—(۳۴)—

تری انکھیاں نے مجھ اے شوخ بدمست
چھکائی ہے جھکائی ہے جُھکائی*

—(۳۵)—

جب کہ تو نین میں سہاتا ہے
جیو میرا انکھاں میں آتا ہے

—(۳۶)—

درزن کوں، کہا، کیا ہے ترے بر میں دکھا ٹک
بولی کہ نہ کچھ چھیڑ سُنا ہے کہ سِنا ہے

—(۳۷)—

مکھ ترا بحر حسن و زلفاں موج
گردش چشم عین طوفاں ہے ا

—(۳۸)—

تجھ طرف اکثر ہیں آہن دل رجوع
دل ترا کیا سنگ مقناطیس ہے

—(۳۹)—

پی کوں دیکھا نہیں ہوں اِس نوبت
دل مرا اس سبب سوں جھانجھ میں ہے

---

*(ن) چکھائی
ا ایک قلمی دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا:
نین کشتی تری دو پتلی نوح
تس میں گردش سو عین طوفاں ہے

(۳۰)

شعلہ خو جب سوں نظر آتا نہیں

تب سوں انگاروں پہ لوٹے ہے (ولی)

نوٹ:- اشعار مفردات مختلف دواوین اور تذکروں سے منتخب کئے گئے ہیں - بعض اشعار کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان قوافی و ردیف میں پوری غزلیں کہی ہوں گی - کوشش و تلاش کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے کہ جہاں کہیں ولی سے منسوب کردہ کلام مل سکے تو یکجا کر دیا جائے، تصحیح اور تنقید اگر اس وقت نہ ہو سکے تو آئندہ ہو سکے گی -

قطعات تاریخ ترتیب کلیات ولی

اعداد کے حساب سے (تاریخ گوئی کا) ایجاد (امیر خسرو) سے پہلے ظہر نہیں آتا۔ اُن سے پہلے رسمی ... وغیرہ نے جمل کے شمار سے کوئی غرض نہیں رکھی - لہٰذا صرف سنہ کا اظہار کیا ہے مثلاً "ہجرت شش صد و پنجاہ و شش بود" اس مصرع کے اعداد ۶۵۶ سے کہیں زیادہ ہیں - بہرحال واقعات تاریخی کی یادداشت کے لئے پرانے زمانے کا یہ [شارت ہینڈ] (مختصر نویسی) بھلا دینے کے قابل نہیں - مشرقی کتابوں کے آخر میں عموماً اور دواوین نظم میں خصوصاً تاریخوں کی بھرمار ہوا کرتی تھی اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے - طوالت سے قطع نظر کرکے یہاں صرف دو تین قطعات تاریخ لکھے جائیں گے۔ جن میں ایک رباعی راقم حروف نے عرض کی ہے اور باقی حضرت خال محترم رئیس الحفاظ امام المورخین جناب سید عبدالجلیل صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ارشاد کردہ ہیں - قبلۂ محترم (بلا مبالغہ) اپنی معلومات (قرآنی و تاریخ دانی) میں (لاثانی) ہیں۔ اس تعریف کو میری نسبت فرزندی کا (پیوند) نہ سمجھا جائے بلکہ حقیقت امر (آفتاب آمد دلیل آفتاب) سے بھی، وہ چند (ہے :—

بسم اللہ الرحمن الرحیم وھو واحد رب قدیر
۱۳ ھ ۳۸

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ محمد و آلہ الامجاد
۱۳ ھ ۳۸

تاریخ دیوان ولی

۲۸ فصلی ۱۳

شاعرے بود در زمان سلف
مایۂ ناز شد ز بہر خلف

نام نامی او (ولی اللہ)
ریختہ گوے بود و ژرف نگاہ

باشد اُستاد ریختہ گویاں
زو بماندہ بہندیاں احساں

طرح دیوان ریختہ وی ریخت
پیش از عہد وی کسے نی ریخت

(رودکی) شد بفرس موجد آں
در زبان عرب (مہلہل) داں

یادگار (ولی) ولے بودہ
متفرق بدہر و فرسودہ

حالیاں مجتمع شدْ و تازہ
بر رخ آں کشیدہ شد غازہ

زادۂ خواہرم علی احسن
حافظ و حاجی و شہیر زمن

شاعري راست بسکہ دلدادہ
شہرہ اش دور دور اُفتادہ

از تلامیذ میرزا داغ است
سخن وے شگفتہ چوں باغ است

الحصل شد او چو آمادہ
چند نسخہ بدستش اُفتادہ

از کلام ولی فاسی دھر
انچه فی‌الوقت یافت شهر بشهر

نیز در حال آں سخن آرا
نظر اُفتاد مختلف آرا

یافته در کتب بچند جهات
اشتباهے بنام و نیز صفات

سعی موفور و کوشش بے حد
کرد درجست و جوے آں جدودَه

نظر آمد چو منتشر اقوال
داد رویش بسے توزع* بال

مختلف یافته چو تذکرها
بهر اکثر نگاشت تبصرها

خس و خاشاک شبه پاک برفت
حق بود ایں که بس گهرها سفت

مدّتے صرف کرد در تحقیق
دُرش آمد بکف بسان عقیق

پیش آورد بهر جوهریاں
باید آں را خرید با دل وجاں

سر نو داد نسخهٔ ترتیب
سع ذکرش بخوبی و تهذیب

نسخهٔ نادره شده تدویں
همتش را هزارها تحسیں

---

* پراگندگی دل

بمن بندہ کردہ استدعا
سال ترتیب آن کنم املا

واقعی را قعات نظم کنم
گام خود را بروں ازیں نہ زنم

گل و بلبل نشد شعار من
ساغر و مل نشد دثار من

فلہذا ضروری از احوال
ساختہ نظم ایں شکستہ بال

مثنوی را دھد چہ طول (جلیل)
کہ زیکسال او فتادہ علیل

مادۂ برفکا شتہ ست جلی
سال تجمیع (ارمغان ولی)
۱۳ ھ ۳۸

سال طبعش زبس فراغ دلی
گفت (دیوان ریختہ ز ولی)
۱۳ ھ ۳۹

(ولہ)

ولی اللہ آن نامی دہر خود
در اردو شدہ شاعر مستند

کلامش کہ چوں در خوش آب بود
پئے شائق خویش کمیاب بود

علی احسن آن زادۂ خوا شرم
نمودہ ازاں چند نسخہ بہم

پریشان بسے بودہ و مختلف
بسعی اتم ساختش مؤتلف

مرتب همه ازسر نو نمود
زذکر مصنف بر آں برفزود

پئے ناظراں تحفۂ نادرست
کند قدر کاو بر سخن قادراست

بتاریخ هجری دیواں قلم
علی حزہ مثنوي زدرقم

پئے سال فصلی آں بے دریغ
بخوانی (کلام فصیح و بلیغ)
۲۷ ن ۱۳

خاکسار افسردہ دل جلیل
۳۹ ھ ۱۳

(رباعی تاریخی از راقم حروف بصنعت مستزاد)

محنت سے کیا جمع یہ کمیاب سخن تھا بے سروپا
گلریز هوا شوق تو پهولا یہ چمن صد شکر خدا
تاریخ سنیے بغور هر صاحب فن هے لطف نیا
دیوان ولی ختم بوجه احسن اب آکے هوا
۳۸ ھ ۱۳

ضمیمہ اوّل

الف

—— : ۱ : ——

* نازنیں ناز سوں صحن میں آ
فرش ' گُل سب ہوے چمن میں آ

جان خوباں کی اب ہوی مجلس
ماہ ہوکر توں انجمن میں آ

کھول کر اِس دہاں کے غنچے کوں
طوطی مانند توں بچن میں آ

میں ہوں تیرے فراق سوں اندھا
مرد مک ہوکے مجھہ نیَن میں آ

آرزوے (ولی) کوں اے گُلرو!
یک دو ساعت توں میرے تن میں آ

—— : ۲ : ——

سر و قد تجھہ پہ وار کر ڈالا
ہے یـو شہشاد تیـــرا متوالا

چہرۂ سرخ ' خال مشکیں سوں
نقل اُٹھاے ہیں دیکھہ سب لا لا

* (ن) ۷ میں یہ غزل ہے اور کسی نسخے میں نہیں ہے —

کیوں تہاشے چلیا چمن کے توں
سرو قد تجھ انگیں ھے کیا بالا

ھنسلی تجھ گل میں دیکھ کہتے ھیں
چاند سیں مکّھ کا ھے یو ھالا

نین مرگوں کی گھانس پکڑی مکھ
دیکھ تیری انکھیاں کا دنبالا

طرّۂ زر لباس سبزہ پہ دیکھ
سرو پر ھے انش کا پر کالا

جب سوں آیا عشق کے کوچے میں
باغ فردوس دل ستیں جالا

جب چلیا وہ کھر میں خنجر رکھ
عاشقاں کا خدا ھے رکھوالا

قہر سوں جب چلیا وہ غصے میں
صف عشـــاق سب دیے تـــالا

سر عشـــاق سب اکھتے کر
ھاتھ میں لے چلا ھے منڈ مالا

سحر، جادو میں تجھ نہیں ساتھی
سب پھرا دیکھ شہر بنگالا

* توں رقیباں سوں زینہار نہ مل
بے توقف کر ان کا موں کالا

---

* (ن) ۲ میں ھے) ـــ

—— : ۳ : ——

* جب سوں دیکھا ھوں مست مت والا
ھوش تب سوں ھوا ھے متوالا †

کیوں ھوا ھے تو ھم سوں نا فرماں
داغ دیتا ھے تجھہ بناں لا لا

جب سوں ورد زباں ھے نام موھن
اشک غلطاں ھیں § ھات میں مالا

تیر مژگاں سوں دل مشبّک ھے
جب سوں لاگا ، نگاہ کا بھالا

جلوہ گر جب سوں سرو قد تیرا
سیر کرتا ھوں عالم بالا

بال پن سوں اگا ھے نیہ تیرا
تو کیوں دیتا ھے اب مجھے بالا

سوز یار ☒ گُداز ھے ھمدم
مونس جاں ھے آہ اور ☹ نالا

کال ھے بعد وصل مہجوری
روز ھجراں کا ھوے ◍ منه کالا

کانورو دیس ھے ترا کوچا
نہیں غلط ، ھے یو شہر بنگالا

---

* ن ۳ تا ۵ میں یہ غزل ھے - † (ن ۵) نر والا
§ (ن ۴، ھے ۵، کی) ☒ (ن ۵، ونازو) ☹ (ن ۵ ھور)
◍ (ن ۴، ھوے نه)

—— : ۳ : ——

* جب سوں دیکھا ھوں مست‌مت‌والا
هوش تب سوں هوا هے متوالا †

کیوں هوا هے تو هم سوں نا فرماں
داغ دیتا هے تجهه بناں لا لا

جب سوں ورد زباں هے نام موهن
اشک غلطاں هیں § هات میں مالا

تیر مژگاں سوں دل مشبّک هے
جب سوں لاگا، نگاه کا بهالا

جلوه گر جب سوں سرو قد تیرا
سیر کرتا هوں عالم بالا

بال پن سوں اگا هے نیه تیرا
تو کیوں دیتا هے اب مجهے بالا

سوز یار ☒ گُداز هے همدم
مونس جاں هے آه اور ☹ نالا

کال هے بعد وصل مهجوری
روز هجراں کا هوے ▥ منه کالا

کانورو دیس هے ترا کوچا
نهیں غلط، هے یو شهر بنگالا

---

* ن ۳ تا ۵ میں یه غزل هے - † (ن ۵) نر والا
§ (ن ۴، هے ۵، کی) ☒ (ن ۵، ونازو) ☹ (ن ۵ هور)
▥ (ن ۴، هوے نه)

: ۵ :

* کفنی پنہا کے مجکوں لباسی کیا پیا
یک جیو ایک ا دل میں دو بہاسی کیا پیا

اس کا‡فراق یار § بھبھوت عشق کا چڑھا $
مت ※ میں برہ کے مجکوں سنیاسی کیا پیا

وے قاف، شین، عین ♐ تو مجھ لام دال سیں ♊
مجھ پر اپس کے گھر منیں کاسی □ کیا پیا

اپنی برہ کی تیغ سوں مجھ دل کوں کاٹ کاٹ
مجھ زندگی سوں آہ اُداسی کیا پیا

تاحشر دے (ولی) کوں کفن اپنے عشق کا
ہے ہے برہ کی قبر میں باسی کیا پیا

: ۶ :

جب کہ وہ رشک پری جلوہ گر ناز ہوا
دل کی تسخیر کے تئیں مظہر اعجاز ہوا
☺سبزۂ خط نے رخ یار کو بخشا ہے جلا
دیکھ یہ رنگ عجب آئینہ پرواز ہوا

: ۷ :

بیداد ہے بیداد ⊕ کہ وہ یار نہ آیا
فریاد ہے فریاد ♂ کہ غم خوار نہ آیا

---

* یہ غزل ن ۴ و ۷ میں ہے ——— † ن ۷ - یک چھز دے کے
‡ ن ۷، آسن — § ن ۷، بار — $ ن ۷، لگا — ※ ن ۷، متھ
♐ ن ۷، قاف، شین، عین، — ♊ ن ۷، میں — □ ن ۷، میں اکاسی
☺ یہ دو شعر ن ۲، ۴، ۷، میں - رباعیات میں درج ہیں، مگر نہ یہ رباعی ہے نہ قطعہ ⊕ ن ۳، ۴ فریاد ہے، فریاد ♂ ن ۳، ۴، ۵، بیداد ہے بیداد —

صد حیف ھے صد حیف کہ یک* ناز اداسوں
یکبار مرے بر میں وہ † دلدار نہ آیا

اغماض کیا ' چلتا ‡ رھا مجکوں نہ پوچھا
کیا تجھہ$ کوں مرے حال پہ کچھہ§ پیار نہ آیا

میں جیو کوں رکھیا عشق کے بازار میں لیکن☺
ھیہات مرے جیو کا خریدار نہ آیا

کیا ھے سبب اس وقت (ولی) جیو کوں لینے
لے ھات خنجر قاتل خونخوار نہ آیا⊙

———— : ۸ . ————

بیت ابرو ز بس خیال کیا
اپنے تن کوں میں جوں ھلال کیا

اُس برھمن بچے نے شہر بید (؟)
تیغ ابرو کوں پند سال کیا

ماھی دل کا † شکار کرنے کوں
کھول زلفاں سجن ‡ نے جال کیا

مخمل اوپر نہیں خواب مجھے
جب سوں آغوش کا خیال کیا

جز دو دشنام § نہیں سنیا ھے (ولی)
جب سجن پاس $ عرض حال کیا ¶

---

* ن ۳' وہ - ن ۷ ' ۵ ' با —— † ن ۳' مندیں —— ‡ ن ۳' جاتا
$ ن ۳' اس' ن ۴' تم —— § ن ۳ ' اوبر —— ☺ ن ۳' نسدن
⊙ یہ غزل ن ۳تا ' ۷ میں ھے ' ن ۵ کے حاشیہ پر ھے' ھر مصرع کا نصف اول کٹ گیا ھے —ن ۳ میں مقطع نہیں ھے—
† ن ۴ کاجب ' ن ۴' دلکوں ‡ ن ۳' صنم — § قہر دشنام — $ سیتی
¶ یہ غزل ن ۴ و ۳ میں ھے' مگر دوسرا اور چوتھا شعر ن ۳ میں نہیں ھے

—— : ۹ : ——

آج کی رین مجکو خواب نہ تھا
دونوں انکھیاں میں غیر آب نہ تھا

خون دل کوں کیا تھا میں نین زش*
اور شیشے مئیں شراب نہ تھا

آج کی رین درد غم میانے
کوئی مجھہ سار کا خراب نہ تھا

مجلس شوخ میں مجھے کچھہ بھی
حجت وصل کوں جواب نہ تھا

گر تلطّف سوں آکے مل جاتا
حق کے نزدیک کچھہ عذاب نہ تھا

ماہ اندھکار تھا کہ جیوں میرے
پاس میرا جو ماہتاب نہ تھا

آہ پر آہ کھینچیا تھا میں
آج کی رات کچھہ حساب نہ تھا

کیا سبب تھا کہ وہ نہیں آیا
نہ اُسے مجھہ ستی حجاب نہ تھا

گلۂ شوخ اے (ولی) کرنا
ہر کسی کن تجھے صواب نہ تھا ؎

—— : ۱۰ : ——

اس سیّدا پر نت اچھو سایا سدا رحمان کا
جس کے لباں کے رشک سوں دل خوں ہوا مرجان کا

---

* غالباً یہ لفظ (ریزش) ہے — † صرف ن ۳ میں یہ غزل ہے—

اُس گُلشن رخسار پر جوکوئی کرے گر یک نظر
خطرانہ لاوے دل بھتر وہ جنّت رضوان کا
جنتیے زیر وزبر صفحے پہ اُس مکھہ کے کیا (؟)
گویا کہ کیتا ختم ھے سوبار و و قرآن کا
سبزا نھیں آغاز یو، دستا ھے جو اُس مکھہ اُپر
یو حسن کے مصحف اوپر خوش خطرا ھے ریحان کا
ابرو کماں وو کھینچکر، پلکاں کے تیر آپس اکا
جاتا ھے کس کے قتل کوں وہ شوخ خونیں شان کا
جامہ گلابی بر میں کر، صہبا نیّن ساغر سوں بھر
کرنے ڈاونا، کس کھر (؟) رھزن چلیا ایمان کا
درسن بدل اُس ماہ کی ھے آرزو زھرہ کوں نت
مجلس ملیں ٹک آئے گر، گانے کے تئیں یک تان کا
اے شیخ تیرے حکم میں وہ شوخ کیونکر ھوئے کا
پھیتا سجا ھے سر اوپر اُن نے جو قا فرمان کا
دکھن میں تیرے شعر سن، شوقی ھوے نیرے (ولی!)
جسکے لگیا ھے دل کے تئیں خوش شعر تجھہ دیوان کا *

—————:۱۱:—————

رخ ترا اے پری نہ خواب ھوا
یو جدائی مجھے عذاب ھوا
ھجر تیری کی آگ پر دل جل
آہ کے بیچ میں کباب ھوا
عشق کی بزم میں بجا نھیں مجھہ
سب رگیں تار، تن رباب ھوا

* صرف ن ۳م؁ں یہ غزل ھے—

مُکھ ترا جعفری نہن مت رکھ
رخ ترا گر گُل گلاب ہوا

خون دل کھینچے کو ہر یک نین
اے دلا شیشۂ شراب ہوا

عشق پیچاں نے ' حال میرا دیکھ
تاب نالا کے پیچ و تاب ہوا

تیرے دیوان حسن میں جاناں!
بیت ابرو کا انتخاب ہوا

قول اپنے سیں مست پھر اے ساجن!
وو حدیث (کا) مجھے لباب ہوا

عشق کے درس کے بھیتر فریاد
بحث تیری سوں لاجواب ہوا

اب (ولی) سوں نہو توں رو گرداں
تیرے کارن جو وو خراب ہوا*

——: ۱۲ :——

یارو! سلام میرا اس یار سیں کہو جا
مجھ ہجر کے یو دکھ کوں دلدار سیں کہو جا
جاتا ہوں درس بن میں اب حال میں بھی ہمیں؟
یو سب مری مصیبت عیار سیں کہو جا

کیتا بھی مکر توفت آرحم کر ' و گر نہ
واللہ میں مروں گا مکار سیں کہو جا
مجھ دل کی ابتری کوں للہ کارنے تم
کاکل سیں اُسکی یارو ہر تار سیں کہو جا

---

* صرف ن ۳ میں یہ غزل ہے

مجروح دل کوں میرے ناز و ادا سوں اپنے
ھنگی (؟) علاج کرنا دارار سیں کہو دیا
تجھہ وصل میں (ولی) کا جانا ھے جیو بدن سوں
* تک آکے دیکھہ جانا غمخوار سیں کہو جا

—— : ۱۳ : ——

وہ باندھا جب گلابی سر پہ پھیٹا
چمن میں بلبلاں اکے جھپیٹا
دیا ایسی ادا سیں پیچ پر پیچ
کہ کئی عاشق کے جی اُس میں لپیٹا
تری مکھہ پر تجلی بہت دستی
مگر توں حسن کا معدن سہیٹا
(ولی !) مرھم نہیں اُس کا کسی طور
کہ جن نے عشق کا کھایا جھپیٹا ا

—— : ۱۴ ——

خدا نے تم کو سجن ! شاہ بے نظیر کیا
ترے جو خال ھے مکھہ پر اسے وزیر کیا
ھمن سوں ررس † رھے بے سبب سو کیا معنے
کہو ھمن نے ترا کیا گنہ کبیر کیا
کہا ھوں صدق سوں دل کے سجن ! توں باور کر
ھوا مرید میں تیرا سو تجکوں پیر کیا
جگت میں ھیں جتنے $ خوباں بسے ترے تابع
سبھوں نے مل کے آپس کا تجھے اسیر کیا

* ن ۳ سیں ھے —† ن ۳ میں ھے —‡ روتھہ — $ جتنے

توے نین کی خماری سوں مست پھرتا تھا
زلف کے بیچ* میں لے کر سجھے اسیر کیا

(ولی) کوں دیکھہ کے یارو! خدانے دنیا میں
† سجن کے حق سیں دعا کے تئیں فقیر کیا

———: ۵۱ :———

ہوا حق میں مرے خونخوار چیرا
بندھیا جب سوں گل آثار چیرا

بجا ہے پیچ کھاوے حال عاشق
سجن کے سر اوپر ملدار چیرا

ہمارے دل کوں زخمی کرنے خاطر
بندھیا ہے سر اوپر نکدار چیرا

آپس کے بند میں آلودہ کر کر
مجھے غم دے گیا خمدار چیرا

تجھے ہے لت پٹی دستار زیبا
نہ بھایا شوخ کھڑکی دار چیرا

عجب ہے سروقد پر اے عزیزاں!
ہوا خوبی سوں بر خوردار چیرا

فدا ہے اے (ولی) دیکھن کوں اُس کا
دیکھیا یکبارگی دیدار چیرا ‡

---

* پیچ ' ۲ —— † صرف ن ۳ میں ہے —— ‡ یہ غزل ن ۴ میں ہے -

—— : ۶۱ : ——

تجھ نین کے شہسوار سوں لڑ کون سکے گا
بن نیند اِس انکھیاں کوں پکڑ کوں سکے گا
خوش آب حیاتی ستی ہے لب یو لبالب
سبزے بغیر اس لب کوں انپڑ کون سکے گا
تجھ زلف کے تاران میں ہے سحر کا بستار
اِس سحر کے طومار کوں پڑ * کون سکے گا
بدمست دو پستاں ترے سینے پہ ہیں قائم
اُن باج بھی اِس صدر پہ چڑ † کون سکے گا
دریاے برہ غم میں مجھے ہے یو نس دن
اس بھر میں دل باج سو پڑ کون سکے گا
مانند (ولی) تجھ سوں جو پایا شرف وصل
اُس باج اپس دل سوں بچھڑ کون سکے گا ‡

ت

—— : ۷۱ : ——

جب سوں دیکھا ہوں زلف کی (میں) لت
یاد میں اُس کی تن کیا سب کھت
ہوش اُڑ کر گیا ہے میرا دیکھ
پیچ چہرے ترے کی سب ات پت

---

* پڑ (پڑھنا) † چڑھ (چڑھنا) ‡ صرف ن ہ میں ہے —

حاوے تجھ مکھ انگے سوں رستم تل
گروو غمزے تیرے کا دیکھے تہت

اور نہیں کام مجکوں کچھ ساجن !
عشق تیرے کا نت ہے مجھ کہت پت

ہجر تیرے سوں اے پری پیکر !
اشک پڑتے ہیں چشم سیں پت پت

خاک مکھ پر لگا کے جوگی ہو
ایکے بیٹھا ہوں تجھ برہ کی مت

تجھ بنا اب نہیں مجھے طاقت
کب تلک جیو کروں اپنس کا گہت

تم سیں مجنوں نمن ہو پھرتا ہوں
مت سوں تجھ مکھ کی مجھ لگی ہے چت

اے (ولی) پر پیا ! رحم کر توں
کب تلک اُس ستی کرے گا ہت *

ث

—— ۱۸ ——

اے بلبل زباں توں نہ کر اختیار بحث !
ہے باغ دہر میں گل آتش بہار بحث

توڑیا ہے سنگ خارہ سینہ جو ہر آپ کا
ناقص ستیں کیا ہے جو کامل عیار بحث

---

* یہ غزل ن - ۳ میں ہے —— † یہ غزل ن ۲ ، ۳ ، میں ہے -

نہیں عالم شہود میں حجت کوں راہ دخل
حیران عشق کوں نہ کرے بیقرار بحث

دیکھا نہیں ہے پھر کے کدھو صورت وقار *
بزم جہاں میں حسن کوں کیا بیقرار بحث

برجا ہے اُس کوں اس سیاطیں کہوں اگر
جگ میں جو کوئی کیا ہے (رلی) اختیار بحث

——— : ۱۹ : ———

شوخ ترکش دل ربا ہے الغیاث
دشمن مہرو وفا ہے الغیاث

وہ قیامت قامت رشک پری
حق میں ہمنا کے بلا ہے الغیاث

ہر نگاہ یار خوش انداز بار !
دل پہ میرے بے خطا ہے الغیاث

عاشقوں کے حق سنیں وہ شوخ طبع
بے دیا ہے، پر جفا ہے الغیاث

وہ ہلال ابرو برنگ ماہ نو
ان دنوں میں کم نما ہے الغیاث

پا ٹھاں قاتل رنگیں ادا ‡
خون عاشق بر ملا ہے الغیاث

---

* ن ۳، صورت کدھو پھیر کر وفا (ث) ——— | صحیح بیوقار معلوم ہوتا ہے ——— | ن ۲ ناز ——— ‡ یہ شعر دیوان میں ردیف ہذا کی پہلی غزل میں بھی ہے -

بس که هے بے مہروہ* خونخوار نین *
خون دل میرا پیا هے الغیاث
دام میں زلف سیہ انداز کے
آ (ولی) بیچل پڑا هے الغیاث (۲۲)

---

‡ مارے میں عاشق مسکین کے
اے سجن تجکوں فنا (فتح) نہیں الغیاث

⁂ خواب خوش آتی نہیں نے شب کوں تجھہ یاد وصال
جب سوں دیکھا نین مخمور سدا باراں الغیاث

— ۲۰ —

§ شراب شوق سوں تیری هوا بناے قدح
تری دو نین دسیں مجکوں جوں نہاے قدح
(ولی) هے مست قدح زار زار وحدت کا
نہ حاجت اس کوں صراحی نہ التفاے قدح

ق

⦿ سجن کے غم سوں نکلتا هے نالۂ بیتاب
هر ایک رگ ستی تار رباب کے مانند

---

* ن ۳ ' دل — ۱ یہ شعر ن ۲ ' ۳ میں اور هے — (۲۲) یہ غزل ن ' ۱ ' ۲ میں هے — ‡ غزل ۹۹ میں ' ن ۳ میں یہ شعر اور هے — ⁂ غزل ۱۰۱ میں ' ن ۴ میں یہ شعر اور هے — § غزل ۱۰۹ ن ۴ میں دو غزلوں میں تقسیم هے - ایک مطلع اور ایک مقطع یہ هے — ⦿ یہ شعر تمام نسخہ هائے قلمی و مطبوعہ میں موجود هے —

—— : ۲۱ : ——

اشک جو پڑتے ہیں نت مجھ چشم سے جھر جھر سفید
ہجر کے دوران میں دستے ہیں جیوں اختر سفید

ہجر سوں تیری سدا انکھیاں ہو میری اشک سا
گل * میں خوباں کے جو پڑتے ہیں وہ ہر یک لو سفید

آرزو میں وصل کی تیرے تھینتہ ہو رہا
دو مرے سر کے ہوے بالاں کے جیسے ہو سفید

آئینہ دیدار سوں آ مجھ نیں تو نور بصر
یو نین مجھ مکھ بنا رو رو ہوئی دل بو سفید

پینچ اپنی چیرۂ اُجلے کوں جو آپڑا دیا
عاشقاں کوں مارنے کھینچا ہے جیوں خنجر سفید

شعر تیرا اے (ولی) سنتا ہے جو کوئی دل ستی
وہ لے جاتا شوق سوں مثل در و گوہر سفید †

ف

—— : ۲۲ : ——

مجھے بعد از ہزاراں دن پری پیکر لکھا کاغذ
تسلی سیں، دلا سے سیں، فرضی کر (؟) لکھا کاغذ

نہ تل تو عشق سوں میرے کہ آخر فضل ہے میرا
تلطف سیں، ترحم سیں، مجھے دلبر لکھا کاغذ

---

* گلں = گردن، † صرف ن ۳ میں ہے

حوڑی میں اوّلاً اپنی نکل جا جیوں کوں مجنوں توں
کہ یکدم مثل لیلےٰ کے تجھے میں پھر لکھا کاغذ

نو راہ عشق آساں نہیں، سمجھ کر رکھہ قدم اس میں
کہ یوں کر عشق کی رہ کا مجھے رہبر لکھا کاغذ

شب یلدا (ولی) اوپر ہوئی ہے صبح جوں روشن
کہ اُس کو حسن کے گھن کا ابن چندر لکھا کاغذ * (۹)

ر

—: ۲۳ :—

† کیتا ہے نظر جب ستی اُس رشک پری پر
باندھیا ہے جو کو جیو کوں اُس چھند بھری پر

دیکھی ہے ترے داغ کے جلوے کوں جگر پر
کیا خوب اُٹھا نقش عقیق جگری پر

چنچل نے نظر ناز سے آھو پہ کیا نہیں
قرباں ہوا اُس چشم کی والا نظری پر

ہموار کیا آپ اوپر ترک وفا کوں
باندھیا ہے کمر ناز سوں ؟ب حیلہ گری پر

بوجھا ہے (ولی) تب سیتی موھن نے سورج کوں
کیتا ہے نظر جب سیتی دستار زری پر

---

* صرف ن ۴ میں ہے —— † یہ غزل نسخۂ اول میں ہے -

ز

—— : ۴۴ : ——

نہ مل ہر بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز
ہر اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز

جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھ اپنے چرن ہر گز

تو بےشک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
بجز تجھ روح کے قایم نہ ہوے جگ کا بدن ہر گز

زلیخا سے کتیے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں
نہ کر سکیں ہراک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہر گز

بغیراز عید مت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابرو
نہ مل مہتاب میں بھی کس سوں اے چندر بدن ہرگز

جو شاق شمع روکا ہے اُسے وسواس جاں سوں کیا
نہ دھر ناقابل پروانے کے پروائے کفن ہر گز

حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے
وہ پاے شرح میں مطلب، نہ بوجھے جو متن ہر گز

دم تسلیم سوں باہر نکلنا سو قباحت ہے
نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہر گز

غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا
نہ پہنچے گا بغیر از شوق تا حب الوطن ہرگز *

---

* اس غزل پر ولی نے خمسہ کیا ہے، کسی دیوان میں نہیں ہے -

س

———:۲۵:———

* بغیر حق کے نہیں ہے مجھے کسی سوں آس
کہ اُس ہتھیلے سجن کوں لے آرے میرے پاس

تمام گلشن عالم کو ڈھونڈھ دیکھا ہوں
پیا کی یک دل گلشن میں نہیں ہے ہرگز باس

کیا ہے تب سیتی خورشید کو خجل آتے
لیا ہے جب سوں اپس بر منیں لباس طاس

ز بسکہ شوخ ستمگر دگر شرابی ہے
اسی سبب سیتی ہرگز نہیں ہے مجھ سوں راس

ہوا ہوں بسکہ ترے ہجر میں ضعیف سجن!
رہا نہیں ہے بدن میں مرے ذراسی ناس

ترے عرق کی کچھیک اک بوند ہے گلاب منیں
اسی سبب ستی لیتا ہوں میں گلاب کی باس

تری گلی میں (ولی) آبسا ہے مدت سیں
درس دکھا کے رقیباں کوں مجھ نہ کر تو نراس

———:۲۶:———

ا میں جب ستی دیکھا ہوں بہار گل نرگس
ہے وحشی دل تب سوں شکار گل نرگس

کیوں بار نگہ ہوئے تجھ انکھیاں کے چمن میں
پلکاں نہیں مری خار حصار گل نرگس

---

* یہ غزل صرف ن ۴ میں ہے ——— ؛ ن ۲ ، ۳ میں اس زمین میں دو غزلہ ہے، ایک غزل یہ ہے، اور ایک درج دیوان ہے۔

بیمار ھے اے یار تری چشم کے دوراں
آ دیکھ، تک یک دیدۂ زارِ گل نرگس

نرگس کوں کیا دیکھ اُس کے نین پر نثار
* کر نقد دل اپنے کوں نثار گل نرگس

آیا ھے (ولی) مطلع رنگیں لے ترے پاس
یو مطلع رنگیں لے بہار گل نرگس

ص

—— : ۲۷ : ——

† مہر اوج حسن کی جھلکار کا ھوں میں حریص
جلوۂ رخسارۂ دلدار کا ھوں میں حریص

میکدۂ دل میں مرے ھے بادۂ لعل پیا
اِس سبب ، جام ساغر سرشار کا ھوں میں حریص

ذوق دل کوں کیونکہ لذت بخش ھوے شہد و شکر
بوسۂ شیرینِ لعلِ یار کا ھوں میں حریص

تلخ باتوں سوں ھر یک کے کیوں نہ ھو وے ترشرو
اُس شکر لب کی مٹھی گفتار کا ھوں میں حریص

ھے حلاوت بخش ذوق دل ترا شیریں بچن
اس سبب تیرے (ولی) اشعار کا ھوں میں حریص

---

* یہ شعر دونوں نسخوں میں غلط ھے —— † یہ غزل صرف ن
۲ ، ۳ میں ھے۔

—— : ۲۸ : ——

نہیں مرے دلکوں تری زلف کے چوگاں سوں خلاص
زلف تیری سوں لینا ھے مجھے یک روز قصاص

عشق کی رہ میں جنے * سر کوں دیا ھے جگ میں
حق کے نزدیک اچھے کا سو وھی خاص الخاص

جب لٹک چال سجن کی مجھے یاد آتی ھے
دل مرا رقص میں آتا ھے مثال رقّاص

رکھہ رقیباں سیہ رو کے سخن کوں دل میں
پی ! ندھو صفحۂ خاطر ستی حرف اخلاص

اے (ولی) قدر ترے شعر کی کیا بو جھے عوام
‡ اپنے اشعار کوں ہر گز توں نہ دے جز بخواص

ط

—— : ۲۹ : ——

جاتا ھے تو اوروں طرف سو مرتبہ اے سبز خط
یک بار اِس مخلص طرف کرتا نہیں رہ کوں غلط

دلبر کے ھونٹھوں کے تلے چاہ زنخ پر خوں نہیں ⊕
سرخی سے لکھہ کر لب کے تئیں بھی سرخ راکھے ھیں نقط

اس بس جدائی میں تری ' دل پر ھجوم غم ھوا
جاری ھیں انجھواں سوں ۞ میرے سیل حیواں ھمچو ☽ شط

---

* ن ۲ ' راہ میں جن —— ‡ یہ غزل صرف ۳ ' ۴ میں ھے ——
⊕ ن ' ۳ ' خون میں —— ۞ ن ۴ ' نت انکھیاں سوں ——
☽ ن ۴ ' انجھواں مثل ——

دو جا نہیں کچھہ مدعا اِس عاشق جانباز کوں
ھے آرزو دل میں مرے پیتم کے ملنے کی فقط

دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ھیں اے (ولی)
لیکن نہیں بولا ھے کوئی یک شعر خوشتر زیں نمط*

ظ

—:۳۰:—

جو یار نہیں ھے مرے پاس از بہار چہ حظ
وگر وجھے نہ ھوے دل کا غم گسار چہ حظ

اگر چمن میں نہیں باس میرے پیتم کی
تو میرے دلکوں زگل گشت لالہ زار چہ حظ

ھوتا ھے جیو مرا شاد اُس کی ھنسی سوں
اگر جو ھنس کے نہ کہے † بات گلعذار چہ حظ

کہے سنے ستی لوگاں کے بغض رکھہ دل میں
اگر ھمن پہ ‡ اچھے مہربان یار چہ حظ

(ولی) کے دل میں نہیں غیر سینہ صافی کچھہ
اگر ملیا جو کپٹ سوں وہ دل شکار چہ حظ

۞ جبیں پر اُس کے دائم جلوہ گر نور سعادت ھے
☾ کیا ھے حافظ قرآن توں نے جس کوں یا حافظ

---

*غزل ۲۹ و ۳۰، ن ۳، ۴ میں ھیں- † ن ۳ ’کئی‘- ‡ ن ۲ یہ نداچھے-
۞ غزل ۱۵۷ | میں، ن ۲، ۳ میں یہ دو شعر اور ھیں -
☾ یہ مصرعہ دونوں نسخوں میں یوں ھے:—
” کیا ھے جس کوں توں نے حافظ قرآن یا حافظ “
مگر یہ صحیح یہ نہیں معلوم ھوتا بلکہ جس طرح ھم نے لکھا
ھے یہ ٹھیک ھے اِس لئے کہ اس غزل کا قافیہ کوں، ھوں، سوں ھے-
اور پوری غزل انھیں قوافی میں ھے-

وھی محفوظ ھے نت گردش دوراں کی آفت سوں
جو کوئی وہ زباں دل کیا ھے تجکوں یا حافظ

ع

———: ۳۱ :———

* دیکھہ یو جمع عندلیباں جمع
غنچۂ گل کیا گریباں جمع

اُس مکاں سے توں بھاگ اے دانا
جس مکاں میں ھوے ھیں ناداں جمع

عشق کے رمز سوں نہیں آگاہ
کیا ھوا توں کیا کتاباں جمع

کوئی مقابل نہ آسکے اُس کے
گر اچھیں جگ کے سارے خوباں جمع

شاعروں میں اپس کا نام کیا
جب (ولی) نے کیا یو دیواں جمع

———: ۳۲ :———

گر پڑے انکھیاں میں میری اُس کی صورت کی شعاع
موندلیوں انکھیاں کے تئیں تاکوئی نہ پاوے اطلاع

یار جاتا ھے سفر کوں مجھہ سے † رخصت ھو کے ‡ آج
اے عزیزاں سخت ھے میرے اوپر روز وداع

پیو رقیباں سوں ملا رھتا ھے جیوں شیر و شکر
مجھہ سیتی ھر روز اُتھہ کرتا ھے و و بد خونزاع

---

* یہ غزل صرف ن ۲ ، ۳ میں ھے — † ن ۲ سوں — ‡ ن ۲ کر —

اُٹھ گیا ھے دل سوں اُس کے شوق پڑھنے کا پیا
جن کیا ھے جگ منیں تجھ مکھ کے مصحف کی سہاۓ

اے (ولی) ھر کوئی نہیں ھے قابل فیض الٰہ
* عارفاں کوں حق نے بخشا ھے جہاں میں یو متاع

غ

باد جفا کے نام سوں یک آں نہیں قرار
تن عاشق ضعیف کا لرزاں ھے† جوں چراغ

تجھ ماھتاب حسن کو دیکھت سدا سجن!
اِس نور کی جھلک سوں پشیماں ھے جوں چراغ ‡

ق

—: ۳۳ :—

$ قولوا احبا بنا فاین طریق
جانو ¶ اِس راہ کوں میں ⁋ کر تحقیق

تجھ دھن کا کلام سو بوجھے
حق نے بخشا ھے ** جس کوں فکر عمیق

---

* یہ غزل صرف ن ۳، ۴ میں ھے — † اصل میں ارزاں لکھا ھے - مگر یہ کسی طرح صحیح نہیں معلوم ھوتا یہاں لرزاں ھی ھو سکتا ھے — ‡ غزل ۱۵۹ میں، ن ۴ میں یہ دو شعر اور ھیں —
$ یہ غزل صرف ن ، ۳، ۴ میں ھے — ¶ ن ۳ جاؤں — ⁋ ن ۴ سوکر — ** ن ۴ بخشی —

وا نہ ہووے گا اس کہر کا پیچ
دور کر دِل ستی خیال دقیق

گر چہ ہے نشئہ بادۂ نو میں
بس ہے مجھ عشق کی شراب رحیق

اے ولیؔ آرزو سدا ہے یہی
کہ ملے مجھ سوں وہ رفیق شفیق

ل

—:۳۴:—

* طالب ترے سو طالب مولیٰ ہوے اتال
تب عاشقاں کی صف میں تماشا ہوے اتال

کئی دل زلف کے بند میں گرفتار ہیں ترے
ہو کر اسیر جگ منیں رسوا ہوے اتال

تجھ کوں جگت میں حسن سوں نت ابرو ہے
خوبی ستی بہار کے دریا ہوے اتال

تیری انکھاں کو دیکھ جتے مرگ تھے چنچل
وحشی ہو اُٹھکے جانب صحرا ہوے اتال

جو تھے تماشابین دکن کے چمن منیں
تجھ گل اُپر وہ بلبل شیدا ہوے اتال

تیری صفت کے بیچ جو کرتا [ولیؔ] ختم
تو شعر اُس کے جگ میں ہویدا ہوے اتال

---

* یہ غزل دیوان میں نہیں ہے، خمسے سے لی گئی ہے —

م

——:۳۵:——

*ناز مت کر تجھے ادا کی قسم
بے تکلف ہو مل خدا کی قسم

زلف و رخ ہے ترا جو لیل و نہار
مجکوں واللیل والضحیٰ کی قسم

سرو قد کوں کشیدہ قامت یار
راست بولیا ہوں تجھ ادا کی قسم

مصحف مکھ ترا ہے صورت فجر
مجکوں النجم اور ھوا کی قسم

ظلم مت کر سجن! (ولی) اوپر
تجکوں اُس شاہ کربلا کی قسم

——:۳۶:——

*ٹک مکھ دکھا ھمن کو تہن کوں خدا کی قسم
ٹک بھر کے آنکھ دیکھوں ھمن کوں خدا کی قسم

تیری گلی مقام میں اپنا کروں سدا
اس بات سوں نہ ٹل سوں ھمن کوں خدا کی قسم

جب سوں دکھا گلاب کلی کی نہن (کا) مکھ
نہیں آرزو کہ دیکھوں سہن(؟)کوں خدا کی قسم

بولیا (ولی) یو بحر عجب لطف سوں سنو
بیتاب کر دو جام سخن کوں خدا کی قسم

---

* یہ دونوں غزلیں (۳۵، ۳۶) صرف ن ۴ میں ہیں —

―――― : ۳۷ : ――――

خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم

کم نہائی کو مدعا کر کر
مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم

دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں سدا رجا کی قسم

یک قدم چھوڑ کر نہ جاؤنگا
مجکوں ہے تیری خاک پا کی قسم

لطف سوں آ طرف شہیدوں کے
تجکوں ہے شاہ کربلا کی قسم

بسکہ رکھتا ہوں تجھ قدم کی یاد
دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم

عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام
مرقد پاک اولیا کی قسم

خاکساری ہے حق آگے منظور
خاک درگاہ مصطفا کی قسم

دل سوں اپنے نکال وہم و خطر
راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم

اے (ولی) علم سوں یہ حاصل ہے
گل گلزار "ہل اتیٰ" کی قسم*

――――

* یہ غزل خمسے سے لی گئی ہے

ن

—: ۳۸ :—

* زلف کوں کھول دام کرتے ہیں
آہوے دل کو رام کرتے ہیں

دیکھ تجھ لعل لب کی کیفیت
زاہداں مے حرام کرتے ہیں

بلبلاں چھوڑ کر چمن کو سجن!
تجھ گلی میں مقام کرتے ہیں

گلرخاں فیض لب کے پانی کوں
بادۂ لعل جام کرتے ہیں

ناوک ناز شوخ چشماں کے
دل میں عاشق کے کام کرتے ہیں

کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں (ولی!)
کام اپنا تمـــــام کرتے ہیں

—: ۳۹ :—

* دلبر ادھر کوں تیرے کوثر نہ کہوں تو کیا کہوں
میٹھے ترے لباں کو شکر نہ کہوں تو کیا کہوں

ہیں تجھ دھن صدف میں دندان بھی (یہ) موتی
یک یک یو بے بہا ہیں جوہر نہ کہوں تو کیا کہوں

لٹکی لٹاں میں تیرے دستی ہیں مانک، موتی
کالی رین کے بھیتر اختر نہ کہوں تو کیا کہوں

---

* یہ دونوں غزلیں (۳۸، ۳۹) نسخہ ۳ میں ہیں۔

خوباں کی صف منیں ہے تجھ آج بادشاہی
تجھ سیس پر سورج کو چھتر نہ کہوں تو کیا کہوں

خوبی ترے حسن کی عالم میں ہو رہی ہے
اِس جگ کے بیچ ثانی چندر نہ کہوں تو کیا کہوں

یونین تیرے دونوں ٹکڑے کیے ہیں دلکوں
ہر یک مژہ کوں اِس کے خنجر نہ کہوں تو کیا کہوں

کاکُل کے تار مکھ پر تیرے جو ہیں پریشاں
دل عاشقاں کا اِس پر ابتر نہ کہوں تو کیا کہوں

تجھ شعر کا آوازا سب جگ منیں ہوا ہے
تیرے (ولی) سخن کوں گوہر نہ کہوں تو کیا کہوں

——— ۳۰ ———

عشق میں آکے تا نکل سکتاں
ہوش اپنے سوں بلکہ ٹل جاتاں

اس برہ کی بھٹی منے پڑ کر
سونہ کی مثل ہو پگھل جاتاں

تیغ ابرو صنم کی لے جیو پر
آہ چپ کرکے پھر سنبھل جاتاں

ہے لگن گل سے دلربا کی جب
عشق سیں دھنسکے جیوں صندل جاتاں

عشق کا گھات اولاً چڑہ کر
خوف سیں پھر کے تا پھسل جاتاں

سوز سوں عشق یار کے یاراں!
جیوں شمع سر سوں گل کے جل جاتاں

دست معشوق کے سیں اگر ہے زہر
جیوں شکر مکھ میں دھر نگل جاناں
یار درشن کوں جب بلاوے تجھ
مثل بجلی کے تب اُچھل جاناں
اِس محبت کے جل میں دل در چاک
اے (ولی) ڈوب جیوں کنول جاناں

: ۳۱ .

اُس سجنا سوں یاراں میرا سلام کہناں
ہوں یاد میں تمھاری ہر صبح و شام کہناں
رو رو کے تجھ درس بن انکھیاں سفید رخ زرد
ہوکر رہیا ہے قد یوں جیوں کر کہ لام کہناں
تجھ دام زلف کی میں تعریف ہور ثنا سوں
آہوے دل کوں اپنے کیتا ہوں رام کہناں
شمشیر سیں بھواں کی مارو کے ایک مجکوں
مشرق سوں تا بمغرب با قتل عام کہناں
فرماں میں دشمناں کے ہوکر نہ بھول مجکوں
پھر جدا عزیزاں خیر الکلام کہناں
دیکر نبات لب سوں مجکو توں جیو دینا
یونیں تو اے عزیزاں جیو ناں تمام کہناں
جب سوں وہ روے روشن دستا نہیں ہے مجکوں
میرے پہ تب سوں کھانا سونا حرام کہناں
ہے گا مکاں تمھارا دارالسرور سارا
مجکوں ہے غم الم کا نسدن مقام کہناں

احوال پر (ولی) کے کر رحم کی نظار توں
اُس سیدا سیں جاکر ایتا بپام کیثاں

—— : ۴۲ : ——

بس ناز سوں سکھلاتیاں اُس غمزۂ غماز کوں
دل لے لیا جاں لے لیا اب حد رہی نہیں ناز کوں

دڑدی کروں میں اس ذرا تجھہ لعل شکر ریز سوں
ہر سو جو تو بتھلائیاں مژگاں تیر انداز کوں

کب لگ چھپاکر میں رکھوں تجھہ بے رحم سیں درد کوں
جا چوک میں کہتا ہوں اب تجھہ درد کے میں راز کوں

تسبیح نہ دے مجھہ ہات میں خرقہ نہ رکھہ لاسیس توں
زہاد میں نسبت نہ دے مجھہ رند شاہد باز کوں

جو ساز تہا اے مدعی مجلس سیں توں کیتا بروں
اب آگ دینی تجھہ ستی اس مجلس سی ساز کوں

ہاں اے (ولی) جب لگ جیے دل رکھہ تو قید غم منیں
نہیں ہے رہائی از قفس مرغان خوش آواز کوں*

واو

—— : ۴۳ : ——

غنچہ نمط تجھہ باس کا دل پیرہن سب دن اچھو
مجھہ نین کے نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

---

* اوپر کی چاروں غزلیں ن ۴ کے سوا کسی نسخے میں نہیں ہیں—

پیالے مصحباں دیکھ کر یوں ساقی کوثر ہوا
فردوس سوں ہے جلوہ گر یو انجمن سب دن اچھو

تجھ یاد سوں راحت اچھو سب مؤمناں کی جان میں
تیرے چرن کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو

وہ سایۂ قامت کیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
رشک گلستان ارم تیرا چمن سب دن اچھو

تیرے کرم کے ہاتھ سوں موسیٰ ید بیضا لیا
ہمدم دم عیسیٰ کا توں امرت بچن سب دن اچھو

ہر دم طبع کے سیس پر تجھ یاد کا افسر کہوں
تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو

تجھ باج معصوم جہاں دو ذات عالی جاہ ہیں
اُن کی محبت کا ولی شاں میں وتاں سب دن اچھو *

۵

—: ۴۴ :—

رحم سوں مجھ طرف پیا آ تک
تا کہ دیکھوں ترا وہ روشن مکھ

درد کیا مجھ پہ سخت تجھ بن ہے
دیکھ تو آکے حال میرا تک

اشک سوں تیرے قد کے گلشن میں
ڈالیاں سرو کی پڑیں جھک جھک

---

* ن ۷ میں ہے اور اس پر خمسہ بھی موجود ہے—

غم ترا یار جب سوں مجھ کوں ہوا
دل تی سیں مرے گیا سب سکھ

اے ولی ہے شخص برہ کا غم
حق نہ دیوے کسی کے تئیں یہ دکھ

—— ۳۵ ——

تعریف اس پری کی جیسے تم سناؤگے
تا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤگے

جس وقت اُس کے حسن کو دیکھوگے بے حساب
حیران ہو نیونکہ سامنے میں اپنے سناؤگے

جس وقت سر کروگے بیاں اُس کی زلف کا
سودا زدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤگے

طوبیٰ طرف نہ دیکھوگے ہرگز دگر کبھو
گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤگے

دیوگے اگر (ولی) کوں جزا اُس کے لطف کی
+ آتش نمن رقیب کا سینہ جلاؤگے

—— : ۴۶ : ——

معلوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ہے
کس شوخ ستمگر نے مجھے پیچ دیا ہے

اُس شوخ نظر باز کا انداز نگہ کا
دیوانہ مرے دل کوں کہو کن نے کیا ہے

ظاہر میں تر و تازہ و باطن میں مرا داغ
جیوں لالہ اِسے بوجھہ کے یہ رنگ دیا ہے

---

* صرف (ن ۴) میں ہے —
+ صرف ن ۷ میں ہے —

عاشق کوں ھے بیتابی و بے طاقتی دل
بن عشق تو عالم میں فراغت سوں جیا ھے

تنہا نہیں سرشار ولی! توں سوں تیرے
* تجھ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ھے

——: ۳۷ :——

تجھ یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھ عشق کا مسجد دل منیں جبروت اور لاھوت ھے

جم گرچہ غالب دم پہ ھے، قایم ھے جی تجھ دم ستی
نہیں دم کی کچھ پروا اسے جو عاشق مبہوت ھے

تجھ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ھوا
میرے نین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ھے

ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور میں
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات اور مثبوت ھے

تجھ جان میں دل کا کفن بیشک کنول جیوں چاک ھے
تجھ غم منیں جھک جھک سجن یہ تن مرا تابوت ھے†

——: ۳۸ :——

تری زلف کے پیچ میں چھند ھے
کہ جس چھند میں چند در چند ھے

خیال زلف تجھ رسا کا صنم
عشاقاں کے دل کا علی بند ھے

---

* یہ غزل ن ۴ میں ھے، اور ولی نے اسے مخمس بھی کیا ھے —
† اس غزل پر ولی نے خمسہ کیا ھے، کسی دیوان میں نہیں ھے —

برہ آگ تیرا مرے گھٹ منیں
جو بندہ کیا بند در بند ہے

تکلم ہے تجھ لب سوں یوں خوش مزہ
دو دیتا کیا شعر* اور قند ہے

دیوانہ کیا ہے (ولی) کوں سدا
تری زلف میں کیا سجن! چھند ہے†

———:۴۹:———

رنج اچھے تو غم نہ کر بعد خزاں بہار ہے
غم کی اندھاری سوں نہ ڈر آب پچھیں بہار ہے

لٹ کے پھندے میں جا پھنسا مرغ دلم بذوق خود
باز خود اس قدر چرا مضطر و بیقرار ہے

ابرو و چشم و زلف و بار‡ خال و خط اس نگار کا
خنجر و سحر و عقرب و دانہ و دام و مار ہے

———:۵۰:———

تری انکھیاں اوپر از بس بہار نسیم خوابی ہے
گویا جامی سوں یہ مضمون رنگین انتخابی ہے

رہے دوں ہوش عاشق کا سلامت دیکھ یو آفت
تبسم ہے نکہ ہے زلف ہے چیرا گلابی ہے

---

* غالباً یہ لفظ صحیح شکر ہے — † یہ غزل صرف ن ۲ سوں ہے — ‡ بال ؟ — ن ۲ میں فردیات میں یہ ۳ شعر ہیں غالباً پوری غزل ہوگی دو شعر ضائع ہوگئے — ن ۳ ۴ ستی — ن ۷ مضمون جامی سوں یو رنگ — —

ھوا* ھے آگ † کا شعلہ درس دے دل ربا اپنا ‡

دکھانا آگ کوں مصحف کہ □ یو مسلہ کتابی ھے

(ولی) اُس بے وفا کے قول پر کیا اعتبار آوے

✱ کہ ظالم ھے، دورنگی ھے، ستمگر ھے، شرابی ھے

———— : ۵۱ : ————

سدا ھم کو خیال رنگ روے یار جانی ھے

ھمارے شیشۂ دل میں شراب ارغوانی ھے

زبان حال سوں کہتا ھے خضر سبزۂ نو خط

ثنا ✱ کرناں صنم کے لب کا آب زندگانی ھے

گیا ھے حسن کی شادی میں از بس بے تکلف ھو

سراپا عشق نے بر میں لباس زعفرانی ھے

تواضع کی توقع نونہالاں (✱) سوں نہ رکھ اے دل ✱

کہ بے باکی و شوخی لازم وقت جوانی ھے

---

* ن ۳، اُٹھا — † ن ۷ عشق — ‡ ن ۲ دلربائی کے —

□ ن ۷، مصحف کوں نہ —

✱ ن ۱، ۵، ۶ میں غزل نمبر ۳۹۵ سات شعر کی ھے، چوتھا، پانچواں، نواں شعر نہیں ھے ن ۲ تا ۴ میں دو غزلہ ھے پہلی غزل ۵ شعر کی ھے — دوسری ن ۲ میں آٹھ شعر کی، ن ۳ میں دوسری ۹ شعر کی ن ۴ میں پہلی سات کی، دوسری ۶ شعر کی، ن ۷ میں ۱۳ شعر کی ایک غزل ھے — دو مطلع ھیں مگر مقطع ایک ھی ھے — بقیہ شعر ن ۲ تا ۴ و ۷ کے اوپر درج ھوے — مندرجہ بالا مقطع میں ن ۷ میں بجاے (ولی) کے (مجھے) ھے —

✱ ن ۵، بیاں — ✱ ن ۵ تا ۷، نو بہاراں — ✱ ن ۱، ھرگز

ھوا ھے شوق زلف مو کمر سوں جو سخن سرزد *
(ولی) وہ شعر نازک موج دریاے معانی ھے †

ثلاثی ‡

دیکھہ غمزے ترے کا جور و جفا
ہوش عاشق کا اُڑ چلے بہوا
قہر ھے قہر تیرے نازو ادا

نت کیا مجھہ پہ تو ستم دلبر
پھر توں ایسا نہ کر مرے جیو پر
رحم کر رحم توں براے خدا

تیرے مکھہ بن مرے پہ ھوتا دکھہ
مت چھپا مجھہ ستی اپس کا مکھہ
ڈال دے مکھہ ستی نقاب جیا

نہیں کہتا کوئی تجھہ سوں میرا درد
گل کے اِس دکھہ میں دل ھوا سب زرد
مہر کر کر کہہ توں اے باد صبا

پیوا رقیباں پہ نت کرم مت کر
رات دن مجھہ اُپر ستم مت کر
بات ھے دور یہ ز راہ وفا

صادق عاشق ھوں میں ترا دلدار!
مت کر میرے تئیں (توں) گھر گھر خوار

---

*ن ۵ خوش سخن میرا — ن ۲ ۷ جوش میرا من — † یہ غزل تمام نسخوں میں موجود ھے، غالبا ترتیب کے وقت سہواً رہ گئی — ‡ یہ ثلاثی صرف ن ۴ میں ھے —

جگ کرے گا ترے پہ اِس سوں ہنسا

دیکھ کر مکھ ترا دسے یہ چھب
کہ ترا فتنہ پھر آتا ہے سب
لے کے بد میں وہ تیرے قد کا عصا

تیرے مکھ کی بنا اے نور نین
بلبلاں کے نظر منیں گلشن
دشت کربل‡ کا جیوں ہوا ہے، نہا

دیکھ کر مکھ ترے کا سور جھک
بولتا ہے وہ روز حشر تلک
منبر آسماں پہ اُس کی ثنا

زخم عشق لگے مجھے کاری
اب سجن زود تر بدل داری
جا کے کر توں (ولی) کے دکھ کی دوا

چار در چار*

صنم سات جب آکے یاری لگے
یو دکھ درد آ عمر ساری لگے
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے جیونا پھر کے بھاری لگے

ہوا یار کوں دیکھ اول جو دھک
رہے نیر جاری سدا اُس کے چک

---

‡ کربلا، — * صرف ن ۲، ۴ میں ہے —

نچھوڑے محبت کوں دم مرگ لگ
جسے یار جانی سوں یاری لگے

سدا جس کے دل میں رهے یاد یار
وو رو رو اُٹھے* هجر سوں زار زار
نہ هووے اُسے جگ میں هرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

نہ کر بات اے جان هر ایک سوں
مگر بولنا مجھ سوں نت† بیگ توں
کہ هر وقت مجھ عاشق پاک کوں
پیارے! تری بات پیاری لگے

یو سن بات کوں دل ستیں گلبدن
خوشی سوں سنو‡ کھول اپنا دهن
کرے توں (ولی) سوں اگر یک بچن
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

مستزاد (۱)

دل چھوڑ کے یار کیونکہ جاوے کہتا هے عیاں
زخمی هے شکار کیونکہ جاوے بسمل هے یہاں
جب لگ نہ پیے شراب دیدار از جام لبت

---

* ن ۴ پھرے — † ن ۴ اب — ‡ ن ۲ سوتوں —

انکھیاں کا خمار کیونکہ جاوے بے بوسۂ آں
ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں در ناز و ادا
جنت سوں بہار کیونکہ جاوے از باد خزاں
انجواں کی مدد اگر نہ ہووے در فرقت تو
مجھ دل کا غبار کیونکہ جاوے شاہد ہیں انکھیاں
ممکن نہیں اب (ولی) کا جانا از کوچۂ تو
*ہے عاشق زار کیونکہ جاوے کرتا ہے فغاں

(۲)

*کیتا ہوں ترے ناؤں کو میں ورد زباں کا
ہر دم میں دہن سوں
کیتا ہوں ترے شکر کو عنوان بیاں کا
ہر موے بدن سوں
جس گرد اُپر پاؤں رکھیں تیرے رسولاں
اے بار خدا یا
اُس گرد کوں میں کحل کروں دیدۂ جاں کا
صدیق ہو من سوں
مجھ صدق طرت عدل سوں اے اہل حیا دیکھ
الفت کی نظر بھر
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا
سرمست بدن سوں
ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی
اے ماہ منور

---

*یہ دونوں مستزاد صرف ن ۴ میں ہیں—

یوں بوجھ کہ بلبل ہوں ہر یک غنچہ دہاں کا
عشاق کی بن سوں
کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کوں
اے سرور عالم
کھایا جو کوئی تیر تجھ ابرو کی گھاں کا
بے رنج ہے بدن سوں
جاری ہوے انجھواں سرے یو سبزۂ خط دیکھ
نیناں ستی دل کی
اے خضر قدم سیر کر اس آب رواں کا
ٹک پاک چرن سوں
کہتا ہے (ولی) دل ستی یو مصرع رنگیں
رجھی کی نمن آ
ہے یاد تری مجکوں سبب راحت جاں کا
ہر دم کے بچن سوں

مخمس [۱] *

رحم کر تجکوں، دلبری کی قسم
مہر کر تجکوں سروری کی قسم
مکھ دکھا ماہ انوری کی قسم
مان توں مہرو مشتری کی قسم
ہے تجھے شیشۂ و پری کی قسم

---

* یہ مخمس صرف ن ۴ میں ہے —

بات نہ شمس میں ہے اظہر تر
حسن کا تخت و تاج ہے تجھ سر
سن توں خوباں کے سر کا ہے افسر
مکھ دکھا دکھ میرا توں آساں کر
تجھ کوں خوباں کی افسری کی قسم

عشق کی رہ کا مجھ سفر ہے کا
اس میں غم ترا خطر ہے کا
مشکلاں سوں مجھے گذر ہے کا
عاشقاں کوں توں راہبر ہے کا
رہ بتا تجکوں دلبری کی قسم

مکر کیتا تو مجھ سوں چاند در چند
اب نہ کر توں مرے سوں ایتا فند
زلف مشکیں کا مجھ پہ کرکے کمند
جیو میرے کوں قا کر اس میں بند
تجکوں ہے زلف عنبری کی قسم

یہ (ولی) ہے بندہ ترا کمتر
بلکہ ہے کمتراں منے احقر
بندہ پرور ہے توں سدا دلبر
کر بندے پر کرم کی یک توں نظر
ہے تجھے بندہ پروری کی قسم

مخمس [۲] *

همسر هو ترے دعوے میں اڑ کون سکے گا
غواص هو تجهه بحر میں بڑ کون سکے گا
هم وصل هو تجهه ساتهه بچهڑ کون سکے گا
تجهه غمزۂ خوں ریز سوں اڑ کون سکے گا
تجهه ناز ستمگر سوں جهگڑ کون سکے گا

.. ..

کیا طاقت تعریف ترے حسن کی کل کوں
هے رات سبی رنگ کہاں تیرے سوں تل کوں
تجهه حسن کے بازار میں دیوانۂ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا

اے دلربا عیار مرے دل کی خبر لے
پهرتا هوں سدا سور سوں تجهه زلف کی جور لے
یو مرد مک چشم نے سرمے کا خنجر لے
پهرتے هیں سیه مست هو شمشیر نظر لے
بن نیند اُن انکهیاں کوں پکڑ کون سکے گا

هے گلبن پر بار ترے حسن کا خوش جوب
الواح دسیں بحر ترے (؟) آنگ کے کهب کهب
کیتا هوں تپاں دیکهه میں سیماب کوں جب تب
هیں خضر کے چشمے سوں ترے لب یو لبالب
بن سبزۂ خط اِن کوں انبڑ کون سکے گا

---

* یه مخمس صرف ن ۷ میں هے —

مخمس [۲] *

ہمسر ہو ترے دعوے میں اڑ کون سکے گا
غواص ہو تجھ بحر میں بڑ کون سکے گا
ہم وصل ہو تجھ ساتھ بچھڑ کون سکے گا
تجھ غمزۂ خوں ریز سوں اڑ کون سکے گا
تجھ ناز ستمگر سوں جھگڑ کون سکے گا

کیا طاقت تعریف ترے حسن کی کل کوں
ہے رات سبھی رنگ کہاں تیرے سوں قابل کوں
تجھ حسن کے بازار میں دیوانۂ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا

اے دلربا عیار مرے دل کی خبر لے
پھرتا ہوں سدا سور سوں تجھ زلف کی جھور لے
یو مردمک چشم نے سرمے کا خنجر لے
پھرتے ہیں سیہ مست ہو شمشیر نظر لے
بن نیند اُن انکھیاں کوں پکڑ کون سکے گا

ہے گلبن پر بار ترے حسن کا خوش جوب
الواح دسیں بھرترے (؟) آنگ کے کھب کھب
کیتا ہوں تپاں دیکھ میں سیماب کوں جب تب
ہیں خضر کے چشمے سوں ترے لب یو لبالب
بن سبزۂ خط اِن کوں انبڑ کون سکے گا

---

* یہ مخمس صرف ن ۷ میں ہے —

نہیں مہر و وفا کین و مکر یو گلرخاں میں ھے
ھمارا دل رکھے وو جو ھمارے دل رکھاں میں ھے
ھماری بات کی لذت جو چاکھے سو چکھاں میں ھے
نہیں یو آہ ھور زاری جو سینے ھور انکھاں میں ھے
سمجھ بیشک یو افسوں ھے اپس پیو کے لبھانے کا

ولایت صادقی پاوے وھی ھے شیر دل جس میں
دیا آ جذبۂ کامل دکھائی اس کے تئیں اس میں
وگرنہ شیر مردی ولایت کہاں جس تس میں
(ولی) تجھ کوں رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
رھے گر سگ ھو دایم تو نبی کے آستانے کا

قطعات *

—(۱)—

یوسف حسن آج دستا ھے　　جاکے لینے کوں جیو ترستا ھے
مدعی کوں کہو کہ جیو دیونگا　　وہ نہ دیونگا جو جیو میں بستا ھے

—(۲)—

آہ سوں مجھ جگر میں چھید ھوے
فاش مجھ عاشقی کے بھید ھوے
اُس سید دل سوں حا کہو یاراں
رو رو دیدے مرے سفید ھوے

---

* یہ چار شعر ن ۴ میں رباعیات میں لکھے ھیں - مگر یہ وزن رباعی کا نہیں اس لئے بہ ذیل قطعات درج ھوے—

فردیات

—— (۱) ——

مجھے اچرج یہی آتا پیا کے پان کھانے کا
نجانوں کیا سبب یاقوت اصلی کے رنگانے کا*

—— (۲) ——

گھنگالے بال بالے کے بلا کی بیل ہیں گویا
جلم عاشق کشی کرنا سکھی کے کھیل ہیں گویا

—— (۳) ——

اپنی انکھیاں کو نگاہ کرو
آج مخمور ہیں پیا کیا ہے

—— (۴) ——

صبا (گر) جو توں ہے مہرباں تو (جا کہ) بول دلبر سوں
کہ تجھ ادھر‡ کے طلب میں یو جیو ادھر آرہا

—— (۵) ——

اے پتنگ جل کہ تجھ موے پیچھے
شمع ثابت قدم ہے جلنے میں

—— (۶) ——

کشتی پہ مجھ نین کی انجھواں کے قافلے چڑھ
مقصود کے حرم کوں احرام بند چلے ہیں

---

* اس زمین میں غزل نمبر ۲۹ دیوان میں ہے۔
† قوسین میں جو الفاظ ہیں یہ زیادہ معلوم ہوتے ہیں، مگر اصل میں لکھے ہیں — ‡ ہونٹ

——(۷)——

پیو کی انکھیاں میں نشۂ معجوں
گویا نرگس کے لالہ در بر ہے

——(۸)——

انجو کی فوج کا اے شاہ خوباں
دیا ہوں تجھہ محلے میں محلا

——(۹)——

گر تو چہتا ہے کہ دیکھے رنگ وسعت مشربی
صدق نیت سوں شتابی دامن صحرا پکڑ

——(۱۰)——

اُسی کی نین میں مورت پیا کی نت بھری ہوگی
جگر کے کاٹ عینک کوں چنی جگ پر دھری ہوگی

——(۱۱)——

اس صنم نے جب نکالا مکھہ ستی اپنی نقاب
صبح صادق کا گریباں پھاڑ جیوں سورج دسا

——(۱۲)——

مفلسی بیکسی کی فوجاں نے
شہر دل کوں کیا ہے ویراں آ

——(۱۳)——

موہن ادھر رنگین بدل کھا پان مسی لائے ہیں
لب پر شفق اور شام کوں ایک ٹھار کر دکھلائے ہیں

——(۱۴)——

تجھہ گال پر نہ کا نشاں دستا مجھے اس دھات کا
روشن شفق پر جگمگی جیوں چاند پچھلی رات کا

——(۱۵)——

اُجالے کوں اس مکھ کے دیکھے ستی
خجالت سوں کٹی رات چندر چھپا

——(۱۶)——

عشق کرناں تو ایک سیں کرنا
عشق دو ٹھور یے حیائی ہے

——(۱۷)——

ترے موے میاں آنگے (یہ) چیونٹا کیا بچارا ہے
تری انکھیاں انگے جاناں چکارا کیا چکارا ہے

——(۱۸)——

خال بھی مکھہ پر ترے یوں جو دسے
جوں کہ بیٹھا زاغ آ گلشن بھیتر

——(۱۹)——

نقاش جیوں (ناز و) ادا مجھہ یار کی نا لکھہ سکا
میں اُس کی صورت اور ادا دل کے صفحے پر سب لکھا

——(۲۰)——

مارے پلک کے تیراں محبوب آپ دھس دھس
روزن ہوا ہے سب تن جیتا اتاں بس بس

——(۲۱)——

قمر نے لاف جب مارا سرے معشوق کے مکھہ سیں
ہوا حیران و سرگرداں خجالت سوں حشر لگ وہ

——(۲۲)——

مکھہ ترا جوں روز روشن زلف تیری رات ہے
کیا عجب یہ بات ہے یک ٹھار دن اور رات ہے

—— (۲۳) ——

آج دلبر نے مجھہ پیام کیا
شکر الله فلک نے کام کیا

—— (۲۴) ——

نا جوت هے الماس کوں ظالم ترے دندان کی
نارنگ دستا لعل میں تیرے لب خندان کی

—— (۲۵) ——

گردش چشم دکھا مجکوں دیے هیں بالے
گوشۂ چشم ستی دیکھہ بہت گھر گھالے

—— (۲۶) ——

خوبان کی مجلس منی پر تو اُسی کا شمع هے
بوجھے وهی اس بات کوں خاطر کہ جس کی جمع هے

—— (۲۷) ——

شاخ گل هے یا نہال راز هے
سرو قد هے یا سراپا ناز هے

—— (۲۸) ——

دود آه شوق مشتاقاں نہیں
خط نہیں یو حسن کا آغاز هے

—— (۲۹) ——

تیری انکھیاں کے سامنے سرمہ هوا هوں میں
اے سنگدل هنسی کوں توں ذرّہ نظر میں لا

—— (۳۰) ——

تحصیل حاصل نہیں اُسے جس میں جو قیل و قال هے
اُس کوں تدهاں فاضل کہنا جو فارغ التحصیل هے

(۳۱)

نبض عاشق میں تان کا ہے جیو
تا نت بجنے میں راگ بوجھا ہوں

(۳۲)

توں ہے حق ستی ہم زباں ہم کلام
ترا قاب قوسین ادنیٰ مقام

(۳۳)

تجھہ شمع رو سے روشن ہوتی ہے شب کی مجلس
معشوق چاہتے ہیں پروانگی وہاں کی

(۳۴)

کچھہ بھلا نہیں رقیب کوں لگتا
ایک پاپوش خوب لگتی ہے

(۳۵)

میں نے چوچی اہیرنی کی ملی
سجکو اُس نے نہ کچھہ ملائی دی

(۳۶)

جب نقش اُس صنم کا نقاش کھینچتا ہے
بازو کے کھینچنے میں وہ ہات کھینچتا ہے

(۳۷)

پوچھا چنچل سے مستی میں تری کاہے کی انگیا ہے
چھپا چھاتی چھبیلی ہات سوں ہنس کر کہی ململ

(۳۸)

چھبیلی چھب سوں درزن کا ہلانا ہات تک دیکھو
یو کچھہ سیتی نہیں (لیکن) مرے دل کو لڑاہاتی ہے

(۳۹)

پوچھا مالن دو دو گیندا، سو کیا مخفی کیے بر میں
کہا تجھہ کیا غرض اس سوں چلا جاھر یک کچھہ ھے

(۴۰)

دیکھہ کر پاوں کی تری مہندی
مجکوں تلووں سوں آگ لاگی ھے

(۴۱)

میں کہا تیرے بدن پر کیا بھلی لگتی ھے راکھہ
ھنس کہا جوگی بسر نے خاک لگتی ھے بھلی

(۴۲)

یار کوں دیکھہ میں ھوا قربان
اس تجارت میں مجکوں وارا ھے

(۴۳)

اُس سرو قد کے غم سوں گردن میں طوق بھا کر
قمری نمن الم سوں کو کو پکارتا ھوں

(۴۴)

غرور حسن مت اے چار ابرو اب کرم کرنا
پڑا ھے موٗ ترے یاقوت پر قیمت کوں کم کرنا

(۴۵)

مہ جبیں پر لگائے کیوں ٹیکا
ماہ میں کام کیا ھے دیو پیکا

—— (۴۶) ——

یک شمع گر در پیش و پس راکھے ہزاراں آرسی
دستا ہے نور ہر یک منے لیکن وہی یک شمع ہے

—— (۴۷) ——

دیکھا نہیں کسی نے دن رات میں اچھوں لگ
مہتاب کے اُجالے میں آفتاب دیکھا

—— (۴۸) ——

دونوں بھواں کے میانی تیکا نہیں زری کا
ہے قوس کے برج میں جھلکار مشتری کا

—— (۴۹) ——

تا چند کہوں بات تری خوش شکلی کی
اے شوخ ترے غمزے نے جو کی سو بھلی کی

—— (۵۰) ——

رخسارۂ معشوق نہاں شہ بہ نہ زلف
سورج نہیں دستا جو ہوا ہو بدلی کی

* اس شعر تک فردیات ن ۴ میں ہیں — ذیل کے فردیات ن ۷ میں ہیں —

ضمیمہ نمبر ۲

فہرست اختلاف نسخ کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱	۱*	۱	۱	ناوں	نام، ن ۱، ۷
"	"	۲	۱	رکھیں	دھریں، ن ۵
"	"	۴	۲	یو	یوں، ن ۲ تا ۷، بجز ۴
"	"	۴	۲	بوجھ لے	بوجھ دے، ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۱	سہم	بیم، ن ۸
"	"	۶	۱	آنجھو	آنجواں، ن ۷
۲	۲	۲	۱	بات میں	پل سنئیں، ن ۱
"	"	۲	۱	میں	سوں، ن ۵
"	"	۲	۲	لکھوں	لکھو، ن ۵
"	"	۳	۱	بھیجگی	پھنچگی، ن ۲
"	"	۴	۱	بوجھو	پوچھو، ن ۵ تا ۷
"	"	۴	۱	بوجھو	سمجھو، ن ۲
"	"	۵	۱	گریباں ھے	ھے گریباں، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۲	سنیا ھے	سنی ھے، ن ۲، ۴
					سنی ھیں، ن ۵

* ن ۴ کا ابتدائی ورق نہیں ھے، اس وجہ سے یہ غزل اس میں نہیں ھے --

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲	۲	۵	۲	سنیا ھے حب سوں آوازہ تری روشن بہانی کا	سنیا ھے جب ستی آواز ہور ے منہ چھپانے کا ۔ ن ۱ حاشیہ *
,,	,,	۷	۲	ذوق	شوق، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۱	لکھہ سکے کیونکر	کھوں سکے لکھہ کر، ن ۱ تا ۷، جو، ن ۵
,,	,,	۹	۲	لکھے گر	لکھوں گر، ن ۱ تا ۷
۳	۲	۱۱	۲	اُن نے پھل ھرگز جہاں میں	پھل جہاں میں اُن نے ھرگز، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱	۲	ھرگز زندگانی کا	ایام جوانی کا ، ن ۵
,,	۳	۱	۲	آیا ھے	آتا ھے، ن ۲
,,	,,	۲	۱	کیا	کیے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	کو انیندی	کوں+ اونیندی ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	نین	پن نے، ن ۸
,,	,,	۲	۱	ساقی نے	ساقی کی، ن ۲ تا ۴، ۵
,,	,,	۲	۱	ساقی نے	ساقی کے‡ ن ۸
,,	,,	۵	۱	بوجھو	پوچھو، ن ۳ تا ۸
,,	,,	۵	۱	بوچھو اب	پوچھو کیوں، ن ۷، ۸

* اس مصرع کی وجہ سے یہ شعر دوسری غزل کا ھو جاتا ھے ۔ دیکھو غزل ۲۹ دیوان ھذا —

+ اکثر جگہ کوں، (کو) لکھا گیا ھے اس کا نسخہ آیندہ دینا بیکار ھے—

‡ (کے) یہاں غلط ھے ۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳	۳	۲*	۱	پری رخ	پری رو، ن ۲، ۶
"	"	۲	۱	نہیں	ہے اے، ن ۲، ۵، ۷
۴	"	۸	۱، ۲	بے حسابی	بے حجابی† ن ۵، ۸
"	۴	۱	۱	نہیں سکتا کوئی	نہیں کُئی تا سکے‡ ن ۱ تا ۵، ۷ نہیں کوئی سکے، ن ۹
"	"	۱	۲	کس سوں	کس کن، ن ۲ تا ۴، ۸
"	"	۱	۲	کس سوں	کس کوں، کو ن ۹، ۸
"	"	۲	۱	نہیں	کیا، ن ۴
"	"	۲	۱	اُٹھ کے	اُس کی، ن ۳
"	"	۲	۲	ہمارے اشک جاری کا	ہماری اشک باری کا، ن ۱
"	"	۳	۱	نکلتا ہے جو باہر نین سوں آنسو	نین سوں جو نکلتا ہے انجھو باہر، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	کہ جس	جسے، ن ۷
"	"	۴	۱	حد ہور نہایت	حد و نہایت، ن ۱، ۳ تا ۵
"	"	۴	۲	انتظاری	بیقراری، ن ۱
"	"	۵	۱	مکھ	مُوں، ن ۲ تا ۴، ۶
"	"	۵	۲	لیا (لے)	لا، ن ۲ تا ۵

* ۱، ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ہے اور فٹ نوٹ میں دوسرا مصرع یہ بتایا گیا ہے: عجب کچھ لطف رکھتا ہے (نکہہ چشم شرابی کا) مگر قوسین والا نسخہ انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے —

† پہلے مصرع میں پہلی جگہ دوسری جگہ بد ستور —

‡ صرف ن ۱ - میں کُئی کی جگہ (کو) کوئی کا مخفف ہے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخه
۴	۱۴	۶	۱	میں یک پگ پر سوں	منیں یک پگ به ن ۲
،،	،،	۶	۱	میں یک پگ پر سوں	اوپر یک پگ سوں ن ۲
،،	،،	۶	۱	پگ پر سوں	پگ سوں کہ' ن ۱
،،	،،	۶	۱	پگ پر سوں جیوں جوگی	پگ سر سوں جو کوئی ن ۴
،،	،،	۶	۱	سوں جیوں جوگی	سو (جیوں جوگی)' ن ۳' ۶
،،	،،	۶	۱	پگ پر سوں	پگ پر کہ' ن ۷
،،	،،	۷	۱	پتلی	کبہی' ن ۱
،،	،،	۷	۱	پتلی	پتلیاں' ن ۳' ۴
،،	،،	۷	۱	سوں	کر' ن ۵
،،	۵	۱	۱	ماه	مہر' ن ۱ تا ۷' ۸
۵	،،	۲	۱	نین	میں' ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	سے	سوں' ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کوں	کے تئیں' ن ۳
،،	،،	۵	۱	خضر	سبز' ن ۳' ۴
،،	،،	۵	۱	خشکی و	خشکی اور' ن ۵
،،	،،	۷	۱	خرشید سوں همسری کرے هے	خورشید ستی هوا هے همسر' ن ۱ تا ۷
،،	،،	۸	۲	تکمه هے	هم بند' ۱ تا [illegible]
،،	،،	۹	۱	کوئی	کوئی کہ' ن ۲' ۳' ۵' ۷
،،	،،	۱۰	۱	دولت	شوکت' ن ۱

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵	۵	۱۰	۲	چاکھا	چاکھیا، ن ۱ *
۶	۶	۴	۱	تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں	گر عشق حقیقی سوں توں واقف نہیں - ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	یہ	یو قدیم نسخوں میں ہر جگھہ (یو) اور مرتب صاحب نے ہر جگہ (یہ) لکھا ہے)
,,	,, †	۵	۱	هوں	هے، ن ۵
,,	,,	۵	۱	سخن	بچن، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	سخن	زبان، ن ۳
,,	۷ ‡	۲	۲،	اُس	تجھہ، ن ۲ تا ۷، ۸
۷	,,	۵	۱	نگہ نے مسجد میں	بھواں کی مسجد نے ن ۳، ۵
,,	,,	۶	۱	راز	سر، ن ۵
,,	,,	۶	۱	فقر	عشق، ن ۲ تا ۷
,,	۸ §	۱	۱	مغیں	میں کوئی، ن ۵
,,	,,	۱	۱	هے	اے، ن ۲
,,	,,	۱	۲	چاند کوں هے آسمان پر	آسمان پر چاند کوں هے، ن ۱

* قدیم نسخوں میں فعل ماضی یاے مخلوط کے ساتھہ لکھا هے - اور مرتب صاحب نے اکثر و بیشتر موجودہ رسم خط کے موافق، صرف ایک جگہ پتا دیا جاتا هے —

† غزل ۶ ن (۱) میں نہیں هے —

‡ غزل ۷، ن (۱) میں نہیں هے اور اُس کا تیسرا، چوتھا شعر کسی نسخے میں نہیں هے —

§ یہ غزل ن ۳ میں نہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷	۸	۲	۱	زاہد نے صنم	زاہد اے صنم، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,*	۴	۲	ترک کر	ترک کر کر، ن ۷
,,	,,	۴	۱	تسبی	سبحہ ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۲	۲	کون ہے	کرو، ن ۷
,,	,,	۴	۲	تجھ	ہے، ن ۸
,,	,,	۳	۱	ستی	سنتیں، ن ۱، ۲، ۷ (قدیم اسلا)
,,	,,	۴†	۲	لٹ پٹی دستار	طرۂ طرار، ن ۲
,,	,,	۵	۱	بلبلیں	بلبلاں، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۵	۲	زندگی بھر	زندگی میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کدھی	کدھیں، ‡ ن ۱ تا ۹
,,	,,	۹	۱	آنجھو ستی	انجھواں سیتی، ن ۱، ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۹	۲	عہد	عہد، ن ۱، ۷
۸	۹	۱	۱	دیکھنا	دیکھناں §
,,	,,	۱	۱	رخسار	دیدار، ن ۸
,,	,,	۱	۲	مطالع	مطالعہ، ن ۱، ۵، ۹
,,	,,	۱	۲	مطلع الانوار	مطلع انوار$ ۱، ۳، ۴

* (ن) ۲ میں اس غزل کا چوتھا شعر نہیں ہے —

† یہ شعر (ن) ۴ میں - ایک دوسری غزل کے تحت میں لکھا ہے —

‡ قدیم املا دکھانے کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا ہے —

§ قدیم املا میں، مصادر ایک مزید نون غنہ کے ساتھ لکھے جاتے تھے —

$(ن) ۵ میں حاشیے پر لکھا ہے: "کتاب است تصنیف عرفی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸	۹	۴	۲	چہرۂ گلنار	چہرۂ گلنار، ن ۱
,,	,,	۳†	۱	تھا	ہوں، ن ۲، ۳
,,	,,	۳	۲	مشتاق	محتاج، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	جانکار	چونکار، ن ۴، ۵
,,	,,	۵	۲	طرۂ طرار	طرۂ دستار، ن ۸
,,	,,	۶	۱	یک	یو، ن ۳، ۴
,,	,,	۶	۱	بچپن	سخن، ن ۲، ۴
,,	,,	,,	۲	نسخۂ اسرار	سبحۂ ابرار * ن ۲
,,	,,	۹	۲	کی	کوں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۰	۱۰	۲	ہے دیوانہ	دیوانہ ہے، ن ۲، ۵
۹	۱۰	۱	۱	اس یار	تجھ یار، ن ۸
,,	,,	۳‡	۱	ہووے گا کیا	کیا ہووے گا، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	ہوا ہے	ہوا توں، ن ۴
,,	۱۱	۱	۱	ہو	ہوے ≈ ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	تیار	طیار (اختلاف املاے قدیم) ن ۱، ۴، ۷
,,	,,	,,	۲	ہاتھ	ہات ⊙ ن ۱ تا ۵
,,	,,	,,	۲	جلاں	مژگاں، ن ۵

* ایک کتاب کا نام ہے —

† اس غزل کا ساتواں شعر، ن ۳ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

≈ قدیم نسخوں میں ہر جگہ "ہوے" لکھا ہے —

⊙ قدیم کتب میں اکثر یہی املا ہے۔ اور یہی دکھانے کے لیے لکھہ دیا ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰	۱۱	۴	۲	بٹھاوے	نپاوے، ن ۲، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۵	۱	جیوں	چوں، ن ۱، ۲، ۴
,,	۱۲*	۱	۲	چڑھیا ہے	چڑھا ہے، ن ۴ تا ۶ چڑا ہے، ن ۲، ۷
,,	,,	۲	۱	کیش کی	کیش کا، ن ۳، ۵، ۷
,,	,,	۲	۲	مارتا ہے	مارتے ہیں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	اجازت ہو	خبر ہووے، ن ۸
,,	,,	,,	,,	سوں	تھے، ن ۲ — میں، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	مشہور ہے مذکور	مذکور ہوا ہے جگ میں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	کرے تا	کرے گا، ن ۶
,,	,,	۵	۱	پری رو سے	شکر لب سوں، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	لیا ہے اس سبب دل نے مرے	مرے دل نے لیا ہے اس (یو، ن ۵) سبب، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۶	۱	جو کُئی تیری	ولی جو کوئی (مقطع) ن ۳
,,	,,	۶	۱	بے مروت	نہیں مروت، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۱	کر	سوں، ن ۳
,,	,,	۶	۲	کیوں کہ ہووے اُس کوں تیری	اُس کوں کیوں ہووے تری اِس، ن ۲

* یہ غزل ۱۲ (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	الفاظ متن	الفاظ نسخ
١٠	١٢	٦	٢	ھووے	ھوئے: ن ٢، ٣
,,	,,	٧	١	تیری	سجن کی: ن ٣ تیرے یو: ن ٤
,,	,,	٧	١	سجن کی	کی سجن: ن ٥ تا ٧
,,	,,	٧	١	تب	× ن ٢
,,	,,	٧	١	ھر یک	ھر یک کی: ن ٢، ٤، ٦
,,	,,	٧	١	شہریں	روشن: ن ٢ تا ٧
,,	,,	٧	٢	ولی	اکثر: ن ٣
,,	,,	٧	٢	اُچھے	اچھے: ن ٢، ٣ تا ٧
,,	,,	٧	٢	اُچھے	اُتھے: ن ٨
١١	١٣	٣	١	پایا وو	دایا ھے: ن ٢
,,	,,	٥	١	تیرے	تیرا: ن ١ تا ٧
,,	,,	٥	١	ھیں	ھے: ن ١ تا ٧
,,	,,	٥	٢	ھیں جیوں	ھے جوں: ن ١ تا ٧
,,	١٤	١	٢	دھاوا	ڈھووا، ڈھاوا: ن ١ *
,,	,,	٣	١	سوں تیری	تیری سوں: ن ١ تا ٤، ٧
,,	,,	٣	٢	سدا	سدا †: ن ١ تا ٧
,,	,,	٣	٢	دزداں	دزدوں: ن ١، ٣ تا ٧
,,	,,	٤	١	د وچ	ھر یک: ن ٢، ٣
١٢	١٥ ‡	٢	١	کوں	سوں: ن ١

* (ن) ١ کے حاشیہ پر: یعنی ھجوم بمعنی بسیار اعنی کثرت –

† مرتب صاحب نے ھر جگہ نون عنہ سے لکھا ہے اور نسخوں میں "سدا" ھے –

‡ یہ غزل ن ٥ میں نہیں ھے –

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲	۱۵	۲	۲	رھس کا	آمس کا، ن ۱، ۷
				رھس k	اتمس کا (آتش کا؟) ، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۳	۱	دد	میں، ن ۴
،،	،،	۳	۱	دئی	دیا، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۴	۱	دریا میں بھم ہے یہاں	یہاں بھم ہے دریا میں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کرداں ہے	دھیتا ہے، ن ۳، ۴ ڈھویا ہے، ن ۲
،،	،،	۵	۱	ھر پھر	پھر پھر، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	جھوں کد	ھوکے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۲	تیرے میٹھے	تیری میٹھی، ن ۱
،،	،،	۵	۲	یہاں	زباں، ن ۱ لباں، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۲	جب سوں پڑیا ہے	پایا ہے جب سوں، ن ۱ تا ۷
،،	۱۶	۲	۱	مجکوں	مجھہ پہ، ن ۱، ۶، ۷
،،	،،	۲	۱	یو	یوں، ن ۱، ۴، ۶
،،	،،	۳	۱	عشاق کوں حیرت سوں	حیرت سوں صف عاشق، ن ۲، حیرت سوں ھمہ عالم، ن ۴،
۱۳	۱۷	۱	۱	گر کوئی مجھہ	مجکوں گر کوئی، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۱	۲	تا دم آخر	آخر دم لگ، ن ۱ تا ۴
،،	،،	۳	۱	مجکوں	مجکم، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳	۱۷	۵	۲	حسرت	حیرت، ن ۳، ۴، ۸
"	"	۵	۲	لچھمن	لکھمن، ن ۱، ۲،
"	"	۷	۱	گرفتاری	غلامی نے، ن ۲
"	"	۸	۱	کر	وہ، ن ۸
"	"	۹	۱	جو ان	جو اُس ن ۱ تا ۶
"	"	۹	۱	کے	میں، ن ۴
					کوں، ن ۹ ۷
"	"	۹	۱	دو جام سی	نظر بھر کر، ن ۶
۱۴	۱۸*	۸	۱	ہوے ہیں	میں ہے یوں، ن ۴
"	۱۹	۱	۱	تار	مار، ن ۵
"	"	۱	۱	جال	کال، ن ۱، ۱ ۷
"	"	۱	۲	دیکھے	جاوے، ن ۸
"	"	۱	۲	پورا مصرع، یوں ہے	ہوا ہے اس کے جلوے سوں پریشاں حال عاشق کا، ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۱	بوٹے	بولوں، ن ۲
"	"	۲	۱	بیاں	سخن، ن ۵
۱۵	"	۳	۲	زمیں بیقراری میں	زمیں میں بیقراری نے ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	نال	مال، ن ۳، ۶
"	"	۴	۲	اپڈا	ابڈا، ن ۱
"	"	۵	۱	آزمانے	آزمانی، ن ۲، ۵ تا ۷

* اس غزل کا چھٹا شعر ن ۳، ۴ میں، اور ساتواں، ن ۱ تا ۲ میں نہیں ہے --

۱ قدیم نسخوں میں ہر جگہ نون غنہ کے ساتھ ہے --

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۵	۱۹	۵	۲	ئی	دیو * ن ۱ تا ۶
"	"	۹	۱	کیا ہے	کیا سمجھے' ن ۹
"	"	۹	۲	معلوم	تم فہم' ن ۲
"	"	۷	۱	پہنچے	پہنچوں' ن ۲ (قدیم املا)
"	"	۸	۱	ممکن نہیں	ہرگز نہیں' ن ۱ ' نہیں ہوتی' ن ۲
"	"	۹	۲	بندا	بندھا ' ن ۲ ' ۵ تا ۷
"	"	۹	۲	حال	خیال ن ۷
"	"	۱۰	۱	میں — خروش	کا خروش اور ' ن ۵
"	"	۱۱	۱	ہے درد	دل پر کہ ' ن ۲ ' عاشق کی ن ۴
"	۲۰	۲	۱	ہے سوں پیو کا	پیو کا جب سینی ' ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۲	کرتا	کہتا ' ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۲	تب سوں درد	درد سب سوں ن ۱ تا ۴ ' ۶
۱۶	"	۳	۱	دل ہمن	دیا ہے' ن ۵ دسوں میں' ن ۲
"	"	۴	۱	آنجھو	اشک ' ن ۱
"	"	۴	۱	میرے	مرے کچھ ' ن ۱ تا ۴
"	۲۱	۱	۱	کیا ہوں	کیا ہے ' ن ۲

* قدیم نسخوں میں ہر جگہ اسی طریقے سے ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۶	۲۱	۱	۲	میری	تیری، ن ۲
،،	،،	۲	۱	غم کے	عشق، ن ۷
،،	،،	۴	۲	در همیشہ ہ	ہے در همیشہ، ن ۲ تا ۷
۱۷	۲۱*	۸	۲	خوبان نامی	خوباں کی نامی، ن ۲، ۴
،،	،،	۹	۲	سجن	صنم، ن ۳ تا ۶
،،	،،	۹	۲	سجن تجھ	صنم کی، ن ۳، ۴
،،	،،	۱۰	۱	سوں هم	سیتی، ن ۱، ۴ تا ۷
،،	،،	۱۱	۱	مست انکھیاں	بیت ابرو، ن ۸
،،	،،	۱۱	۱	اے ساقی	اور گردن، ن ۲
،،	۲۲	۱	۱	مرتبہ ہے	رتبہ، ن ۲، ۳۔ ہوے، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۲	۱	جامہ زیبوں	جامہ زیباں، ۲ تا ۶
،،	،،	۴	۱	سوں، پوچھ	کوں پوچھ، ن ۵
،،	،،	۴	۲	نہیں	نہیں وہ، ن ۲ تا ۶
،،	،،	۵	۲	حیرت	غیرت ۲ تا ۵، ۸
،،	،،	۶	۱	هوں بے در	ہے بیدار، ن ۲، ۵
،،	،،	۶	۲	مفلساں	مفلسوں، ن ۲ تا ۶
،،	،،	۷	۱	ہے بند	بندھا، ن ۸
۱۸	،،	۸	۱	بشکل	بسان ن ۳، ۴، ۵
،،	،،	۸	۱	شان	شکل، ن ۳ تا ۵

* (ن) ۷ میں اس غزل کا پانچواں اور آٹھواں، ن ۳ میں چھٹا شعر، (ن) ۳۰۲ میں دسواں شعر نہیں ہے —

۱ یہ غزل ن) ۱، میں نہیں ہے —

۲ اس غزل کا چوتھا شعر (ن) ۷، میں، اور نواں (ن) ۲ تا ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٨	*٢٣	٩	١	ہے جگ میں روشن	روشن ہوا ہے، ن ٥
"	"	٢	١	اُپر	یہ لے، ن ٢ تا ٥، ٧
"	"	٢	١	سے	سوں، ن ٣ تا ٧
"	"	٣	٢	نت	اِس، ن ٣
"	"	٤	١	تجھ پلکاں کوں بولیا	پلکاں بولتا ہے، ن ٢ تا ٤
"	"	٤	٢	کے صید کوں چنگل ہے یو	کوں صید کرتی ہے چنگل، ن ٣
"	"	٤	٢	یو	جوں، ن ٢ - توں، ن ٧
"	"	٥	٢	نہ پوچھے	پوچھے، ن ٢ تا ٥
"	"	٥	٢	غمگین	مسکین، ن ٣ تا ٧
١٩	†٢٤	٣	١	خونخوار و صیاد	صیاد و خونخوار، ن ٥، ٦
"	٢٥	١	١	نگھرگھٹ	مگر گھٹ (یا) کمر گھٹ، (؟) ن ٢ تا ٤
"	"	١	٢	دیکھیں	دیکھے، ن ١، ٥ - دیکھا، ن ٢ تا ٤
"	"	١	٢	زلف کا	زلف کی، ٣ تا ٥
"	"	٢	١	کپٹ	کھونگھٹ، ن ٢ تا ٤
"	"	٢	١	پڑنے	گرتے، ن ٥
"	"	٢	٢	بات	پات، ن ١، ٣ تا ٥ پاتھ، ن ٦، پات، ن ٧

* یہ غزل (ن) ١، میں نہیں ہے۔
† یہ غزل (ن ١) میں نہیں ہے (ن) ٥، میں قطع حاشیہ پر تھا، کٹ گیا ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹	۲۵	۳	۱	تجھ نین دیکھنے کوں	تجھ نیں کے دیکھن کا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	دل تہاتھہ کر	کر تہاتھہ دل، ن ۱
,,	,,	۳	۱	تہاتھہ	تہاتھہ (تہھہ) ن ۸
,,	,,	۳	۱	چکا تھا	چلا تھا، ن ۱، ۵ تا ۷ چلا ہے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	غمزے	غمزاں، غمزیاں، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	ناچار	لاچار، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	میں *	موں، ن ۶
,,	۲۶	۱	۱	دل میں اس کے	اُس کے دل میں
,,	,,	۱	۱	کدھی	کدھیں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۱	کدھی	کسی ن، ۷
,,	,,	۱	۲	جو ہوا ہے	ہے جو پہوکے، ن ۱ تا ۷
۲۰	,,	۳	۱	زرہ	ذرہ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	کسو، کوں جو	کسی کوں کہ، ن ۱ تا ۷
,,	۲۷	۱	۱	مکھ	اب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	برجستہ	بر جستہ ہے، ن ۲
,,	,,	۲	۱	خوبی ہے	خوبی ہا، ن ۱، ۵، عالی کا، ن ۲، ۴ عالی ہے، ن ۳
,,	,,	۳	۱	گئی ہے	گیا ہے، ن ۲، ۴، ۷
,,	,,	۳	۱	مخمل کی	مخمل کا، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۱	پاؤں	پاواں، ن ۳

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۰	۲۷*	۳	۱	سرخی	نرمی، ن ۳، ۴، ۶ تا ۸ ڈرمی، ن ۲
"	"	۳	۲	رنگیں	روشن، ن ۱
"	"	۴	۱	حلاوت	شکایت، ن ۴
"	"	۴	۱	شیریں	رنگین، ن ۳، ۴
"	"	۵	۱	سوں	سو، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	دل نشیں ہے اس سبب	اس سبب ہے دل نشیں، ن ۳، ۴
"	"	۶	۲	شہرہ	شور، ن ۱، ۵
"	"	۷	۲	پھرکے	مجھ کوں، ن ۲ تا ۵
۲۱	"	۸	۲	نو	مو، ن ۱ تا ۷، ۸
"	"	۹	۱	سن کر	سنتے، ن ۱ تا ۷
"	"	۹	۱	کو سن کر	کے سنتے، ن ۵، ۷
"	"	۹	۲	ہے شعر میں تیرے	تجھ شعر میں ہیگا، ن ۱
"	"	۹	۲	شعر	بیت، ن ۲
"	۲۸	۲	۱	دیکھنے	دیکھتے، ن ۱، ۶
"	"	۳	۲	ایک نقطہ	یک نقط، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	مجھ شوق	تجھ شوق، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	نین	تن، ن ۲ — می، ن ۴، ۵، ۷
"	"	۷	۱	تجھ شعر	مجھ شعر، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۲	تدھی	تدھاں، ن ۱ تا ۷

* یہ مصرعۂ اول (ن) ۱ میں یوں ہے :

ستیا ہو خواب مخمل [illegible]

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٢١	*٢٩	١	١	هے گا فکر کر	هے کیا فکر کر، ن ٢، ٣ هے فکر کر کچھه، ن ٧
٢٢	,,	٢	١	کہ جیوں گل	جوں گل کر، ن ٣، ٤
,,	,,	٣	١	هے خواهش	خواهش هے، ن ١ تا ٥، ٧
,,	,,	٤	٢	یه اُس	اُسی، ن ٣
,,	,,	†٥	١	هے جیوں	ساجن، ن ٢ – لیکن، ن ٥
,,	,,	٥	٢	تیو تجهه	پیو تجهه، ن ٢
,,	,,	٦	١	دستا	دهسنے کی، ن ١ – دهسنا، ن ٢ – جلنا، ن ٧
,,	,,	٦	١	دل کو	دل میں، ن ١ – مجکوں، ن ٣، ٤
,,	,,	٧	١	رکھیں گے	گنیں گے، ن ١ – کھیں گے، ٢، ٣، ٥، ٦
,,	,,	٧	٢	رهے گر	رهے گا، ن ١
,,	,,	٧	٢	هوکر دائم	هو دائم توں، ن ٢، تا ٥
٢٣	‡٣١	١	١	خونخوار	خوں ریز، ن ٢ تا ٤، ٧

* یه غزل (ن) ٤ میں نہیں هے، صرف آخری شعر اور مقطع هے —

† یه شعر (ن) ٣ میں نہیں هے - پہلا مصرعه (ن) ١ و ٧ میں وه هے جو متن کے تحت نوٹ میں هے —

‡ غزل (٣٠) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں اور غزل (٣١) (ن) ١، میں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱	*۲۹	۱	۱	ہے گا فکر کر،	ہے کیا فکر کر، ن ۲، ۳ ہے فکر کر کچھ، ن ۷
۲۲	"	۲	۱	کہ جیوں گل	جوں گل کر، ن ۳، ۴
"	"	۳	۱	ہے خواہش	خواہش ہے، ن ۱ تا ۵، ۷
"	"	۴	۲	یہ اُس	اُسی، ن ۳
"	"	†۵	۱	ہے جیوں	ساجن، ن ۲ – لیکن، ن ۵
"	"	۵	۲	تیو تجھ	پیو تجھ، ن ۲
"	"	۶	۱	دستا	دھسنے کی، ن ۱ – دھسنا، ن ۲ – جلنا، ن ۷
"	"	۶	۱	دل کو	دل میں، ن ۱ – مجکوں، ن ۳، ۴
"	"	۷	۱	رکھیں گے	گھنیں گے، ن ۱ – کھیں گے، ۲، ۳، ۵، ۶
"	"	۷	۲	رھے گر	رھے گا، ن ۱
"	"	۷	۲	ھوکر دائم	ھو دائم توں، ن ۲، تا ۵
۲۳	‡۳۱	۱	۱	خونخوار	خوں ریز، ن ۲ تا ۴، ۷

* یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے، صرف آخری شعر اور مقطع ہے —

† یہ شعر (ن) ۳ میں نہیں ہے - پہلا مصرعہ (ن) ۱ و ۷ میں وہ ہے جو متن کے فٹ نوٹ میں ہے —

‡ غزل (۳۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں اور غزل (۳۱) (ن) ۱، میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴	۳۳	۵	۱	چمن میں	چمن کا ، ن ۲ ، ۳ ، ۸
"	"	۵	۱	ہے بلبل	وہ بلبل ، ن ۲ جو بلبل ، ن ۳ ، ۴ ، ۶ ، ۷
"	"	۶	۲	تجھ سا صاحب جمال	حاضر کو بہر لال ، ن ۲ تا ۵
"	"	۶	۲	جمال	کمال ، ن ۷
۲۵	۳۴*	۱	۲	ہے تیری	ہیں تیرے ، ن ۷
"	"	۲	۱	دی حق نے تجھے بادشہی	دی بادشہی حق نے تجھے ، ن ۶ ، ۷
"	"	۲	۲	جاکشور	یو کشور ، ن ۸
"	"	۳	۱	سری جن	اے ساجن ، ن ۶
"	"	۳	۲	میں	کوں ، ن ۶
"	"	۴†	۲	دیکاں	بھالاں ، ن ۸
"	"	۵	۱	تم ، خوباں	تو ، آفاق ، ن ۶ ، ۷
"	"	۵	۲	ترا غم میں	ترے غم کا ، ن ۶ کوں ، ن ۷
"	"	۶‡	۱	دیکھا میں	دیکھا ہوں ، ن ۶ ، ۷
"	"	۹	۱	چوب سی	چوب سوں ، ن ۸
"	"	۱۰	۱	درد	سوز ، ن ۶

* یہ غزل ۱ تا ۵ قدیم قلمی نسخوں میں نہیں ہے —

† ن ۶ ، ۷ میں یہ شعر نہیں ہے --

‡ شعر ۷ ن ۷ میں نہیں ہے اور شعر ۸ و ۹ ، ن ۶ و ۷ میں نہیں ہیں -

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵	۳۴	۱۰	۲ *	چلتا هوں ترا درد میں	اس درد کا درماں کسی، ن ۶، ۷ دارو، ن ۷
۲۶	۳۵	۲	۱	ناز	یار، ن ۶
"	"	۴	۲	چمن زار	گل باغ، ن ۵
"	"	†۱۳	۱	کہ اُس	مجھہ اُس، ن ۲ — جو اُس، ن ۴
"	"	۵	۱	هئی ؍ هوی	هوتی، ن ۱ تا ۷ هیں، ن ۸
"	"	۶	۱	مجھہ سوں	هرگز، ن ۲ مجھہ کوں، ن ۴
"	"	۶	۲	درد	عشق، ن ۵
"	"	۶	۲	عشق	عقل، ن ۵
"	"	۹	۱	حسن	روح، ن ۴
"	"	۱۰	۱	نہ جاوے گی کبھو	نہ جاوے هرگز، ن ۱ تا ۷
"	"	۱۰	۲	زهد کی	عقل کوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۱۰	۲	مت	تب، ن ۶
"	"	۱۱	۱	کو بجز درد	کون بجز وصل، ن ۷
۲۷	"	۱۳	۲	ترے	پڑا، ن ۴
"	"	‡۱۴	۲	آکے	جاکے، ن ۳

* ن ۶ میں دوسرا مصرعہ یوں هے :—اس درد کا درماں کسی دلبر سوں کہوں گا" مگر یہ غلط هے ، دلبر قافیہ نہیں هے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں هے —

‡ یہ شعر ن ۱ میں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۷	۳۵	۱۵	۱	حال	شوق، ن ۵
"	"	۱۵	۱	همسر	همرہ، ن ۹
"	"	۱۵	۲	تری	ترے، ن ۸
"	"	۱۹	۱	هے ترحم کا محل حال ولی	اب ولی حال سوں بے حال هوا، ن ۵
"	۳۹	۱*	۲	اگر توں	اگر تجهه، ن ۴، ۵
"	"	۳	۱	اشک	اُتهه کے، ن ۹
"	"	۳	۱	نہ تو	نکو، ن ۱ تا ۵
"	"	۴	۱	کب لگ	کب تک، ن ۸
"	"	۴	۱	غنچۂ لب	غنچۂ مکهه، ن ۱، ۵، ۹
"	"	۵†	۱	اوس کی نمط	رخ کوں تیرے دیکهه، ن ۸
"	"	۵	۱	نمط	نمن، ن ۱، ۲
"	"	۵	۲	لٹک سوں	تک یک توں، ن ۱، ۵، ۷ – تنک توں، ن ۲ – کے تک توں، ن ۴ – لٹک توں، ن ۹
۲۸	۳۷‡	۱	۱	وہ ناز هور	وہ نازنین، ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۲	مارنے کا	مارنے کوں، ن ۵
"	"	۳	۱	جن کی هے	هے جن کی، ن ۱، ۲، ۹

* ن ۲ ، ۳ میں یہ شعر نہیں هے —

† یہ شعر ن ۳ میں نہیں هے —

‡ (ن) ۴ میں یہ غزل نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸	۳۷	۴	۱	کیا	کیوں، ن ۱
،،	،،	۵*	۲	تیری	تیرا، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۶*	۱	مجھہ پر	تجھہ پر، ن ۵
،،	۳۸	۱	۱	کتاب حسن	کتاب الحسن، ن ۱ تا ۶
،،	،،	۱	۱	صفا تیرا صفا	صفا اندر صفا، ن ۵
،،	،،	۱	۲	ترے ابرو	اوپر ابرو، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۲	۲	پوتل جیوں	پو پتلا، ن ۱ - پو تل مجھہ، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۳	۱	بظاهر	برنگ، ن ۱، ۵ تا ۷
،،	،،	۳†	۱	مخزن	محشر، ن ۱، ۵
،،	،،	۴	۱	اشارت کر انکهاں	اشارات انکھیاں، ن ۱ تا ۳، ۷
،،	،،	۴	۱	هوں بیمار میں	میں بیمار هوں، ن ۳، ۴
،،	،،	۴	۲	ترا لب	ترے لب، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۲	مسیح وقت	مسیحا وقت، ن ۵ تا ۷
۲۹	،،	۶‡	۱	اور	هور، ن ۱
،،	،،	۶	۲	کشور	محشر، ن ۱، ۴ تا ۸
،،	،،	۶	۲	ملیں	ستی، ن ۸

* دونوں شعر (ن) ۷، میں نہیں هیں—

† یہ شعر (ن) ۲ تا ۴ میں نہیں هے —

‡ (ن) ۲ تا ۴ میں پانچواں شعر، اور (ن) ۲، ۳ میں چھٹا شعر نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹	۳۹	۱	۱	تو اب ہے جو	توں آج ہے، ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۱	صفے	صفحے، ن ۱، ۲، ۶، ۷،
"	"	۲	۲	مراد	مداد (سیاھی) ن ۱
"	"	۳	۱	ھر	ہے، ن ۵
"	"	۴	۲	خوش	جوں، ن ۸
۳۰	۴۰	۱	۱	جوتل	یو تل، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	او	ھور، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	پتلی ہے ویا	پتلی یو ہے یا، ن ۱، ۲۔پتلی ہے کہ یا، ن ۵
"	"	۴	۲	ہے یو نافہ	یا ہے نافہ، ن ۱، ۵، ۷
"	"	۴	۲	بھیتر	اوپر، ن ۳، ۴
"	"	۵	۱	کی نہیں ہے	کا نہیں ہے، ن ۴، ۵
"	*۴۱	۳	۱	مکھہ	خط، ن ۱، ۷، ۸
"	"	۶	۱	خط ترا ہے اگرچہ	غلط است، خط ترا ہے، ن ۱
"	"	۶	۲	کا کل اس پر مگر	کا کل اس کے اُپر، ن ۱
۳۱	۴۲	۱	۲	مشتاق ھوں تجھہ درس کا تک درس دکھا جا	مشتاق درس کا ھوں تک یک درس دکھا جا، ن ۱ تا ۳

* یہ غزل ن ۲ تا ۶ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳	۱۴۲*	۲	۱	آزردہ	بیرحم ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	نہ کر	سوں یک ، ن ۵
,,	,,	۳	۱	اے حسن کے دریا	تجھہ آتش غم میں ، ن ۳
,,	,,	۳	۲	تک سکھہ کوں دکھا	یک آنکھہ دکھا ن ۳
,,	,,	۳	۲	آگ سرے ل کی	آکے مری آگ ، ن ۲
,,	,,	۵	۱	جات ہوں	جاتا ہوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	سوں کہ	ستی ، ن ۵
,,	,,	۶	۱	جب بوسہ	میں بوسہ ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	طلب میں	طب جیوں ، ن ۱ ، ۶ - چوں ، ۲ ، ۳ - جب ن ۵ ، ۷
,,	,,	۷	۱	مدت سوں	ہر صبح ، ن ۲ - نسدن سوں ، ن ۳
,,	,,	۷	۲	اک بار تو آعیش	تو بھی اے جگر آہ کی ، ن ۱ تا ۴ ، ۶ ، تو بھی اے جگر آن کے ، ن ۵ - اے دود جگر آہ کی ، ن ۷ -
,,	۱۴۳*	۱	۱	ہوکے	کرکے ، ن ۱ ، ۳ ، ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۱	جاکروں	تا کروں ، ن ۵
,,	,,	۲	۲	صبا کوں	صبا کا ، ن ۱ تا ۷

* غزل (۱۴۲ و ۱۴۳) ن ۴ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱	۱۴۳	۲	۲	سانوھے لیا	تھاتھے کیا، ن ۵
۳۲	,,	۳	۲	کیھئی ھے	کیھتی ھے، (کھتی ھے) ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	زندگی میں	زندگی کوں، ن ۱ تا ۵، ۷ — وہ، ن ۹
,,	,,	۴	۲	نے لیا ھے	ہی چھپا ھے، ن ۲ نے کیا ھے، ن ۵، ۹
,,	,,	۴	۲	گھن	گگن، ن ۱ تا ۷
,,	۱۴۳	*۷	۱	چلدں	چلے، ن ۱، ۹، ۷
,,	,,	۷	۲	شہرت پڑی جو اشک کی میرے	شہرت ترے، ن ۱ (مرے، ن ۲ تا ۷) انجھو کی پڑی جب، ن ۱ تا ۷
,,	†۱۴۴	۱	۲	یہ	یو، ن ۵ — توں، ن ۱ تا ۳، ۹، ۷
,,	,,	۲	۱	نہیں دل ھے	دل نہیں ھے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۲	۲	ناز بھری	مان بھری، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	اس رین اندھیری	اس رات اندھاری میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	تس سوں	تجھہ سوں، ن ۱ تا ۷

* انجمن کے کسی نسخے میں شعر ۵، ۹ نہیں ھیں —

† ن ۴ میں یہ غزل نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۲	۱۴۴	۳	۲	بچھوان کی	جھانجھر، ن ۱ ، ۵ تا ۷ ، جیہر ، ن ۲ ، ۳ ، جھانجھن ، ن ۸ ۔ کا (ن ۱ تا ۵)
"	"	۳	۲	آواز	جھنکار، ن ۲ ، ۳ ، ۶ ، ۸
"	"	۵*	۲	اس بت کو پجاتی جا	تک اسکوں بچاتی جا ، ن ۱
"	"	۵	۲	اس بت کو پجاتی جا	تک آس بجاتی ، (بجھاتی) جا ، ن ۲ ، ۳ ، ۵ تا ۷
۳۳	"	۶	۱	مدن جل جل کر	مذیں جل جل ، ن ۱ ، ۳ ۔ میں دل جل جل ن ۷
"	"	۶	۲	آنکھیں ۔ کوں	انکھیاں ن ۱ تا ۷ میں ، ن ۳ ۔ سوں ، ن ۷
"	"	۷	۱	عشق	نیہہ ، ن ۲ تا ۷
"	"	۷	۱	چل کر ،	جل جل ، ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ۷ ۔ چک چک ن ۱ ، ۔ پھک کے ، ن ۵
"	"	۷	۱	جوگی	جودی ، ن ۲ ، ۳
"	"	۷	۲	ارے	اسے ، ن ۱ تا ۷
"	"	۸	۲	ہے درشن کا	درس کا ھے ، ن ۱ تا ۵
"	۱۴۵†	۴	۲	سبزۂ خط	جلوۂ خط ، ن ۱ تا ۷

* شعر ۴ ، ن ۲ ، ۳ ، ۵ ، ۶ میں نہیں ہے ——

† یہ غزل ن ۴ میں نہیں ہے ——

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳	۴۵	۵	۲	ھوا ھوں	ھوا ھے، ن ۵، ۷
۳۴	۴۶	۴	۱	ھو	ھوی، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷، ھوئیں، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	بے وفا	دل ربا، ن ۸
,,	,,	۵	۱	غرق آب	غرق عرق، ن ۲ تا ۴، ۷، ۸
,,	,,	۹	۲	دیکھی ھے	دیکھا ھے، ن ۱ تا ۷
,,	۴۷	۲	۱	مطلوب	مقصود، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۳	۱	نہیں رھا	رھا نہیں، ن ۵
,,	,,	۳	۲	دیکھی ھے	دیکھا ھوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	دریا کی	دریا کوں، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۵	۲	شرمگیں	سرمگیں، ن ۵
۳۵	*۴۸	۱	۲	جیوکوں،	جی کوں جیوں، ن ۲، ۸ - جی کوں میں، ن ۵
,,	,,	۲	۱	سوں کہہ سکوں کیوں کر	سو کہہ سکوں کیوں میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	رخ کوں ھور ابرو	چہرۂ و ابرو ن ۷ - رخ پہ دوابرو، ن ۳ ۵ - رخ کوں و ابرو ن ۲، ۹، ۷
,,	,,	۳	۲	گھٹتا	گلیا (گلا)، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	سرج ھے،	ھے سور، ن ۱ تا ۹ - ھے سورج، ن ۷

* یہ غزل ن ۴ میں نہیں ھے ---

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵	۴۸	۴*	۲	گھلی ہے جدا۔	گھلی ہے جدی، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۴	۲	اور - کھلا	ہور، ن، ۱، ۳، ۶ گلیا، ن ۶ -
,,	,,	۵	۲	اُس کا	اس کوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	میں کیا کہوں	کیا کھوں درچے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	رقیباں	رفیقاں، ن ۱، ۶
,,	,,	۶	۲	دل مرا اب مجھ سوں	مجھ سوں میرا دل اے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	پورا مصرعہ : نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھ توں مجکوں	نہ بوجھ (نہ پوچھو، ن ۳، نہ پوچھ ؛ ن ۷) دل موں دوجے طالباں برابر مجھ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	جدی - ہیں	جدا، ن ۲ تا ۷ - ہور، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸†	۱	مصرعہ مندرجۂ متن و فٹ نوٹ	تری جھلک کوں بھیتر آئینے کے دیکھا۔ جوں، ن ۱، ۵، ۷ (ہوں ن ۵، ۷)
,,	,,	۸	۲	سرج ہے سرخ	تپاں ہے سورج، ن ۱
,,	,,	۸	۲	و بیتاب	تو بیتاب، ن ۸

* یہ شعر ن ۵ موں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵	۴۸	۹	۱	ترے	مرے، ن ۲
,,	۴۹	۱	۱	ہے فیض سوں	ہے وسعت، ن ۸
,,	,,	۱	۲	مرہم کا	مرہم سوں، ن ۱ تا ۷
۳۶	,,	*۲	۱	جہاں کے ہوں بے غرض	دنیا کے بیغرض ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	سداں	سدا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	یوں محو ہوں	گمنام ہوں، ن ۴
,,	۵۰	۱	۱	بے تابی	تنہائی، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سینے کا	سینے میں، ن ۶
,,	,,	۴	۱	ہوا - ہوں	ہوا، ن ۱، ۶ - ہے، ن ۳، ۵
,,	,,	۵	۱-۲	حلوای - بچن	حلوا کی، ن ۴ - سخن، ۳ تا ۵، ۷، ۸
,,	۵۱	۱	۲	جھلکار	چھلکار، ن ۷
۳۷	,,	۲	۱	رشک	حسن، ن ۳
,,	,,	۲	۱	جدا ہوا	ہوا جدا، ن ۷
,,	,,	۲	۱	توں	ہوں، ن ۱
,,	,,	۴	۲	تب سوں مجکوں	حق میں مرے، ن ۱ مجکوں تب سوں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	تمکوں	رنگیں، ن ۲، ۵
,,	,,	†۵	۱	نمن رہی نہیں	کوں نہیں رہی ہے، ن ۳
,,	,,	۵	۲	اُس	اپس، ن ۸

* ن ۴ میں صرف پہلا، دوسرا شعر ہے —

† چوتھا شعر اس غزل کا ن ۲، ۳ میں نہیں ہے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷	۵۱	۶	۲	تروار	تلوار، ن ۱، ۳
"	۵۲	۱	۱	اگر	اکر، ن۸ (آکر) ن ۴
"	"	۱	۲	پھر طور	کوہ طور، ن ۳
"	"	۴	۱	بن میں جاتے	بن تھے (سے) خالی ن ۲، چللے جاتے، ن ۸
"	"	۴	۱	" "	پھولتے تھے خالی، ن ۳، ۴
"	"	۵	۱	ھے دائم	ھے واھاں، ن ۲، ۴ رھے وھاں، ن ۳
"	"	۵	۲	چیلی میں	توچیں میں ن ۸
"	"	۵	۲	جا کے دیکھو	دیکھ جاکر، ن ۱ تا ۷، ۸
۳۸	"	۷	۱	ولی کے	ولی کوں، ن ۲ تا ۴
"	"	۷	۱	اُملتا	اُبل، (حاشیه ن۱)
"	"	۷	۲	اے بحر حسن آ دیکھ	اے تجھ حسن میں دیکھا، ن ۲ تا ۴ (اے کی جگه اب ن۲)
"	"	۷	۲	پور	نور، ن ۶، ۸
"	۵۳	۱	۲	اے وحشی-	توں وحشی، ن ۲-
"	"	۱	۲	نخچیر	زنجیر، ن ۸
"	"	۱	۲	آلودۂ زر	آلوده زر سوں، ن ۵
"	"	۳	۱	ھات	دل، ن ۱ تا ۵، ۷، ۸
"	"	۳	۲	اے نادان	حاصل اُس کوں، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸	۵۳	۴	۱	جگ سیں اُس کو	اُس کوں جگ میں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۴	۲	لاتا ہے	لاگے گا، ن ۱-لائے ہیں، ن ۲ تا ۵
"	"	۵	۲	موج کی	موج سوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۲	ڈالی	ڈالا، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	جب سنا	جوں سنا، ن ۱- جو سنا، ن ۲
"	"	۶*	۱	کوے ہیں	کیا ہے، ن ۶
"	"	۸	۲	ہے مہوس	جوں مہوس، ن ۲ تا ۴
"	"	۸	۲	سینے میں	دل میں ہے، ن ۲ تا ۴
"	"	۹	۱	منیں	میں سب، ن ۵، ۸
"	"	۹	۲	ہے یو	ہیں یو، ن ۱، ۶، ۷- دیکھ، ن ۲ تا ۵
۳۹	"	۱۰	۱	بوجھتے	پوچھتے، ن ۶، ۷
"	"	۱۱†	۱	نام یار	نامدار، ن ۵ (؟)
"	"	۱۱	۲	جدوں ہوتا ہے	ہوتا ہے جیوں، ن ۱، ۵
"	"	۱۱	۲	جیوں ہوتا ہے	ہوتا ہے، ن ۶، ۷
"	"	۱۱	۲	نسدن	نسدن جوں، ن ۶، ۷
"	"	۱۲	۱	دت کی جو	بت کی کہ، ن ۱، ۹
"	"	۱۲	۱	ہوئی ہے منتقش	منقش ہوئی ہے، ن ۱ منقش ہو رہی، ن ۶ منقش ہوئی ہے یوں، ن ۵

* یہ شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے—
† یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸	۵۳	۴	۱	جگ سیں اُس کو	اُس کوں جگ منیں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۴	۲	لاتا ہے	لاگے گا، ن ۱۔ لائے ہیں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۲	موج کی	موج سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	ڈالی	ڈالا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	جب سنا	جوں سنا، ن ۱۔ جو سنا، ن ۲
,,	,,	۷*	۱	کوے ہیں	کیا ہے، ن ۹
,,	,,	۸	۲	ہے مہوس	جوں مہوس، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۲	سینے میں	دل میں ہے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۹	۱	منیں	منیں سب، ن ۵، ۸
,,	,,	۹	۲	ہے یو	ہیں یو، ن ۱، ۶، ۷۔ دیکھ، ن ۲ تا ۵
۳۹	,,	۱۰	۱	بوجھتے	پوچھتے، ن ۶، ۷
,,	,,	۱۱†	۱	نام یار	نامدار، ن ۵ (؟)
,,	,,	۱۱	۲	جدوں ہوتا ہے	ہوتا ہے جیوں، ن ۱، ۵
,,	,,	۱۱	۲	جیوں ہوتا ہے	ہوتا ہے، ن ۶، ۷
,,	,,	۱۱	۲	نسدن	نسدن جوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۱۲	۱	دت کی جو	بت کی کہ، ن ۱، ۹
,,	,,	۱۲	۱	ہوئی ہے منتقش	منقش ہوئی ہے، ن ۱ منقش ہو رہی، ن ۶ منقش ہوئی ہے یوں، ن ۵

* یہ شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے۔

† یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۰	*۵۵	۱	۱	جو عاشق و شیدا	جو عاشق شیدا، ن۲، ۳، ۶، ۷ــ عاشق سـ شیدا، ن۴
،،	،،	۳	۱	تو لا ہے	لائے ہیں، ن۲، ۴، ۷، ۸ــ لیا ہے، ن۳، ۶
،،	،،	۴	۱	جوہراں	گوہراں، ن۲ تا۴، ۶، ۷
،،	،،	۵	۱	کوں	دل، ن ۸
،،	†۵۶	۲	۲	سوں	تھیں، ن ۲
،،	،،	۳	۱	تیشے سا	تیشے سوں، ن۲ تا ۶
،،	،،	۳	۱	اڑکا	ادھکا، ن۲ تا ۶
،،	،،	۴	۲	شبنم عرق جس سوں اُڑا	شبنم عرق کا جب اُڑا، ن۲ تا ۴ ــ شبنم عرق کا جب سوں اُڑ، ن۷
۴۱	،،	۶	۲	کوں لپٹا	کفن کا، ن ۸ کوں (بلکا) بلکیا، ن ۲، ۶، ۷
،،	،،	۷	۱	حال سوں	آہ سوں، ن ۴
،،	‡۵۷	۱	۱	پہ یو	کا یو، ن ۱ تا ۷، اوپر، ن ۱ حاشیہ
،،	،،	۱	۱	لالے، کا دل	لالا، ن ۱- کا مکھہ، ن ۸
،،	،،	۱	۲	کا ھالا	کوں ھالا، ن ۱، ۶، ۷- پر ھالا، ن۲ تا۴

* یہ غزل ن ۱، ۵ - میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۱، ۵ میں نہیں ہے، پانچواں شعر ن۳ میں اور چھٹا ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۵ میں نہیں ہے —

لفظ نسخ	لفظ متن	مصرع	شعر	غزل	صفحہ
کونین کوں بسرا ہے وو، ن ا تا ۷	بسرا ہے وہ کونین کوں	۱	۲	۵۷	۴۱
مجلس، ن ا، ۶، ۷ — مبحث، ن ۲ تا ۴ ا حاشیہ	صحبت	۱	۳	,,	,,
تھی، ن ا تا ۷	ھئی (ھوی)	۱	۳	,,	,,
سب، ن ا، ۲	یوں	۱	۴	,,	,,
غمزاں، ن ا، ۳، ۴	غمزے	۱	۵	,,	,,
سو جوں، ن ا، ۲، ۴ تا ۷ - سوں جوں، ن ۳	سو جی	۲	۵	,,	,,
جلتے ہیں، ن ا	جلتا ہے	۱	۶	,,	,,
کی اوجھڑ، ن ا، ۳ - لے اوجھڑ، ن ۲، ۴	کے اوجھڑ	۱	۷	,,	,,
سرخی پر، ن ۲ تا ۵، ۷، ۸	سرخی کے	۱	۳	۵۸	۴۲
ہوے روشن، ن ا تا ۷	ہوں روشن	۱	۴	,,	,,
صد پارہ، ن ۶ تا ۸ — صد چاک، ن ا تا ۵	صد برگ	۲	۵	,,	,,
سبزی، ن ۲، ۴، ۵	سبزۂ	۱	٭۳	۵۹	,,
ہوش عاشق، ن ۲ تا ۶، ۸	ہوش عالم	۲	†۵	,,	,,
لباں، ن ۴ — یک مصرع، ن ۲ تا ۷	بھواں - ہر مصرع	۱	۷	,,	۴۳

٭ یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے—

† یہ شعر، ن ۷ میں اور نواں شعر کسی نسخے میں نہیں غالباً الحاقی ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۳	۵۹	۸	۱	دیکھی ھے	دیکھا ھے، ن ۲ تا ۷
"	"	۸	۲	جینا ۔ محال	جیو نان، ن ۱، ۴ تا ۶ ۔ وبال، ن ۷
"	۶۰	۱	۲	نام	ناؤں، ن ۲ تا ۶
"	"	۴	۲	جس بے گنہ پہ	جس کے اوپر یو، ن ۲ ۔ جس کے گلے پہ، ن ۳ جس کے سینے پہ، ن ۵ ۔ جس کی کنہ پہ، ن ۶ (؟)
۴۴	"	۵	۱	انبساط	اے سجن، ن ۷
"	"	۶*	۱	ترے رنگ زلف کا	مرے رنگ زرد کا، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۲	مشکیں رقم	زریں قلم، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۲	تا (عجم)	هور، ن ۶ ۔ اور، ن ۴ ۔ و، ن ۷
"	۶۱	۲	۱	اس وقت	اے نا خدا، ن ۲، ۳
"	"	۲	۱	اے دریاے حسن	س وقت پر، ن ۲ ۔ ترس از خدا، ن ۳ ۔ اے بھداد گر، ن ۱، ۵ (حاشیہ) ۸ ۔ آنکر (؟) ن ۴
"	"	۴	۱	پڑا ھے	هوا ھے، ن ۲، ۴
"	"	۴	۲	قربان نا فرماں ھوا	فرماں میں نا فرماں ھوا، ن ۱ تا ۸

* تمام نسخوں میں فٹ نوٹ والا شعر ھے ۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۴	۶۱	۵	۱	ثابت ھے دائم	ثابت قدم ھے، ن ۱
"	"	۵	۱	جیوں ولی	اے ولی، ن ۱ تا ۳
"	"	۵	۲	تجھہ سے	جو تجھہ، ن ۲ - تیری ن۴
"	"	۵	۲	جو جیو سوں	جیو جاں سوں، ن جلوہ، ن ۵ - جیو پہ
"	۶۲	۱	۱	جیو پہ	پیو، ن ۷
۴۵	"	۲	۱	روز سیہ	روز سفید (؟) ن۴
"	"	۳	۱	زلف کے	عشق کے، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	اُس کا تتتا	اُس کوں توتا، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	ھے اے نور عین	اے نور نین، ن ۱ تا ۴، ۷
"	"	۴	۱	منئیں	میں ھے، ن ۱ تا ۴، ۶
"	"	۵	۱	کرتا ھوں	میں نے کیا، ن ۴
"	"	۶	۱	تیری انکھاں	تیر، ن ۸ - انکھیاں، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۲	ھر نگہ ھے	تند نگہ، ن۲ تا ۵، ۷ - مد نگہ، ن ۱
"	"	+۹	۲	مژہ	نگہ، ن ۸
۴۶	۶۳	۴	۱	یاد حسن	ترا حسن، ن۳ - تیری یاد، ن۲

+ یہ آٹھواں شعر رہ گیا ھے:

اے گل باغ ادا‡ سرو ترے قد آنگے

دل پہ دھر§ آزاد کے صورت سوھاں ھوا

‡ سرور، ن ۵ — § لے، ن ۲ - رکھہ، ن ۵ - ھر، ن ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۶	۹۳	۴	۲	صافی سوں	صافی میں، ن ۱، ۳، ۶، ۷ - صافی پہ، ن ۲
,,	۹۴	۴	۲	گل کس واسطے	کلک واسطی، ن ۱ (؟)
,,	,,	۵	۲	با ادا	با حیا، ن ۸
,,	۹۵	۳	۲	نقش پا کہ زینت	نقش پاک زینت، ن ۱ تا ۷
۱۴۷	,,	۴	۱	تو جاں رہا وہاں سوں	تو جہاں رہتا ہے واہاں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	تجھ مکھ کے دیکھنے کوں	تجھ یاد میں زبسکہ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	*۷	۱	ہے آج	ہے گرچہ، ن ۱
,,	,,	۷	۱	جگ میں مجکو	مجکوں جگ میں، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	۹۶	۲	۱	صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی	مثل آرسی صافی اسے حاصل ہووے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	حاصل ہووے	ہوے حاصل جو، ن ۱
,,	,,	۲	۱	مثل آرسی	مثال، ن ۶، آئینہ، ن ۵
,,	,,	۳	۲	اُس کے آگے	اُس انگے یو، ن ۱، ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	نہیں رات دن	نا رات دن، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	ماہ رشک ماہ	رشک سیتی ماہ، ن ۱
۱۴۸	۹۷	۲	۲	بیداد (اول)	ہیہات، ن ۸
,,	,,	۴	۱	موزوں کیا ہے	موزوں کیا ہوں، ن ۸ موزون کیا، ن ۱ موزوں کئے ہیں، ن ۲، ۷، موزون کئے، ن ۳

* چھٹا شعر نسخہ ۷ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۴۸	۶۷	۵	۱	گوش میں - فریاد	دل منیں، ن ۲، ۴- آواز، ن ۸
,,	۶۸	۲	۲	دکھہ	دل، ن ۱
,,	,,	۳	۱	پھرا ہوں	پھرا میں، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	جس سیتی	جس سے وہ، ن ۳، ۴ جس سوں وہ، ن ۲ جس سیں کہ، ن ۱
,,	,,	۴	۲	ویسا	ایسا، ن ۳، ۹
۴۹	,,	۶	۱	گل	گھل، ن ۸
,,	,,	۶	۱	جیوں سو ہوا	خوں ہو گیا، ن ۲
,,	,,	۶	۱	ہوں لیکن	و لیکن، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۷*	۲	تجھہ سا	ایسا، ن ۱
,,	,,	۸	۱	کچھہ نقد جان کا	گنجینہ دل کا، ن ۱، ۲
,,	,,	۸	۱	ولی پر	ولی کی، ن ۱، ولی کوں، ن ۲، ۴، ۷ ولی سوں، ن ۳، ۹
,,	,,	۸	۲	نہیں کئی	بس ہیں، ن ۵
,,	۶۹	۱	۱	وہ یار	وو شوخ، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۱	۲	سخن	یو سخن، ن ۵
,,	,,	۲	۱	بیگانی لگی	بیگانہ، ن ۱، ۲، لگے، ن ۱ بیگانگی کی، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	بات	طرز، ن ۲، ۴
,,	,,	۲	۱	یگانے کی	بیگانے سوں، ن ۶، ۷ (بیگانہ) یو، ن ۴

* شعر ۷ نسخہ ۲ میں نہیں ہے—

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۹	۶۹	۳*	۱	نمط	صفت، ن ۱، نمن، ن ۵
۵۰	,,	۳	۲	افسوس	یکبار، ن ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	خوش باس	خوش پاس، ن ۸
,,	,,	۴	۲	بجھا نے	پچانے، ن ۱، ۴، ۷
,,	,,	۴	۲	پیاس	آس، ن ۱، ۴ تا ۶، ۸
,,	,,	۵	۱	انبه	آب، ن ۴ - موم، ن ۸، ۶
,,	,,	۵	۱	صفت	نمط، ن ۱، ۳، ۵ تا ۷ نمن، ن ۴
,,	,,	۵	۱	هوں	هے، ن ۱
,,	,,	†۶	۱	مرے سینے په	سینے پر مرے، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	جس باج مرے سینے په هر آن هے یک سال	از بسکه هے بن یار هر یک آن یک یک سال، ن ۱
,,	,,	‡۷	۱	دل کی	کے کی، ن ۱، میں که ن ۴، ۵، کھلے، ن ۶
۵۰	§۷۰	۴	۲	معنی ناز	عالم راز، ن ۸
,,	,,	۶	۱	محشر درد	مخزن درد، ن ۵ تا ۷
,,	۷۱	۱	۲	تدبیر	تقدیر، ن ۸
,,	,,	۲	۲	دام ره	دام زه، ن ۸
۵۱	,,	۵	۲	جن	جو، ن ۲، ۳، ۵، ۶

* تیسرا اور چوتھا شعر، ن ۲ میں نہیں هے—
† یه شعر، ن ۳، ۵ میں نہیں هے—
‡ یه شعر، ن ۲ میں نہیں هے—
§ ۷۰ تا ۷۸ غزلیں دیوان (۱) میں نہیں هیں، کچھه اوراق غائب هیں—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۵۱	۷۱	۵	۲	عشق بے پیر کوں جن پیر کیا	عشق نے جسکوں جنوں میر کیا، ن ۷
,,	۷۲*	۱	۲	فوج - زنجیر	پائے، ن۵ - نخچیر، ن۸
,,	,,	۲	۲	اپنی کوں	کوں اپنی، ن ۵، ۹- سے اپنی، ن ۸
,,	,,	۳	۱	مجھ سوں	جیو سوں، ن ۲، ۳
,,	,,	۳	۱	ہوا ہے بیزار	نہ ہو بیزار، ن ۸
,,	,,	۴	۲	شوخ	شوق، ن ۸
۵۲	۷۳	۲	۱	نگہ کے تیر	نگاہ تیز، ن ۸
,,	,,	۴†	۱	کی شکل دل	ولی کا دل، ن۲ (مقطع نسخہ ۲)
,,	,,	۷	۱	سرچا ہے	کیتا ہے، ن ۵
۵۳	۷۴‡	۲	۱	جیوں	جو، ن ۹، ۷
,,	,,	۳	۱	گھلا - پرتو	جدا، ن ۹، ۸ - شعلے ن ۹
,,	,,	۳	۱	شوق	یاد، ن ۲ تا ۸
,,	,,	۴	۱	تو - سب	یو، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷ - سوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	شوق نے	شوق میں، ن۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	کے بیچ فوج شکست	کی فوج بیچ شکست، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۵۴	۷۵	۳	۱	دعویٰ تھا	تھا دعویٰ، ن ۳، ۴، ۶، ۷

* نسخہ ۴ میں بھی یہ غزل نہیں ہے—
† نسخہ ۴ میں یہ شعر نہیں ہے—
‡ نسخہ ۵ میں بھی یہ غزل نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۴	۷۵	۳	۱	اکسلیت ،	کاملیت، ن ۲ تا ۴، ۶ تا ۸
,,	,,	۴	۱	ہم سوں کیوں نہ ہوں	کیوں نہ ہم سوں ہوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۲	جنہیں	جسے، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	عشاق کا	عاشق کا سب، ن ۵
,,	,,	۶	۲	خوش قداں	خوش قدوں، ن ۳، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	جگ نے	حق نے، ن ۲ - جگ میں، ن ۳ تا ۶،
,,	,,	۹	۱	تجکو خلق	خلق تجکوں، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۱۱	۱	اے اکسل	اے گلرو، ن ۵، ۷
۵۵	۷۶	۲	۱	نفع جو-اور	جو نفع، ن ۲ تا ۷ - ہور، ن ۳ تا ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	اور - طعن	ہور، ن ۳ تا ۶- طعنہ، ن ۳ تا ۴
,,	,,	۳	۱	طعن عاشق پر	عاشق اوپر طعنہ، ن ۲
,,	,,	۳	۲	تو	یو، ن ۲ تا ۴، ۷
,,	,,	۴	۲	یہاں کینے	کیتے یہاں، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۱	گاز مست	گاز ست، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	جس کوں	جس کن، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	۷۷	۱	۱	براگی جو کہا تے ہیں	پرت کی جو کنتھا پہنے، ن ۲ تا ۸ - راکھے، ن ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۵۵	۷۷	۲*	۱	پرت کا پانی	نیر نہناں کا، ن ۴تا۸
,,	,,	۳	۱	سکھی	سکھیا ں، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۳	۱	یہ کسوت اور	اچھو کسوت، ن ۳
,,	,,	۳	۱	ڈھیلے جی سوں جو	ڈھیلے جو جیو سوں، ن ۲ - جو کوئی ہے جیو سوں، ن۳ - وہ ہیں جو جیو سوں، ن ۴ - وہ ہیں گے جیو سوں جو، ن ۵
,,	,,	۴	۱	گلا بے میں	ملانے کوں، ن ۸
,,	,,	۴	۲	غم کا ـ گھر مجکوں	غم کے، ن ۲ تا ۷ - گھر کوں مجھ، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کئی - جو کہے	دوجا ، ن ۵ - کہ اُس ن ۳ ، کہیں ن ۵ ، کوئی، ن ۲، ۴
,,	,,	۵	۱	پیتم کوں	پیتم سوں، ن۴، ۷
,,	,,	۵	۱	سمجھا کر	سمجھاوے، ن ۳
,,	,,	۵	۲	دکھیا کوں	پیتم کے، ن ۴
,,	,,	۵	۲	بجھو ہی سوں	بچھو ہی تم، ن ۵
۵۶	,,	۶	۱	محل	چمن، ن ۲
,,	,,	۶	۱	بنایا	بنائی، ن ۲، ۳، ۵
,,	,,	۶	۱	ہوں میں دل جاں سوں	ہوں میں چاواں سوں ن ۲ ، ۳ - روز اول سوں، ن ۵ - ہوں میں انکھیاں سوں، ن ۴ - ہوں میں جاں دل سوں، ن ۶

* دوسرا شعر ن ۲، ۳ میں اور تیسرا شعر ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۶	۷۷	۶	۱	اُسے یکبا رگی	ایتا ساجن اُسے، ن ۳
,,	,,	۷	۱	سہلیاں	سکھیاں سب، ن ۲، ۳، ۵ —
,,	,,	۷	۲	کسو — اور	کسی، ن ۲ تا ۷ — هور، ن ۳، ۵ تا ۷
,,	۷۸*	۱	۱	تو یو گھر بار	یو گھر اور بار، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۱	۲	نا چھپے — مجکوں	ناا چھے، ن ۲، ۴ تا ۷ - مجکن، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۲†	۱	مندے گھر واسوں باهر کر	مند ے گرد ن منیں بھا کر، ن ۲، ۵
,,	,,	۲	۲	تیوچھه بک بک کر	پو نچھه یک یک کر ن ۲
,,	,,	۲	۲	اِتا	پھا، ن، ۲، ۵
,,	,,	۳‡	۱	جب سوں	جب سے، ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	تھی	ھے، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۴⊙	۱	کہے کا — کرتا ھے	کہنے کا، ن ۴، ۷ — کرنا ھے، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۵	۱	بچھایا هوں	بچھائی هوں، ن ۵،
,,	,,	۵	۱	انکھاں اپنی	میں انکھیاں کوں، ن ۲، ۴، ۵

* یہ غزل، ن ۱، ۳ میں نہیں ھے —
† یہ شعر ن ۴ میں نہیں ھے - ن ۵ کے آدھے مصرعے شروع - سے حاشیے پر ہونے کی وجہ سے کٹ گئے ہیں —
‡ یہ شعر ن ۴ میں نہیں ھے —
⊙ ن ۲ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۵۶	۷۸	۶*	۱	تمھیں	ھمیں، ن ۵ – ھمن ن ۷
,,	,,	۶	۱	نا کروگے مجھ	نا کریں گے مجھہ، ن ۴، ۵
,,	,,	۶	۲	جوڑا گھگری کا	چوڑا، ن ۴ تا ۶ کچکوی ن، ۶، ۷
,,	,,	†۷	۲	ایسے کوں پھر آدھار	اُس کوں نین، ن ۵- نر آدھار، ن ۲، ۵
۵۷	‡۷۹	۳	۲	تار ساز	کار ساز، ن ۸
,,	,,	۴	۲	ملکر نماز	میل نماز، ن ۵
,,	,,	۵	۱	کس ادا	اِس ادا، ن ا تا۳، ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۲	ناز و نیا	ناز ایاز، ن ۲، ۵، ۶، ۸
,,	,,	۶	۱	مصرع قد	مصرعۂ سرو، ن ۲
,,	۸۰	۳	۲	حیا	صبا، ن ۱، ۴
۵۸	,,	۹	۱	گل	کوئی، ن ۱
,,	,,	۹	۱	مکھہ سا	مکھہ کا، ن ۱
,,	,,	۷	۱	مجھہ سخن	اِس سخن، ن ۱، ۵
,,	,,	۷	۱	بوجھے	پونچے، پہنچے، ن ۱، ۸
,,	♂۸۱	۳	۲	دائم	اکثر، ن ۱، تا ۷
,,	,,	۴	۱	ھر آن ھے	نہیں ھے بجز، ن ۳ تا ۵

* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ھے —
† یہ شعر (ن) ۴ میں نہیں ھے —
‡ یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ھے —
♂ یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بہ عنوان "باز گشت" آخر دیوان میں دیگر اصناف کے ساتھہ ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۹	۸۱	۵	۲	جگ نے	جگ میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	یہ دیکھیا	یوں دیکھیا، ن ۲ تا ۸
۶۰	۸۲*	۱	۲	ادن کا ہے	ادا سوں ہے، ن ۱، ۲
,,	,,	۲	۱	جہان میں	جگت منیں، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	سر سوں	شرم سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	مکھ کتاب کی	مکھ کی کتاب کی، ن ۸
,,	,,	۴	۱	جو نکلیا سینے کوں کھول	ہوے سینے کوں کھولکر ن ۱
,,	,,	۴	۲	عشق	الطف، ن ۸
,,	,,	۵	۱	دور سوں	دور تھے، ن ۲، ۳ (تھے بمعنی سوں)
,,	,,	۵	۲	ہندوے زلف کی ہے	ہندو زلف نے لی ہے، ن ۳ ہندو زلف یو لی ہے، ن ۴ ہندوے زلف کوں ہے، ن ۵ ہندو زلف لیا ہے، ن ۶ ہندو زلف لیے ہے، ن ۷
,,	,,	۶	۱	جن نے	جو کوئی، ن ۸
,,	,,	۶	۱	کیتا ہے	کیتا ہے، ن ۱ تا ۴، ۶ کرتا ہے، ن ۵

* غزل ۸۲ صرف (ن) ۷ میں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۶۰	۸۳	۶	۲	نظر بھر کر	نظر بھربھر' ن ۱
"	"	۷	۱	پوچھا	بھینچا ' ن ۲ تا ۴
"	"	۷	۲	نکلیا ہے پھر	پھرا ہے تن پر' ن ۷
"	"	۷	۴	پھر	پھین ' ن ۱' ۳' ۵' ۸
"	"	۸	۲	پنھاں ھو ھر نظر	پنھاں ھوے نظر' ۱' ۵
"	"	۸	۳	شہر	اختر' ن ۱ تا ۷
۶۱	۸۵*	۱	۱	نازنیں دو میں دیکھا ھوں	نازنیوں کی دیکھا ھوں میں' ن ۱' ۴' ۵' نازنین کی دیکھا ھوں ن' ۳' ۶
"	"	۱	۲	خیال ہیں	خیال ہے ' ن ۱' ۲
۶۲	"	۵	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	ہے یو قیمت جہاں' ن' ۱' ۵ یو ہے قیمت جہاں' ن ' ۳' ۴ یوقیمت ہے سب جہاں ن' ۲
"	"	۶	۱	یوں مفت مانگنا	مانگیا ھوں ناگہاں ن' ۵ قوں ' ن ۲' ۳ - مفت مانگتا' ن ۴' ۶
"	"	۶	۲	مجکوں بات	بات مجکوں 'ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۱	کیتا	کیتا ن ۱ تا ۷

* اس غزل کا چوتھا شعر ن ۲ ' ۳ میں نہیں ہے

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۹۲	۸۵	۷	۱	دوجا بھی اک سوال-سو،	یو دوجا سوال، ن ۷
,,	,,	۷	۲	یہ تیرے ھیں لب،	تر ے ھیں یو لب، ن ۳، ۲ یہ شیریں ھیں لب، ن ۵
,,	,,	۸	۱*	سوں یہ دوجا سوال-	میں دوجا سوال سن، ن ۷
,,	,,	۸	۲†	رہا	بلاسا، ن ۲
,,	,,	۹	۱	غصہ کیا	غضب کیا، ن ۸
,,	,,	۹	۲	جو ناز اُٹھا وہ	وو ناز اُٹھا یو، ن ۱، ۲
,,	,,	۱۰	۱	آخر- کر نظر	جیو میں، ن ۱ تا ۹ - رکھہ نظر، ن ۱
,,	,,	۱۰	۲	شیریں - رطب	آخر، ن ۲ تا ۷ - عجب، ن ۱ تا ۹
,,	,,	۱۱	۱	نکالیا ھے	نکالا ھے، ن ۱ تا ۷
,,	۸۶	۳	۱	سخن کا	سخن کے، ن ۱ تا ۹
۹۳	۸۷	۱	۱	طومار	سجار، ن ۸ - بوبار، ن ۱ - بکرار، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۲	۱	یہ تیرے غم کی	فرے غم کی جو، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	گردش سوں	گردش میں، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	طرح	نسن، ن ۲ - نمط، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	انکھیاں کے	انکھیاں سیں، ن ۱، ۵
,,	,,	۵	۱-۲	ہوا ھے - جلوہ	ہوے ھیں، ن ۱ - پرتو، ن ۵

---

* پہلا مصرعہ ن ۴ میں یوں ھے .

یکبار اس میں سنکے یہ دوجا سوال بھی

† اس شعر کا دوسرا مصرعہ ن ۱ میں ساتویں شعر کا ھے اور اس کا دوسرا مصرعہ اس شعر کا اور یہی ٹھیک معلوم ہوتا ھے ۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۹۳	۸۷	۹	۴	خال و خط کی	خال و خط کا، ن ۲، ۵
”	”	۷	۱	دیکھا میں	دیکھا ہوں، ن ۳، ۴
”	”	۷	۲	کہ اُس کے حسن	اُسی کے حسن، ن ۲ تا ۴، ۶ تا ۸
”	”	۷	۲	مطلب کی	مطلب کا، ن ۱ تا ۹
”	”	۹	۱	گلشن میں	گلشن کا، ن ۳، ۴ - کی ن ۲، ۶، ۷
”	”	۹	۲	کل اشعار	ترے اشعار، ن ۲ تا ۴
۹۴	*۸۸	۱	۱	مکھ	رخ، ن ۸
”	”	۴	۱	انظر کر کے	نظر کر کہ، ن ۱، ۶، ۷
”	”	۶	۲	راحت سوں آوے ہے۔ آئے ہے راحت سوں، ن ۱ تا ۷	
”	”	۷	۱	ترے	کہیں، ن ۱، ۴، ۶، ۷
”	”	۷	۱	اثر تک	جو تک، ن ۴
”	”	۷	۲	ملوں	ملے، ن ۴
۹۵	۸۹	۱	۱	دیا جو	کہا جوں، ن ۱ تا ۷
”	”	۱	۲	سوں – سوی	میں، ن ۱ تا ۴ – سوا، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷
”	”	†۲	۱	مجکوں آج شب - آج مجھ بہ شبان روز، و روز	ن ۱، ۵ تا ۷
”	”	۲	۲	وہ زلف و رخ کہ - وہ زلف و مکھ کہ جس میں سوں	سوں، ن ۱، ۲ تا ۷
”	”	۲	۲	دن و رات	دیس رات، ن ۱، ۵
”	”	۳	۱	ہر ایک میٹھی	میٹھی تری یو، ن ۱ تا ۵، ۷ میٹھی ہر ایک، ن ۲

---

* یہ غزل، ن ۲، ۳، ۵ میں نہیں ہے۔

† یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	الفاظ متن	الفاظ نسخہ
٩٥	٨٩	٣	١	بات ہے تیری	بات ہے نمت نمت، ن ١ — بات اہے نمت، ن ۴ تا ۴، ٧ — بات ہے وہ نمت، ن ٥ — بات تری ہے، ن ٦
،،	،	۴	٢	رکھی ہے اس نے	رکھیں ہیں لب میں، ن ١ تا ٧
.	..	۴	١	عیاں رہے	عیاں اچھے، ن ١ تا ٥
،،	..	۴	٢	حکم لیوے	حکم پاوے، ن ٥ — حکم ہووے، ن ٢ تا ۴
..	،،	۴	٢	حکم ہووے لب سوں ترے	حکم ترے لب سوں لیوے، ن ٦، ٧
،،	..	*٥	١	مری ید ہے	مجتبے ہے یو، ن ١ - مری ہے یو، ن ۴ تا ٧
،،	،،	٧	١	مئے ولی	ہے اے ولی، ن ٢ — میں ہے ولی، ن ٥
،،	٩٠	١	٢	جیو	دل، ن ٨
٩٦	،،	۴	١	ایسی	اتنا، ن ٢، ۴ — ایسا، ن ١، ٣، ٥ تا ٧
،،	،،	۴	١	جھلجھلات	جگمگات، ن ٥
،،	،،	٥	١	یک	تک، ن ١، ٧
،،	،،	٥	٢	سن مری یہ بات	سن یو میرا حرف، ن ١، ٢، ۴، ٦ — سن مرا یو حرف، ن ٣، ٥، ٧
.	٩١	٢	٢	سوچ جب دوں	سوچ نے جو، ن ٢
،،	،،	٢	٢	ہیبت	شہرت، ن ٢ تا ٥، ٧

* یہ شعر، ن ٣ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٦٦	٩١	٤	٢	حلقے ۔ کیا	حلقاں ' ن ١ - دیا ' ن ٢
,,	.	٤	٢	گرداب کوں	گرداوں کوں [illegible] ن ٣ ' ٧ ' ٨
,,	,,	٥	١	اکثر	آذر ' ن ٢ تا ٧
,,	,,	٥	٢	نین نرگس ہے	زلف پہ کشن ' ن ١ تا ٨
,,	,,	٥	٢	رخ بدری ہے	رخ بدری و ' ن ١ تا ٧
,,	,,	٥	٢	بچن	سخن ' ن ١ تا ٧
,,	,,	٦	١	کبھو	کبھوں ' ن ١ تا ٩ (قدیم املا)
,,	,,	٧	١	کا ہے	اب دو ' ن ١ - تک توں ' ن ٥
,,	,,	٧	١	درشن	درسن ' ن ١ تا ٧
٦٧	٩٢	٣	٢	ٹھور	ٹھاو ' ن ١ تا ٥ - ٹھاؤں ن ٧ ' ٨
,,	,,	٥	٢	وای کے مس سوں ہے	ولی ہے ' ن ٣ ' ٤ - مس [illegible] ' ن ٢ تا ٣ ' ٥
,,	٩٤	٢	١	دور وحشت	دور وحشت ن ١ تا ٦
,,	,,	٣	٢	بھر صاد	بھر صیاد ن ٤ تا ٦ - بت صواد ' ن ٣
,,	,,	٤	١	دیکھا ساغر کی گردش کوں	دیکھا کر ساغر گردش ' ن ١ ' ٢ ' ٥ ' ٦ ' دکھا کر گردش ساغر ' ن ٣ ' ٤ ' ٧
٦٨	٩٣	٧	١	خیال اس سرو قامت کا	خیال یار بے پروا ' ن ٦
,,	٩٤	١	٢	جس کی	جس کوں ' ن ١ تا ٧
,,	,,	٢	٢	حمایت	رعایت ' ن ٣ ' ٤
,,	,,	٣	١	عشاق کا ہے خرج روا	عشاق کرے خون رواں ' ن ١
,,	,,	٤	٢	حق کی عنایت	نور کی آیت ' ن ٢ تا ٤

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	املا متن	املا نسخ
۶۸	۹۴	۵	۱	شہ درد پہ کر	شے درد نوں کر ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	دکھہ سوں	دکھہ کی ، ن ۲ تا ۴
,,	۹۵*	۴	۲	آتا ہے	لیتا ، لیاتا ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۳	ہوا	جیوں ، ن ۸
,,	۹۶	۳	۲	ہوا	رہا ، ن ۱
,,	,,	۴	۱	عشق ، سیں	سیتی ، سوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	... پاقوت	سیں خط باقوت ، ن ۱ تا ۷
,,	۹۷	۲	۲	...	بتاویں ، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
۷۰	,,	۴	۱	نابل	سوتھی ، ن ۱ تا ۶ ۔ سب کوں ، ن ۷
,,	,,	۴	۲	کہ برچھی کوں پکڑ نکلا ہے رجپوت	کہ جوں برچھی پکڑ نکلے میں رجپوت ، ن ۵
,,	,,	۴	۳	پکڑ	کوں لے ، ن ۵
,,	,,	۵	۱	سخن	بچن ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سر کر	سن یو ، ن ۲ ۔ سن توں ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۵	۲	ہے عشاق کا	میں ہے عشق کا ، ن ۲ تا ۴ ، ۸
۷۱	†۹۸	۲	۱	گلزار حسن	رشک پری ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	‡۳	۱	تیر بلا	تیر نگہ ن ۲ ، ۳
,,	,,	۵	۲	جس منیں گلقند سا ہے	جس میں گلقند شفا ہے ن ۲ ، ۳

---

* اس غزل کا قافیہ و ردیف ن (ا ، ۸) میں " اٹا نپٹ ، حیا نپٹ " ہے ، مگر غلط معلوم ہوتا ہے —

† یہ غزل ن ۱ ، ۴ ، ۵ میں نہیں ہے —

‡ چوتھا شعر ن ۲ ، ۳ میں نہیں ہے اور چھٹا شعر ن ۶ ، ۷ میں نہیں ہے

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۱	۹۸	۹	۱	سلق سوں	سک کے تئیں، ن ۲، ۳
,,	,,	۷	۱	میں (ولی)	اے (ولی) ن ۲، ۳، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	وہ سراپا	کل سراپا، ن ۲، ۳
,,	۹۹*	۱	۱	کو میرے	میرے کوں، ن ۳
,,	,,	۱	۳	مرض کو میرے	رنج میرے کو، ن ۳
,,	,,	۲	۱	دین و ایمان	دین وایمان، ن ۳
,,	,,	۳	۳	دل کے تئیں رکھنے کو جانہیں	دل کے رکھنے کوں رضا نہیں، ن ۳
۷۲	,,	۴	۱	روز و شب آتا ہے	روز شب لوتا ہے، ن ۳
,,	,,	۷†	۱	(مصرعہ اول)	میرے دل کے غم کی پہونچانے کی تئیں، ن ۳
,,	,,	۸	۱	(مصرعہ اول)	بسکہ کثرت ہے گلی میں ماہ کی، ن ۳
,,	,,	۹‡	۲	اُس کوں کچھ	اُس کے تئیں، ن ۳
,,	,,	۱۱	۲	اُس بجز	اُس بغیر، ن ۳
,,	۱۰۰$	۱	۲	سو بار	صد بار، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	پریشان	پریشاں سو، ن ۲، ۴ پریشاں ہو، ن ۵
,,	,,	۲	۲	سب تار	ہر تار، ن ۲ تا ۵

* یہ غزل صرف ن ۳، ۸ میں ہے ۔

† شعر ۶، ن ۳ میں نہیں ہے ۔

‡ ن ۳ میں دسواں شعر نہیں ہے ۔

$ یہ غزل ن ۱، ۶، ۷ میں نہیں ہے ، ن ۵ کے حاشیے پر ہے نصف مصرعے ضائع ہوگئے ہیں ۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷۳	۱۰۰	۳	۱	دیکھے ھے باغ میں کہاں	نہیں دیکھتا ھے باغ میں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۲	آنکھوں کا تیرے	تیری انکھیاں کا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	آنکھوں کوں تیری	تیری نین کوں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۲	میرے سخن کا خوب	تیرے سخن کا آج، ن ۲، ۳
,,	۱۰۱*	۱	۲	شوخ کے غمزے سٹی بیداد	شوخ، چنچل، چلبلی (سوں) فریاد، ن ۴
,,	,,	۴	۲	تب سوں - فرھاد	اس سوں، - فریاد، ن ۴
,,	,,	۵	۱	جیوں ولی کے	اے ولی اِس، ن ۴
۷۴	۱۰۲†	۱	۲	حرف پے	حرف سے، ن ۴
,,	,,	۲	۱	دل پر	دل بر، ن ۴
,,	,,	۴	۲	ولا با لقلب ھے	والفی القلب شے، ن ۴
,,	,,	۵	۱	خدا نہیں	خدا تھے (سے)، ن ۴
,,	,,	۵	۱	ولی بوجھہ	صنم تجھہ، ن ۴
,,	۱۰۳‡	۲	۱	یارو کہوں کس سوں	بولو مرے شہ کو، ن ۱
,,	,,	۳	۲	باتاں	اک بات، ن ۱
,,	,,	۴	۱	غم سوں	غم میں، ن ۱
,,	,,	۴	۲	پانی	پیالا، ن ۱
۷۵	,,	۵	۱	دل منیں دائم	دل میں روز و شب، ن ۱
۷۶	۱۰۴	۱	۲	لیتا ھے	لیتا ھے، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷- کیتا ھے، ن ۴

---

* یہ غزل صرف ن ۴ میں ھے —

† یہ غزل صرف ن ۴ میں ھے —

‡ یہ غزل صرف ن ۱ میں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۰	۱۰۵	۵	۱	مجھ مرا تجھ ہوا مجھ میں	مجھ میں مرا سو تو تجھ ہے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ میں مرا سو وہ تو تجھ ہے، ن ۲ میں مرا ہے سو تو تجھ ہے، ن ۵
,,	,,	۵	۲	کسو — سوں	کسی، ن ۱ تا ۷ — کوں، ن ۴
,,	,,	۶	۱	سنجن	سجن، ن ۲ تا ۷
,,	۱۰۶	۱	۲	سینے سوں عاشقاں کے اُٹھے ہے	عشاق کے سینے، ن ۵ کا اُٹھا ہے، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۱	۲	سینے سوں	سینے کے، ن ۱، ۲ - سینے کا، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	برق بار	ترک، ن ۱ تا ۴- باز، ن ۶
,,	,,	۲	۱	کوں دیکھ دل	کرے سوں دل، ن ۳
,,	,,	۴	۲	ہیں	ہے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	لایا ہوں	لیا یا ہوں، ن ۱ - کیتا ہوں، ن ۴
,,	,,	۵	۲	تیری نذر	میں نیاز، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	تب	تاب، ن ۴
,,	,,	۶	۲	کیا، ہوا سوں	ہوا، ن ۴- ہوا کوں، ن ۱ تا ۷
,,		۷	۱	ہے، بیشن وار	ہیں، ن ۳، ۴ - بے شمار ن ۱ تا ۸
,,	,,	۸	۱	نین کی کہ	دونین کی، ن ۳، ۴
,,	,,	۸	۲	اس کے دل کا	اس انکھیاں کے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۹	۱	نین نے	نین کی، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۱	۱	کرے طلب	طلب کرے، ن ۲ تا ۵، ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷۸	۱۰۷	۱	۲	چونا	چوناں (قدیم اِملا) ن ۱، ۳، ۵
۷۹	,,	۳	۱	نین کی تیغ	نگہ، ن ۲ - کے رنگ، ن ۴
,,	,,	۴	۲	آکے	جاکے، ن ۱ تا ۵، ۸
,,	,,	۵	۲	سخت دل	سنگ دل، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	دل کے دل کوں	دل کوں دل سوں، ن ۲، دل نے دلکوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۶	۱	کل خط	کل خود، ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۱	دوڑیں	دوڑے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۷	۲	دیکھیں	دیکھے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۸	۲	چڑھی ہے	چڑھی یو، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۹	۲	ہے روز نہان	دہ ہے روز نہان، ن ۵
,,	,,	۱۰	۲	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۲	۱	کا بوجھ کُل	کی پہنچ ہے، ن ۵
۸۰	,,	۱۴	۲	جان بوجھ ہمن سوں	جان بوجھ کے سمجھ سوں، ن ۲
,,	,,	۱۴	۲	انجان	اجان، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۵	۱	وو لعل	دولعل، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۵	۲	لینا ہے	لیتا ہے، ن ۲، ۴ تا ۶، دیتا ہے، ن ۳
۸۱	۱۰۸	۲	۱	جہان میں	جہاں منیں، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	تری ستی	تجھی سوں یو، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	تب سوں جگت	اُس کوں جگت، ن ۱ تب ستی جگ، ن ۵
,,	۱۰۹	۲	۱	دمساز	دم ریز، ن ۵، شمشاد ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	ساقی عشرت بہار	عشرت ابر بہار، ن ۲

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
٨١	١٠٩	٤	٢	ھلال بزم -	ھلال ابر، ن ٨ - سب ن ٤
,,	,,	٤	٢	میں ھو	ھروے، ن ٢ تا ٤، ٦، ٧
٨٢	,,	٥	١	مے پرستاں	مے پرستوں، ن ١، ٥ تا ٧
,,	,,	٥	٢	لکھے، جو - پر	لکھیں، ن ٢ - ھیں ن ٧ - میں، ن ١ تا ٥
,,	,,	٧	١	سجکوں یہ	سجھہ اُپر، ن ١ تا ٧
,,	,,*	٨	٢	جلوۂ ضیاے	جلوۂ حذاے، ن ١، ٢ جلوۂ صفاے، ن ٥
٨٣	١١٠	١	١	یوں	توں، ن ٢، ٣، ٥، ٦، ٨
,,	,,	٣	١	ترے یو لب پر خط	ترے لباں پہ یو خط، ن ٥
,,	,,	٣	١	بوجھہ اسے	بول اِسے، ن ٤
,,	,,	٤	١	اُڑا	اُڑیا، ن ٣، ٤، ٦ - اُدھیا، ن ١
,,	,,	٤	٢	لجھانے کوں	لے جانے یو، ن ١ تا ٤
,,	,,	٥	١	بھواں	ھوا، ن ٨، - لباں، ن ٤
,,	,,	٥	١	کی بتی	بیتی ن ٣، ٥ - سیتی ن ٤ کی ایتی، ن ٧
,,	,,	٥	٢	ھوی - ھوا	ھوا، ن ٣ تا ٥ - پیا، ن ٤
,,	١١١	١	١	ھیں	ھے، ن ١ تا ٤
,,	,,	١	٢	لگی ھے	لگی ھیں، ن ١، ٥
,,	,,	١	٢	ترک کے پٹکے کوں یا مسلسل	پٹکے کوں گجرات کی مسلسل، ن ٥، ٨
,,	,,	٢	١	سجن کوں - میں چشم	سجن کی، ن ١ تا ٥، ٧ - یو چشم، ن ٦

---

* ضمیمہ نمبر ١ ردیف ”ح“ میں اس غزل کے دوشعر اور ھیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۳	۱۱۱	۲	۱	سرخ خواب آلود	خواب آلودہ، ن ۱، ۲
"	"	۳	۱*	خونیں	خونی، ن ۱، ۳، ۵-۶
"	"	۳	۲	کھینچتا ہوں	کھینچتا ہے، ن ۱، ۴
۸۴	"	۵	۲	مشغل	مشعل، ن ۳
۸۵	۱۱۲	۳	۲	ہے زیب دو گلزار	ہے زیب دو گلزار، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷- بے زیب در گلزار، ن ۷- ہے زرد رو گلزار، ن ۸- ہے زیب بر گلزار، ن ۸
"	"	۶	۱	ہرگز اے دل	اے پری رو، ن ۳، ۸
"	"	۶	۲	بے وفا بن	بن وفا ہے، ن ۲ تا ۴
"	۱۱۳	۱	۱	ہوا ترا یو قد دلربا	ترا ہوا ہے قد اے دلربا، ن ۱، ۵
۸۶	"	۳	۲	لیا ہے	لیے ہوں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۷	۱	یو، بات کوں لکھا ہوں، سنیئے میں	اس، ن ۲ تا ۴- باب، ن ۱، ۳- میں، ن ۵- رکھیا ہوں، ن ۵- سنیئے ہوں، ن ۲-
"	"	۸	۲	بوں ہے	جوں کہ، ن ۲، ۳
"	۱۱۴	۱	۲	کے ہے	کے ہیں، ن ۳ تا ۵، ۷
"	"	۲	۱	چلے کر	چلے جب، ن ۳، ۴
"	"	۴	۲	ہوں ہے	ہیں نہیں، ن ۱، ۵
"	"	۶	۱	پابگل	پائے بگل، ن ۴ تا ۷
"	"	۶	۲	ہے وہ	ہے سو، ن ۱، ۵ تا ۸

* ن ۱ کے حاشیہ پر اس مصرعہ کا یہ نسخہ ہے: "خیال یار کی راحت کوں اشک خونی سوں"—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۶	۱۱۴	۷	۲	شو	جوئیاں ن ۲ - ہوئے ن ۱، ۲، ۶ سوں ن ۷
”	۱۱۵*	۲	۱	میں یہ	زمیں میں ن ۴ تا ۶
”	”	۵	۱	دل میں نہ دیکھ	دل میں دکھ ن ۱ تا ۳، ۵ - دکھ دل میں ن ۴، ۷
۸۸	”	۷	۲	تڈی ہے	تڈی ہیں ن ۱ - ۵
”	”	۸	۲	ہوئے ہیں	ہوا ہے ن ۳، ۴
”	”	۱۰	۱	درد کی - حمایت کا - رشک کی ن ۵ - حمایت سوں ن ۲	
”	”	۱۰	۲	دیدے	دیکھن ن ۲ - دیدوں ن ۳
”	”	۱۲	۱	و نمن باریک	سو صنعت مخلوق ن ۵
”	”	۱۳	۲	کرے گا	کریگتی ن ۱، ۴ - کرے کی ن ۳، ۶، ۸
”	۱۱۶	۱	۱	بین	نکہ ن ۲ تا ۵، ۷
”	”	۲	۱	لعل	خال ن ۲
۸۹	”	۳	۱	رنگ زردی	زرد روئی ن ۲
”	”	۳	۱	عاشقوں	عاشقاں ن ۱
”	۱۱۷	۱	۲	انکھاں پرستاں	پرستی ن ۴، ۶، ۸ - پرستیں ن ۷
”	”	۲	۲	روزن ہے	روزن ہیں ن ۶، ۷
”	”	۴	۱	مقصد کے کل کا	مقصود کل ن ۳ - کون ن ۳، ۴
”	”	۵	۲	نہیں ہے	نہیں ہوں ن ۱، ۵ تا ۷
”	۱۱۸	۱	۱	کم نہیں	نہیں ہے کم ن ۱ تا ۷

* اس غزل کا تیسرا شعر ن ۴ میں اور پانچواں شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۹۰	۱۱۸	۳	۱	بانک	[illegible]، ن ۴ - انکھوں، ن ۵ - [illegible]، ن ۸
۹۱	۱۱۹	۱	۲	جایسے	جیسوں، ن ۱، ۴ تا ۶ (قدیم املا)
,,	,,	۲	۲	ست ہے	ہے نت، ن ۱، ۲، ۶، ۷ - ہے جوں، ن ۵
,,	,,	۲	۲	امرت	دوات، ن ۲ تا ۴، ۸
,,	,,	۵	۲	دنیا	دنیاں، ن ۲ (قدیم املا)
۹۲	۱۲۰	۴	۲	وحدت	وخشت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جن نے	جس نے، ن ۲ - جنے، ن ۳ - جن نیں، ن ۴
,,	,,	۶*	۱	درس - دائم	دسن، ن ۱ - اے شوخ، ن ۲
,,	,,	۷	۱	آکے	آنکے، ن ۲ - آنکیں، ن ۳ (قدیم املا)
,,	,,	۸	۲	آئینہ وار	آئینہ زار، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۸
۹۳	۱۲۱	۱	۱	جو کمر باندھکے تو	توں کمر باندھکے جب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	جی کوں	جیو، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۱	کہ لگی ہیں	جو لگی ہیں، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۵	۱	اُس کا	اُس کوں، ن ۴، ۶، ۷
,,	۱۲۲	۱	۱	نہیں ثانی	ثانی نہیں، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	غرق ہے	ہے غرق، ن ۱ - ہوے غرق، ن ۲ - ہوئیں غرق، ن ۳

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۳	۱۲۲	۵	۱	بکے بو یا سمن	بکے بو یا سمن، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ تکے باد سمن، ن ۲ - خوشبو سمن، ن ۵
۹۴	،،	۶	۱	جلانی ہے	جلانی تھیں، ن ۱، ۴ - جلانی، ن ۵
،،	،،	۶	۱	بڑے شوقوں	شوق سوں بیڑے، ن ۵
،،	،،	۷	۲	دکن	دکھن، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
،،	۱۲۳*	۱ تا ۹	*	سوں در	سوں تر، ن ۳، ۴ (هر شعر میں ردیف هے)
،،	،،	۲	۱	راست کیتا ہاں سوں -	راست کیشوں سوں، ن ۱، ۲ - راست کیتا هوں، ن ۷
۹۵	۱۲۴	۱	۲	باهر دل سوں	دل باهر سوں، ن ۲ - باهر سوںتی، ن ۳ - تب باهر سوں، ن ۷
،،	،،	۳	۱	نہ لوں هر گز	نہ پیوں هر گز، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۴	۱	جو کیا	جوں کیا، ن ۱، ۴، ۵ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کیا	کھیا، ن ۵
،،	،،	۵	۲	سنے	سنیں تو، ن ۱، ۲، ۵، ۶-۷ سنے تب، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۲	یقیں اُٹھہ جاں سوں -	جان و دل سوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	حسان عجم	خوبان عجم، ن ۴

---

* ن ۲ میں چوتھا شعر نہیں ہے، پانچویں شعر کا پہلا مصرعہ جو فٹ نوٹ میں بطور نسخہ دیا ہے، انجمن کے کسی نسخے میں نہیں، آٹھواں شعر، ن ۲، ۴، ۵ میں نہیں، ن ۳ میں آٹھویں شعر کا پہلا مصرعہ یوں هے "اے سجن توں غضب سوں رنگ چمن

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخه
۹۵	۱۲۵	۲	۱	صنم خانے موں	صنم خانے بہ، ن ۲ تا ۶
"	"	۳	۱	انکھاں سوں شوخ اور چنچل	دیا ہے چنچلائی بہ، (؟) ن ۳، ۴
"	"	۳	۲	ہوے گویاں	دیکھو ہویاں، ن ۵، ۶
"	"	۴	۲	آھوے صحرا نشیں	ھو [illegible] ن ۵ - صحرا ے چنیں، ن ۴
۹۶	"	۴	۱	مکھہ	منہ، ن ۳ - خط، ن ۶
"	"	۴	۲	اگر دیکھے وہ	جو دیکھے اُس کی، ن ۷
"	"	۵	۱	دام	جال، ن ۱ تا ۵، ۷
"	"	۵	۲	اھل دیں	آپ ھیں، ن ۵
"	۱۲۶	۱	۲	کُٹّی	کوڑ، ن ۱ (ھر جگہ)
"	"	۳	۱	ایا لازم	آتا لازم، ن ۱ تا ۵، ۶
"	"	۳	۱	نہیں تجھہ پر	ہے تجھہ اوپر، ن ۵ - ہوئی تجھہ پر، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۴	۱	خوں نے سودا کے غلبہ	خون نے سودے کا غلبہ، ن ۴
"	"	۴	۲	نیشتر	نشتراں، ن ۴
"	۱۲۷	۱	۱	عاجزاں	عاجزوں، ن ۳، ۴
۹۷	"	۳	۲	توں	یوں، ن ۱، ۵ تا ۷ - یو، ن ۲
"	"	۴	۱	اپنے	میرے، ن ۱
"	"	۵	۲	گر ہے انصاف	تجھہ دھائی ھے، ن ۴
"	۱۲۸	۱	۲	جان	ھوش، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷ - دلکوں، ن ۳، ۴
"	"	۲	۱	میں ہے وہ	مجھ میں ھے، ن ٦ - میں وہ ھے، ن ۵، ۷
"	"	۲	۲	تن سوں	دل میں، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۷	۱۲۸	۴	۲	دیا	ستا (ستیا)، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	اُتر کر	گزر کر، ن ۵
،،	۱۲۹	۱	۲	خونیں	خونی، ن ۱، ۵
۹۸	،،	۲	۱	دوں	کوں کہ، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷ – کوں جو، ن ۵
،،	،،	۴	۲	اتر کر	گزر کر، ن ۱ تا ۳
،،	،،	۵	۲	پوچھا - جو کوئی	پونچھا ہے، ن ۳، ۶ – ہے جو دل، ن ۷
،،	،،	۷	۲	بے مہر	نا مہر، ن ۵
،،	،،	۸	۱	یہ ہے	ہے یہ، ن ۱ تا ۷
،،	۱۳۰	۳	۱	ہوا	یو، ن ۲، ۴ – جا، ن ۵
۹۹	،،	۵	۱	دل	جیو، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۱	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱ تا ۷، ۸
،،	۱۳۱	۳	۲	بنائی ہے	بنایا ہے، ن ۲ تا ۷
،،		۴	۱	دیکھا ہوں	دیکھا جو، ن ۵
،،	،،	۴	۲	ہوئی	ہوا، ن ۱، ۳ تا ۵
۱۰۰	۱۳۲	۲	۲	ہے کہ آئی ہے ترے لب کی	آئی ہے تیرے شکر لب کی، ن ۵
،،	،،	۳	۱	ہوا تجھہ غم	رہا تجھہ غم، ن ۵
،،	،،	۳	۲	زلفاں کے سنبل کی	زلفاں کی سنبل نے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۴	۱	زہرت کے پنگھٹ	ہرہ، ن ۷ – کی نیہہ، ۳، ۴
،،	،،	۴	۲	اِس رہ کا خطر	اِس رہ کے خطر، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	وصف مو کمر سن کر *	وصف پر نگر، ن ۴، ۶ – سیمبر، ن ۵

* ن ۳ میں جگہ خالی ہے۔ ن ۲ میں یہ مصرع ہے:
"کہ جوں مشتاق ہوں معشوق کی عاشق خبر سن کر" ——

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٠٠	١٣٣	٢	٢	ھاتھہ تبرے کوں	ھاتت کوں تھرے، ن ١ تا ٧
,,	,,	٣	١	پہنچے گر	کر پہنچے، ن ١ تا ٥
,,	,,	٣	١	خبر زاھد کوں مسجد میں	خبر مسجد میں زاھد کوں، ن ١ تا ٧
١٠١	,,	٤	٢	وھیں آوے قدم بوسی	و وھیں آویں جو پابوسی ن ١
,,	,,	٥	٢	پاتال سوں	پاباپیر سوں، ن ٣
,,	,,	٥	٢	داسک	باسی، ن ٧
,,	,,	٥	٢	سو دنبج و رباب سوں	پنبج سوں ھور رباب سوں ن ٣
١٠٢	١٣٥	١	١	جو	جوں، ن ١، ٣، ٦
,,	,,	٢	١	آتی ہے	آتا ھے، ن ٢، ٦
,,	,,	٤	١	آھوے دل سوں	آھو کے دل سوں، ن ٢ – آھو ھو دل سوں، ن ٣، ٤
,,	,,	٦	١	اور -- ھدید	ھور، ن ١ تا ٧ – تحفہ، ن ٢
,,	,,	٦	١	کوں	کا، ن ٣، ٤، ٨
,,	,,	٧	١	بنائی ہے	بنایا ہے، ن ٧ – بساری ھے، ن ٥ - بنائے ھیں، ن ١، ٢، ٤، ٦
,,	,,	١٠	٢	چلا ھے	چلیا ھے، ن ٦
,,	١٣٦	٥	١	دیپھ	پیو، ن ٢ – شوخ، ٥
,,	١٣٧	١	٢	سوگئے راکھہ	راکھہ ھوگئے ھیں، ن ١ تا ٦
,,	,,	٢	٢	آتش و نشتر	آتشیں نشتر، ن ٢ تا ٤، ٦ آتش نشتر، ن ١، ٥
,,	,,	٥	٢	شکر اس کوں ھے زھر، زھر شکر	شکر اُس زھر و زھر ھے شکر، ن ١ تا ٥
١٠٣	١٣٨	٥	١	اُن لباں کا	اُس لباں کا، ن ١ تا ٧

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۴	۱۳۸	۵	۲	جن - کے غم سوں - لعل ہے - خونیں جگر	جس کے ، ن ۱ تا ۷ - دیکھے ن ۶ - لالہ ہے ، ن ۱ - خونی جگر ، ن ۱
۱۰۵	۱۳۹	۱	۱	خشم سوں	چشم سوں ، ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ۷ - ہجر ن ۵
،،	،،	۳	۱	کہیں ،	لکھے ، ن ۳ ، ۴ ، کہے ، ن ۲ ، ۷
،،	،،	۳	۱	جوہر شناساں دیکھہ تجھہ حسن	جوہرشناس ، ن ۱ تا ۴ حسن تجھہ دیکھہ ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۲	ترا شا ہے	ترا شے ہیں ، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۴	۱	لکھنے موں - اُس	لکھتے ہیں ، ن ۲ تا ۴ - تجھہ ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	جب لکھا	جو لکھا ، ن ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۷ - جوں لکھا ، ن ۳ ، ۴ ، ۶
،،	۱۴۰	۳	۱	سج سوں	دھج سوں ، ن ۲ تا ۴ ، ۷ ، سیج سوں ، ن ۱
،،	،،	۳	۱	آوے انجمن میں	مجلس میں آوے ، ن ۱ - آوے وہ چمن میں ، ن ۵ -
،،	،،	۳	۲	ہوویں	ہووے ، ن ۴ ، ۵ ، ۷
،،	،،	۴	۱	دھن	دھاں ، ن ۲ تا ۴
۱۰۶	،،	۵	۱	یوخط	اس خط ، ن ۲ تا ۵ ، ۷ - نوخط ، ن ۱ ، ۶ ،
،،	۱۴۱	۱	۱	صنم	سجن ، ن ۴ ، ۶ ، ۷
،،	،،	۳	۱	شوق کے دو ابرو	شوق چار ابرو ، ن ۱ -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٠٦	١٤١	٣	١	سوں	میں، ن ٢، سیں، ن ١، ٣، ٤، ٦، ٧
,,	,,	٥	١	عاشق سوں	عاشق کا، ن ١ تا ٤
,,	,,	٥	٢	ھاتھہ سوں	ھاتھہ کا، ن ٣، ٤
,,	,,	٧	١	اے رنگیں بہار گل فطرت	اے رنگیں گل بہار گلاب، ن ٣، ٤- اے رنگیں بہار گلشن حسن، ن ٢
,,	,,	٨	١	سن کے کہ ھے	سن یو خبر، ن ١ سنکر کے، ن ٥
,,	,,	٨	٢	در پئے شکار	ھے پئے شکار، ن ١
١٠٧	١٤٢	١	١	صنم	سجن، ن ١ تا ٧
,,	,,	١	٢	درد اُس کا	درد اپس کا، ن ١ تا ٧
,,	,,	٣	١	تجھہ لطف	تجھہ زلف، ن ٢، ٥، ٧
,,	,,	٣	٢	لطف کے زلال نے	لعل لب کے آب نے، ن ١
,,	,,	٥*	١	نور کا	نور کوں، ن ١ تا ٧
,,	١٤٣	٢	١	تجھہ رخسار کی	تجھہ مکھہ کی صنم، ن ٢، ٤، ٧
١٠٨	,,	٥	١	خواب میں	رات کوں، ن ١ تا ٧
,,	,,	٨	١	جان جاتا ھے	جان جاتی ھے، ن ١، ٦
,,	,,	٩	٢	مثل	شغل، ن ١ تا ٧
,,	١٤٤	٣	٢	اُس خط	تجھہ خط، ن ١ تا ٧
١٠٩	,,	†٦	١	ھے تعجب- یہ کہ	مجھہ تعجب، ن ٦، ٧ مجھہ کہ، ن ٢ تا ٥
,,	,,	٧	١	اسپند ھو	اسپند کرے، ن ١ تا ٧

* چوتھا اور پانچواں شعر، ن ٢، ٣ میں نہیں ھیں —

† ن ١ میں چھٹا شعر نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۰۹	۱۴۴	۷	۲	جگ مذیں	چنگ میں ' ن ۱ تا ۵
۱۱۰	۱۴۵*	۲	۱	گلستاں کا	گلستاں میں ' ن ۲ ' ۳ '
,,	,,	۳	۱	تار ہے نہیں - جو دستے	تازہ ' ن ۶ ' ۷ - جو دستا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۲	گلشن ہے گگن	ہے باغ لگن ' ن ۲ ' ہے باغ کہن ' ن ۳ '
,,	,,	۴	۱	میں نکو جا	مذیں مت جا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۲	وطن بیچ	جو من بیچ ' ن ۲ ' ۳
۱۱۱	۱۴۷†	۲	۱	دیکھا جو	جو دیکھا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۲	۲	اپس سوں	اپس کا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۴	۲	بجھا تو میری پیاس	دے آس میری پیاس ' ن ۶ ' ۷
۱۱۳	۱۴۹‡	۱	۱	نہیں یہ خط یہ گرد لعل میذوش	نہیں خط گرد لعل شوخ میذوش ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۱	۲	خرشید	امید ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۲	۱	ہوا	ہوے ' ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۱	ہوا ہے	نہیں گر ' ۲ ' ۳
,,	,,	۴	۱	ترے جلوے سوں ہے گل تازۂ و تر	ترے باج اے گل نرگس چمن میں ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۴	۲	چمن میں	فغاں ہے ' ن ۲ فغاں ' ن ۳ -
,,	,,	۵	۱	ہے ہلال ابرو	اے ہلال ابرو ' ن ۲ ' ۳

* ن ۲ ' ۳ میں ردیف گل نرگس ہے اور دو غزلہ ہے - ن ۱ ' ۴ ' ۵ میں یہ غزل نہیں ہے —

† غزل ۱۴۶ کسی قدیم نسخے میں نہیں صرف ن ۶ ' ۷ میں ہے ' غزل ۱۴۸ ' کسی نسخے میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۱ ' ۴ ' ۵ میں نہیں ہے - چھٹا شعر ن ۶ ، ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۳	۱۴۹	۷	۱	ولی کوں یاد تیری د مبدم ھے	سدا ھے گی ولی کوں یاد تیری ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۷	۲	یک آن	کوئی آن' ن۲' ۳' ۶' ۷'
,,	,,	۷	۲	خاطر سوں	خالی ھور' ن ۲- مھں اس سوں' ن ۳'
,,	,,	*	۲	شوق سوں ھھں کی می مست و(فٹ نوٹ)	سوں ھے' ن ۲' ۳
۱۱۴	†۱۵۰	۳	۲	عشق سوں	عشق کا ' ن ۲' ۳' ۶' ۷
,,	,,	۴	۲	لینا ھوں	لیاتا' ن ۱ - پایا' ن ۲ - لایا ن ۳ ' ۴ ' ۷- لیا' ن ۵ - لیتا' ن ۶
,,	,,	۵	۲	کب عزیز ھے	کیا ' ن ۵ - عزیز ھیں ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	تجھہ بن اک پل نھیں سجھے آرام	تیری وصل بن نہیں جگت میں علاج' ن ۴
۱۱۵	‡۱۵۱	۳	۱	دل کے	دل کوں' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۲	شوخ	شوق' ن ۶
,,	,,	۴	۱	کاسہ	کانسہ 'ن ۶ (قدیم املا)
۱۱۶	۱۵۲	۴	۲	غم گسار	شرمسار' ن ۱ تا ۷

---

* ن ۲ ' ۳ میں فٹ نوٹ والا شعر ھے - اور ن ۶ ' ۷ میں متن والا ھے —

† تیسرا شعر ن ۱ ' ۵ میں اور چھٹا شعر ن ۱ تا ۳ ' ۵ میں نہیں ھے —

‡ یہ غزل صرف ن ۶ ' ۷ میں ھے ساتواں شعر کسی نسخے میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
١١٦	١٥٢	٥	١	لیل تار	ریں تار' ن ٢
,,	,,	٥	٢	تجھہ زلف کی جو یاد	جو تجھہ زلف کي یاد' ن ١ تا ٥ ، ٧
,,	,,	٦	٢	جگ کے شغل ھیں جا کہی	(چاہ کے ؟) شغل ھے' ن ١ - چاک شغل ھے (؟) ن ٢ - شغل خاک ھے' ن ٣ - خاک شغل ھے ' ن ٦ -
,,	,,	٧	١	حال کوں	حال پہ' ن ١ تا ٧
,,	١٥٣	١	١	چال	حال' ن ١ تا ٦
١١٧	,,	٢	٢	ھے یو	یو ھے' ن ١ ، ٣ تا ٧
,,	,,	٣	١	جگ منیں	جگ میں نت' ن ٥
,,	,,	٣	٢	رکھے ھے	آتی ھے' ن ١ تا ٧
,,	,,	٣	٢	باغ عیش	باغ عشق' ن ٢ ، ٤
,,	,,	٤*	١	دل سے	دل سوں ' ن ١ تا ٧
,,	١٥٤	٤	١	اھل سخن	اھل ھوس ' ن ١ تا ٧
,,	,,	٤	٢	بجھہ نہیں	بوجھہ نہیں ' ن ١ تا ٧
,,	,,	٥	١	مت کرو	مت کہو ' ن ٢ تا ٧
١١٨	١٥٥†	٢	١	کا ' ھوا صنم	کیوں نہ ھوی سجن ' ن ٢ ، ٣
,,	,,	٢	٢	ھے سرمہ میري آنکھوں میں تھرا	جوں سرمہ سجنھہ انکھیاں میں تراہے' ن ٢ ، ٣ -
,,	,,	,,	,,	غبار خط	بہار خط' ن ٢

* چوتھا شعر ن ٢ ، تا ، ٤ میں نہیں ھے —

† یہ غزل صرف ن ٢ ، ٣ میں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۸	۱۵۵	۳	۱	کوں- موج	نے- شوخ، ن ۲، ۳
,,	,,	۴	۲	مشکبار	نو بہار، ن ۲
,,	,,	۵	۱	(مصرعۂ اولیٰ)	(ولی) دیا کے دولت بوس و کنار سوں ن ۲، ۳
۱۱۹	۱۵۶*	۱	۲	محمد مصطفیٰ	نبی مصطفیٰ، ن ۴
,,	,,	۲	۲	امید گلشن پر	امید کے گلشن پر، ن ۴
,,	,,	۳	۲	اس قتل	یو قتال، ن ۴
,,	۱۵۷ |	۱	۲	(دوسرا مصرعہ)	"کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ ماجکوں یا حافظ" ن ۲، ۳ بھی صحیح ہے
,,	,,	۲	۱	مشکل سری	مشکل مرا، ن ۲
,,	,,	۲	۲	کہتا ہوں میں ہر آن	میں دمبدم کہتا ہوں ن ۲، ۳ (صحیح)
,,	,,	۳	۱	ولی دس اعتقاد صاف سوں کہتا ہے یہ	ولی پھر کر کہتا ہے اعتقاد صاف سوں، ن ۲، ۳
,,	,,	,,	۲	رکھنا ہمیشہ	محفوظ رکھنا، ن ۲
۱۲۰	۱۵۸ ¦	,,	,,	جب سوں دیکھا ہے (قفت نودش)	جب سیتی دیکھا، ن ۶، ۷
۱۲۱	۱۵۹ §	۳	۲	[illegible]	صبح ن ۱، ۱، ۷

* یہ غزل صرف ن ۶، ۷ میں ہے ن ۴ میں صرف اول تین شعر ہیں —

| یہ غزل صرف ن ۲، ۳ میں ہے —

¦ یہ غزل صرف ن ۶، ۷ میں ہے —

§ یہ غزل صرف ن ۱ میں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۲۱	۱۶۰	۱	۲	ہر دو	دونوں، ن ۱
,,	,,	۲	۱	دور جہاں	دورالعیاں، ن ۱
,,	,,	۳	۱	میں سبھی اک	میں سالے ہم میں ھیں
			•	سرو پا لکھیں	سر پاؤں لکھا، ن ۱
,,	,,	۴	۲	سدا ید	سطے یو، ن ۱
,,	,,	۵	۱	دیں کے	ویسے، ن ۱
۱۲۲	,,	۶	۱	سر دہ رہا	سب دہ ہوا، ن ۱
,,	,,	۷	۲	آدی کہاں سوں خزاں	کہاں سیں آئی یو خزاں،
,,	,,	۸	۱	دین کے خالص	دیں کا ھے خالص، ن ۱
,,	,,	۸	۱	غم کے بتے کے اوپر	غم کی کسوتی اوپر، ن ۱
۱۲۳	۱۶۱	۱	۱	جو نظر	جوں نظر، ن ۲، ۳، ۵، ۶- جب، ن ۴، ۷
,,	,,	۳	۱	اب، کوں	مکھ، ن ۴ - کا، ن ۱
,,	,,	۳	۲	یک نظر گر تو	تک نظر گر توں، ن ۳ - تو نظر، تک جو، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۲	کر تو، شکر طرف	کوں شکر ہر طرف، ن ۵
,,	,,	۴	۲	تجھ حسن کا	مجھ عشق کا، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۵	۱	مال کی آرزو	آرزو مال کی، ن ۴، ۶
,,	,,	۵	۲	خدا بیں	خدا دوست، ن ۱ تا ۸
,,	۱۶۲	۱	۱	ہوا، ہوں سو سوں-	ایتا، ن ۳ تا ۷، پیا، ن ۱، ۲ - ہوا ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۱	گل کر	گل گل، ن ۲
,,	,,	۲	۲	(ربیع) اور	ھور، ن ۳، ۴ - و، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۳	۱	کوں عاشق سوں-	سوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷ — عاشق کوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۲۳	۱۶۲	۳	۱	کہوں کروں	کیوں کہ دیوں نسبت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	چیوں در کثیف اور لطیف	جوں فرق در کثیف و لطیف، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	یہی مجھے	مجھے یہی، ن ۱ تا ۷
۱۲۴	,,	۵	۲	جو کوئی	جو کئی کہ، ن ۱
,,	,,	۵	۲	وضع	وزاں، ن ۱، ۲ - وضاں، ن ۳، ۴، وزن، ن ۶ (قدیم املا)
,,	۱۶۳	*۲	۱	خط شعاعی	خط شعاع کوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	لکھوں	لکھے، ن ۱، ۵ - لکھوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	لطیف	لطیفہ، ن ۱ تا ۴
۱۲۵	†۱۶۴	۱	۱	بھواں تیری کماں -	جو تجھہ بھوں کی کماں، ن ۲
,,	,,	۱	۲	بسان	نشاں، ن۲ - زباں، ن۶، ۷
,,	,,	۲	۲	بہار آرا بباغ جاں -	بہار آرائے باغ جاں، ن۲
,,	,,	۳	۱	جام دل میں بسکہ رکھتے ہیں	جام پر ھے باغ میں رسوا، ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	دل میں	دل پر، ن ۲

* ن۳ میں مطلع کا مصرعۂ ثانیہ اولیٰ اور اولیٰ ثانیہ ہے—

† یہ غزل، ن۲، ۶، ۷ میں ہے اور، ن۲ میں مقطع یہ ہے :

تصور دل میں کرتے ہیں درس اُس رشک جنت کا

برنگ گلستاں آکر ولی یو سب بہارستاں ہوے عاشق

دوسرا مصرع غلط ہے غالباً یوں ہو :

برنگ گل ولی آکر بہارستاں ہوے عاشق

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۵	۱۶۴	۴	۱	ناز سوں ناگدس	ناز شوخ سوں کس، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۵	۱	تو روشن	توں روشن، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	لیا ھے گھیر کر تجھہ نہیں جو الله محمد او دیا ابر ... لهو کا بهرا ھے کا، ن ۲ بھی	
,,	,,	۶	۲	تجھہ بن ہیں ابلی	تجھہ غم میں انکھیاں، ن ۲
۱۲۷	۱۶۶*	۳	۱	لا یا ھے	لا یا ھے، ن ۷
,,	,,	۴	۲	سی ھے پلک	ھے ھر پلک، ن ۷
,,	,,	۶	۱	کسے ھے	ھے کس کوں، ن ۶، ۷
۱۲۸	۱۶۷	۱	۱	اے صنم ترے رخ کی ھے وہ چمک	اے سجن ترے مکھہ کی دیکھہ چمک، ن ۳، ۴
,,	,,	۱	۲	ھے مدام شمس فلک	ھیں مدام شمس و فلک، ن ۳
,,	,,	۲	۱	جناب حق	جمال حق، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۲	فلک پہ	فلک کے، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	اُس دھن	تجھہ دھن، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	عالموں کوں	عالماں کے، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	تیرے لب کا	لب ترے کا، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	بھلادوں	بھلاؤں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	وہ آیا	پیو آیا، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	نقش سب ما سوا کے ھو گئے حک	ھوگیا سب وجود میرا حک، ن ۳، ۴

* غزل ۱۶۵ کسی نسخے میں نہیں ھے اور غزل ۱۶۶ ن ۶، ۷ میں ھے - دوسرا مطلع اِن میں بھی نہیں ھے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۳	۱۶۲	۳	۱	کیوں کروں	کیوں کہ دیوں نسبت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	چیوں در کثیف اور لطیف	جوں فرق در کثیف و لطیف، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	یہی مجھے	مجھے یہی، ن ۱ تا ۷
۱۲۴	,,	۵	۲	جو کوئی	جو کئی کہ، ن ۱
,,	,,	۵	۲	وضع	وزاں، ن ۱، ۲ - وضاں، ن ۳، ۴، وزن، ن ۶ (قدیم املا)
,,	۱۶۳	۲*	۱	خط شعاعی	خط شعاع کوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	لکھوں	لکھے، ن ۱، ۵ - لکھوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	لطیف	لطیفہ، ن ۱ تا ۴
۱۲۵	†۱۶۴	۱	۱	بھواں تیری کماں	جو تجھہ بھوں کی کماں، ن ۲
,,	,,	۱	۲	بسان	نشان، ن۲ - زبان، ن۶، ۷
,,	,,	۲	۲	بہار آرا بباغ جاں	بہار آرائے باغ جاں، ن۲
,,	,,	۳	۱	جام دل میں بسکہ رکھتے ہیں	جام پر ھے باغ میں رسوا، ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	دل میں	دل پر، ن ۲

---

* ن۳ میں مطلع کا مصرعۂ ثانیہ اولیٰ اور اولیٰ ثانیہ ہے—

† یہ غزل، ن۲، ۶، ۷ میں ہے اور ن۲ میں مقطع یہ ہے:

تصور دل میں کرتے ہیں درس اُس رشک جنت کا
برنگ گلستاں آکر ولی یو سب بہارستاں ہوے عاشق

دوسرا مصرع غلط ہے غالباً یوں ہو:

برنگ گل ولی آکر بہارستاں ہوے عاشق

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۱	۱۷۰	۳	۱	هوں تو	هوئیں، ن ۱ تا ۵، هوویں، ن ۶
,,	,,	۴	۲	خیال	جمال، ن ۵، ۸
,,	۱۷۱	۱	۱	بره	زلف، ۵، ۸
,,	,,	۱	۲	دل کا هوا	جیو کا هوا، ن ۶، ۷- هے مرغ دل، ن ۲ تا ۴
۱۳۲	,,	۲	۱	تونه کر	یوں نه کر، ن ۱، ۴، ۶، ۷- یو نه کر، ن ۲، ۳،
,,	,,	۲	۱	شر کی حقیقت میں هے	شر میں نہیں هے فرق، ن ۲
,,	,,	۳	۲	کوں آئے هیں باستقبال	کوں یو آئے هیں، استقبال، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷- کوں آئے هیں یو استقبال، ن ۱
,,	,,	۴	۲	اُنھوں - کوں	اونے، ن ۳، ۴ - اتے، ن ۲ یو، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	جو هے	اهے، ن ۱ تا ۴، انجھے، ن ۵ - یو هے، ن ۷
,,	۱۷۲	۱	۱	هے جو خال	هے خال، ن ۳، ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	کرتا	کرتا هے، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	شوق اس کے سوں	شوق سوں اس کے، ن ۱ تا ۷
,,	۱۷۳	۱	۱	سے یہ	سو یو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۱	گھنا لے *	کھبالے ن ۱، ۲، ۵، ۷ گھنبالے، ن ۴، ۶

* ن ۷ میں اس لفظ پر حاشیه هے - " تهل میں تر " —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
١٣٣	١٧٣	٢	١	کھینچا	کھینچی، ن ١، ٥ تا ٧
,,	,,	٣	٢	اور	ھور، ١، ٣ تا ٧
,,	,,	٤	١	کئی شکاراں نے	کئیں شکاریاں نے، ن ١ تا ٧
,,	,,	٥	١	کرم - کی کرو	رحم، ن ١، ٣، ٦، ٧ - کی کر، ن ١، ٦ تا ٧،
١٣٤	١٧٤	٨	٢	نمن	نمط، ن ١ تا ٤، ٦،
,,	١٧٥	١	١	کس سوں	کس کن، ن ١ تا ٤، کس سے، ن ٦، ٧، کیسے، ن ٥
,,	,,	٢	٢	بار کاروان دل	یار کاردان دل، ن ٦، ٤
,,	,,	٤	٢	میرے	دل کے، ن ١، ٥ تا ٧، ٨
,,	,,	٥	١	سن کیوں سکے	کیونکر سنے، ن ١ تا ٧
,,	,,	٥	٢	زبان دل	فغان دل، ن ٤
,,	١٧٦	١	١	سوں ہے	سوں ھوا، ن ٦، ٧
,,	,,	١	٣	تجھ جدا سوں ھے	نہیں ھے تجھ سوں، ن ٥
١٣٥	,,	٤	١	طبیب سوں	طلب ستی، ن ١ تا ٥
,,	١٧٧	١	١	امرت لعل (ردیف)	انبرت، ن ٢ تا ٦ اعل، ن ١، ٥ تا ٧ (قدیم املا)
,,	,,	٣	١	نہ بند ھوا اُس کا	نہ ھوے بند اس کا، ن ١ - نہ ھوے اس کا غلام، ن ٥
,,	,,	٤	١	کیا کروں	کیا کہوں، ن ١ تا ٧
,,	,,	٥	١	کبھو	وہ کیوں، ن ٥

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۳۶	۱۷۸	۲	۱	ضرر - آہ	حذر ، ن ۲ - حال ، ن ۲
,,	,,	۶	۱	شوق میں	شوق سوں ، ن ۱ تا ۳ ۵ تا ۷
,,	,,	,,	۲	ھے بلبلاں کے دل میں	ھے دل میں بلبلاں کے ن ۱ ، ۳ تا ۷
,,	,,	۷	۲	بوے مے	بو کی مے ، ن ۱ ، ۳ تا ۵ ، ۷
۱۳۷	۱۷۹ *	۴	۱	تروار	تلوار ، ن ۲ ، ۵ ، ۷
۱۳۸	۱۸۱	۳	۲	سب	سو ، ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ھیں ، ن ۵
,,	,,	۴	۲	کا چترنا	کارناں یو ، ن ۱ - کارنا سوں ، ن ۲ - کا رمنا سو ، ن ۴ ، ۵ - کا دھناں ن ۶ - (کاڑھنا) - کانبانا ، ن ۷ -
,,	,,	۴	۲	اشکل	اَتکل ، ن ۱ - اَد کل ، ن ۵ ، ۷ مشکل ن ۲ تا ۴ ،
,,	,,	۵†	۱	تھنگ	دڑگ ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	دیکھے - کا ھو	دیکھیں ، ن ۱ - کے ھوئیں ، ن ۱ ھوی ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۶	۱	ھے اما	ھے لیکن ، ن ۲ ، ۵ ، ۷

---

* غزل ۱۸۰ کسی نسخے میں نہیں ھے —

† یہ شعر ن ۵ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۳۸	۱۸۱	,,	۲	انحل	لاحل ' ن ۱ ' ۲ ' ۷ بے حل ن ۵ ' ۱ (حش)
,,	,,	۷	۱	خوں ریز	جوندھر ' جودھر ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	خط کاجل	خط کا کاجل ' ن ۱ ' ۵ ' ۲ - آج کاجل ن ۷
,,	,,	۹	۲	غم سوں	غم تھے ' ھے ' ن ۳ ' ۴
۱۳۹	۱۸۲*	۳	۲	چھوڑے تو	چھوتے یو ' ن ۱ تا ۲
,,	,,	۵	۲	میں پہنچا ھے	سے بے جا ھے ' ن ۱ تا ۴
,,	,,	۷	۱	جلوۂ مست	جلوۂ بد مست ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۱	دا م عشاق	اے دام عشاق ' ن ۱ تا ۵ مشتاق ن ۱ (حش)
,,	,,	۹	۱	ولی تیری گلی کوں دیکھہ بولا —	(ولی) یوں دیکھہ بولیا تجھہ گلی کوں ' ن ۲ ' ۴
,,	۱۸۳	۱	۲	جیو مرا لے نہ لے	جیو مرا ہت (ھاتھہ) لے نہ لے ' ن ۱ تا ۷
۱۴۰	,,	۲	۲	دوسرے کی جا غزل '	دوسرے کی جاکر غزل ' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	وھم اپس دل میں رکھہ	کے وھم دل منیں ' ن ۱ ' ۳ ' ۴ - رکھہ نہ ' ن ۷ - راکھہ ' ن ۵ '

اس غزل کا چھٹا شعر کسی نسخے میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٤٠	١٨٣	٤	١	ظلم سے دل	ظلم سٹی، ن ٢ تا ٤
,,	,,	٥	١	رسم وفا	سہر وفا، ن ٢، ٣
,,	,,	٥	١	رسم وفا ہاتھہ سوں	ہاتھہ سوں اپنے وفا، ن ٤، ٧
,,	,,	٥	٢	غیر سوں	کس سوں اے، ن ١ تا ٧
١٤١	١٨٤	١	١	ہے قوت، کھاتا ہوں	مجھہ قوت ہے کھانا، ن ٣ تا ٥ - کھایا، ن ٢
,,	,,	١	١	محبت	محنت، ن ١
,,	,,	١	٢	راحت	الفت، ن ٥
,,	,,	٢	١	امکان کے	امکان کے آ، ن ٥
,,	,,	٣	١	دیکھے	دیکھا، ن ٣، ٤، ٧
,,	,,	٤	٢	مجنوں ہیں	مجنوں ہے، ن ١، ٥
,,	١٨٥*	٢	٢	قم ہے قم (غ)	فم ہے فم، ن ٢ (صحیح)
١٤٢	,,	٣	١	دل پہ ہے نوبت پریشانی	دل کوں تجھہ باج ہے پریشانی، ن ٢
,,	,,	٣	٢	نین میرا دویم ہے	نین میرے دویم ہیں، ن ٢
,,	,,	٤	٢	جسکوں دیکھو سو	جسکے دیکھے سوں، ن ٢
,,	١٨٦†	١	١	دل کوں لے	دل لے جا، ن ٢ تا ٤، ٧
,,	,,	٣	١	ہے بہت	ہے نپٹ، ن ٣ - بہت ہے، ن ٤، ٧
,,	,,	٣	١	اُس رخ پر	تجھہ مکھہ پر، ن ٢ تا ٤، ٧
,,	,,	٣	٢	اُس چہرہ	تجھہ چہرۂ، ن ٢ تا ٤، ٧
١٤٣	١٨٧	٢	٢	ڈوروں کا	ڈورے کا، ن ١ تا ٧

* صرف ن ٢ میں یہ غزل ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۳	۱۸۷	۳	۱	کہہ سکیے	کر بیکی، ن ۵
,,	,,	۵	۲	رخسار و لب	رخسار لب، ن ۲ تا ۴
,,	۱۸۸	۳	۱	داستان عشق ھمیں	داستاں برہ منیں مجھہ، ن ۲ تا ۴
۱۴۴	,,	۷	۱	بخت سیاھوں	بخت سیاھی، ن ۳ و ۴
,,	۱۸۹	۳	۱	کرنے کوں	کرنے موں، ن ۱ تا ۵، ۷ - کرتے ھوں، ن ۶،
,,	,,	۵	۱	صنم کی	سجن کی، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷،
,,	۱۹۰	۱	۱	ھجراں	ھجرت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	اے صنم رو نہ کر کم	مجھہ سیں نکو کرو کم، ن ۲،
۱۴۵	,,	۲	۲	تایک پلک	تا ایک پل، ن ۱ - تایک گھڑی، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	آوے تجھہ پاس	تجھہ کن آوے گا، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	تیری بھواں کو جب سوں دیکھا ھے	تجھہ بھوں کوں جب سوں دیکھا تجھہ پاس، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کے چہ میں	کے شرموں، ن ۱ تا ۵، ۷ کے چہ موں، ن ۶
,,	۱۹۱	۲	۲	سھو	شوق، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	عاشقاں پر	عاشقاں کوں، ن ۱، ۴ تا ۷
,,	,,	۴	۱	جگ میں	ھر گز، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	زلف نے	زلف سوں، ن ۳، ۴، ۶ (ن ۴ میں نسخہ مندرجۂ فت نوٹ)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۴۶	۱۹۱	۶	۱	نظر میں جب	هوا پیدا وہ گلروجب سوں ستی آیا وہ گلرو جگ میں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۹۲ *	۲	۱	حکام	احکام، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۱	۲	کئی، کدھی	کئیں، کدھیں، (ھر جگہ سب نسخوں میں)
,,	,,	۴	۱	آپ بھی	آپ نے، ن ۱، ۵- آپ ھی، ن ۷
,,	,,	۶	۱	خنجر ۰ وں ھے	خنجر ستی، ن ۱، ۵
,,	,,	۷	۲	چھتا لےکر چکایا دام دام	لیکر چوکھا کیا ھے دام دام، ن ۱، ۷ (صحیح)
۱۴۷	۱۹۳	۳	۱	نا کر سکے	کر نا سکے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۲	مژگاں	شانہ، ن ۱
,,	,,	۴	۱	اُس نے	انشا، ن ۱، اُن نے، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۵	۱	دریائے جنوں	میں دریاے خوں، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کشتی کا	کشتی کوں، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۶	۲	لباں - سوں- ھر	بھواں ن ۲- دھن ن ۳- میں، ن ۷- مجھہ، ن ۵
,,	,,	۶	۲	رشک	رنگ، ن ۲، ۳، ۵
,,	,,	۷	۱	کی تیغ	کے تیر، ن ۱
,,	۱	۷	۱	شہر فلک	شہر، ن ۳، تیر فلک، ن ۱، ۲، ۵

---

* یہ غزل مرتب صاحب کو صرف ایک دیوان میں ملی، مگر انجمن کے ن ۲، ۳ کے سوا سب نسخوں میں موجود ھے- اور (چھتا) ساتویں شعر میں سمجھہ میں نہ آیا، ن ۱ کا نسخہ صحیح ھے جو ھم نے دیا ھے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۷	۱۹۳	۸	۱	خوني	خونیں ، ن۲،۶، ۷
,,	,,	۸	۲	اور	هور، ن ۱ ، ۴ ، ۶ ، ۷ - جوں ، ن ۳
,,	,,	۹	۲	تب سوں	تجھہ بن ، ن ۱ ، ۵ تا ۷ - بن تجھہ ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۱۰	۲	اُس میں	اُن میں ، ن ۳ ، ۴
۱۴۸	,,	۱۱	۱	هجر میں	هجر سوں ، ن ۱ تا ۷
,,	۱۹۴	۲	۱	وقت میں	وقت پر ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	لٹ پٹی	جو لٹ پٹی ، ن ۱ - جب لٹ پٹی ، ن ۵
,,	,,	۳	۲	دل هوے عشاق کے	دل هوا عشاق کا ، ن ۵ ، ۶
,,	,,	۳	۲	نکلا	نکلے ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	هو روشن سواد	هووے رنگ روے ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	سروقد	تیر قد ، ن ۱ ، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	هو وہ	هووے ، ن ۱ ، ۳
,,	۱۹۵	۱	۲	لکھا هے	لکھے هیں ، ن ۱ تا ۷
۱۴۹	,,	۲	۲	رکھا هے نام	رکھے هیں ناؤں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	تھوڑی میں	تھوڑي پر ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	جو هے	اهے ، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۵	۲	تجلی هے	تجلاے ، ن ۳ ، ۴
,,	۱۹۶*	۲	۱	جب سوں ترا مکھہ	جیوں مکھہ ترا یو ، ن ۲
,,	,,	۳	۱	احوال سوں	احوال میں ، ن ۲ ، ۵

* یہ غزل ن ۳ میں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۰	۱۹۷	۳	۱	دسے ہیں	دسے مجھ ' ن ۲ تا ۴ - دسے ہے ' ن ۵ ; ۷
"	"	۵	۲	جی سوں	جیو سوں ' ن ۱ ' ۵ تا ۷ دل سوں ' ن ۲ تا ۴
"	"	۶*	۱	مختصر	مندصر ' ن ۱ ' ۴ ' ۵
"	"	۶	۲	جی کو	جیو سوں ' ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۱	میں عشق سوں	تجھ عشق ' ن ۳ - میں ن ۱ ' ۵
۱۵۱	"	۱۰	۱	کعبے کوں مدعا کے	کعبے کے مدعا کوں ' ن ۱
"	۱۹۸	۲	۱	امیدوار - رہ	امیدوار اچھو ' ن ۸ - اچھ ' ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	سفید	سپید ' ن ۳ ' ۴
"	"	۴	۱	اپس کے حق کوں - نچنت.	اپنے ' ن ۱ - اسکوں ' ن ۲ ' ۴ - نچنت ہو ' ن ۱ تا ۵
"	"	۵	۲	جس کے سب - ہیں	جس نزیک ہیں ' ن ۱ ' ۳ ' ۵ - ہے ' ن ۲ ' ۴ ۶ ' ۷
"	†۱۹۹	۲	۲	تپیں	جلیں ' ن ۸ - تپو نہیں ' ن ۱ - ہوی ' ن ۲ - ہویں ' ن ۷

---

* چھٹا اور آٹھواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے - اور قافیہ نون جمع کے ساتھ چلیں ' تلملیں وغیرہ ' ن ۴ ' ۵ میں دوسرا شعر نہیں ہے - تیسرا شعر ن ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۲	۱۹۹	۴	۱	پھرتا ہوں	پھرتیاں ہیں، ن ۱، ۵ پھرتی ہیں، ن ۴- پھرتا ہے، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	ہیں-	ہے، ن ۱، ۵
,,	,,	۶	۱	ہو تو	ہوے، ن ۱، ۴، ۵ - ہویں تو، ن ۶، ہوں تو، ن ۷
,,	,,	۶	۱	اچرج نہیں	عجب ہی نہیں، ن ۶
,,	,,	۶	۲	کہ اُن کو	کہ اُسکوں، ن ۱ تا ۷.
,,	,,	۷	۱	اِتی خواہاں ہیں	بسے، ن ۴، ۵ خواہاں تھے، ن ۵، ہے، ن ۱، ۴
,,	,,	۷	۲	رکھتی - ہیں	رکھتیاں، ن ۱، ۴- تھیں، ن ۵
,,	۲۰۰	۱	۲	آہ مرے دل میں	شمع، ن ۵، ۶ - دل میں مرے آہ، ن ۲ تا ۴
۱۵۳	,,	۶	۲	مثال - ہیں	بسان، ن ۵- ہے، ن ۱
,,	,,	۷	۱	ولی یہ دل کی - کرے	ولی کے دل کی، ن ۱ تا ۷ - کروں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	ہوا ہے	ہوی ہے، ن ۲ - ہوے ہیں، ن ۳
,,	,,	۷	۲	بچن	سخن، ن ۱، ۳ تا ۵، ۷
,,	۲۰۱	۳	۱	بند نہیں	بندی میں، ن ۳، ۴
۱۵۴	,,	۱۲	۱	کبھو نہ رہے	کی بونہ رہی (یا) اہے، ن ۱- کی دارو ہے، ن ۷- کا کیونکہ رہے، ن ۴، ۵- کبھوں نہ رہے، ن ۳، ۴، ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۴	۲+۱	۱۲	۲	گر ملے	جب ملے، ن ۱ تا ۵۔ جو ملے، ن ۱ حاشیہ
،،	*۲+۲	۲	۱	یہ ہیں غالب نرے یہ	ہیں ترے ہاتھہ پر یو، ن ۵
،،	،،	†۲	۲	پھر - نہ کر	بند، ن ۱ تا ۴، ۶۔ نکو، ن ۱، ۴
،،	،،	۴	۱	نہ وعدہ صبح کا کر مجکوں آج	صبح یہ وعدہ نہ کر آج مجکوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	اپس کے مکھہ	اپس نگہ، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۲	کے اشارے	کی اشارت، ن ۲، ۵
،،	،،	۶	۱	فیض اثر	فیض ابر، ن ۱، ۳ تا ۵ فیض ہوا، ن ۲
،،	،،	۶	۲	جگ میں	جگ کے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۷	۱	تو اُس کو مہر	تواس پہ مہر، ن ۱ تا ۴، ۶ اسے مہر، ن ۵
۱۵۵	‡۲+۳	۳	۲	ہے تیرا	ترا ہے، ن ۱، ۳ تا ۵
،،	،،	۷	۱	کیا ہوں	کیا ہے، ن ۳، ۴
،،	۲+۴	۱	۲	مغز پروانہ	سوز پروانہ، ن ۷
۱۵۶	،،	۶	۱	جل	گل، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	کرتا ہے	کیتا ہے، ن ۱ تا ۷
،،	۲+۵	△۱	۲	آئینے میں	آرسی میں، ن ۲

* ن ۱، ۳، ۴ میں ردیف سخن ہے مگر صحیح نہیں —

† تیسرا شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

‡ ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے —

△ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۵۶	۲+۵	۴	۲	میرے انچھو کی	انجھواں کی میرے، ن ۱، ۲
،،	،،	۴	۲	آکے روانی	آب روانی، ن۲، ۴، ۵
۱۵۷	۷+۲	۱	۲	ناز سوں آوے	ناز دکھاوے، ن ۳، ۴ ناز میں آوے، ن ۵
،،	،،	۳	۱	پیچھے	پیچھل، ن ۱، ۵-کے بیچ ن ۲
،،	،،	۳*	۲	اوت میں پردے کی	اوتھه، ن ۱، ۲ - مکھه سے اتھا پردہ، ن ۴
،،	،،	۳	۲	دکھاوے	چھپا وے، ن ۲
،،	،،	۴	۱	لولی فلک	چپ ھوں فلکی، ن ۵،
،،	،،	۴	۲	بجا وے	نچاوے، ن ۱، ۲، ۴، لیجاوے، ن ۵
،،	،،	۶	۱	جی جان لیا	جی تان لیا، ن ۱ تا ۴، ۶
،،	،،	۶	۲	گزر جاویں	نگیں، ن ۶، لگیں سارے ن۸، بکیں سارے، ن ۱ - لگے پیاری، ن ۲ تا ۴
۱۵۸	،،	۷	۲	ولی کو گر یک جام	ولی بد کوں گر جام ن ۲ تا ۴ -ولی کوں آگر جام، ن۵، ۶

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۸	۲۰۸*	۲	۱	نہیں پہنچتی	(پونچتی، ن ۱) پہنچتی نہیں، ن ۲ تا ۶- پہنچتی ہے، ن ۵
,,	,,	۴	۱	سرو عریاں	سرو رعنا، ن ۲، ۶، ۷
,,	,,	۴	۲	رسوا کیا	کیا رسوا، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۵	۱	پری روھے	پریروے، ن ۱، ۵
,,	,,	۷	۱	گلرنگ کا	گلرنگ کے، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	۷	۱	جامہ زیبوں	جامہ زیباں، ن ۲، ۵
,,	,,	۸	۱	آوں-اگر	جاؤں، ن ۲ تا ۴- جدھاں، ن ۶
۱۵۹	۲۰۹	۳	۲	چقماق	چنخماخ، (؟) ن ۴،
,,	,,	۴	۱	رکھا سر	رکھوں سر، ن ۱- رکھے سر، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۴	۲	حفا	حیا، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	بات مت کر	سر کی دے مت، ن ۱- سرمت کہہ- ن ۲- سرکھے مت، ن ۳، ۵، سرکش مت، ن ۴
,,	۲۱۰	۲	۲	کبھو،	کبھوں، ن ۱، ۶- کدھیں ن ۳، ۴ کہیں- ن، ۵

---

* اس غزل پر ن ۷ میں یہ نوٹ لکھا ھے اور قابل توجہ ھے اسی غزل (کی نسبت) کو طبقات الشعرا (مولفۂ منشی قدرت اللہ صدیقی مراد آبادی سنہ ۱۱۸۸ ھ) میں حضرت شاہ گلشن کی طرف منسوب کیا ھے - جسکو حضرت نے خود (بطور) تبرکاً ولی گجراتی کو مرحمت فرمائی تھی اور اسی پر ولی کے ریختہ کی بنیاد ھے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۹	۲۱۰	۴	۱	نہیں	نه کوئی، ن ۱ نکو، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۱	طبیب سوں	طبیب کوں، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۵	۲	رات دن مجھے اپنے	رات دیس، ن ۱ تا ۶، مجھے مجھه، ن ۱، ۳ تا ۶ مجھے میرے، ن ۲
۱۶۰	۲۱۱	۱	۲	تجھے	اُسے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۱	۲	دقت کی نظر	ایک وقت نظر، ن ۱- رغبت کی نظر، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	جاتے ھیں	جاری ھیں، ن ۱
,,	,,	۶	۲	ھیں مغز- نمط- یوں-	ھے مغز، ن ۱ - نسن، ن ۲ سوں، ن ۲
,,	,,	۹	۲	لے گئے گو تنگ	لے کے گئے گوے، ن ۱، ۳ گوے گئے لیکے، ن ۷
,,	,,	۶*	۲	(پورا مصرعه).	کیا مول لیا کوئی کہے ایک شکر سوں، ن ۵- گویا یو لباں گوئی کیے لب کی شکر سوں، ن ۶
,,	۲۱۲	۳	۲	سفر	سحر، ن ۱
۱۶۱	,,	۴	۱	مجھه	تجھه، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	ھے دل چسپ	کماں ھے، ن ۱†
,,	۲۱۳	۲	۱	اُس اوپر	اُسی پر، ن ۳ تا ۵

---

* ن ۳، ۴ میں یه شعر نہیں ھے-

† اس لفظ پر، ن ۱ میں یه حاشیه ھے:- یعنی خوش آمدائے پسند آمد - یه مقطع ن ۲ تا ۴ میں نہیں ھے [illegible]

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶۱	۲۱۳	۳	۱	پلک ھاتھہ لے یو	دگہ' ن ۱ - سوں ترا یو' ن ۱' ۴ - سوں یو ترا' ن ۲ تا ۵' ۷
,,	,,	۴	۱	یک پل	یک تل' ن ۱ تا ۳
,,	,,	۵	۱	میری	تیری' ن ۵
,,	,,	۵	۲	تب شعر مرا	یو' ن ۱' ۵ تا ۷ - تو' ن ۲ تا ۴ - شعر ترا' ن ۵
۱۶۲	۲۱۴	۴	۱	جب سوں	تب سوں' ن ۳' ۴
,,	,,	۵	۱	جو تیرے	ھے جو اس' ن ۳' ۴
,,	,,	۵	۲	تعبیر	تاثیر' ن ۱ تا ۴' ۹' ۷
,,	۲۱۵*	۱	۱	نور چشم	شوخ چشم' ن ۲' ۵
,,	,,	۱	۲	اُس پر	تس پر' ن ۵
,,	,,	۳	۲	باندھا ھے - دل	باندھے ھیں' ن ۳ تا ۷ جیو' ن ۳' ۴
,,	,,	۴	۲	عاشق - لپک	عالم' ن ۵ - کتک' ن ۱' ۳ تا ۹ - لتک' ن ۷' ۸
۱۶۳	۲۱۶	۲	۱	کی قلم لے کر	کی قلم اوپر' ن ۱' ۹ - کے ورق اوپر' ن ۲ تا ۴' ۷ کا قلم لے کر' ن ۵
,,	,,	۲	۲	خون آھو	چشم آھو' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	لے پیا	لے گیا' ن ۱
,,	,,	۱۴	۱	سخن اوپر	سخن گو پر' ن ۱
,,	,,	۵	۱	کیا تعجب ھے	گر تعجب نہیں' ن ۲ یو عجب کیا ھے' ن ۵ کیا عجب ھے گا' ن ۹

---

* ن ۲ میں یہ غزل نہیں ھے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶۳	۲۱۶*	۵	۲	دوانے کا	دوانے نے، ن ۱، ۳، ۷ — دوانے کوں، ن ۵
,,	,,	۷	۱	میرے	تیرے، ن ۲ تا ۴
۱۶۴	۲۱۸	۲	۲	مری جانب	تری جانب، ن ۱، ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	اے دانا	جاناں، ن ۱، ۵ - ناداں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	ھے سیر-باغ جوانی	بسرے ھے، ن ۱ - ملک جوانی، ن ۱ تا ۷
,,	۲۱۹†	۲	۲	ھر چھز کی	ھر چیز کا، ن ۲ تا ۵
۱۶۵	,,	۴	۲	معنی میں	معنی کوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	لینا	لیتا، ن ۲ تا ۷
,,	۲۲۰	۱	۱	جالا-	جالیا، ن ۱ تا ۴، ۶، جلا، ن ۵ - جلیا، ن ۷
,,	,,	۱	۱	طبع	شمع، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	تو یہ	تو یو، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	لب ھوں	لب ھے، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۴	۲	بہرہ مند	بہرہ یاب، ن ۲، ۴-بہرہ ور، ن ۵
,,	,,	۴	۲	مجکوں	آ مجکوں، ن ۱
,,	,,	۵	۱	اچھوں	رھوں، ن ۵، ۸
۱۶۶	۲۲۱	۲	۱	پر خوں کوں میں	پر خون کوں، ن ۱، ۲، ۴، ۵

* غزل ۲۱۷ ن ۴ میں نہیں اور شعر ۴، ن ۳ میں نہیں ھے-

† یہ غزل ن ۱ میں اور تیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۹	۲۲۱	۴	۱	بوجھے	پوچھے، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	کوں	میں، ن ۱ تا ۴-کن، ن ۷
,,	,,	۵	۲	حلقے نے جس کی زلف کے	جس کی زلف کے پیچ نے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶*	۱	کسب عزت	بسکہ عزت، ن ۵
,,	,,	۷	۱	لبریز ھے	لبریز ھیں، ن ۱، ۲، ۴، ۶
,,	۲۲۲†	۱	۱	بے تاب	کی آب، ن ۱-بے آب، ن ۲، ۵، تا ۷
,,	,,	۲	۱	اُس کے-دیکھ کر	پیو کے، ن ۱، ۵-جو دیکھ، ن ۱
۱۹۷	۲۲۳	۵	۱	رکھا	لکھا، ن ۳، ۵، ۷
,,	۲۲۴	۱	۱	جس نے	جن نے، ن ۱ تا ۹
,,	,,	۲	۲	پنہاں	سینہ، ن ۲، ۴
,,	,,	۲	۲	دیکھا ھے - تلوار	دیکھا، ن ۳، ۴-تروار ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	بخشا ھے	بخشے ھیں، ن ۱ تا ۴، ۶-بخشیں ھیں، ن ۵، ۷
,,	,,	۳	۲	اعصا	عاصا، ن ۲ تا ۴، ۶، آسا، ن ۱، ۵
۱۹۸	,,	۴	۱	لاے ھیں	لیاتا ھے، ن ۱-لایا ھے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	کے ھیں	کا ھے، ن ۱، ۲-سنئیں، ن ۳

* ن ۴ میں یہ شعر نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶۸	۲۲۴	۵	۲	دائم دل منیں	پنہاں، ن ۱- بر منیں، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۶	۱	دیکھا ہے	دیکھے ہیں، ن ۲ تا ۴ دیکھاں ہے - ن ۵
,,	,,	۶	۱	مکھ کوں اے رشک چمن	مکھ کے تئیں اے رشک حسن، ن ۲
,,	,,	۶	۲	چھوڑاں ہیں	چھوڑے ہیں، ن ۲ تا ۴ چھوڑیا ہے، ن ۵، ۶
,,	,,	۶	۲	عشق گُل گلزار	تجھ عشق کے گلزار، ن ۴، ۵- حسن گُل گلزار ن ۲
,,	۲۲۵	۳	۱	اُس کا	اسکوں، ن ۱، ۷ - اسکے ن ۳ تا ۵
,,	,,	۵	۲	سخن	سجن، ن ۱، ۳ تا ۷
۱۶۹	۲۲۶	۱	۱	سخن	بچن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	عشاق کی صف میں	عاشق کے سفر میں (؟) ن ۲، ۴
,,	,,	۴	۱	رنگ کی شوخی	نین کی، ن ۴ - خوبی، ن ۱ تا ۷
,,	۲۲۷	۱	۲	آج وہ	آج یو، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۲	۲	لگا ہے جا	لگا ہے آ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	صاحب درد کئی	صاحب دل کوئی، ن ۵
,,	,,	۵	۱	نظر سوں	کمرسوں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۱	کمر اُس	نظر اُس، ن ۱ تا ۵
۱۷۰	*۲۲۸	۲	۲	نذر	نظر، ن ۱، ۲، ۵، ۶

* مطلع کے دونوں مصرعے ن ۳ میں اُلٹ پلٹ ہیں - چوتھا شعر بھی نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۰	۲۲۸	۳	۲	ڈیکھا	دیکھے ن ۱ تا ۷
,,	۲۲۹	۲	۱	بخشی ہے	بخشا ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	غم ستی آشک کا	غم منڈوں ن ۱، ۵ - اشک سوں، ن ۱
,,	,,	۳	۲	اس سفری	ہم سفری، ن ۲، ۳، ۵ - ہے سفری، ن ۴، ۷
,,	,,	۵	۱	پتا چاک ہووے	سنا چاک ہوے، ن ۳ تا ۷
۱۷۱	,,	۶	۱	کھا پیچ	کھاز ھر، ن ۲، ۴
,,	۲۳۰	۱	۱	چمپے کی کلی	چینڈی کی گلی، ن ۲ تا ۴، ۶ - چنبے، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۲	۲	جو کرے	جن کیا، ن ۱ - جو کیا، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	آتش رنگ	آتش گر کوں، ن ۲ - آتش گیر، ن ۳
,,	,,	۵	۱	دل سوراخ	ہے دل سوراخ، ن ۱، ۵
,,	,,	۸	۱	مصرع برق	شعلۂ برق، ن ۵
۱۷۲	۲۳۱*	۱	۱	نہ لے	نہ لیا، ن ۱، ۵ - ندلا، ن ۳، ۴، ۷
,,	,,	۲	۲	نسخ کئے	نسخ کیا، ن ۶، ۷ - کئیں، ن ۵
,,	,,	۳	۲	صبح کوں	صبح میں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۱	ماہ جبیں مہر لقا	صبح جبیں، زھرہ لقا، ن ۱
,,	,,	۵	۱	جبیں دیکھ	جبیں پر، ن ۱، ۳ تا ۷

* یہ غزل ن ۲ میں نہیں ہے اور اس کا چوتھا شعر ن ۳ تا ۵ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۲	۲۳۱	۶	۱	اپنے محب	ایسی محبت، ن ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	تجھ نام کا ہر روز	ہر روز ترا نام، ن ۳، ۴، ۶، ۷ - تری یاد، ن ۵
,,	۲۳۲	۱	۱	مکھ پہ	مکھ کے، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۱۷۳	..	۲	۲	تاریکی	باریکی، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	تجھ	اُس، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	ہو اُس مہ کا	ہوے اُس مکھ کا، ن ۱ - ہووے اُس کا، ن ۴
,,	,,	۴	۲	جو دہنچا ہے	کہ جو بوجھے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷ - جو بوجھا ہے، ن ۲، ۵
,,	,,	۵*	۱	اُس کے مکھ کی ہے	اُس مکھ کی - ن ۲، ۴، ۵ - جو ہے، ن ۴ - ہوے، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۲	خواب	خوب، ن ۴، ۵
,,	۲۳۳	۲	۱	شوق	ذوق، ن ۱، ۳، تا ۶
,,	,,	۲	۲	سخن	سجن، ن ۷
,,	,,	۳	۱	نگاہ	نگار، ن، ۸
۱۷۴	,,	۵†	۱	کیا مہ - کوں	کیا یوں، ن ۱ - کیا میں، ن ۲، ۵ - سوں، ن ۲
,,	,,	۷	۱	اُس کے پہ	بر اُس کے، ن، ۵ تا ۷
,,	۲۳۴	۳	۱	کمر کا	میاں کے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	آنسو	آنجھو، ن ۱، ۲، ۴، ۶ - انجھواں، ن ۳، ۵، ۷

* پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —
† پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۷۵	۲۳۵*	۳	۲	نمط	نمن ، ن ۱ ، ۳ ، ۴
,,	,,	۴	۲	میں	یو ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	معشوق	معشوقہ ، ن ۱
,,	,,	۱۱	۱	وسعت مشرب	مشرق و مغرب ، ن ۱ ۔ وسعت منزل ، ن ۳ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۱۲†	۱	قد کا	قد کے ، ن ۱ ، ۶ ، ۷
۱۷۶	۲۳۶‡	۴	۱	گنج	شمع ، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۴	۱	کسو	کسی ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	میں	مئے ، ن ۵
۱۷۷	۲۳۸$	۳	۱	فخر میں	فخر سوں ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۴	۱	ہے گر چمن میں کہے وہ	اگر ، ن ۱ ۔ کہے کہ چمن میں ، ن ۱ ، ۳ ، ۵ ۔ کہے وہ چمن میں ، ن ۲
۱۷۸	۲۳۹	۱	۲	ستا	رکھیا ، ن ۳ ، ۴ ۔ رکھا ، ن ۲ ۔ مارا ، ن ۸ ،

* تیسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

† تیرھواں شعر رہ گیا جو بجز ن ۲ سب میں ہے :- ,, تجھہ نرگس مخمور کی کیفیت مستی ◍ اکثر خط ساغرستی صہبا پہ لکھا ہوں '' —

‡ اس غزل کا تیسرا اور پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے ۔ اور چوتھے شعر کی جگہ ن ۱ میں یہ شعر ہے :- اِس ناز و اِس ادا کی خوبی کا یوں بیاں سن □ ہر خوبرو صورت پر مستانہ ہو رہا ہوں '' ۔ غزل ۲۳۷ کسی نسخے میں نہیں ہے —

$ اِس غزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۷۸	۲۳۹	۳	۱	تیرے قد ستی ہے	قد نے سوں ہے نت ' ن ۱ ' ۳ ' ۶-یو نت ' ن ۴
,,	,,	۳	۲	میں عمر	سوں عمر ' ن ۲- بےعمر ' ن ۳ ' سیں عمر ' ن ۴ '
,,	,,	۴	۲	فلک کے	کیا کھات ' ن ۲
,,	,,	۱	۱	صاف دلاں	صافی دلاں' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۲	۲	کیے ہیں	کیا میں' ن ۱ - کہا ہوں' ن ۲ تا ۵
,,	۲۴۰	۲	۲	بخشے ہیں	بخشا ہے' ن ۷' ۸
,,	,,	۴	۲	مکھ سوں - سندھار- مو سوں' ن ۱ تا ۲ - شحار' ن ۱	
,,	,,	۳	۱	دو چند وہ	وہ چند تر (یا) دہ چند تر' ن ۱' ۲
۱۷۹	,,	۴	۲	شحار	دو چار' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۵*	۱	ہے آج	کہ آج' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۶	۱	اپنی	اپس کی' ن ۱ تا ۴' ۶' ۷
,,	,,	۷	۲	دل کوں	دل کی' ن ۱ تا ۷
,,	۲۴۱	۳	۱	کُن بہری	چھن بھری' ن ۴ - چھند بھری' ن ۷
,,	,,	۴	۲	جب بہر وہ	جب و وپھن' ن ۱' ۳' ۴' ۷ جب وہ پھر' ن ۲ ' ۶ - جب سوں پھن' ن ۵
,,	,,	۴	۲	لباس	قبائے' ن ۵
۱۸۰	۲۴۲	۲	۱	مست و بے خبر	مست بے خبر' ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	دلربا کی	دل ربا کا' ن ۱' ۲ تا ۵

---

* یہ شعر' ۳' ۴ میں نہیں ہے—

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۰	۲۴۲	۴	۱	رشک سوں	دیا کہوں، ن ۷ - کہوں کروں، ن ۵
,,	,,	۴	۲	کی تاب	کا تاب، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۶	۲	گرداب و موج	گرداب موج، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۱	حسن آبدار	حسن شعلہ زار، ن ۳، ۴
,,	,,	۸	۲	کیفیت	کیف جوش، ن ۵
,,	,,	۹*	۱	عالی کوں	عالی پہ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۲	۱	ایک آن	ایک دن، ن ۱ - ایک بار، ن ۵
,,	,,	۱۲	۲	بجا اے ربابی	بجاے، بجاوے ربابی، ۲، ۴، ۵، ۷
۱۸۱	,,	۱۴	۱	وہ	یو، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۵	۱	اُسکوں	اُس میں، ن ۱، ۴
,,	۲۴۳	۲	۱	ھے اُسکے - مکھہ سوں -	ھے بسکہ، ن ۳، ۴ - مکھہ کوں، ن ۴ - مکھہ پہ، ن ۵
,,	,,	۲	۲	موتی کی مثال	موتی مثال، ن ۱
,,	,,	۳	۲	اُٹھا کے	لے جا کے، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	وہ سرو	اے سرو، ن ۱ - یوں سرو، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	بوجھہ کے	دیکھہ کے، ن ۱
,,	,,	۷	۲	بو اُسی کی	بوے اُس کی، ن ۱ تا ۷
۱۸۲	†۲۴۴	۱	۱	ھے جن نے پیو کوں -	جو کوئی نبودہ کوں، ن ۱ ھے جو نبودہ کوں، ن ۲ ھوں جو نبود کوں، ن ۵ ھے جس نے پیو کوں، ن ۷ جو بیر لال کوں، ن ۴، ۸

* دسواں شعر، ن ۱ میں نہیں ھے - † ن ۳ میں یہ غزل نہیں ھے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۸۳	۲۴۴	۱	۱	آکر کے باغ	اکرم کے باغ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	تجھہ خط کا	تجھہ لب کا، ن۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	رات دن وہ	رات دیس، ن۱ تا ۴، ۶- رات ودیس، ن ۵
,,	,,	۵	۲	وہ اسی کے	دل اسی، ن ۵ - ایس، ن ۴
,,	۲۴۵	۱	۱	سجن	پیا، ن۳، ۴
,,	,,	۲	۲	رات دن میں	رات دیس، ن۱ تا ۴، ۶- رات دوش، ن ۵
,,	,,	۲	۲	جلتا ھوں رات دن میں پیا	جلتا ھے رات دیس سینہ، ن ۱
۱۸۳	۲۴۶	۲	۱	پھرتا ھے ھر ھر گھر	پھرتا اھے گھر گھر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۱	اُس انجمن میں کھوں نہو	اُس وقت پر کھوں کر نہ ھوے، ن ۱
,,	,,	۳	۲	مے ھے ھر ادا ساقی	مے ھر یک ادا ساقی، ن ۳ - ساقی کی، ن۲، ۴
,,	,,	۵	۱	مطلع انوار	مطلع الانوار، ن ۲
۱۸۴	۲۴۷	۲	۱	جو کیفیت سیہ مستی کی تجھہ	جو جو کیف سیہ مستی تری، ن ۵
,,	,,	۲	۱	ظالم	ظاھر، ن۳
,,	,,	۳	۲	مستی کا	وو مستی، ن ۱ تا ۶ -- ھور مستی، ن۷
,,	,,	۴	۱	شیریں	روشن، ن ۱
,,	,,	۴	۲	گالی	لالی، ن۲، ۳، ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۸۴	۲۴۷	۵	۱	آشنائی سوں	آشنائی سوں، ن ۱، ۳ تا ۷ ؛ دونوں لفظ بڑھے جاسکتے ہیں)
,,	,,	۵	۲	بادام میں	بادام کے، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۲	دو مغز سوویں	دو مغز ہوویں، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۶	۲	کوئی رنگ	ہے کئی یک رنگ، ن ۱، ۵ - ہوں میں رنگ، ن ۲ - ہوں کہیں رنگ، ن ۳، ۴،
,,	,,	۷	۲	حالی	عالی، ن ۳، ۵
,,	۲۴۸	۱	۲	کہ تا جاؤں	کہ جاتا ہوں، ن ۵
,,	,,	۲	۱	نہ تھی	نہیں، ن ۲، ۳، ۵
,,	,,	۴	۱	دہن میں	دھن کی، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	رنگ یہ خوبی	رنگ و خوبی ہے، ن، ۷
۱۸۵	,,	۵	۱	کیا جیوں لفظ میں معنی	کیا جو لفظ معنی میں، ن ۲ تا ۴
,,	۲۴۹	۱	۱	اگن میں	اگن سوں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷،
,,	,,	۱	۲	خاک سوں	خاک میں، ن ۳، ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	موم نمن	مہ کے نمن، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۵	۱	ادھک	ادک، ن ۱، ۳، ۴، ۶
,,	,,	۵	۲	بولا-ہاتھہ کوں	گویا، ن ۲ - کے ہات میں ن ۱، ۷ - کے ہات، ن ۲ تا ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۶	۲۵۰	۷	۲	ہر دل کوں	یک دل ' ن ۱ ' ۵ ' ۶ ' میں ' ن ۱
,,	۲۵۱	۲	۱	تیرے سخن میں ھے	تجھ منہیں دیکھا ھوں ن ۷
۱۸۷	۲۵۲	۲	۱	سنبھل کر	سنبھال کے ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	مجھ سے آج	آج مجھ سوں ' ن ۱ ' ۵ تا ۷
,,	,,	۵*	۱	نرگسستاں کوں	نرگساں کوں توں ' ن ۵
,,	,,	۶	۲	دئیے	دیا ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اگے	کئے ' ن ۶ ' ۷ '
,,	۲۵۳	۲	۱	سہری ھو	ھوے سیر ' ن ۳ تا ۴
۱۸۸	,,	۴	۲	اُترتا (نہیں)	انپڑتا' ن ۲-گرزتا ' ن ۵ (حاشیہ)
,,	۲۵۴	۱	۲	اُس سوں	اس پر ' ن ۱ ' ۵ ' ۶
,,	,,	۲	۱	جان دیدہ	جان و دیدہ ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۷ '
,,	,,	۳	۲	شکستہ حال	غریب حال ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۶	۱	جہان مہں	جہاں منہیں ' ن ۱ تا ۶
,,	,,	۷	۲	سرد آہ	آہ سرد ' ن ۱ تا ۷
۱۸۹	۲۵۵	۷	۲	خوف ورجا	خوف و ریا ' ن ۱ ' ۳ ، ۷ '-ھرگزریا' ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۸	۲	کہ تیرا دل	کہ دل تیرا ' ن ۱ تا ۷
,,	۲۵۶	۱	۱	مرے غم-کا	مرا غم ' ن ۲ تا ۴ ' ۷- کوں ' ن ۱

---

* ن ۳ مہں چوتھا شعر نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۰	۲۵۶	۲	۱	یوں معلوم	یو معلوم، ن ۱، ۵
,,	,,	۴	۲	کہ مجھہ احوال	کہ تجھہ احوال، ن ۶ کہ تیری آہ، ن ۵
,,	,,	۳	۲	همن سے	همن پر، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۳	۲	سامان نزک	سامان کوں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	دل کا حال هے	دل سوں حال هے، ن ۷ اوپر ا هے، ن ۱
,,	,,	۴	۲	پہنچاتا ۔ کروں کہا	پہنچاتے، ن ۱ تا ۶، پہنچاے، ن ۷-بغیر از ن ۷-کوں کیا هے، ن ۵
,,	,,	۷	۲	لجانے درد نامے کوں	کہ پونچانے، ن ۱-درد کے نامے ن ۱ تا ۵
,,	۲۵۷	۱	۲	همیں	همن، ن ۲ تا ۴- همسوں ن ۱
,,	,,	۴	۱	هوا نهیں هے جب تلک	هوا هوں جب تلک، ن ۱- هوا جب تک نهیں، ن ۷
۱۹۱	,,	۵	۱	نہ دیویں	نہ دیوے، ن ۴، ۵
,,	,,	۵	۱	ملک دل میں	ملک دیں میں، ن ۳، ۴
,,	,,	۶	۱	آشیاں	آشنا(؟)، ن ۱، ۲، ۵، ۷
,,	,,	۸	۱	زور غم سوں	روز غم سوں، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۹	۱	بوجھوں	پوچھوں، ن ۵ تا ۷ پونچھتاں، ن ۶، ۷
,,	,,	۹	۲	کہ جس کا	کہ اُس کا، ن ۲، ۴
۱۹۲	۲۵۹*	۳	۱	دیکھتے هیں اُسے	دیکھتے اُسکوں، ن ۲ تا۴

* غزل (۱۵۸) ن ۱ تا ۵ میں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۲	۲۵۹	۴	۱	بند کرنے کوں عاشقاں کے سدا	بند کرتے ہیں عاشقاں کوں سدا، ن ۲، ۴،
۱۹۳	۲۶۰*	۷	۱	دل لجاتے ہیں	جیو، ن ۳، ۴۔ لے جاوے ن ۳
,,	,,	۷	۲	سروقد	گلرخاں، ن ۱، ۵
,,	†۲۶۱	۱	۱	گل مقصد کا	گل مقصد کے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	تیری پلکاں نے	پلک تیری نے، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	خنجر کوں	خوبی کوں، ن ۵
,,	,,	۴	۱	کوچے سوں	کوچے میں، ن ۲، سیں، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۴	۲	مارڈالے ہیں	تار ڈالے ہیں، ن ۱
۱۹۴	‡۲۶۲	۲	۱	جاناں ہیں	خوباں، ن ۵ - ہے، ن ۴، ۳
,,	,,	۵	۲	میری ہے	میری ہیں، ن ۱ تا ۵،
,,	,,	۷	۱	لعل فراق	اہل فراق، ن ۱، ۲
,,	,,	۷	۲	آفتاب چیں	آفتاب جبیں، ن ۱
,,	$۲۶۳	۱	۲	رکھے نہیں - اپے چرن	رکھیں ناں، ن ۱ - نہ راکھے، ن ۴ - ہرگز چرن، ن ۴، ۵
,,	,,	۲	۱	رنگ	لعل، ن ۲

* ن ۶ میں مطلع کے مصرع اُلٹ پلٹ ہیں - اور چوتھا شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

† دوسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

‡ چھٹا شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

$ ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۹۴	۳۶۳	۲	۲	جب سوں ھے	جس سوں، ن ۱، ۳، ۴ تا ۷ - ہے، ن ۱، ۳، ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	دیکھہ	مکھہ کوں، ن ۱، ۲، ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	بولے مصحف	مصحف گل، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کھول کر	بول کر، ن ۱، ۴ تا ۷
,,	,,	۲	۲	بیٹھا ھے	بٹھلاے، ن ۲، ۸ - بسلاے، ن ۵ - بٹھلایا، ن ۴
,,	,,	۳	۲	سخن	سجن، ن ۲، ۵، ۶
,,	,,	۴	۱	حسرت	حیرت، ن ۱، ۲، ۴، ۵، ۷
,,	,,	۴	۲	روشن کیا	کیتا ھے روشن، ن ۲ روشن کرے تک، ن ۴
,,	,,	۵	۱	جو مارا	جوں مارا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	توں پکڑا ھے	پکڑیا قب سوں، ن ۱ - یوں پکڑا ھے، ن ۵، ۴ - تیوں پکڑا ھے، ۲، ۶، ۷
۱۹۵	,,	۶	۱	منہ پہ	مکھہ پہ، ن ۱، ۴ -
,,	,,	۶	۱	حال معشوقوں کا	چال، ن ۱، ۴ - معشوقاں، ن ۱ تا ۷ - کی، ن ۱، ۴
,,	*۲۶۴	۲	۱	ورا	وراں، ن ۱ تا ۵ (قدیم املا)

* تیسرا اور پانچواں شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ھے اور یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بعنوان " بازگشت " آخر دیوان میں دیگر اصناف

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۹۵	۲۶۴	۴	۲	تجھ سا نہیں	سو توبج ہے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	بچن تیرا	بچن تیرے، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۴	۱	مکھ کوں - دیکھا	بت کوں، ن ۲ تا ۹، کویا، ن ۱ (؟)
,,	,,	۴	۲	جلیو کر کے	جلیو کر کر کے، ن ۳ تا ۴
,,	,,	۵	۱	یہ بالاں کوں جو دیکھا	جو بالاں کوں دیکھا ہے، ن ۵
,,	,,	۵*	۲	خال	خیال، ن ۱، ۲، ۶
,,	,,	۶	۱	دھن	ذقن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	تجھ ذقن	ہے، ن ۸ - دھن، ن ۲، ۸
,,	,,	۷	۱	بولا ہے	بولا ہوں، ن ۱، ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۱	تجھ شوق	سن شوق، ن ۱، ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۲	جو برھمن	جو ھرنمن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	کر کر کے جتن	کرکے کئی جتن، ن ۱ تا ۵
۱۹۶	*۲۶۵	۷	۱	سخن - یہ بچن	سجن، ن ۱ - یو سخن، ن ۱
,,	,,	۷	۲	یہ بچن - سخن	یو سخن ن ۱ - سجن، ن ۱
۱۹۸	۲۶۶	۱	۲	گلے	سیلے، ن ۲، ۷
,,	,,	۲	۱	وعدہ کیا تھا رات کہ	وعدہ کئے تھے رات کوں، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷

* ن ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

* یہ غزل صرف ن ۱، ۷ میں ہے اور چوتھا شعر صل میں دوسرا مطلع ہے -غزل مندرجۂ فت نوٹ انجمن کے کسی نسخے

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۹۸	۲۶۶	۲	۱	دیں گے صبح کو	آوں کا صبح میں ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جب لگ ہیں	جب لگ ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	سجن	صنم، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۲	لباں کے	لبوں کے، ن ۳، ۴، ۷
,,	۲۶۷	۳	۲	تک	یک، ن ۲ تا ۵
۱۹۹	,,	۴	۱	دل میں	تم کوں، ن ۲، ۵ - تجھہ کوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	بتنگ	ٹک ایک، ن ۲ تا ۴ (؟)
,,	۲۶۸	۲	۱	دوجی	دوجا، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	پتلی	کیکی، ن ۱، ۵
,,	,,	۵	۱	آکے	بانگ، ن ۲ تا ۴
۲۰۰	۲۶۹	۴	۲	(فرش) سمن	چمن، ن ۱، ۲، ۵ نین، ن ۴، - سجن، ن ۶
,,	,,	۵	۱	نمن	نمط، ن ۲ تا ۵
,,	۲۷۰	۳	۲	راہ کرو	چاہ کرو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کوں	کا ن، ۱ تا ۴، ۶، ۷
۲۰۱	۲۷۱	۱	۲	درد منداں	درد مندوں، ن ۳، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۴*	۲	غیر کوں درس دکھایا نہ کرو	بے سبب غصے میں آیا نہ کرو، ن ۲ تا ۶

---

* شعر ۲، ۳ نسخہ ۳ میں نہیں اور شعر ۴ کا مصرعہ ثانی، شعر ۸ کا صرعہ اول بھی نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۱	۲۷۱	۵	۱	صنم	سجن، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۵	۲	کوں دکھایا	پہ چڑھا یا، ن ۷
,,	,,	۸	۲	بے سبب غصے میں آیا نہ کرو	غیر کوں درس دکھایا نہ کرو ، ن ۲ تا ۹
,,	,,	۹	۱	پاکبازاں	پا کبا وں ، ن ۱ ، ۲ تا ۴ ، ۹
,,	,,	۹	۱	ولی ہے مشہور	ھے مشہور ولی، ن۱، ۲ ۵تا۷
۲۰۲	۲۷۲	۱	۲	چشم کوں غارت‌گر ایماں	چشم‌سوں تم‌غارات ایماں، ن۵
,,	,,	۲	۲	غریبوں	غریباں، ن ۱ ، ۳ ، ۵
,,	,,	۳	۱	ھے - کا	جو ، ن ۲ تا ۴ - ھے ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	پاؤ	پاوے ، ن ۲ - پاے و و ن ۵
,,	۲۷۳*	۴	۲	پشیماں	پریشاں ، ن ۱ تا ۲
۲۰۳	,,	۲	۱	ھے	ھیں ، ن ۱ ، ۲ ، ۵
,,	۲۷۴	۲	۲	سوں	سیں ، ن ۳ ، ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۴	۱	عاشقی	عاشقاں ن ۱ تا ۷
۲۰۴	۲۷۵†	۳	۱	آیا	آتا، ن، ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۷

---

* ن ۳ میں یہ غزل نہیں ھے —

† ن ۳ میں یہ غزل نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۴	۲۷۵	۴	۱	آشنائے	آشنا کے، ن ۱
"	"	۴	۲	بچن	سخن، ن ۱، ۳، تا ۵، ۷ - سجن، ن ۲، ۶
"	"	۶	۱	لاوے	لیاؤں، ن ۱
"	"	۷	۲	اے جان من ہر دل منیں	اے جان ہر دل معنئے، ن ۴، ۶ * - اے معنی ہر جان و دل، ن ۱ - اے جان جاناں دل منیں، ن ۵
"	"	۸	۲	پری	بتاں، ن ۷
"	"	۹	۱	مشق دلبری	نظارے کی مشق، ن ۱، ۸
"	"	۱۰	۱	کرے گی	کریگا، ن ۱، ۵
"	"	۱۰	۲	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱، ۵ - آتی ہے (یا) آتے ہی، ن ۲، ۴، ۸
"	۲۷۶	۱	۱	نہ دو دل	نہ دیو، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ - نہ دے، ن ۲، ۵ - جان ن ۱
۲۰۵	"	۲	۲	مو ستی	موے سوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۲	(یقین) ہے مہرباں ہو	ہو مہر باں مجھہ پر اگر، مجھہ پہ گر ن ۱، ۲

---

* ن ۲ غلط ہے، یہی الفاظ الٹ پلٹ ہیں اور مصرعہ نا موزوں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۶	۲۷۸*	۱	۱	تک - مجھ پاس	توں، ن ۵ - خلوت میں، ن۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	صنم	سجن، ن ۱
,,	,,	۳	۲	اس سبب - ہوں گے - جدا	آپ سوں، ن۲، اس میں، ن ۳، ۴، اس سوں، ن ۵- ہوئیں گے، ن ۱ تا ۶- خفا، ن۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	سرمست	بدمست، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۴	۱	تان میں	تاؤ میں، ن۲ تا ۴
,,	۲۷۹	۱	۱	کیا تجھ عشق نے ظالم خراب	کیا مجھ عشق نے ظالم کوں آب، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	کرتا ہے	کرتی ہے، ن۳، ۴
,,	,,	۳	۲	سوال	خطاب، ن ۱ تا ۸
۲۰۷	,,	۵	۲	سوں - کباب	میں، ن۴، ۵ - گلاب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
۲۰۸	۲۸۱†	۱	۲	آتی ہے	آتا ہے، ن۱، ۲، ۵
,,	,,	۳	۱	تن	دل، ن۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	یہ (کشتی)	ہو، ن۳، ۴
,,	,,	۷	۱	بات	ہات، ن۱ تا ۷
,,	۲۸۲	۲	۲	شمع سوں آخر	شمع رو سوں یو، ن ۱، حاشیہ
,,	,,	۳	۱	مسکین	مشتاق، ن ۵
۲۰۹	۲۸۳	۳	۲	ہر نگہ	ہر مکھ، ن۱، ۳، ۵ تا ۷

* غزل (۲۷۷) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے—

† غزل (۲۸۰) انجمن کے کسی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۰۹	۲۸۳	۳	۲	اندازہ	آوازہ' ن۲تا ۴
,,	,,	۴	۱	ھوئی دل کوں اُمنگ	ھے دل کوں' ن ۳' ۴' ھوئی ھے' ن ۵ - اُمس' ن ۱ تا ۴' ۶
,,	,,	۴	۴	آپس	آلس' ن۲' ۳' ۴
,,	,,	۵	۱	باسی	پانی' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۴	یو تازہ	نوباوہ' ن۳' ۴
,,	۲۸۴	۱	۲	ھے برق بے قرار	ھے بے قرار بجلی' ن۲' ۴ ھے بیقراری مجکوں تجھے' ن۳ - ھے بیقرار برق' ن ۵
,,	,,	۲	۲	(چمن) کی	(چمن) کا' ن۲' ۴
۴۱۰	,,	۳	۲	معنی	مانی' ن ۴ تا ۷ (؟)
,,	,,	۴	۱	وہ دل - جو	یو دل' ن ۵ تا ۷ - کہ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	دتن	دسن' ن۱ تا ۵ - دھن' ن۴ درس' ن۶' ۷
,,	,,	۷	۲	یو (لالہ)	توں' ن ۳' ۴
,,	۲۸۵	۲	۲	(بال) نمن	نمط' ن۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	جیو	جیو توں' ن۳' ۴ - دیدہ' ن ۵
۴۱۱	,,	۶	۱	اگر	تجھے' ن ۲' ۴
,,	,,	۶	۲	ابروں پہ	ابرواں میں' ن۱تا ۷
,,	۲۸۶	۵*	۱	دل	جیو' ن۱' ۶' ۷

---

* ن۵ میں حاشیہ پر یہ شعر اور لکھا ھے مگر کچھہ کٹ گیا ھے:

دل منے دل کوں آج کرتا ھے
آتشیں خو کا خال کچھہ کا کچھہ

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۱	۲۸۷*	۲	۲	کیا ہے	کئے ہیں، ن ۱، گیا ہے، ن ۶
۲۱۲	"	۳†	۱	(سدوا‌ا) ہے	(سدوا‌ا) ہوں، ن ۲
"	"	۳	۲	خیال	جمال، ن ۲
"	"	۵	۱	یہ دیکھکے	کوں دیکھہ، ن ۲ - یہ دیکھہ ن ۴ - تھے دیکھہ، ن ۵
"	"	۵	۲	یو خط جوہراں	خط جوہراں کے لیے، ن ۱، ۶ یو خط جوہراں کے تئیں، ن ۲، ۴، ۵
"	"	۵	۲	ڈال ہے	ڈالا ہے، ن ۲ - ڈالے ہیں، ن ۵، ۷
"	"	۶	۱	تجھہ نین کی یہ	تیرے نین کی، ن ۳
"	"	۷	۲	نین کا - جو پیمانہ	نین سوں، ن ۱، ۲، ۴، ۵ تا ۷ - خوشیخانہ، ن ۴ (؟)
"	۲۸۸‡	۱	۱	گر جاری ہوں	جاری ہوئیں، ن ۱ - جاری ہے یہ، ن ۷
"	"	۱	۲	سیلاب انچھو	سیلاب و جو، ن ۱ - اسکی سیل آنجھو، ن ۲ - سیل انجھواں، ن ۶، ۷
"	"	۲	۱	بالائی میں	بالائی کا، ن ۱
"	"	۳	۲	نگہ - کوں لے کر	نین، ن ۱ - قاتل لے، ن ۱، ۳
"	"	۳	۲	گر شب کوں شبخوں	شبکو سو شبخوں، ن ۲ - گھر سوں شبیخوں، ن ۱ شب کو شب خوں، ن ۶، ۷
"	"	۴	۱	غیرت لیلیٰ	رشک صد لیلیٰ، ن ۲، ۶، ۷
"	"	۴	۲	قبر سیتی	خبر سنتے، ن ۱ - قبر میں سیں، ن ۲

* یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے—
† ن ۴ میں یہ شعر نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۲	۲۸۸	۴	۲	بسوائے	بسوا ہو، ن ۱ ، ۴ ، ۷
,,	,,	۵	۱	ہماری	تمہاری ، ن ۶ ، جو تیری ، ن ۷
,,	.	۵	۱	تیرے-ہے	میرے ، ن ۶ ، ۷ - ہو ، ن ۷
,,	,,	۵	۱	عجب کیا-گر تری	عجب نہیں ، ن ۱ - گر مری ، ن ۶ ، ۷
۲۱۳	,,	۶	۱	(ظاہر) ہے	(ظاہر) نہیں ، ن ۱ ، ۲ ، ۷
,,	,,	۶	۲	بند سر-کے عرصے	سدہ بسر ، ن ۱ -سربسر ن ۷- مریضی ، ن ۱
۲۱۴	۲۹۰*	۱	۱	میں ایس	اس نین ، ن ۳
,,	,,	۱	۲	لیا	بنا ، ن ۲-سنتیا، ن ۳ ، ۵
,,	,,	۴ †	۱	تو ہے	یو ہے ، ن ۱ تا ۵-یوں ہے، ن ۷
,,	۲۹۱‡	۳	۱	لیا ہے	کیا ہے ، ن ۲ ، ۴ ، ۵
,,	,,	۳	۲	باندھا ہے	باندھیا ہوں ، ن ۲ ، ۴ ، ۵
۲۱۵	,,	۵	۱	درس	دسن ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۶
,,	۲۹۲	۱	۱	اُس سوں	اُس پہ، ن ۳ ، ۴-

* غزل (۲۸۹) انجمن کے کسی نسخہ میں نہیں ہے - اور بلحاظ زبان و بندش (ولی) کی نہیں معلوم ہوتی —

† ن ۲ تا ۵ میں اس شعر کا دوسرا مصرعہ وہ ہے جو فٹ نوٹ میں درج ہے—

‡ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۶ ، ۷ میں (ردیف نون

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۵	۲۹۲	۴	۱	اِس سخن سوں آشنا ہے	اے سجن (ہو، ن ۲) سن آشنا پر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	سخن	سجن، ن ۵
,,	,,	۵	۱	میں مجھے	کے بہیتر، ن ۳، ۴
,,	۲۹۳	۱	۱	اپنے کوں	آپس کوں، ن ۱ تا ۵۔ ۷-آپ کوں یو، ن ۶
,,	,,	۲	۱	ہمن-مل-نس	ہمیں، ن ۱، ۳، ۴- میں، ن ۱ تا ۸ - اُن ن۳ تا ۵
۲۱۶	,,	۲	۱	دیوے	بولے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۱	درشن	درسن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	تصور	تصوف، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	نکتہ، کا	نین، ن ۲ تا ۵ - سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سفر کرنے ہیں	نہیں ہے، ن ۲- کہ آے ہیں سو، ن ۳، ۴-کہ بھولے ہیں گے، ن ۵
,,	,,	۵	۱	اور	ہور، ن ۱، ۵، تا ۷- اور سب، ن ۲
,,	,,	۸	۱	نہ پاویں-جہاں	نہ پاوے، ن ۱ تا ۵- دنیا، ن ۱ تا ۷
,,	۲۹۴	۱	۱	اپنے	اپس، ن ۱ تا ۸
۲۱۷	,,	*۳	۱	ہاتھوں	ہاتھاں، ن ۱، ۲، ۴
,,	,,	۴	۱	بزم معنی کے	بوجھہ معنی کوں، ن ۴ سدا ہر بزم معنی کوں، ن ۵- میں، ن ۱ تا ۳

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۴	۲۶۳	۲	۲	جب سوں ھیں	جس سوں ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ تا ۷ - ھے ، ن ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۳	۱	دیکھہ	مکھہ کوں ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۷
,,	,,	۳	۲	بولے مصحف	مصحف گل ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کھول کر	بول کر ، ن ۱ ، ۴ تا ۷
,,	,,	۲	۲	بیٹھا ھے	بٹھلاے ، ن ۲ ، ۸ - بسلاے ، ن ۵ - بٹھلایا ، ن ۴
,,	,,	۳	۲	سخن	سجن ، ن ۲ ، ۵ ، ۶
,,	,,	۴	۱	حسرت	حیرت ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۴	۲	روشن کیا	کیتا ھے روشن ، ن ۲ روشن کرے تک ، ن ۴
,,	,,	۵	۱	جو مارا	جوں مارا ، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	توں پکڑا ھے	پکڑیا تب سوں ، ن ۱ - یوں پکڑا ھے ، ن ۵ ، ۴ - تیوں پکڑا ھے ، ۲ ، ۶ ، ۷
۱۹۵	,,	۶	۱	منہ پہ	مکھہ پہ ، ن ۱ ، ۴ -
,,	,,	۶	۱	حال معشوقوں کا	چال ، ن ۱ ، ۴ - معشوقاں ، ن ۱ تا ۷ - کی ، ن ۱ ، ۴
,,	*۲۶۴	۲	۱	ورا	وراں ، ن ۱ تا ۵ (قدیم املا)

* تیسرا اور پانچواں شعر ، ن ۳ ، ۴ میں نہیں ھے اور یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بعنوان " بازگشت " آخر دیوان میں دیگر اصناف کے ساتھہ ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۱۸	۲۹۷	۷	۱	طلب نے - لب پہ	(طلب) کی ' ن ۵ - لب سوں ' ن ۵
۲۱۹	*۲۹۸	۳	۲	کو سکے	کوں سکے ' ن ۶ ' ۷
,,	†۲۹۹	۱	۱	سوں - دسے مجھ	کن ' ن ۱ ، ۳ - دسے گا ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۱	۲	آگے خجل	دیکھے ھوے ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۴	۱	اُتاری - بھوئیں پر	اتاریاں ' ن ۱ - بھوں پر ' ن ۱ ' سرسوں ' ن ۳
,,	۲۹۹	۳	۱	لانا ھے	بھانا ھے ' ن ۳ - آزمائی (؟) ن ۴
,,	,,	۳	۱	نہ کبھو سر	نہ کبھہ توتیر (یا - نیر) ن ۳ ' ۴
,,	,,	۳	۱	سرھے یا ککڑی	تیری مالکڑی ' ن ۳ ' ۴ (؟)
,,	,,	۴	۱	بقال پرفن کوں	یقین بر دن (؟) ' ن ۳
,,	,,	۴	۲	اُن نے - عاشق کوں - بھواں	جن نے ' ن ۷ - ھر عاشق کوں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷ - بھوں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۱	اے ولی حل ھرگز اس کا عقدۂ مشکل	حل اس کا عقدۂ مشکل ولی ھرگز ' ن ۳ ' ۴
۲۲۰	۳۰۰	۱	۱	سدا	دکھو ' ن ۳ تا ۵
,,	,,	۱	۲	یوں	تو ' ن ۵
,,	,,	۲	۱	یوں	ھو ' ن ۲ ' ۳ ' توں ' ن ۴ ' ۵ ' ۶ ' ۷

• یہ غزل ن ۱ تا ۵ میں نہیں ھے اور پانچواں شعر ن ۶ ' ۷ میں نہیں ھے - ن ۶ ۷ میں ردیف (گری) ھے اور یہی صحیح ھے -

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخه
۲۲۰	۳۰۰	۳	۱	تهور	تهار، ن ۱ تا ۶
"	"	۳	۲	منیں	بهیتو، ن ۱ تا ۵، ۷
"	"	۴	۱	میں یوں	منیں، ن ۳، ۴
"	۳۰۱	۱	۱	هے تیری	تیری هے، ن ۱ تا ۶
"	"	۱	۱	(پورا مصرعه)	موت میری اے سجن تیری هنسی، ن ۱ حاشیه
"	"	۲	۱	اُپر	په جور، ن ۳،
"	"	۲	۱	کل رقیبوں	کل عالم، ن ۱ تا ۸
۲۲۱	۳۰۲*	۴	۲	وه (دل)	پو (دل)، ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۲	هوا (هے)	کیا (هے)، ن ۳،۴
"	"	۷	۱	سرمه -رنگ	سبز، ن ۳، ۴، ۷ - کوں ن ۵
"	"	۷	۲	طور - میں هے	عبن، ن ۷ - هے وه ن ۵
۲۲۲	۳۰۳+	۱	۱	آوے	پاؤ، ن ۱
"	"	۱	۲	حیرت	دسرت، ن ۱، ۶، ۷
"	"	۲	۱	آلود - نیاز	آلوده، ن ۲، ۳ - بتان (؟) ن ۵
۲۲۲	۳۰۳	۲	۲	مهرفرمان	اُس اوپر مهر، ن ۲، ۳
"	"	۳	۱	(عشاق)کوں	کا، ن ۲، ۳، ۷
"	"	۳	۲	حسرت	حیرت، ن ۲، ۳، ۵
"	۳۰۴	۴	۱	زلف - هے دل	عشق، ن ۱، ۴، ۵ - هیں دل، ن ۱، منیں، ن ۲

---

* دوسرا شعر ن ۴ میں اور پانچواں، ن ۵ نهیں هے-

+ اوراق ضایع هونے کی وجه سے ن ۴ میں یه غزل نهیں هے-

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۲۲	۳۰۴	۴	۱	بے سروپا	بقد ولی کا، ن ۵
۴۲۳	۳۰۵	۱	۲	جیوں	جیو، ن ۱ تا ۳، ۶
,,	,,	۲*	۱	دیے ہیں	دیا ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	کے قصور اُن کوں	بےقصور اُن کوں، ن ۱ تا ۳ بیقراروں کوں، ن ۴، ۵
,,	,,	۳	۱	کھینچا	کھینچے ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	جوہر	گوہر، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	۳۰۶	۱	۲	تاب	عقل ن ۱ تا ۶
,,	,,	۴	۲	ہیں- انکھاں	ہے، ن ۱ تا ۳، ۶، ۷ انکھیاں، ن ۱، ۵، انکھیں، ن ۲، ۳، ۶، ۷
,,	,,	۳	۲	پائے عقل	باب عقل، ن ۴
,,	,,	۴	۲	مجکوں	تب سوں، ن ۱
۴۲۳	,,	۵	۱	(مصرعۂ اول)	میرے شعر+میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ، ن ۱ تا ۵ (+ سخن، ن ۱)
۴۲۴	۳۰۷	۱	۱	لذت ہے- سخن	ہے لذت، ن ۲ تا ۴، ۶ سجن، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱	۲	صبح عید	روز، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	بالی	بالے ن ۷
,,	,,	۴	۱	و خال	کے خال، ن ۷
,,	,,	۴	۱	پوچھو	پوچھوں، ن ۱، ۲
,,	,,	۴	۲	ہندو	ہندوی، ن ۱ تا ۵
,,	۳۰۸	۱	۲	مجھے دی	دیا مجھہ، ن ۱ تا ۵

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۴	۳۰۸	۲	۲*	چھوڑی۔پستگی	چھوڑیا، ن ۱ تا ۷۔ بستگی ن ۱ تا ۸
,,	,,	۳	۱	بقد سرو کوں	سرو کوں نہال، ن ۳
,,	,,	۴	۲	پائی ہے خستگی	پایا ہے، ن ۱ تا ۷۔ جستگی ن ۱، ۵
,,	,,	۵	۱	جب	جوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	پائی۔ شکستگی	پایا، ن ۲ ۔ گسستگی ن ۱ تا ۵
۲۲۵	۳۰۹	۱	۱	جگ میں ہو کیوں کر	کیونکہ ہوے جگ میں ن ۲ تا ۶ ۔ جگ میں کیوں ہووے، ن ۱
,,	,,	۲	۱	بےعزیزاں	اے عزیزاں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	داغ الم	باغ ارم، ن ۱
,,	,,	۲	۲	جنت	صحبت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	چشم و چراغ	چشم چراغ، ن ۱، ۵ تا ۷ روشن چراغ، ن ۲ تا ۴
,,	۳۱۰†	۱	۲	زندگی ۔ کیوں نہ	جیونا، ن ۲، پھر کے، ن ۱، ۲، پھر نہ، ن ۵۔ جگ میں، ن ۷، ۸

---

* یہ مصرعہ ن ۲، ۴، ۷ میں یوں ہے :

ن ۲ - چھوڑا ترے لباس نے سینے پہ بستگی
ن ۴-چھوڑا لباس ستی اُن نے سینے کی بستگی
ن ۷-چھوڑا ترے لباس ستی پستے نے بستگی

† یہ غزل ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۵	۳۱۰	۲	۱	تک	لگ ، ن ۱ ، ۲ ، ۵ تا ۸
۲۲۶	,,	۴	۱	(عاشق) زار	پاک ، ن ۱ ، ۲ ، ۵ تا ۸
,,	,,	۵	۱	ولی کوں کہے توانگر	ولی سوں اگر توں کرے ، ن ۱
,,	,,	۵	۱	کہے تو - بچن	کرے توں ، ن ۲ - سجن ، ن ۵
,,	۳۱۱	۳	۱	بیچ	پیچ ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱-۲	سون - لایا	کی ، ن ۲ تا ۴ - لاتا ، ن ۴
,,	۳۱۲	۱	۱	اُس کے ہوش کوں اُس میں	اُس کوں ہوش میں اس کے ، ن ۱ - اس کے ہوش میں اُسکوں ، ن ۲ ، ۵
۲۲۷	,,	۳	۲	ہوں - جا ہے	ہو ، ن ۶ ، ۷ - جان ، ن ۴
,,	,,	۴	۱	(نگاہ) بھر	کر ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	(قد) سوں	کوں ، ن ۴ ، ۶ ، ۷
,,	۳۱۳*	۱	۲	ہوئی روشن دلاں کی فکر	سخن فہماں کی ہوی ہے ، ن ۱ تا ۷ - طبع ، ن ۱ ، ۲ ، ۴
,,	,,	۲	۱	خوبی پر	سرخی کوں ، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۵	۱	انکھیاں - منجھ	نیدّاں ، ن ۲ تا ۴ - ہوں ، ن ۳

---

* اس غزل کا دوسرا شعر ن ۳ میں اور چوتھا ، ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۷	۳۱۳	۵	۲	دیا	پیے، ن ۲ تا ۴
„	„	۸	۱	اور-کے	ھور، ن ۱ ، ۳ تا ۷ کوں، ن ۵ تا ۷
۲۲۸	„	۹	۱	میں	کے، ن ۲ تا ۵
„	„	۱۰	۲	کیا ھے	کیا ھوں، ن ۱ تا ۷
„	„	۱۱*	۱	ناؤں	حال، ن ۳، ۴
„	„	۱۱	۲	کہوں - رند	کہو، ن ۲ تا ۵، ۸ ورند و، ن ۱ تا ۴
„	۳۱۴†	۲	۱	آتی ھے	آتا ھے، ن ۱، ۵
„	„	۳	۱	گرمی دل کی	غم کی گرمی، ن ۱
„	„	۳	۲	بے وفا	دلربا، ن ۲
„	„	۴	۱	جفا	وفا، ن ۲، ۵ تا ۷
۲۲۹	۳۱۵‡	۱	۲	بےمثالی	لازوالی، ن ۴
„	„	۳	۲	مد - ھے	ھے خوش، ن ۳ - ھو، ن ۳
„	„	۶	۱-۲	سوں - ھے	کوں، ن ۱، ۳ - اب، ن ۱
„	۳۱۶	۱	۱	ادا	قبا، ن ۲، ۳
„	„	۱	۲	بو شتابی	بوستاں ھو، ن ۲، ۳ بوستانی، ن ۴
„	„	۳	۱	غنیم	دما دم، ن ۲

* بارھواں شعر ن ۴ میں نہیں ھے —
† یہ غزل ن ۳ ، ۴ میں نہیں ھے —
‡ غزل ۳۱۵ کا شعر ۲ (ن) ۴ میں نہیں ھے اور شعر ۶ ن ۲ تا ۷ مدہ. نسعہ. ھ —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۰	۳۱۶	۵	۱	بے تاب	جان سوز، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	کی (صدا)	کا، ن ۱
,,	,,	۶	۱	تاج	سر، ن ۲
,,	,,	۶	۲	میں - کوں - بہا	کوں، ن ۳ - کے، ن ۳ - لٹا، ن ۱
,,	,,	۷	۱	کیجو	کیجیں، ن ۱ - کیجئے، ن ۷
,,	۳۱۷	۲*	۱	ہر یک مست ہو کر چھوڑ	بیڑا بانہ ہر ایک ست کے، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	گر یہودی سوں ادھم	یوسف از ملک عدم، ن ۶ تا ۸ - بھوں سوں ابراھیم ادھم، ن ۱، ۵ - بھوئیں سوں گردین ادھم، ن ۲، ۴- بھوئیں کرروئیں ادھم، ن ۳
,,	,,	۵	۱	آنکھہ کا جلوہ	جا کے یک جلوہ، ن ۱، ۶، ۸
,,	,,	۵	۲	دید کوں	دیکھنے کوں، ن ۶
۲۳۱	,,	۶	۲	ہر اک کے دل سوں یک چشمہ گرم	ہر ایک دل سوں ہر ایک چشمہ، ن ۱ - چشم سوں اشک، ن ۳ - ہر اک کے دل سوں یک آہ، ن ۲ - ہر ایک دل سوں یکے چشمہ، ن ۶

* اس غزل کا دوسرا شعر ن ۵ میں نہیں ھے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۳۱	۳۱۷	۹	۲		هر یک دل سوں مگر چشمه ' ن ۷
,,	,,	۷	۱	گر سکوں لکھنا	کر منگوں لکھنے ' ن ۱ ' ۴ - گر سکوں لکھه کر ' ن ۲ - گر سکوں لکھلے ' ن ۳ ' ۵ ' - توں دیوانه هو (؟) ن ۹ -
,,	,,	۷	۲	تو جیوں دیوانه زنجیر پگ میں لے هر اک قلم نکلے	تو دیوانه هو سا نکل (سنکل ن ۱) پگ مهں ' ن ۱ تا ۷ - باهر یک رقم' ن ۱ ' - بهاهر یک رقم' ن ۲ تا ۴- لے باهر رقم' ن ۵ - لےهر یک رقم ' ن ۷ - نمط بازید بستامی کریں د م جیوں گرم (؟) ن ۹
,,	۳۱۸	*۴	۱	ترےماتھےکےصندل پر	تری زلفاں ستی ظالم ن ۱ - تیکےکے' ن ۵
,,	,,	۲	۱	(چرا غاں)کوں	کی ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵
,,	۳۱۹	۲	۲	آئے	آتے' ن ۱ ' ۷
۴۳۲	,,	†۴	۱	پایا هے	پاتاهے' ن ۳ ' ۴

* یه شعر ن ۳ میں نہیں هے —

† یه شعر ن ۵ میں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱۹	۲۳۲	۶	۲	نو نہالاں حسن	نو نہالاں کے حسن ' ن ۲ تا ۴
"	"	۷	۲	نگہ	نین' ن ۱
"	"	۸	۲	پہلتا	پہر تا ' ن ۲
"	۲۳۰	۱	۱	کوں- دل ہے آھوے	کے ' ن ۱ تا۵- ھوا آھو' ن ۲
"	"	۲	۲	ہے جب سوں جگ	کیا جب سوں جگمت ' ن ۱
"	"	۲	۲	جگ بھیتر	پھر جاکر' ن۲ -پہر حال ن ۳ ' ۴- پہر خاک ن ۵ (؟)
۲۳۳	"	۴	۲	تخمت	مہر ' ن ۲ ' ۴ ' ۵
"	"	۵	۱	دیکھے	لاوے' ن ۴
"	"	۵	۱	بوجھے	بولے' ن ۵
"	"	۵	۲	لگی ہے	لکھے ھیں ' ن ۱ تا ۴ - ۷ - لکھی ہے ' ن ۵ - لکھے وہ ' ن ۶
"	۲۳۱*	۱	۱	نہیں دی ہے	دي نہیں ھے ' ن ۲ تا ۵ ' ۶

---

* چھٹا شعر ' ن ۲ ' ۵ میں ' ساتواں ' ۱ تا ۳ و ۵ تا ۷ میں ' آٹھواں ' ۲ ' ۴ ' ۵ ' میں نہیں ہے - اور ن ۱ ' ۴ ' ۵ میں یہ شعر اور ہے —

مجھہ پاس سوں مت دور ھو یک لمحۂ ویک آن

اے باعث جمعیت ایام جوانی — "

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۳	۳۲۱	۴	۲	جس	تجھہ، ن ۱، ۲، ۴، ۵
،،	،،	۵	۱	احوال	حال، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	سب	ست، ن ۴
۲۳۴	*۳۲۲	۱	۱	حیواں	رضواں، ن ۹، ۷
،،	،،	۴	۱	رنگ دیکھے	دیکھہ کر مجھہ، ن ۵
،،	،،	۹	۱	قری - جوکہ	یو، ن ۱ تا ۵ - جو کوئی کہ، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۷	۱	دیکھے- روتے	آکر، ن ۲ تا ۴- دیکھے ن ۲ تا ۴
،،	†۳۲۳	۱	۲	سیمبر	عشوہ گر، ن ۱
۲۳۵	،،	۲	۱	انکھیاں-کی کروں- مسند	پتلیاں، ن ۳، پلکاں ن ۱، ۵ - کاکروں، ن ۱، ۳، ۵ - کی کرو، ن ۴ - فرش، ن ۳
،،	،،	۲	۱	پتلی کروں بالش	پتلیاں کی کروں، ن ۲، ۴، ۹، ۷ – انکھیاں، ن ۳
،،	،،	۷	۱	سیہ مست کے	کی مستی کوں یو، ن ۵
،،	،،	۷	۲	ایماں	اوساں، ن ۵
،،	،،	۹	۱	دنتن - کا	دھن، ن ۱ تا ۴ - درس ن ۵ تا ۷ - کی، ن ۱، ۲، ۹، ۷

---

* اس غزل کا شعر ۴ (ن) ۷ میں نہیں ہے —

† اس غزل کے شعر ۴ و ۷، ن ۲ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۳	*۳۲۴	۱	۳	طبل شادی کے	تن تناڈل، ن ۴، - کا، ن ۱، ۸
۲۳۶	†۳۲۵	۴	۱	لجاوے	لیجاویں، ن ۲ تا ۵
۲۳۷	,,	۷	۱	نہ پاوے	نہ پاو، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۸	۱	عالم میں ترے ہوش کی	ترے دہن تنگ کی، ن ۳، ۴
,,	,,	۸	۲	ایسا تو نہ کر کام	ہر یک سوں توں مت بول، ن ۳، ۴
,,	,,	۹	۱	کوں خبر ہو	کی کروں وصف، ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	زباں	دہاں، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۰	۲	ذہن	دہن، ن ۶، ۷
,,	,,	۱۱	۱	میں	یاد، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۱	۱	ہر لفظ کے غنچے	ہر غنچۂ نقطہ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۲	۲	گور پہ	برملئیں، ن ۵
,,	۳۲۶	‡۲	۱	تیرے	شیریں، ن ۱
,,	,,	۲	۱	نہ چاہوں	نجانوں، ن ۱
,,	,,	۲	۲	خورشید	خورشید کے، ن ۱ تا ۷
۲۳۷	*۳۲۶	۳	۱	تاریکی	تنہائی، ن ۲ تا ۵، ۷

---

* اس غزل کا چوتھا شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

† ن ۳ میں اس غزل کا چھٹا اور ساتواں شعر نہیں ہے -

‡ یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۸	۳۲۶	۴	۱	سب مل خاتم سہر - سلیمانی	سہر خاتم ملک سلیمانی، ن ۵
,,	,,	۵	۲	کھونچتا	اینچتا، ن ۱، ۵
,,	۳۲۷	۱	۲	پوچھوں	بوجھوں، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	کی نی	کرنے، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	نکل کر ھر چمن سوں	لگا لیکر چمن سوں، ن ۱ گریباں چاک ھوکر، ن ۶ تا ۸
,,	,,	۴	۲	اشارت	اشارے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
۲۳۹	۳۲۹	*۲	۲	کی	کا، ن ۱
۲۴۰	۳۳۰	۱	۱	تری	تو اس، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۱	پر تو جب	سوں اگر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۲	بل	مل، ن ۱، ۳ تا ۵
,,	,,	۳	۱	(انچھواں) کی	کا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۲	چبل	چپل، ن ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	گر - کی	جب، ن ۱ تا ۵ - سوں، ن ۱
,,	,,	۷	۲	نوجاں	موجاں، ن ۲، ۳
,,	,,	۹	۲	پھسل	پچھل، ن ۶
۲۴۱	۳۳۲	۲	۲	کھے پر اپے پچتاوے -	کہ سیرابی سوں گل جاوے، ن ۲ - کہ سیرابی سوں بہ جاوے، ن ۳ - کہ گل پر اپے پچتاوے، ن ۴
۲۴۲	,,	۷	۲	پری زادان معنی	پری زاد معانی، ن ۱ تا ۷
,,	†۳۳۳	۱	۱	چمن	ھوا، ن ۶، ۷

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ھے—

† یہ غزل ن ۳ تا ۵ میں نہیں ھے- اور ساتواں شعر (ن ۲) میں نہیں ھے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۱	۳۳۳	۳	۲	بلا انگیز خوباں	پریرویاں اگر آ، ن ۴
"	"	۶	۱	مقصد	مقصود، ن ۱، ۲، ۶
"	"	۹	۱	بے سعی سفر	میں بے سفر، ن ۱ - جلدی سے جا، ن ۲
"	"	۱۰	۱	نہیں ہرگز پہنچتا	نہ ہوے ہرگز رسیدن، ن ۱ ہے ہم کو بوجھتا اس، ن ۲
۲۴۲	۳۳۴	۱	۲	دل جلے	دل جلوں، ن ۱، تا ۵، ۷
"	"	۲	۲	گر	وہ، ن ۵، ۷
"	"	۳	۱*	کی - جس	کا، ن ۳، ۴ - جن، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۱	اے (ولی) مجھ	پر، ن ۱، تا ۵ - کوں، ن ۲ تا ۴
"	†۳۳۵	۲	۱	یہ دل کے	کے دل پر، ن ۵
"	"	۲	۲	نگہ	سینے، ن ۱، ۵
۲۴۴	۳۳۶	۳	۱	سوں - کوں	کے، ن ۱ تا ۵ - کی، ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۱	اُس موہن - سوں	موہن کوں، ن ۱ - سو، ن ۱، کوں، ن ۶، کی، ن ۲ تا ۵
"	"	۵	۱	پردے میں	میں دل کی، ن ۱
۲۴۵	۳۳۷	۱	۱	مجھ کن تو اے	مجھ پاس وہ، ن ۱، ۸
"	"	۳	۱	ہمیشہ	نہایت، ن ۱ - ہمن، کوں ن ۲، ۴
"	"	۴	۲	(پردے) کا	سوں، ن ۲، ۶، ۷
"	۳۳۸	۲	۲	تلوار	تروار، ن ۱، ۵
"	"	۴	۱	دوست کے	دوستی، ن ۱ تا ۷

---

* ن ۲ میں مصرع اول یوں ہے:

درپن نے تجھ پری کی دیکھی ہے جب سوں صورت

+ یہ غزل ن ۲، ۳، ۴ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۶	۳۳۸	۶	۲	سب	کئی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دنتن	دسن، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۷	۱	ڈوھراں	جوھراں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۱	جو دیکھے	دیکھے ھیں، ن ۳، ۴، جو دیکھے ھیں، ن ۱، ۲، ۵، تا ۷
,,	,,	۸	۱	یہاں	تہاں، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۸	۲	دل	تن، ن ۱
,,	,,	۹	۲	کے	کئی، کیں، ن ۱ تا ۷
,,	۳۳۹	۱	۲	ھے کہ	ھے یا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	بلمدھا ھوں	ھوا بند، ن ۱
,,	,,	۵	۲	لب-سنیں-ھر-کی	نین، ن ۵ - میں ھر اک، ن ۱ - کا، ن ۱، ۲
,,	,,	۶	۲	نطق	لطف، ن ۳، ۴، ۵ - چشم، ن ۶، ۷
۲۴۷	,,	۷	۲	بال	ظل، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۸	۱	توں وعدہ کیا	وعدہ دیا توں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۹	۲	چھتر	چتر، ن ۱، ۲، ۶، ۷
,,	۳۴۰	۵	۲	ظل	بال، ن ۱
,,	,,	۸	۱	ولی	وھی، ن ۴، ۵، ۷، (خمسہ)
,,	,,	۸	۲	جن	جس، ن ۲، ۵
۲۴۸	۳۴۱	۱	۲	خوش ادا کی	شوخ کی کیا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	(فکر) سوں	کر، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۳	۲	بجا	روا، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	آہ	آکے، ن ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۸	۳۴۱	۷	۲	پر (کب)	کوں، ن ۲ تا ۴، ۷
,,	۳۴۲*	۱	۲	دوا	بجا، ن ۱، ۴ تا ۷
,,	,,	۴	۱	وصل	حسن، ن ۱ ۵
,,	,,	۴	۴	رنگین	ریحاں، ن ۵
,,	۳۴۴	۱	۴	نگہ نہویں	نگاہ نہویں، ن ، ۲ تا ۴۔ نگاہ میں، ن ۱، ۵ تا ۷
۲۵۰	,,	۸	۱	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	محال اگر خلا	خلا اگر ملا، ن ۱، حاشیہ ن ۲
,,	۳۴۴	۱	۱	لطافت میں	کی لطافت کا، ن ۱، ۵
,,	,,	۴	۱	نازکی کے آبجو	تازگی کی انجمن، ن ۲
,,	۳۴۵†	۲	۱	کروں	کہوں، ن ۳، ۴
۲۵۱	,,	۴	۱	رقص	فیض، ن ۱، نقش، ن ۲۔ ۵
,,	,,	۷	۲	تماشا	تمنا، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۹	۲	گیسوؤں	گیسواں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۰	۱	پہچوں	پیچاں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱۰	۱	جل	چل، ن ۱ تا ۵، ۷
۲۵۲	۳۴۹	۳	۱	ناز-خوبی	حسن، ن ۱ تا ۷-صورت ن ۵
,,	,,	۳	۲	صورت	جلوہ، ن ۲-چہرہ، ن ۵

* یہ غزل ن ۲، ۳ میں نہیں ھے، اور شعر ۴ ن ۴ میں نہیں ھے- ن ۵ میں یہ مطلع اور ھے:-

نہ تنہا حسن خوباں دلربا ھے　　ادا فہمی سخن دانی بلا ھے

† اس غزل کا شعر ۸، ن ۷ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۲	۳۴۶	۷	۲	یو (تلطف)	یا ، ن ۲ تا ۵
„	„	۹	۱	رات دن جوں ولی ھے	جوں ولی رات دن ھے ، ن ۱ تا ۷
„	*۳۴۷	۲	۱	دیدے	کے دل ، ن ۱
„	„	۲	۱	جانب	جلوے ، ن ۱ تا ۷
۲۵۳	„	۳	۱	تارے ستی	تاراں سوں ، ن ۱ تا ۷ میں ، ن ۱ تا ۴- بھی ، ن ۵ تا ۷
„	„	۳	۲	میری جب وہ یار مہ رخسار	جب سوں وہ روشن مہ رخسار ، ن ۵
„	„	۴	۱	آب	پہر ، ن ۱ - نت ، ن ۶، ۷
„	۳۴۸	†۱	۱	کے جو	جس کے ، ن ۱
„	„	۳	۱	ترے	میں تجھ ، ن ۱ تا ۷
„	„	۵	۱	کوں	کا ، ن ۲ ، ۷
„	‡۳۴۹	۱	۱	جو	جیو ، ن ۱ تا ۷
„	„	۱	۲	اُس کا	اُس کے ، ن ۱ تا ۷
۲۵۴	„	۳	۱	کرکے	کر کر ، ن ۱ تا ۶
„	„	۵	۱	عزیزاں	نجانوں ، ن ۱
„	„	۹	۱	دیکھی	دیکھا ، ن ۱ تا ۷
„	)(۳۵۰	۳	۱	گلرخاں	خوش نین ، ن ۶ ، ۷

* تیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ھے - اور اس غزل کی ردیف ن ۵ میں " آیا ھے " ھے —

† ن ۱ تا ۴، ۶، ۷، میں مصرعہ اول ثانی، اور ثانی اول ھے —

‡ اس غزل کا ساتواں شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۵	۳۵۰	۴	۱	بے دین	خونین، ن ۱
"	"	۴	۴	شہر	گبر، ن ۱ تا ۷،
"	۳۵۱*	۱	۱	اگن	حسن، ن ۲، ۵
"	"	۱	۱	جو-جوجا فلک پر	یوں ن ۲-فلک پہ جاکر، ن ن ۱، ۵
"	"	۱	۱	جھلک	چمک، ن ۴،
"	"	۱	۴	نمک سوں تیرے	ترے نمک سوں، ن ۱، ۴، ۵ تا ۷
"	"	۲	۱	چمکا	ابلیا، ن ۲، ابلتا، ن ۳ لیتا، ن ۶
"	"	۲	۴	جو نکلا	تجلا، ن ۲، ۳، ۶، ۷
"	"	۳	۱	درس	نوبن، ن ۱، دسن، ن ۲، ۳، ۶، ۷
"	"	۳	۲	چمک	کے بر، ن ۲، ۳
"	"	۴	۱	کہ لعل جگ میں ہوا معزز	یو، ن ۱، ۲، ۶، ۷ جیو (سوں) لعل جگ میں ہے وہ مغرور، ن ۳
"	"	۴	۱	ہوا	جو ہے، ن ۱، ۲، ۶، ۷
"	"	۴	۴	اُس نے رنگ و	اُس کے رنگ نے، ن ۱
"	"	۵	۱	جھمک چمک کر جو منہ دکھایا	جھلک چشم کی یو ناز دیکھا، ن ۱، جھلک جھلک نازکی دکھایا، ن ۲، ۳، جھلک چمک

* یہ غزل ن ۳ میں فردیات میں ہے، ن ۴ میں نہیں ہے۔ پہلا مطلع ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۵ میں دو شعر لکھکر جگہ چھوڑ دی ہے ـــ

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
					ناز سوں دکھایا، ن ۶، ۷
۴۵۵	۳۵۱	۵	۲	لٹک	اٹک، ن ۱، ۲، ۳، ۶
"	"	۵	۴	سجن نین میں اٹک - سخن میں اُس کوں لیا ہے	ہٹک لیا ہے، ن ۲، ۶، سخن میں اُس کے تھٹک لیا ہے، ن ۱- سخن نے اُس کوں نیک لیا ہے، ن ۳ - سخن میں اُس کے اٹک لیا ہے، ن ۷؟
"	*۳۵۲	۱	۲	پیالا	بھالا، ن ۱
۴۵۶	"	۴	۱	بے نشا	بے اثر، ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۱	اُن- اور	اُس، ن ۱ تا ۷ - ھور ۱ تا ۷
"	"	۵	۱	از بسکہ دیکھا	دیکھا ہے از بس جو، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۵	۲	پو	تو، ن ۱، ۲
"	۳۵۳	۲	۱	پہ	کوں، ن ۳، ۴
"	"	۳	۲	نام	ناؤں، ۲ تا ۶
"	"	۴	۱	بہار ادا	بہار و ادا، ن ۲، تا۴، ۶
"	"	۵	۱	عصر	دور، ن ۱ تا ۵

---

* تمام نسخ موجودہ میں اس غزل کی ردیف (اھے) ہے ۔ بمعنی (ہے)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٢٥٦	٣٥٣	٦	١	ملے- عشق و حسن	لکھے، ن ٢، ٥- حسن و عشق، ن ١، ٤
"	"	٧	١	کیوں کر	کیوں کہ، ن ١ تا ٧
"	"	٧	٢	تار	یاد، ن ١ تا ٧
"	"	٧	٢	خم	خم و، ن ١، ٣ تا ٥ - صنم، ن ٦، ٧
٢٥٧	٣٥٤	٣	٢	درس	درسن، ن ١، ٥، ٦ در شن، ن ٧
"	"	٤	٢	دل	دل سوں، ن ٣، ٤
"	"	٥	١	ادا ے	ادا ھے، ن ٣ تا ٥
"	"	٧	١	ھوں	ھے، ن ٢ تا ٤
"	"	٧	٢	دل	جس، ن ٢ تا ٤
"	٣٥٥	١	١	تنہائی	بیتابی، ن ٥
"	"	١	١	قیامت	اقامت، ن ١ تا ٣، ٥، ٧
"	"	١	٢	سلامت	ملامت، ن ٥
"	"	٣	١	(قیامت) کا	سوں، ن ٢ تا ٤
٢٥٨	"	٤	١	خلوت	عزلت، ن ٢ تا ٤، ٦، ٧
"	"	٥*	٢	امامت ھے	بحکم عشق امامت ھے، ن ١
"	"	٥	٢	صف عشاق میں اُس کوں امامت ھے	بحکم عشق اُسے عشاق کی صف میں، ن ٦، ٧
"	"	٩	١	میں (حقیقت) سوں	کی، ن ٢ تا ٧ - کا، ن ٢ تا ٤

---

* چھٹا شعر ن ٢ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۸	۳۵۶	۴	۱	خوں خوار	خوں ریز ، ن ۱ تا ۷
۲۵۹	۳۵۷	۱	۲	(انکھاں) کی	کا ، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۲	جو - ورد	جیوں، ن ۱ تا ۷ - نام، ن ۱ تا ۷
,,	۳۵۸	۲	۱	رگ رگ	ھر رگ ، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	تنہا	یا تا ، ن ۵
,,	,,	۳	۲	میری	میرا ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	(پورا مصرعہ)	تل بناتے دیکھہ اُس کوں مجھہ پہ یوں ظاہر ہوا ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	دل کوں	دل میں، ن ۲ تا ۴
۲۶۰	۳۵۹	۳	۱	دل کوں تسخیر	نرم دل کوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	(پورا مصرعہ)	نکو کچ دیکھہ چیرا سر پہ، بلدار ، ن ۲، ۴- نہ پوچھو اُس کے سر پر چیرا بلدار، ن ۳، ۵
,,	,,	۴	۱	سر پر اُس کے	اُس کے سر پر، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	نوجوانی	یو جوانی ، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۱	نور	حسن، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	۵	۲	نگاھوں کی ھر اک	نین ن ۲ تا ۴، نگہ ، ن ۵- عاشق کی ھر ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۲	نگاھوں	نگاھاں ، ن ۶، ۷
,,	,,	*۶	۱	پورا (مصرعہ)	نکلتا جب کٹاری ھاتھہ لےکر، ن ۶، ۷

---

* چھٹا شعر - ن ۲ تا ۵ میں نہیں ھے - اور شعر (۷، ۸) ن ۲ تا ۷ میں نہیں ھیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۰	۳۵۹	۶	۲	دو دھارے	کتاری، ن ۶، ۷
،،	،،	۶	۲	دوھڑ	دو دھڑ، ن ۱
،،	،،	۷	۲	کی (مڑ)	کا، ن ۱
۲۶۱	،،	۹	۱	(پورا مصرعہ)	سخن فہماں کی مجلس میں ولی یو، ن ۴
،،	،،	۹	۲	موتی	موتیاں، ن ۱، ۵، ۶
،،	۳۶۰	۱	۱	سوں	میں، ن ۱
،،	،،	۱	۲	سمجھکے	سنبھال، ن ۱، ۶، سنبھل کے، ن ۷
،،	،،	۲	۱	میاں	کہ یہاں، ن ۱، ۳ تا ۷ یہاں، ن ۲- میں اب، ن ۸
،،	،،	۲	۲	کے جھاڑ	کی تہار، ن ۱ تا ۵-دھار ن ۶، ۷
،،	،،	۳	۱	جن	جس، ن ۲، ۵- جگ، ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۲	تن (کے)	تس، ن ۱-اُس، ن ۵
،،	،،	۴	۱	کا - پھول-بن کے	کے، ن ۱ تا ۷-پھولنے کی، ن ۱ تا ۷-میں وہ، ن ۵
،،	،،	۵	۱	دنتن	دسن، ن ۱، ۳، ۴، ۶ دھن، ن ۲، ۵، ۷
،،	،،	۵	۲	وارم	ڨارم(ص)ن ۶-واروں، ن ۵ (اے انار، ن ۵ حاشیہ)
،،	۳۶۱	۲	۱	کرتے	کرنے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	کیونکر کرے	کیوں کرسکے، ن ۱ تا ۷
۲۶۱	،،	۴	۱	حسن	عشق، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۲	۳۶۱	۵	۱	(خونبار) میں	بر، ن ۱ تا ۵، ۷
،،	۳۶۲	۱	۱	چیرۂ	طرۂ، ن ۲ تا ۴، ۶
،،	،،	۴	۱	اِس کا	اِس سوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	جاوے	جاویں، ن ۱، ۶، ۷
،،	،،	۵	۲	تلوار	تروار، ن ۱، ۳ تا ۷
۲۶۳	،،	۷	۲	(عشق) کا	کوں، ن ۱ تا ۷
،،	۳۶۳	۱	۲	انچھو	انچھواں، ن ۱، ۶، ۷
،،	،،	۱	۲	بخت	تخت، ن ۱، ۳ تا ۵
،،	،،	۳	۲	بھتر گوھر	کے تیئں گوھر، ن ۵- کا گوھر کے، ن ۴
،،	،،	۴*	۱	دنیاکی سمجھا	سمجھا دنیا کی، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	کہ مجھہ دیوان میں ھر اک شعر	کہ ھر ھر شعر میرا اس میں، ن ۱
،،	†۳۶۴	۱	۱	سمجھو	بوجھو، ن ۵
،،	،،	۲	۱	اجھوں	ھجوں، ن ۱
۲۶۴	‡۳۶۵	۱	۲	کہ جس	کہ اُس، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۲۶۵	۳۶۶	۱	۲	نور	شور، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	دلوں	دلاں، ن ۱
،،	،،	۶	۱	کبھو	کدھیں، ن ۱، ۲، ۴، ۶، کدھوں، ن ۳

* یہ شعر ن - ۳ میں نہیں ھے —

† اس غزل کے شعر (۶، ۷ ن ۵ میں نہیں ھیں —

‡ دو ورق غایب ھونے کی وجہ سے غزل (۳۶۵ و ۳۶۶) ن ۵ میں نہیں ھیں - اور غزل ۳۶۶ کے شعر ۸ و ۱۲ ن ۳ میں نہیں ھیں —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۶	۲۶۶*	۱	۱	آه	آج ' ن ۱ تا ۷
"	"	۱۱	۱	هوئی هے	هوے هیں ' ن ۱ تا ۷
"	۲۶۷	۳	۱	اگے	نزک ' ن ۷
"	"	۳	۱	آسکے	کرآویں ' ن ۱ . آسکیں ' ن ۳
"	"	†۱۴	۱	کرے	کریں ' ن ۱ ' ۴
"	"	۶	۱	شهدا	شهیداں ' ۴ ' ۶ ' ۷
"	"	۶	۱	موجهٔ	چشمهٔ ' ن ۲- لجهٔ ' ن ۵
۲۶۷	"	۹	۱	غربت	عزت ' ن ۱ (حاشیه) غیرت ' ن ۱ ' ۳ ' ۴ ' ۵
"	"	۹	۲	ناتوانوں	ناتوانی ' ن ۱ ' ۷ ناتواناں ' ن ۲ ' ۵
"	"	۱۳	۱	هووے	هوویں ' ن ۳ ' ۴ ' ۷
"	"	۱۴	۱	جس نے	جن نے ' ن ۱ ' ۳ تا ۷
۲۶۸	۲۶۸	۳	۲	لب	دم ' ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۱	کهتے هیں	کهتی هے ' ن ۲ تا ۵
"	"	۵	۱	سن کے یو	اُس کا سن ' ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۱	سخن	خیال ' ن ۲
"	"	۵	۲	غنچهٔ گل کے	غنچهٔ لب کے لب ن ۱ ' ۶ ' ۷ - غنچه لب کے ' ن ۲ تا ۵

---

* اس غزل کا شعر ۱۲ ' ن ۳ میں نہیں هے- اور یه شعر ره گیا جو (ن ۱ تا ۷) میں هے —

"سیر دریاے معرفت کوں سنوار کشتی دل اگر قلندر هے "

† ن ۳ میں اس غزل کے اشعار (۴،۶،۷،۹ تا ۱۱) نہیں هیں- اور شعر ۱۳ ن ۳ میں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۶۸	۳۶۹	۱	۱	سے کے کر سینے منئیں	تشنگی سے کی نہیں ن ۲، ۳، ۵، ۷
,,	,,	۱	۱	سینے منئیں	مستی نہیں، ن ۴
,,	,,	۳	۲	جس کاسینہ یادسوں دلدار کی	یادسوں دلدار کی جس کا سینہ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴*	۲	کہ وہ	وہی، ن ۳ تا ۵
۲۶۹	,,	۷	۱	تاپہنچے نزیک	پہنچے یوں شتاب، ن ۵
,,	,,	۷	۲	سا لگ	ناداں، ن ۱ - غافل، ن ۵
,,	۳۷۰	۲	۱	ہے خبر- کسے	نہیں خبر، ن ۲ تا ۶ - خبر، ن ۱ - کسی، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۴	۲	ستی لے پا (تلک)	سوں لے پاواں، ن ۱- سوں لے تا پگ، ن ۲ تا ۵ ستی پاؤں، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	بات	بات، ن ۱، ۶، ۷ (راہ- ن ۷ - حاشیہ)
,,	,,	۶	۲	رگ مری	دم مرا، ن ۱ - دل مرا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۶	۲	(سینے) میں	پہ، ن ۲ تا ۵
۲۷۰	۳۷۱	۲	۲	سبزۂ گلزار خوبی	سبزہ زار نوجوانی، ن ۵
,,	,,	۴	۲	آہ دل بےتاب	مجھہ آہ بےتابی، ن ۲، ۳
,,	,,	۵	۱	عشق	زلف، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۱	۱	ہر گل	ہر دل، ن ۱ تا ۸
۲۷۱	۳۷۲†	۱	۲	قول	بول، ن ۲ تا ۵

* ن ۱ میں نہیں ہے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱ ۷ ۲	۳۷۲	۴	۲	دل	جیو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دجے فرع	دوجے ھیں فرع، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۹	۱	(بھواں) کی	کا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۹	۲	اُس	جس، ن ۱ تا ۵ -
۲۷۲	,,	۱۰	۱	راست باز کا	راستاں کا توں، ن ۵
,,	,,	۱۱	۱	ڈلاں	دلوں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۱۲*	۱	بولا	بولی، ن ۱ تا ۷
,,	۳۷۳†	۲	۲	تیري	تیرا، ن ۱، ۲، ۵، تا ۷
۲۷۳	۳۷۴	‡۱	۱	شوق سرکش	شوخ و سرکش، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	عشق کے	عیش کے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	دعوے میں اُس کی بات رکھتی ھے	دعوے منیں، رکھتے ھیں وہ محکم، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	پری سوں	پریشاں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۲	تہو ر	تہار، ن ۱ تا ۵، تار ن ۶، ۸
,,	,,	۵	۲	(شوق) انگیز	آمیز، ن ۵
,,	۳۷۵ ⅅ	۱	۱	هوتے	هونے، ن ۱ تا ۷

* ن ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ھے —

† اِس غزل کے شعر ۵، ۸، و ۹، ن ۳ میں نہیں ھیں —

‡ ن - ۲ تا ۴ میں پہلا مصرعہ ثانی اور دوسرا مصرعہ اول ھے —

ⅅ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ھے - ن ۲، ۴، ۵ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۴	۳۷۶	۲	۱	خلق عید خاطر	کر عید کو خلق مل، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۲	۱	دیکھے ہے	منگتی ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	ہوتی	ہونے، ن ۱، ۳، تا ۷، بیو کا، ن ۲
,,	,,	*۳	۱	کانورو	کانکرو، ن ۱
,,	,,	۳	۱	کے دلبر	میں لوگاں، ن ۱ تا ۷
۲۷۵	†۳۷۷	۴	۱	ہے ہم	ہمن، ۱، ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اور	ہور، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۱۴	۱	چل	چڑہ، ن ۲
۲۷۶	۳۷۸	۱	۲	صورت	جلوۂ، ن ۱
,,	,,	۳	۲	ناقوس	ققفوس، ن ۵
,,	۳۷۹	۲	۲	بو جھتا	پوچھتا، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۳	۱ - ۲	بگھڑی	پگڑی، ن ۱ تا ۷
۲۷۷	,,	۴	۱	کمر	بدن، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	۶	۲	محفل	مجلس، ن ۱ تا ۷
,,	۳۸۰	۳	۱	زلف	زلف و، ن ۱، ۶
,,	,,	۴	۲	چمن	در چمن، ن ۵
۲۷۸	‡۳۸۱	۴	۲	شنا ساں	شنا سوں، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۱	رشک چشم	قطرۂ اشک، ن ۱ تا ۴، ۸

*یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے اور شعر ۶ ن ۲، ۳ میں نہیں ہے -
اورمقطع ن ۵ میں نہیں ہے -

† اِس غزل کے شعر ۳، ۱۱ ن ۳ میں نہیں ہیں —

‡ یہ غزل ن ۵ میں حاشیہ پر تھی - بالکل کٹ گئی ہے - صرف شروع مصرعوں کے ایک دو لفظ پڑھے جاتے ہیں - اور اس غزل کا شعر ۶، ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۸	۳۸۱	۷	۱	قلب زر	زر قلب ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	صا فاں	صافوں ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۸	۲	درد مندان	درد مندوں ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۲	ار اوصاف	الاوصاف ' ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱۰	۲	چہرہ†	سینہ ' ن ۳ ' ۴
۲۷۹	۳۸۳*	۱	۲	خیال	جمال ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	رتبہ	مرتبہ ' ن ۱ ' ۳ ' ۷
۲۸۰	,,	۶	۲	سوں	کے ' ن ۱ تا ۸
,,	,,	۱۷	۱	یار - دن	ناز - کوں 'ن ۱ - موں ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۸	۱	گزر کیا	کیا گزر ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۸	۲	جی پہ میرے	جیو میرے پر ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۹	۱	عاشقاں	عاشقوں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
,,	,,	۹	۲	تن	جیو ' ن ۴ ' ۵
,,	,,	۱۰	۱	گل سو -زبان حال سوں	گلشن - ن ۶تا۸' صد برگ سو زبان ستیں' ن ۱
,,	,,	۱۰	۲	کوں - سوں	سوں - کے ' ن ۳ ' ۴
,,	,,	۱۲	۱	یاد	عشق ' ن ۲ تا ۴

* غزل ۳۸۴ ن ۵ میں نہیں ہے- اور اس غزل کے اول تین شعر ن ۵ میں حاشیہ پر ہونے کی وجہ سے آدھے کٹ گئے ہیں —

† یہ شعر ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۰	۳۸۳	۱۲*	۱	بات یہ کہتا ہوں اے سجن،	زمزمہ میرا ہے اے حجن ن ۱، ۴، ۵
,,	,,	۱۴	۲	تل جیوں	یو دل، ن ۲ - یو تل، ن ۳
,,	,,	۱۴	۲	ہلال	بلال، ن ۱ تا ۵، ۷
۲۸۱	۳۸۴†	۲	۲	فاضل و	فاضل، ن ۱، ۲، ۵، ۶
,,	,,	۳	۱	کوں	سوں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	وہ	دو، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۶	۱	جو - لیا	جن، ن ۱ - کیا، ن ۶
,,	۳۸۵	۲	۱	ادا	نین، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۱	جاتا ہے	جاتا ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	ساتھ میں	پشت میں، ن ۵
,,	,,	۵	۲	اُس کا	ظالم، ن ۱ تا ۵
۲۸۲	,,	۶	۱	(سرکش) کا	کی، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۷	۲	کی (تجھہ)	کا، ن ۲ تا ۵
,,	۳۸۶‡	۳	۱	(مصرعہ)	اس باج دل میں میرے دو جا نہیں ہے مدعا، ن ۱، ۲، ۵ تا ۸
,,	۳۸۷	۱	۲	غلام	میں نام، ن ۶ تا ۸
,,	۳۸۸	۵	۱	یک رنگ ہو مل	ہر ایک سے مت مل ن ۱ تا ۶، ۸

---

* اس غزل کے شعر ۱۱، ۱۲ ن ۵ میں نہیں ہیں —

† اس غزل کا شعر ۵ ن ۵، میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - اور اس کا تیسرا شعر ن ۴، میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۸۵	۳۹۱*	۴	۱	کرے گی	کرینگے ' ن ۱
,,	,,	۶	۲	دل میں جا نقش	نرم دل کوں ' ن ۳
,,	,,	۶	۲	صد چمن	انجمن ' ن ۱ تا ۷
۲۸۶	۳۹۲†	۸	۲	سخن	سخی ' ن ۱ ' ۳ ' ۴
,,	,,	۹	۱	دل	مجھہ ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۱	۱-۲	نہیں- (بدن) پہ	نہ کر ' ن ۲ تا ۴ - کوں ' ن ۲ تا ۴
۲۸۷	۳۹۳	۳	۱	سوں	کوں ' ن ۱ تا ۷
۲۸۸	,,	۸	۱	لالن	گلرو ' ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	میرے سخن	تیرے شعر ' ن ۲ تا ۴
,,	۳۹۴	۱	۱	سوں-متواضع ھو	سوں مل ' ن ۱ ' ۴ تا ۷-بتواضع کہ ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	خیال	غم ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	اپنے دل میں	دل میں اپنے ' ن ۱ ' ۵ تا ۷-دل میں خوب ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۱	اُٹھا کر	اوچا کر ' ن ۱ ' ۳ تا ۹ (اونچا کر)
,,	,,	۹	۱	منہ	مکھہ ' ن ۱ تا ۵ ' ۷ - موں ' ن ۹
۲۸۹	۳۹۵‡	۱	۱	سوں	تھیں ' ن ۵

* غزل ۳۹۰ کا دوسرا شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

† غزل ھذا کا دوسرا شعر کسی نسخے میں نہیں - اور شعر ۴ ' ۶ ' ۷ ' ن ۳ ' میں نہیں ' پانچواں شعر ن ۱ ' میں نہیں ھے —

‡ اس غزل کے بقیہ اشعار اور نوٹ ضمیمہ نمبر ۱ میں ھے - اور شعر ۴ کسی نسخے میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۸۹	۳۹۵	۵	۱	اے دل، نہ جا اے دل	اے بوالہوس، ہرگز، ن ۲ تا ۴، ۷
,,	,,	۵	۲	میں آفت، قیامت	ھے مشکل، ن ۲ تا ۴ قباحت، ن ۴
,,	,,	۷	۱	دعا گو ھیں	دعا گویاں، ن ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	بے حسابی	بے حجابی، ن ۵
,,	,,	۹	۲	بے عتابی	بے حجابی، ن ۲ تا ۴، ۷
,,	,,	۱۰	۱	(ابرو) کا۔ (تصور) کر	کے، ن ۱ تا ۷۔ میں، ن ۱ تا ۴
۲۹۰	۳۹۶	۱	۲	مرد	حسن، ن ۱ تا ۳، ۵، ۶۔ عقل، ن ۴
,,	,,	۳	۲	انکھاں کا خمار	سینے کا غبار، ن ۵
,,	,,	۴	۲	اختیار	اعتبار، ن ۷
,,	,,	۵	۲	میرے دل کا	مجھ سینے کا، ن ۱ تا ۷
,,	۳۹۷	۲	۲	بے قراری و	بے قراروں کوں، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷
,,	,,	۴	۱	ساجن	جاناں، ن ۳، ۴
۲۹۱	,,	۵	۲	وہ منصب	منصب میں وہ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	عشق بازی	عشق بازوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۹	۱	منیں قاتل	میں قاتل کی، ن ۱، ۲، ۵، ۷
۲۹۲	۳۹۹*	۴	۱	معلوم	مفہوم، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۱	عشق	عیش، ن ۱، ۲، ۴ تا ۹
,,	۴۰۰	۲	۲	دل بھی	دل یو، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	(پورا مصرعہ)	دل پہ میرے سدا اُداسی ھے، ن ۵
,,	,,	۴	۲	پاس تل	تل نزک، ن ۱ تا ۷

* غزل نمبر ۳۹۸ کسی نسخے میں [illegible]

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹۳	۴۰۰	۶	۲	کنڈوٹیں	کوے، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
,,	۴۰۱	۲	۲	و (سخن)	ھے، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سو	سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	توں ھی ھے	تو نہیں ھے، ن ۱-تو ھے گا، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۲	طغرائے	طوبے، ن ۶
,,	,,	۵	۲	اور	ھور، ن ۱، ۶، ۷- ھے و، ن ۲ تا ۴، ۵
۲۹۴	۴۰۲	۱	۱	اُس شوخ میں	موھن منیں، ن ۵
,,	,,	۲	۱	لگ کر	لگ لگ، ن ۱
,,	,,	۲	۲	کہ جس کا ناتوں	اُسی کانوں کی، ن ۲، ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	جس کا	جس کی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	شان	شاہ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۱	میرا	میرے، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۸	۲	بےرنگ	مثال، ن ۲ تا ۴
,,	۴۰۳	۱	۲	موھن	ساجن، ن ۷
۲۹۵	,,	۲	۱	لبریز	بھر پور، ن ۲، ۴
,,	,,	۲	۱	ھوں سراپا	ھو رھا ھوں، ن ۷
,,	,,	۳	۱	سب-سوں	نے، ن ۱ تا ۷-کی، ن ۴
,,	,,	۴	۱	یہ گرچہ-نو خط	کے گرد، ن ۲ تا ۴-یو خط، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	تیرا	تیرے، ن ۱، ۷
,,	,,	۶	۱	دل جلے-کدھی	دل چلے، ن ۲-کنے، ن ۱، ۵

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
					(کسی نے)
۲۹۵	۱۴۰۳	۹	۱	رنگ و بو	رنگ بو، ن ۱، ۲، ۴
۲۹۶	۱۴۰۴*	۷	۱	چلنا	جانا ۱ تا ۵
,,	,,	۷	۲	(عشق) بازاں	بازوں، ن ۱، ۶، ۷، بازی، ن ۵
,,	,,	۸	۱	لچھمن	لکھمن، ن ۱، ۲، ۴، ۵
,,	۱۴۰۵†	۱	۱	گرچه - یار جانی	نازو، ن ۲ تا ۵ - گرچه آنی، ن ۲ تا ۵- گرجوانی ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	نہوں	نہوروں، ن ۱
۲۹۷	,,	۹	۱	صاف صاحب دل	صاحب دل کی، ن ۵
,,	,,	۹	۲	گوهر بحر	گوهراں سنبج، ن ۲، ۴
,,	۱۴۰۶‡	۴	۲	که (شب)	گرچه، ن ۱ - روز و، ن ۳، ۴، یو، ن ۱، گر، ن ۷
۲۹۸	,,	۵	۲	حق میں، جاں نثاروں کے	جان نثار کے حق میں ن ۳ تا ۵
,,	,,	۶	۲	وجه	وه چه، ن ۲، ۳
,,	,,	۷	۲	جامه	چہره، ن ۱، ۲، ۴
,,	,,	۹	۱	گوش رکھه کے	کان دھر کے، ن ۴

* یه غزل ن ۳، میں نہیں ھے اور شعر ۲، ن ۴، میں نہیں ھے۔

† اس غزل کا شعر ۸، ن ۲، میں نہیں ھے —

‡ یه غزل ن ۶، میں نہیں ھے، شعر ۳، ن ۵، میں نہیں ھے اور پہلا مصرعه شعر ۳، کا ن ۷، میں فٹ نوٹ والا ھے اور شعر ۵، ن ۲ میں شعر ۶، ن ۷، میں اور شعر ۷، ن ۳، ۷، میں نہیں ھیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹۸	*۱۴۰۷	۲	۲	خوش نگاهوں	خوش نگاهاں، ن ۲
،،	،،	۳	۱	کم نکلنے میں	کم نگاہی میں، ن ۱، ۴، ۵
،،	،،	۳	۲	عشق بازاں کی	عشق بازوں میں، ن ۱
،،	،،	۵	۱	بندھی	بندھیا، ن ۱ تا ۷ (باندھی)
۲۹۹	،،	۹	۱	(عشق) بازاں	بازوں، ۱ تا ۴ - بازی ن ۶، ۷
،،	۱۴۰۸	۴	۱	سے	سوں، ۱ تا ۷
،،	،،	۶	۱	آج کہ	آج توں، ن ۱، ۲، ۶، ۷
،،	،،	۷	۲	یار	زلف، ن ۲ تا ۵
۳۰۰	†۱۴۰۹	۱	۲	میں جیوں کال دسا	دل حال، ن ۱ — دسے، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۲	۱	جب ستی (دل)	جب جا، ن ۱ - جا کے یو، ن ۲، ۴، ۵ - اُسے، ن ۷
،،	،،	۳	۲	(غم) کے	(غم) نے، ن ۱
،،	،،	۳	۲	کیا	دیا، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کا یہ	کی یو، ن ۱ تا ۴
،،	،،	۴	۲	گرداں	گردوں، ن ۵
،،	،،	۵	۱	ہوا	ہوئی، ن ۱، ۵- اچھے، ن ۶
،،	،،	۵	۲	جن نے دیوار	جس نے محراب، ن ۲
،،	،،	۵	۲	گرداب	محراب، ن ۳ تا ۷

* اس غزل کا شعر ۶ ن ۳ میں نہیں ہے —

† اس غزل کا شعر ن ۳ میں، اور شعر ۴، ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۰	۴۰۹	۶	۱	سکھا	سوکھا، ن ۱، (سو کھیا)
,,	,,	۲	۲	سیسر ہو	نصیب ہووے، ن ۱، ۳، ۴ نصیباں ہو، ن ۵، نصیبہ ہو، ن ۲، ۶، ۷
,,	۴۱۰*	۱	۲	سبزی	سبزۂ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	نرگس - کبھی	سرکس، ن ۱ - کبھیں ن ۶، ۷
۳۰۱	,,	۵	۲	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۶	۲	صنم ؛ مفتوں	سجن، ن ۱ - مجنوں ن ۲ تا ۴، ۵
,,	,,	۸	۲	(ہوش) سوں	کوں، ن ۳ -
,,	۴۱۱†	۳	۱	نہیں	ہے، ن ۴، ۵
۳۰۲	,,	۶	۱	رنگ	دنگ، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دھیان	ذھن، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	ہوئی ہے	ہوا ہے، ن ۱ تا ۴، ۶
,,	۴۱۲	۱	۱	مد ہوشی	بیہوشی، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سلطاں نے - دیا	سلطانی، ن ۱ تا ۷ کا ہے، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۲	فیض	حاصل، ن ۲ - میل ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	(تاب) پر	میں - ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	جس	اِس، ن ۱ تا ۵

---

* اس غزل کا شعر ۴ ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

† اس غزل کے شعر ۳، ۶ ، ن ۳ میں نہیں ہیں اور شعر ۴ ، ن ۲ میں نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۰۲	۴۱۳	۱	۱	حافظے	حافظاں ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۱	۱	دکھلاتا ہے	دکھلایا ہے ، ن ۱ تا ۳ ، ۵ ، ۷ ، دکھلائی ہے ، ن ۴ ، ۹
۳۰۳	,,	۲	۱	موج زن	موئمن ، ن ۲ - پیچ زن ، ن ۵
,,	,,	۴	۱	ہر زین	ہر زمیں ، ن ۲ - ہر زری ن ۳ (؟)
,,	,,	۵	۱	کے ادا کرتے	کوں بجا لانے ، ن ۲ -
,,	,,	۵	۲	مغفرت	معرفت ، ن ۲ تا ۴
,,	۴۱۴*	۱	۱	کنایت	اشارت ، ن ۲ ، ۵
,,	,,	۳	۱	نسن	نمط ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۱	ہوے	ہوئیں ، ن ۲ ، ۴ ، ۵
۳۰۴	,,	۸	۲	غیبت	ات پت ، ن ۱
,,	۴۱۵+	۱	۲	مصور دنگ ہے جس جلوہ	مصور رنگ نہیں لکھتے ہیں اُس ، ن ۵
,,	,,	۲	۱	(ہوا) جی	جیوں ، ن ۲ ، ۷ - ہوں ن ۱ ، ۵
,,	,,	۳	۱	پیچوں	پیچاں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	اندیشہ نہیں	ہے اندیشہ ، ن ۱
,,	,,	۴	۱	ہوی ہے خوش وقتی	یوں ہوا ہے خوش ، ن ۵
,,	,,	۵	۱	نگاہ تیز	نگہ کے تہر ، ن ۱ ، ۴ ، ۶ ، ۷

* اس غزل کا شعر ۱ ، ن ۳ ، ۴ میں نہیں ہے ، اور شعر ۵ ، ن ۴ ، ۵ میں نہیں ہے - اور شعر ۶ کا مصرعہ اول - ن ۵ میں اس طرح ہے :—

" فارغ ہے دل وہ نور معانی سوں جس منیں "

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۴	۴۱۵	۶	۱	صفحے پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے	صفحہ اوپر لکھا ھے کاتب قدرت، ن ۴، ۵
۳۰۵	۴۱۶*	۴	۱	مایہ	داغش، ن ۱
,,	۴۱۷†	۴	۱	ھے مجھہ	مجھہ ھے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۲	تیر	تیرا، ن ۱ تا ۳، ۶
۳۰۶	,,	۸	۱	ھر شب - جلتی	ھر دم، ن ۱ - ھنستی ن ۱ تا ۸
,,	۴۱۸‡	۱	۲	نہ کیوں ھو دل	نہ ھوے دل کیوں، ن ۱- نہ ھوے کیوں دل، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۳	۱	ھے (مجھہ) دل (پر)	تھا۔میں، ن ۱، ۲، ۶، ۷
,,	,,	۹	۱	ھوں	ھے، ن ۳، ۴
۳۰۷	۴۱۹	۱	۲	پگھل	سگل، ن ۳، ۴، ۵
,,	,,	۲	۱	کہا ھے۔ جو	کاں ھے (کہاں)، ن ۱ تا ۷ کہ، ن ۱
,,	,,	۳	۲	دھشت	وحشت، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	سوں بھلے جو کہ سوے	سنتی اگے جو موے، ن ۱، ۶، ۷ سوں جو موے ھیں، ن ۲، ۳، ۴، ۵

* یہ غزل ن ۵، میں نہیں ھے اور اِس غزل کا شعر ۲، و ۴، ن ۳، میں نہیں ھے اور شعر ۴، ن ۷، میں نہیں ھے —

† اس غزل کا شعر ۵، ن ۵، میں نہیں ھے —

‡ اس غزل کا [illegible]

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۷	۴۱۹	۵	۱	ہیں جوکہ	جو کوی ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	دنیا میں ہاتھہ اپنے وہ	وہ ہاتھہ ' ن ۱ تا ۷ اس دنیا مذیں ' ن ۱ ' ۵ تا ۷ - اپس' ن ۲' ۳' ۴ - جہاں' ن ۷ -
,,	۴۲۰*	۱	۲	گلگن	گگن' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	درس	جمال' ن ۵
۳۱۰	مستزاد۱	۲	۳	گلگن	گگن ' ن ۴' ۶' ۷
,,	,,	۳	۱	ہے	ہیں ' ن ۴
,,	,,	۳	۳	سحر جاکے	صبح گاہ ' ن ۴
,,	,,	۵	۱	کی آتی ہے	کئی آنے ہیں' ن ۴
,,	,,	۵	۲	کو	کے ' ن ۶' ۷
,,	,,	۵	۴	بچھڑاں	سخنداں ' ن ۴ ' ۷
۳۱۳	۴	۱	۱	کیذا ہے	کیتا ہے' ن ۲ ' ۵ تا ۷- کیتا ہوں ' ن ۳' ۴
,,	,,	۱	۲	کھویا	گویا' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۳	عشوہ گری	سیمبری ' ن ۲ تا ۴ ' چھند بھری' ن ۵ تا ۷.
,,	,,	۴	۱	میرے اُپر	آپ اُپر ' ن ۲ تا ۷ - آپ پر میں ' ن ۵
,,	,,	۴	۱	تیغ زباں	رنگ وفا ' ن ۲ - ترک وفا ' ن ۳' ۴- ترک وفا ' ن ۵ تا ۷

* اس غزل کے بعد کی دونوں غزلیں نمبر ۴۲۱ و ۴۲۲ 'انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہیں —

۱ یہ مستزاد صرف ن ۴' ۶' ۷' میں ہے- اور مستزاد نمبر ۲' ۳' کسی نسخے میں نہیں ہیں —

صفحہ	مستزاد	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۱۳	۴	۴	۲	طرار	بیزار، ن ۶
,,	,,	۴	۳	باندھے ھے	باندھا ھے، ن ۲ تا ۷
۳۱۴	,,	۵	۳	کرتا	کیتا، ن ۲ تا ۷
,,	۵	۱	۱	کن نے	کس نے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۱	اِن	اِس، ن ۵، ۶
,,	,,	۱	۳	اُسے	مجھے، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۱	۴	اِن	اِس، ن ۵، ۶
,,	,,	۲	۳	کن نے	کس نے، ن ۲، ۳، ۷
,,	۵	۳	۱	ترا	ھمہ، ن ۵
,,	,,	۳	۳	نیرنگ دیا ھے	پر رنگ لیا ھے، ن ۲ تا ۴ بے رنگ رہا ھے، ن ۵، ۷
۳۱۵	۶ *	۲	۱	جب کی	جب کہ، ن ۷
۳۱۶	۷	۳	۴	تو	یو، ن ۲ - سو، ن ۷

(مخمسات)

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۱۷	۱ †	۳ بند ۳		دیکھی	دیکھا، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	تھا دل و سینہ پہ مثل سل	اول تھا سینے پر مثال سل، ن ۷
۳۱۸	۱	۵	۲	بھی شمسیہ کی لکھی	کی آئینے نے تبھی، ن ۷
,,	,,	۵	۳	تو خواب	یو خیال، ن ۶ تا ۸
۳۲۰	۳ ‡	۱	۲	(شمع) رو	توں، ن ۵

---

* یہ مستزاد صرف ن ۷، میں ھے اور مستزاد ۷، ن ۲، ۷ میں ھے—

† یہ خمسہ ن ۲ تا ۵، میں نہیں ھے اور خمسہ نمبر ۲ کسی نسخے میں نہیں ھے —

‡ ن ۲، ۳، میں نہیں ھے۔ اور بند ۳ ن ۵، میں نہیں ھے ۔

صفحہ	مخمس	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۲۰	۳	۱	۳	شکن	سخن، ن ۵
,,	,,	۱	۵	گلشن	مجلس، ن ۴، ۵
,,	,,	۱	۵	نہ کھول اپنے نین	نہ کرماتی نین، ن ۵(؟)
,,	,,	۲	۱	فصیحاں خلق کے	جگت کے شاعراں، ن ۴
,,	,,	۲	۴	اور	ھور، ن ۴ تا ۶
,,	,,	۲	۲	اور زلف کالی	زلف کالی کوں، ن ۷
,,	,,	۲	۵	پلکاں کے کانٹاں	کانٹاں کے پلکاں، ن ۴ خاراں، ن ۵
,,	,,	۲	۵	نہ رکھ	نہ دھر، ن ۴، ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	قد جیوں	اس قد، ن ۲
,,	,,	۴	۱	رخسارے	رخساراں، ن ۴
,,	,,	۴	۳	کے سارے	سیتی کئی، ن ۴، ۷— کے کتے، ن ۵
,,	,,	۴	۵	یہ	توں، ن ۴
۳۲۱	,,	۵*	۲	نکو دکھلا	نہ دکھلانا، ن ۷
,,	,,	۵	۴	مت (دکھلا)	نا، ن ۴، ۶
,,	,,	۵	۵	مہتاب میں بھی۔ کس سوں اے	اغیار سوں اے نازنین، ن ۷
,,	,,	۶	۱	عاشق	عاشقاں، ن ۴
,,	,,	۶	۲	آوارہ	آوارے، ن ۴، ۶
,,	,,	۶	۳	دھویا	دھوے، ن ۴
,,	,,	۶	۴	حوشایق شمع رو۔ کا ھے	جو عاشق تجھہ، شمع رو کا ن ۴، ۶، ۷ -
,,	,,	۶	۵	نہ دھرنا	نہ دھرتے، ن ۴ ۔ نہ دھرتا ن ۶، ۷

* یہ بند ن ۵ میں نہیں ھے —

صفحہ	مخمس	بند	مصرع	لفظ، متن	لفظ، نسخہ
۳۲۱	۳	۷	۱	جہاں	دنیا، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۳	ہے	ہیں، ن ۴، ۷
,,	,,	۸	۲	ملاحت	ملامت، ن ۴، ۶
,,	,,	۸	۴	سو قباحت	صد (سو، ن ۷) قیامت ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۹	۲	میں احوال	مئیں حال، ن ۵
۳۲۲	,,	۹	۵	(شوق) تا	سوں، ن ۴ - توں، ن ۵، ۶، ۷
,,	۴*	۱	۲	آنیئے	آپ نے، ن ۶
,,	,,	۱	۵	تب	تو، ن ۴، ۶ - تجھ، ن ۷
,,	۴	۲	۳	کے	کئی، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۲	۴	کے دل	کئی دل، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۲	۴	کے بند	پھندے، ن ۴
,,	,,	۳	۱	تو - رہے	تیرا، ن ۴، ۶، ۷ - اہے، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۳	۲	دکھوں	دکھی، ن ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	توں دکھ سرور ہے	درباں تو - رہے، ن ۷
,,	,,	۳	۳-۴	رہے	اہے، ن ۴، ۶، ۷
۳۲۳	,,	۴	۴	تھے	ہیں، ن ۴
,,	,,	۵	۱	گدگن	گگن، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۳	لو تیں	لوتے، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۴	کتے	کرنے، ن ۷
,,	,,	۶	۵	سنتا	سنیا، ن ۶، ۸
,,	,,	۷	۴	کرتا	کیتا، ن ۴، ۶، ۷

* یہ مخمس ن ۴، ۶، ۷ میں ہے، بند اول کے مصرعے اُلٹ پلٹ ہیں۔

صفحہ	مخمس	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲۴	۵*	۱	۲	نو نہال	خوشخصال ، ن ۶
,,	,,	۳	۱	عالم	دنیا ، ن ۴
,,	,,	۳	۲	کوں	سیں ، ن ۴
,,	,,	۳	۳	راز دل	دل کا راز ، ن ۷
,,	,,	۳	۴	اُس کی	دل کی ، ن ۷
,,	,,	۴	۴	کی - بیچ	کا ، ن ۷-بیچ ، ن ۷
۳۲۵	,,	۶	۲	مطلوب	درکار ، ن ۴
,,	,,	۶	۲	یہ اُس کوں جوھے	یو آب توں ھوے ، ن ۶- تو اب تو ھو ، ن ۴ ، ۷
,,	,,	۶	۳	جہاں منیں	جہان میں ، ن ۴
,,	,,	۶	۳	جستجو	یو گفتگو ، ن ۴ ، ۶
,,	,,	۶	۵	بزرگوں	بزرگاں ، ن ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۷	۲	عاقبت	معرفت ، ن ۷
,,	,,	۸	۱	کی (بزم)	کوں ، ن ۴
,,	,,	۸	۲	ھضم	حزم ، ن ۴
,,	,,	۸	۳	اُن کے جنھیں	اُس کے جسے ، ن ۴ ، ۶ ، ۷
۳۲۶	,,	۹	۳	کہتا	کیتا ، ن ۷
,,	۲۶	۱	۱	خدا	ادا ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۱	۴	خواھاں	خوا ھوں ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	رکھے ھے	رکھے ھیں ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۲	۲	سنی ھے	سنے ھیں ، ن ۲ تا ۵ ، ۷
,,	,,	۲	۳	او	اے ، ن ۲ تا ۷

* یہ خمسہ صرف ن ۴ ، ۶ ، ۷ میں ھے - اور اس کے دوسرے بند کے مصرعے ن ۳ ، ۴ ، میں الٹ پلٹ ھیں —

۱ اس خمسہ کا بند ۴ ، ن ۳ ، ۴ میں نہیں ھے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲۷	۶	۵	۱	سب رقیباں ہیں کور	ست رقیباں اے نور ، ن ۴ تا ۶
,,	,,	۶	۵	دل ہوا خوں مرا	دل مرا خوں ہوا ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۲	مدعاے	مدعا کوں ، ن ۳ ، ۷
,,	,,	۷	۳	دوام	مدام ، ن ۲ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۸	۱	سرکشوں	سرکشاں ، ن ۷
,,	,,	۸	۴	حق اگے	حق نزیک ، ن ۲ تا ۵ نزد حق ، ن ۷
۳۲۸	,,	۹	۲	ہوش	جیو ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۹	۳	راہ میں	رہ میں آ ، ن ۲ تا ۴ ، ۵
,,	,,	۱۰	۲	چشم ظاہر بیں	اہل پندار ، ن ۲ تا ۵ ، ۷
۳۳۰	*۸	۱	۵	میں	سوں ، ن ۹
۳۳۱	,,	۲	۱	سرج - اور	سور ، ن ۶ ، ۷ - ہور ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۲	۲	اور	ہور ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۲	۵	بڑھکے ہے	جلوہ گر ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۳	۲	اور (والشمس) ہے	ہور ، ن ۷ - ہیں ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۳	۳	پیدا	بندہ ، ن ۶
,,	,,	۳	۴	ہر (مومناں)	سب ، ن ۷
,,	,,	۴	۱	چاکر دیا - گلزار میں	چاکی دیا ، ن ۶ - کوں ، چاک کر گلزار کے ، ن ۷
,,	,,	۴	۲	پھانسا	پایا ، ن ۶ ، ۷

---

* صرف ن ۶ ، ۷ میں ہے - اور بند ۶ ، ن ۶ میں نہیں ہے اور خمسہ ۷ و ۹ کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳۱	۸	۴	۴	سائے سوں اپنے کردیا	وہ سایۂ عایب کیا ، ن ۶ (؟)
,,	,,	۴	۵	اے رشک گلزار ارم	رشک گلستان ارم ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۵	۳	سخن	سجن ، ن ۷
,,	,,	۶	۳	(تجھ) سے	سوں ، ن ۷
,,	,,	۶	۴	یدبیضا) دیا	کیا ، ن ۷
۳۳۲	,,	۶	۵	سوں ھو	کا توں ، ن ۷
,,	,,	۷	۴	گرداں ھوے	گرداں شیں ، ن ۷
,,	,,	۷	۴	دونوں	وہ دو ، ن ۶ ، ۷
۳۳۴	۱+*	۲	۵	رنگیں	رعنا ، ن ۲
۳۳۵	,,	۶	۵	کہ جن	کہ جس ، ن ۲ ، ۶ جنوں ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۷	۲	سدا وہ	سو دایم ، ن ۲ تا ۴ - جو ، ن ۳ ، ۴
۳۳۶	۱۱†	۱	۱	تیرے سجن	تیرا سجن ، ن ۷
,,	,,	۱	۲	اور - تیرا	ھور ، ن ۴ - اس کا ، ن ۴
,,	,,	۱	۲	دل مذیں	دل میں ، ن ۴
,,	,,	۱	۲	کان میں	کان یمس ، ن ۴ ، ۵ کھان ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۲	۴	جی	وہ ، ن ۷

* یہ خمسہ ن ۵ میں نہیں ھے - اور ن ۲ تا ۷ ، میں بند اول کے مصرعے الٹ پلٹ ھیں —

† ن ۲ ، ۳ ، ۵ میں نہیں ھے —

صفحه	خمسه	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخه
۳۳۶	۱۱	۳	۱	نسن	پیدا، ن ۴
،،	،،	۳	۴	سوں تن	میں یو، ن ۴
،،	،،	۳	۵	در حوت	میں سوت، ن ۴، ۷
،،	،،	۴	۲	لے در	لا ر، ن ۴
،،	،،	۴	۳	مر یں	ور، ن ۴
،،	،،	۴	۳	تھی طور	کوہ طور، ن ۴
،،	،،	۴	۵	اور	ھور، ن ۶، ۷
۳۳۷	،،	۵	۳	مخمور - اور	مخزوں، ن ۷ - ھور، ن ۴، ۶
،،	،،	۵	۴	جان	خال، ن ۴ (خیال)
،،	،،	۵	۵	غم منیں جھک جھک سجن	غم میں جھر جھر اے سجن، ن ۴
،،	۱۲*	۲	۱	یک دم نہیں تجھ سوں	توں مجھ سوں نہیں یک دم، ن ۴
،،	،،	۳	۱	تیری نشۂ صہبائے (حسن)	تیرا گلشن صحرائے (؟) ن ۲، ۴
،،	،،	۳	۳	رحمت	رمت، ن ۲، ۴، ۵، ۷
۳۳۸	،،	۴	۱	خرد سالی	خوبروئی، ن ۵
،،	،،	۴	۱	معتبر	بیشتر، ن ۴
،،	،،	۴	۴	کے خال	و خال، ن ۲، ۴ - کے حال، ن ۶

* یہ خمسہ ن ۳ میں نہیں ہے، اور مصرعہ ۲، ن ۲ تا ۴، ۵، ۷ میں مصرعہ ۳، ہے اور مصرعہ ۳، مصرعہ ۲ ہے - او بند ۲ کا مصرعہ ۲ مصرعہ ۳، و مصرعہ ۳، مصرعہ ۲ ہے - اور بند ۳ کا بھی مصرعہ ۲،

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٣٤١	٥	١	١	[illegible]وون	[illegible] ، ن ٣ تا ٧
,,	,,	١	١	غدمال	جمال ، ن ٥
,,	,,	٤	١	[illegible] روز ا قہا	[illegible] ، ن ٢ ، ٣ ، ٥ ، ٧
,,	,,	٤	٢	ہرگز	جب لگ ، ن ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٧
,,	,,	٦	١	سوں	سوں ، ن ٢ ، ٣ ، ٤
٣٤٢	٦	٣	١	اس نے	ان نے ، ن ٣ تا ٧
,,	٧	١	١	کا	بہ ، ن ٢ تا ٥ ، ٧
,,	,,	٤	٢	جو	جیوں ، ن ٢ تا ٥ ، ٧
٣٤٣	,,	٤	٢	آرسی شرم سوں	شرم سوں آرسی ، ن ٢ تا ٦ ، ٧

——ترجیع بند (٢)——

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٣٤٤	١	٧	١	ہے قدری طاہری	قدری ہوے ظاہر ، ن ٤ ، ٦ ، ٧
٣٤٥	٢*	٣	١	خرد	عقل ، ن ٤
,,	,,	٣	١	تجھہ مبارک خرد کی	روے انور کی تیرے ، ن ٧ ، ٨
,,	,,	٣	٢	بے تاب	در تاب ، ن ٤
,,	,,	٤	١	عاقلاں	عالماں ، ن ٦ ، ٧
,,	,,	٤	١	کہا	کہے ، ن ٤
,,	,,	٥	٢	سے	سوں ، ن ٤ ، ٦ ، ٧
,,	,,	٦	٢	ہوا	ہوے ، ن ٤
,,	,,	٨	١	تا قیامت	حشر لگ ، ن ٤

---

* ن ٤ میں اس بند کے پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اور دوسرے شعر کا پہلا مصرعہ نہیں ہے ۔ اور دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ ، پہلے شعر کا ہے —

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۴۵	۲	۹	۱	تجھہ شہ کی	شیراں یوں (؟) ن ۴
۳۴۶	۳	۵	۱	سحر	صبح ، ن ۴ ، ۶
,,	,,	۷	۲	میں	کوں ، ن ۴
,,	,,	۱۰	۱	سرقد کوں	بر سرقد ، ن ۴ ۔ سرقد تہ ، ن ۶
,,	۴	۳	۱	(فلک) کے	پر ، ن ۴
۳۴۷	,,	۹	۱	تجھہ سوں ہے شرف	شہ شرف ، ن ۴ ۔ تجھہ سوں مدام ، ن ۴
۳۴۷	۳	۹	۱	گھڑا ہے	گڑا ہے ، ن ۴ ۔ گڑا رہے ن ۶

قصاید (۹) *

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۹	۱ ق	۴	۲	اس کوں	اس کی ، ن ۹
,,	,,	۷	۱	بے ہمتا	با ہمت ، ن ۲
,,	,,	۱۰	۱	ہو وہ	ہوے ، ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	عتاب	مزاج ، ن ۵
۳۵۰	,,	۲	۲	جل (کے)	جگ ، ن ۲
,,	,,	۳	۲	نداق	لفظ ، ن ۲ ، ۴ ، ۹
,,	,,	۵	۹	اس کا ہے ۔ اکمل عاشق ہے ۔ اول ، ن ۵	
,,	,,	۹	۱	مکھہ کوں بے جاہے سن ہویدا ہے ، ن ۵	
,,	,,	۹	۱	بے جا	یکتا ، ن ۷ ۔ بیجاں ، ن ۴
,,	,,	۹	۲	اور	ہور ، ن ۴ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۷	۲	ہیں	یار ، ن ۲

* ن ۱ ، ۳ میں کوئی قصیدہ نہیں ہے ۔ اور ن ۴ میں کچھہ اوراق نہیں ہیں ۔ قصاید کے ، اشعار کے نمبر بہ لحاظ صفحہ ہیں —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵۰	۱	۹	۲	کہیے	کیا، ن ۷
,,	,,	۱۰	۲	کہنے	کہتے، ن ۴، ۵، ۶ – کرتے، ن ۴
۳۵۱	,,	۱	۲	رکھیے گا۔ عرش پرچھے	رکھیے گا، ن ۴ – چھے عرش پہ، ن ۴ تا ۵
,,	,,	۳	۱	جن نے	جس نے، ن ۲، ۵
,,	,,	۴	۱	نام	ناوں، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۲	زوز نے زور بڑی نے	روز نو روز عید، ن ۵
,,	,,	۹	۱	وہ کہ جس کی دہشت سوں	جسکے خوف و ہیبت سوں، ن ۲، ۴، ۵، ۷
,,	,,	۱۰	۱	ہیں یہ	یو ہیں، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۱۱	۱	نام	ناوں، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۱۲	۱	جہاں	زماں، ن ۴
۳۵۲	,,	†۴	۱	اس میں	سو اس، ن ۵
,,	,,	۴	۱	دم مارنے	دم زنی، ن ۵
,,	,,	۴	۱	جاگہ	طاقت، ن ۴
,,	,,	۵	۱	وہ پایا ہے	کا، ن ۴، کوں پایا وہ ن ۵
,,	,,	۵	۲	جی کوں	جیو، ن ۲، ۴، ۵، ۷
,,	,,	۷	۱	دنیا	عالم، ن ۴
,,	,,	۷	۲	پا تلک	پاوں لگ، ن ۲، ۴ تا ۷
,,	,,	۷	۲	محیل و دغل	محل دغل، ن ۲، ۴ تا ۶

● یہ مصرعہ ن ۷ میں یوں ہے " جن پہ آیا کلام عز جل "

† یہ شعر ۷، میں نہیں ہے —

صفحہ،	قصیدہ،	شعر،	مصرع،	لفظ متن	لفظ نسخہ
٣٥٢	١	٨	٢	ڈبن	ڈبی کے، ن ٧
"	"	١٠	٢	طلب اس کی	طالب اس کے، ن ٢، ٤ تا ٧
"	"	١٠	٢	نہیں ہے	نہیں ہیں، ن ٤، ٦، ٧
"	"	١١	١	پائوں	پانواں، ن ٧
"	"	١٢	٢	کسمسل	کم مل، ن٧ (؟)
٣٥٣	"	١	١	سال	ذر، ن ٥
"	"	١	٢	مت — میں	تب — سوں، ن ٥
"	"	٤	١	سب (کوں)	اُس، ن ٢، ٤، ٥، ٧
"	"	٥	١	بوجھ	دیکھ، ن ٥
"	"	٦	٢	کیا ہے	کوئی، ن ٢، ٤، ٥، ٧
"	"	٧	١	جو (کہا)	جوں، ن ٤، ٧
٣٥٤	"	١	٢	اُس کوں آوے کل	اُس کے گھر آ کل، ن ٤، ٥ – آکے اُس کے کھل، ن ٢
"	"	٢	١	کیوں	یو، ن ٢
"	"	٦	١	اُن	اُس، ن ٢، ٤، ٦
"	"	٩	١	ہو وہ	ہوے، ن ٥، ٦
"	"	١١	١	ہوسکے اُس پری کا	ہوا اُس شمع رو سے، ن٧
٣٥٥	"	١	٢	ہے مرا جیو اُس اُپر بل بل	آے میرے حواس اُپر ہل چل، ن ٧
"	"	٢	١	تتّے	توتیں، ن ٤، ٥، ٦
"	"	٥	١	باڈیں	بانان، ن ٤، ٦، ٧
"	"	٦	١	تجھ پیو کے	وونجھ پیو کے، ن ٢، ٤، ٥ – دور کر تجھ، ن٧
"	"	٧	١	اُپر	انگے، ن ٢، ٤، ٥
"	"	٨	٢	تہا سانکل	بہا سانکل، ن ٢، ٤، ٥

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵۵	۱	۱۲	۲	یوں	جو، ن ۲، ۴، ۶
۳۵۶*	،،	۱	۱	پَر	باز، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۱	۲	حسن	جس کے، ن ۴
،،	،،	۶	۲	نہ دکھا	نہیں دکھا، ن ۴ تا ۷
،،	،،	۷	۲	کمل	کنول، ن ۲
،،	،،	۹	۲	کھیلتا ہے	کھیلے، ن ۲۔جوں، ن ۲، ۴، ۵
،،	،،	۹	۲	بوجھی ہوئی	یوں سمجھے، ن ۷
،،	،،	۵	۲	ہے کیا اتکل	کیا بیکل، ن ۷
،،	،،	۱۱	۲	غم میں تیرے	غم تیرے میں، ن ۲، ۴
۳۵۷	،،	۱	۱	یہ جی	تو میں، ن ۷
،،	،،	۳	۲	وہ ہوا ڈل کل	ڈھل پڑا، ن ۵۔ گھٹا، ن ۷، بلبل (؟) ن، ۵
،،	،،	۴	۲	آنسو	انجھو، ن ۲، ۴ تا ۷
،،	،،	۹	۲	جن کوں	جس کوں، ن ۲، ۶، ۷
،،	،،	۱۰†	۱	یہ (غمزہ)	توں، ن ۷
،،	،،	۱۰	۲	تیغ تیز	تیغ و تیر، ن ۷
۳۵۸	،،	۶	۱	رکا	دو، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۳	۲	(مصرعہ)	مثل ماھی کے کرتی ہے بیکل، ن ۷
،،	،،	۳	۲	سنمیں ہے	نہیں پڑتا ہے، ن ۳، ۵
،،	،،	۵	۲	کہیں محل	کیا، ن ۲ عمل، ن ۷
،،	،،	۷	۱	بولا	بولے، ن ۲، ۵، ۷

* اس صفحے کے شعر ۴، ۹ ن ۲ میں نہیں ہیں—

† اس صفحے کا شعر ۴، ۹، (ن ۴) میں نہیں ہیں اور نہ آخری چار شعر ہیں—

† یہ شعر ۱۰، ۲ مصرع نمبر ہے—

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵۸	۱	۱۱	۱	پھسل	کھسل ' ن ۵
,,	,,	۱۱	۱	اِس تھار	اُس پر ' ن ۷
۳۵۹	,,	۳	۳	کہ ار ذل	ارا ذل ' ن ۳
,,	,,	۶	۱	ب'جے	باجیں ' ن ۲ ' ۵
,,	,,	۶	۲	مندل	مندل ' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۱۲	۱	پڑھے	پڑے ' ن ۲ ' ۵ تا ۷
,,	,,	۱۲	۲	ھوجاے	ھوجائیں ' ن ۲
,,	,,	۱۲	۲	چل چل	گل گل ' ن ۲ جل بل ' ن ' ۶ ' ۷
۳۶۰	۲	۴	۱	دریا کوں دل کے	دل کے دریا کوں ' ن ۲ ' ۴ تا ۷
,,	,,	۴	۱	لہو	اور ' ن ۲۔اسر ' ن ۴ ' ۵
,,	,,	۵	۲	سو جیسے	سدا جوں ' ن ۵
,,	,,	۹	۱	ورد پڑھنے درد کا	درد کا ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ درد کوں ' ن ۲ ' ۴ درس ' ن ۵
۳۶۱	,,	۱	۲	کھندق	کھن ' ن ۲ ' ۴ ' ۵
,,	,,	۱	۲	ایواں	دیواں ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	تجے	بوجھے ' ن ۵۔پھنچے ' ن ۲
,,	,,	۳	۱	کوں	کے ' ن ۲ ' ۴ ' ۵
,,	,,	۳	۱	کے سوں	کوں یو ' ن ۲۔کی یو ' ن ۴ ' ۵ کی سو ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۱	کا وھی دیکھے جمال	وھی دیکھے در خیال ' ن ۲
,,	,,	۳	۲	جو مجنوں	جو کئی مجنوں ' ن ۲ ' ۵ جو جوں مجنوں ' ن ۷

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخہ
٣٦١	٢	١٠	١	ناد	نانوں، ن ٢، ٤ - نام ن ٥
,,	,,	١٠	١	هووے خوش	هوخوشی، ن ٢، ٤، ٥
,,	,,	١١	١	تهاه	تهاؤں، ن ٤ - تهانوں، ن ٥، ٧
٣٦٢	,,	١	١	رتبۂ عالی	مرتبۂ عالی، ن ٢، ٤، ٥
,,	,,	٢	١	بہت	اگر، ن ٢
,,	,,	٢	٢	گر تری امت	گر کرم تیرا، ن ٢
,,	,,	٥	١	کتابوں	کتا باں، ن ٢، ٤ تا ٦
,,	,,	٧	١	یہ	سوں، ن ٢ - یوں، ن ٤، ٥
,,	,,	٨	٢	ارم کی	میں ارم کے، ن ٢، ٤، ٥، ٧
,,	,,	٩	١	جان و	جان اور، ن ٢
,,	,,	٩	١	لاکھوں	لاکھاں، ن ٢، ٤ تا ٧
,,	٣*	٥	٦	پونچھه	پو بوجهه، ن ٧
٣٦٤	,,	١	١	پهنگ	پلنگ، ن ٦ (؟)
,,	,,	٢	٢	لوم	نوم، ن ٧ (؟)
,,	,,	٣	١	قاتلاں	قابلاں، ن ٦، ٧
,,	,,	٦	٢	اکنگ	یکنگ، ن ٦، ٧
,,	,,	١٠	٢	تنگ	بتنگ، ن ٦، ٧
,,	,,	١١	١	هے	هوں، ن ٦، ٧
,,	,,	١٠	٢	مجکوں فقر سوں نہیں	فقر سوں نہیں هے، ن ٧

* صرف ن ٦، ٧ میں هے —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۶۴	۳	۱۲	۲	وہ	جو، ن ۷
۳۶۵	"	۱	۱	دنیا	جہاں، ن ۷
"	"	۵	۲	گو	کہ، ن ۷
"	"	۷	۱	جلے	جتنے، ن ۶، ۷
"	"	۷	۱	کرنے	کرتے، ن ۶
"	"	۸	۲	گیا دریا کوں جو	گیا ھے دریا کوں، ن ۷
۳۶۶	۴*	۴	۲	زخم پہ	جسم کوں، ن ۷
۳۶۷	"	۳	۱	دل کوں نہیں ھرگز مرے	نہیں دل کوں مرے ھرگز ن ۶، ۸
"	"	۱۰	۱	ھوی ھے	ھو سبھی، ن، ۶، ۷
۳۶۸	"	۱	۱	اُس پہ	اُس کوں، ن ۶، ۷
۳۶۹	۵†	۵	۶	ھوجھوں کر	ھوکر جوں، ن ۷
"	"	۷	۱	کہے	کرے، ن ۷
"	"	۷	۲	کوں	کی
"	"	۱۱	۲	پل میں صفا	دو پل مذیں، ن ۶، ۷
"	"	۱۱	۲	صفا	صنعاں، ن ۷
۳۷۰	"	۷	۱	عاشقاں	عارفاں، ن ۶، ۷
۳۷۱	"	۱	۲	دبستانی،	لسیانی، ن ۶، ۸
"	"	۲	۲	کہیے	کرے، ن ۷، ۸
"	۶‡	۲	۲	کی بیت	کے پیٹ، ن ۷

* یہ قصیدہ ن ۶، ۷ میں ھے۔ اور ن ۷ میں " در تصوف " ھے

† صرف ن ۶، ۷ میں ھے —

‡ صرف ن ۶، ۷ میں ھے—

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۲	۶	۹	۲	اِتی	اتا، ن ۶، ۷
۳۷۳	,,	۳	۱	میں	یو، ن ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	طبقہ	طبقہ، ن ۷
,,	,,	۷	۱	سوں	میں، ن ۷
,,	,,	۸	۱	اور	ھور، ن ۶
,,	,,	۱۰	۱	پر مقصد	ھر مقصد، ن ۶
۳۷۴	,,	۴	۲	جوھر	گوھر، ن ۷
,,	,,	۸	۲	تک	لگ، ن ۶
۳۷۵	,,	۳	۱	سرد	سیر، ن ۷
,,	,,	۹	۲	کی	سوں، ن ۷
مثنوی				——— (مثنویات) ———	
۳۷۶	۱*	۲	۱	مشتاق	عشاق، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۳	۲	یہ تن کا	توں اُس کا، ن ۲
,,	,,	۵	۱	پیرکھنے	پرکھتے، ن ۶ - برہ کی، ن ۲، ۵ (؟)
,,	,,	۵	۲	فرض	فیض
*۳۷۷	,,	۱	۲	اُسی گل کے	آپس کے گل، ن ۵
,,	,,	۱	۲	دل	جیو، ن ۲، ۵
,,	,,	۴	۱	یہ دل	مجھے، ن ۵
,,	,,	۴	۱	کر جیوں	کردے، ن ۵
,,	,,	۴	۲	سنبل	کاکل، ن ۲، ۵
,,	,,	۸	۲	پنتھہ	نیھہ، ن ۷
,,	,,	۱۱	۲	کا دل	دل کا، ن ۲، ۵ تا ۷

● صرف ن ۱، ۳، ۴ میں نہیں ھے، اور ن ۲، میں یہ مثنوی مناجات کے نام سے ھے - ن ۵ میں دوسرے شعر سے شروع ھوتی ھے ---

* اس صفحے کے شعر ۸، ۹ و ۱۰ ن ۵ میں نہیں ھیں ---

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۷۷	۱	۱۱	۲	کے د ح	قدح، ن ۷ (؟)
۳۷۸	,,	۱	۱	املاک و افلاک	الافلاک و املاک، ن ۲، د
,,	,,	۲	۲	جس باغ کا	روشن عیاں، ن ۵
,,	,,	۴	۲	کی یار	کا یار، ن ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۵	۱	وہی ہے	اہے وہ، ن ۲
,,	,,	۶	۲	اُس کے	اُس کا، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	۶*	۲	بیغاں	نبیاں، ن ۲، ۵، ۶، ۷ (یہی صحیح ہے)
,,	,,	۷	۲	وہی	وہ ہے، ن ۲
,,	,,	۸	۲	دیا	دیا، ن ۵
,,	,,	۹	۱	کوئی	کُئی کہ، ن ۲، ۵
,,	,,	۹	۲	رہا	رہے، ن ۲، ۵
,,	,,	۱۰	۱	ابوالارواح	راس ارواح، ن ۲ — رسول ارواح، ن ۵
†۳۷۹	,,	۴	۲	بھولے	بھولوں، ن ۵، ۷
,,	۲	۱	۱	نور یک	رنگ یو، ن ۵
,,	,,	۲	۱	رہے	اہے، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	جس کے	اُس کے، ن ۵
‡۳۸۰	,,	۱	۱	وہ	جو، ن ۲
,,	,,	۴	۱	یہ جیوں	کہ جیوں، ن ۲
,,	,,	۷	۱	اشنان	آقام، ن ۲ (آ، قیام ؟)

---

* اس کے پہلے ن ۵، ۷ میں یہ شعر اور ہے—

یہ دو عالم میں وو ہے شمع تنویر
کہ ہے اُس شمع کا سورج یو گل گیر

† اس صفحے کے شعر ۲ و ۳ (ن ۵) میں نہیں ہیں اور ن ۷ میں شعر ۳ سے "تعریف شہر" کا عنوان شروع ہوتا ہے—

‡ اس صفحے کا آخری شعر ن ۴، ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ نسخہ	لفظ نسخہ
۳۸۰	۴	۸	۱	عجب قلعہ ہے وھاں اک	جو ہے قلعہ ارک وھاں ، ن ۲ قلعہ ارک وھاں ہے ، ن ۵
,,	,,	۸	۴	میں	میں ھے ، ن ۷
,,	,,	۸	۲	انگوٹھی میں دنیا کے جیوں نگینہ	کہ جوں انگشتری اوپر نگینہ ، ن ۲ ، ۵
,,	,,	۹	۱	باڑا	نادر ، ن ۷
,,	,,	۹	۲	کی (ھات)	کا ، ن ۲ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۱۰	۱	رھے	اھے ، ن ۲ ، ۵
۳۸۱	,,	۱	۲	نزک وھاں پر ھے	نزک رقصاں ہے ، ن ۲- ھے واں نزدیک ، ن ۷- نزک وھاں ھے ، ن ۶
,,	,,	۷	۲	تو ھے سب ملک پر اُس کا جو سکہ	جو سب ملکوں اوپر اُس کا ھے سکہ ، ن ۲
,,	,,	۷	۲	جو	بھی ، ن ۷
,,	,,	۹	۱	کٹے	کتے ، ن ۲ ، ۵ ، ۶ ، ۷ ،
,,	,,	۱۰	۱	اتی	تلے ، ن ۲
,,	,,	*۱۱	۱	اتے	ایتے ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۱۱	۲	عدد وھاں جن کی	عدد داں جس کی ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۱۲	۲	گنتی	کھنے ، ن ۲ ، ۵

* ن ۵ میں یہ شعر اس طرح ہے —

" دوجے ان میں فرنگی بے عدد ھیں -
کہ فعل و قول میں مکر وہ وبد ھیں " -

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸۱	۲	۱۲	۲	آویں اُن کے	آوے اُن کا ' ن ۲ تا ۵
۳۸۲*	,,	۲	۲	ان مول صورت	تصویر سورت ' ن ۶ انمول صورت ' ن ۲ ۵ ' ۷
,,	,,	۳	۱	پر روصفائی	اوپر صفائی ' ن ۲' ۵' ۷
,,	,,	۵	۲	رھیں	اھے ' ن ۵ ' اھیں' ن ۷
,,	,,	۶	۲	جسے	دسے ' ن ۲ ' ۵ ' ۷
,,	,,	۸	۲	(باغ) کن	میں ' ن ۲
,,	,,	۹	۲	پروا	پردا ' ن ۲ ' ۵
,,	,,	۹	۲	پروا انن کوں	بے پروائی ان کو' ن ۷ بے پردا ' ن ۲ ' ۵ - وہ تن کوں ' ن ۶ -
,,	,,	۱۰	۱	رھے	اھے ' ن ۲
,,	,,	۱۱	۱	کسی کوں	اُنھوں کوں ' ن ۲
,,	,,	۱۱	۲	غرفۂ نین	غرفۃالعین ' ن ۲
۳۸۳	,,	۱	۱	ھر اک لب ھیں سو جیوں	ھر اک کے لب ھیں جیوں ' ن ۷
,,	,,	۲	۲	کہ جن	اسی ' ن ۲ ' ۷ - کہ جس ' ن ۶ -
,,	,,	۳	۱	سن ان کے بستی جو	بن اس کے نس ' ن ۲ جوں (؟) جوں ' ن ۲' ۷
,,	,,	۳	۲	ھو	جوں' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۴	۱	ان - کام	اس - کار' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۴	۲	تھا - آخری	وہ ' ن ۷ - تا آخرن ۲ '
,,	,,	۶	۱	دکھوں میں	کوں دیکھو' ن ۲ ' ۷

* ن ۵ میں اس صفحہ کے ساتویں شعر تک ھے اس سے آگے اوراق نہیں ھیں —

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۸۳	۳	۶	۲	تجلی کے سمندر کی	سمندر میں تجلی کی ن ۷
,,	,,	۹	۲	جو	کہ (اس) ' ن ۲ ' ۷
,,	,,	۱۰*	۱	(باتاں) ہیں	سوں ' ن ۶ ' ۷
قطعہ				——— قطعات (۶) ———	
۳۸۴	۱†	۶	۲	شکیب	شکست - ن ۶ ' ۷
,,	,,	۸	۱	میں بے قرار ہے مثل	ہے بے قرار مثال ' ن ۷
,,	,,	۹	۲	لہو	کے خوں ' ن ۷
۳۸۵	۳	۲	۲	سماں	رکھا ' ن ۷
رباعی				——— (رباعیات) ———	
۳۸۶	۱	۱	۱	لکھہ	پگ ' ن ۷
,,	۲‡	۱	۱	جسے	جس نے - جن نے ' ن ۳ ' ۴

---

* یہ دونوں مثنویاں ' ن ۲ ' ۵ ' ۷ میں بلا فصل ایک ہیں ' ن ۵ کا حاشیہ بوسیدہ ہوکر ضائع ہوگیا ہے - اس سے بہت سے اول و آخر مصرع کٹ گئے ہیں -نیز بعض شعر (ن ۲) اور بعض (ن ۵) میں نہیں ہیں اور ترتیب میں بھی اختلاف ہے —

† پہلا قطعہ صرف ن ۶ ' ۷ میں ہے- قطعات ۲ ' ن ۷ کے فردیات میں ہیں - ن ۵ میں رباعیات ' فردیات ' قطعات بالکل نہیں ہیں – ن ۶ ' ۷ میں تقریباً کل رباعیات ہیں- ن ۲ ' ۳ ' ۴ میں بعض ہیں —

‡ رباعیات ۲ ' ۵ ' ۱۷ ' ن ۲ تا ۴ 'میں' رباعی ۱۵ ' ۲۵ ' ن ۴ ' میں اور رباعی ۱۸ ' ن ۳ ' ۴ ' میں ہے —

صفحہ	رباعی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸۶	۲	۱	۱	سر جوش	سر پوش ' (؟) ن ۲ تا ۴
۳۸۷	۲	۲	۲	اور	هور ' ن ۶ ' ۷
,,	۵	۴	۱	یه (بادام)	دو ' ن ۳ تا ۴ ' ۷
,,	,,	۴	۱	دوجے (زلف)	دوجے یو ' ن ۳ ' تا ۴ ۶ - هور دو ' ن ۷
,,	,,	۴	۲	(مصرعه)	شش دام نے مجهه ششدر و نا کام کیا ' ن ۲ تا ۴
۳۸۸	۹	۲	۱	پڑے جوت	پڑیں چونک ' ن ۶ تا ۷
۳۸۹	۱۲	۱	۳	اگن	لگن ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	کہا	کھی ' ن ۶
,,	۱۵*	۱	۲	جس داغ کی حسرت سوں	جس باغ کے دیکھے سوں ن ۴
,,	,,	۱	۲	هوا لاله داغ	جلا لالۂ باغ ' ن ۷
,,	,,	۲	۱	سینے منیں اک	اس باغ میں یک ' ن ۴
۳۹۰	†۱۷	,,	,,	کا - بندھا - شیرازہ	کے ' ن ۷ - بلد ھے ' ن ۲ ' ۴ ' ۶ ' ۷ - شیرازے ن ۷
,,	۱۸	۱	۱	عشق سوں	خال نمن ' ن ۴
,,	,,	۱	۲	زلف سرں بے تاب	زلف نمن معطض ' ن ۴
,,	۱۹	۱	۱	ھے (مکھه)	یو ' ن ۶ ' ۷

* ن ۴ میں پہلا مصرعه یوں ھے :

تجهه یادسوں سینه ھےمرا روشن باغ

† رباعی ۱۶ ' صرف (ن ' ۶) میں ھے —

صفحہ	رباعی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۹۰	۱۹	۱	۲	یہ (چاہ)	اِس، ن ۷
,,	۲۰	۱	۲	کوں	پہ، ن ۶، ۷
۳۹۱	,,	۲	۲	شاہنشہ مشرقین- کوں	اے بہر شہ حسین (؟) ن ۶-پہ، ن ۶، ۷
,,	۲۱	۲	۱	دیکھے	دیکھی، ن ۶، ۷
,,	۲۲	۱	۱	وہ (زلف)	دو، ن ۶، ۷
,,	۲۲	۲	۱	(کس) سوں	کے، ن ۷
,,	۲۳	۱	۲	رشک (پری)	نمت ہے، ن ۷
,,	,,	۲	۱	جمال	خیال، ن ۶
,,	۲۴	۱	۲	اور - بالا	ہور - بالا ں، ن ۶، ۷
۳۹۲	,,	۲	۱	کھو	یو، ن ۷
,,	۲۵	۱	۲	قضات	قزاق، ن ۷
,,	,,	۲	۲	ترا - بوجھہ	تری، ن ۴-یونچھہ، ن ۳
,,	۲۶	۲	۱	ایسوں	ویسیاں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	لالہ	لالے کا، ن ۷

فردیات (۴۰)

صفحہ	فرد	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
,,	فرد، ۱	۱	کوی	ہے کوی، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	کی	کوں، ن ۳
۳۹۳	۸*	۱	میں	ہے، ن ۶
۳۹۴	†۱۵	۲	نگہ	نظر، ن ۷
۳۹۵	۱۹	۱	کدھر کوں	سو کس پر، ن ۴
,,	۲۴	۱	ہے مجھہ	مجھے، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	تجھہ	اُس، ن ۴

---

* فرد ۶، ضمیمہ میں صفحہ ۱۵، پر آگئی ہے —

† فرد ۱۲، پر پوری غزل اور خمسہ بھی ہے - اور فرد ۱۳، کی زمین میں پوری غزل موجود ہے —

صفحہ	فرد	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۹۶	۲۸	۲	سبز	تیز ، ن ۲
,,	۲۹*	۱	پی جس نے	پیا جو، ن ۲ ، ۷
۳۹۷	۳۳	۱	نون	لون ، ۷
,,	۳۴	۲	چھکاتی ہے	چھکایا ہے (تینوں جگہ) ن ۴
,,	۳۶†	۱	تک	مجھ ، ن ۲
,,	,,	۲	نہ کچھ	نکو ، ن ۲
,,	,,	۲	سدا ہے کہ سداہے	مجھے سینا ہے ، ن ۳تا۴
,,	۳۸‡	۵	(مصرعہ اول)	اکثر آهن دل رجوع هیں تجھ طرف ، ن ۲ تا ۴
,,	۳۹	۱	پی کوں	پیو ، ن ۴

———— :0: ————

* فرد ۳۱، ردیف (ت) میں آنا چاهئے (سات) (صلاۃ) کا قافیہ ہے —

† ن ۳ میں یہ شعر یوں ہے —

درزن کوں کہا ، بر میں ترے یو کیا ہے
بولی کہ نکو چھیڑ مجھے سینا ہے

‡ ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ۷ میں ہے؛ اور فرد، ۳۷ ن ۴ میں اُس طرح ہے جس طرح فٹ نوٹ میں ہے —

غلط نامہ

مقدمہ کلیات ولی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	انتہاے	ابتداے
۴۳	۱۸	مقرض	مقراض
۴۸	۱۱	وقعات	واقعات
۶۰	۲۷	میین	زمین
۶۴	۲۷	بقو	بقول
۶۸	۲۰	۱۹۹۸ھ	۹۹۸ ھ
۷۷	۱۵	غرض کہ	غرض کہ ہر
۹۲	۱۸	زاہد	زہد
۹۷	۱۴	جھہ	تجھہ
"	۲۱	گھے	کھے
۱۰۲	۶	نیں	نین
"	۷	ڈوجا	دوجا
"	۱۳	بجیوں	جیوں کر
"	"	بسونا	بسرنا

کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۲	۲	۰	۰	۲-	(۲) – ۱۱ –
۳	۳	۵	۱	م	کم
۴	۴	۳	۲	کس	اُس
"	"	۴	۱	نیں	نہیں
۵	۵	۶	۱	سوں	تو،

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۷	۸	۴	۱	گل	گلی
۹	۱۰	۳	۱	ہوے	ہووے
۱۵	۱۹	۷	۱	نمن*	نمن
۱۸	۲۲	۱	۲	وزن	روزن
۱۹	۲۵	۶	۲	تہت کا	تہتکا
,,	,,	۷	۲	ات کا	اتکا
۲۱	۲۸	۵	۲	یک	ایک
۲۳	۳۲	۴	۲	یاب	باب
۲۷	۳۵	مقطع	۲	کر	کوں
۲۷	۳۶	۴	۲	نور بہار	نو بہار
۲۹	۳۸	۷	۲	کا کا	کا
۳۰	۴۰	۱	۱	مجر	حجر
۳۳	۴۵	۵	۱	کمال	کہاں
۴۶	۶۴	۱	۱	آنچہو	انجہو
۴۸	۶۷	۴	۱	مصر	مصرع
۵۰	۷۰	۵	۱	مانی	معنی
۵۳	۷۴	۳	۲	گزار	گداز
۵۸	۸۰	۴	۲	بقضا	بقفا
۶۱	۸۴	۵	۲	بے تا	بے تاب
۶۲	۸۵	۸	۱	سی	سن
,,	حاشیہ*	۰	۰	نکلا	نکالا
۶۵	۸۹	۴	۱	ظلسمات	ظلمات
۶۸	۹۴	۴	۲	سب کی حق	سب حق
۶۹	۹۵	۵	۲	دوائے	ردائے
۷۰	۹۷	۴	۱	کاجل	کاجل*
۷۳	۱۰۱	۳	۱	شیریں کے	شیریں

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۸۶	۱۱۴	۳	۱	مانی	مالی
۸۸	۱۱۵	۱۱	۱	چشماں لی	چشماں کی
۹۱	۱۱۹	۱	۱	باتاں ہیں	ہیں باتاں
,,	,,	۳	۱	ناہل	نا اہل
۹۴	۱۲۰	,,	,,	ماد	یاد
۹۶	۱۲۶	۱	۲	فریاد	فرہاد
۹۷	۱۲۹	۱	,,	خبر کو	خبر کر
۹۸	,,	۶	۲	ستیا	سفا
۱۰۰	۱۳۳	,,	۱	حیوں	جیوں
۱۰۶	۱۴۱	۸	۲	درپے	درپئے
,,	,,	۹	,,	گل غدار	گل عذار
۱۱۰	۱۴۵	۲	,,	گل نرگس	گل و نرگس
۱۱۱	۱۴۷	,,	,,	ہوٰس	حواس
۱۱۷ تا ۱۲۴				صفحہ ۱۱۶ تا ۱۲۳	صفحہ ۱۱۷ تا ۱۲۴
,,	۱۵۴	۱	۲	بمں	یمن
۱۲۵	۱۶۴	۳	۱	میں	ہیں
۱۲۶	۱۶۵	۴	۱	راست بازوں	راست بازوں نے
۱۲۸	۱۶۷	۳	۱	دیکھر	دیکھہ کر
۱۳۸	۱۸۱	۱	۲	ورس	درس
,,	,,	۷	۱	نہیں	نہیں ہیں
۱۴۰	۱۸۳	۳	۲	حوف	خوف
۱۴۹	۱۹۵	۵	۲	چا	چاہ
۱۵۴	۲۰۲	۴	۱	صبح کو	صبح کا کر
۱۵۵	۲۰۳	۳	۲	ترا	تیرا
,,	۲۰۴	۱	۲	پراونہ	پروانہ
۱۶۱	۲۱۳	۳	۱	سے	لے

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۱۶۳	۲۱۶	۲	۲	کی جادو	کے جادو
,,	,,	۳	۱	مصروع	مصرع
۱۶۴	۲۱۸	۲	۲	میری	مری
,,	,,	,,	,,	وزہ	ذرہ
۱۶۷	۲۲۴	۳	۱	داورے	داروے
۱۶۸	۲۲۵	۱	۲	خمیر	ضمیر
۱۶۹	۲۲۶	۵	۲	کے شکن	کی شکن
۱۷۰	۲۲۹	۴	۲	کوں	کروں
۱۷۱	,,	۶	۱	سرم	شرم
۱۷۲	۲۳۱	۴	۲	اس سبب	اس کے سبب
۱۷۴	۲۳۴	۵	,,	سو	سوں
۱۷۵	۲۳۵	۳	۱	کیٹک	کٹک
۱۷۶	حاشیہ	۱	۱	مس	میں
۱۷۷	۲۳۷	۵	۲	پلد	پسند
۱۸۴	۲۴۷	۳	۲	بھتر	بھیتر
۱۸۶	۲۵۱	۱	۲	سب	سب
۱۸۹	۲۵۵	۲	,,	نہن	نہیں
۱۹۰	۲۵۶	۴	,,	قاضد	قاصد
۱۹۱	۲۵۸	۱	۲	فکرو ناموس	فکر ناموس
۱۹۲	۲۵۹	۲	۲	سرو	سرد
۱۹۵	حاشیہ سطر		۲	مہفوم	مفہوم
۱۹۶	۲۶۵	۳	۱ - ۲	سمیں	سیمیں
۱۹۹	۲۶۸	۵	۱	عسق	عشق
,,	,,	,,	,,	باآواز	بآواز
۲۰۳	۲۷۴	۱	۲	ھ	ھو
,,	,,	۳	۱	اوآ	اولا
۲۰۴	۲۷۵	,,	۲	نکلف	تکلف

صفحه	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۲۰۶	۲۷۸	,,	۱	توجهة	توجه
۲۰۷	فت نوٹ سطر ۸			شعوں	شعروں
۲۰۸	۲۸۱	۶	۱	حسن	جنا
۲۰۹	۲۸۳	۵	۲	شعو	شر
۲۱۱	۲۸۷	۲	۲	جو هواں	جوهراں
۲۱۲	,,	۴	,,	مشکل	شکل
۲۱۳	۲۸۹	۳	۳	کیوں	کیونکه
,,	,,	,,	,,	هاتهوں	هاتهوں میں
۲۱۴	۲۹۱	۴	۲	پهنچا	پهنچا هے
۲۱۵	۲۹۲	۱	,,	جس	جس کے
,,	,,	۷	۱	ان	آن
۲۲۰	۳۰۰	۱	۱	دلبرے	دلبر
۲۲۳	۳۰۵	۱	۲	بلاگروان	بلاگردان
۲۲۶	۳۱۱	۱	,,	دبی	ڈبی
۲۲۸	۳۱۳	۱۰	۱	انکها	انکهاں
۲۲۹	۳۱۶	۲	۲	ره	وه
۲۳۰	۳۲۲	۴	۲	سبلتان	سنبلستان
۲۳۵	۳۲۳	۲	۱	پتلی کا	پتلی
۲۴۱	۳۳۱	۴	۱	هوے	هووے
۲۴۲	۳۳۳	,,	,,	اکر	آکر
۲۴۷	۳۴۰	۸	۲	عصا	عصا هے
۲۴۹	۳۴۳	۶	۱	پر	په
۲۵۲	۳۴۶	۳	,,	ملعی	معنی
۲۵۴	۳۴۹	۴	,,	پیام	پیا هے
۲۵۵	۳۵۱	۵	,,	منه	مکهه
,,	۳۵۲	۲	,,	قدلے	قد کے
۲۶۰	۳۵۹	۶	۲	دهج	دهج هے

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۲۶۰	۳۵۹	حاشیہ *			دوپارہ،
۲۶۱	۳۶۱	۳	۱	ھ	ھر
"	"	"	"	یوں	کیوں
۲۶۵	حاشیہ			(ن) آگ کا کیڑا	آگ کا کیڑا
۲۶۹	۳۷۰	۲	۲	جس ی	جس کی
۲۷۰	۳۷۱	۱۰	۱	ولی	ولے
۲۷۴	۳۷۵	۲	۱	اکر	آکر
۲۷۷	۳۷۹	۴	۴	خھیازہ	خمیازہ
۲۸۴	۳۹۰	۳	"	ومن	دمن
۲۸۵	۳۹۱	۵	۲	شریں	شیریں
۲۸۷	۳۹۳	۱	۱	عندیں	عنبریں
"	"	۵	"	تھجہ	تجھہ
۲۹۶	۴۰۵	۴	"	تو نہال	نو نہال
۳۰۱	۴۱۱	"	۴	کھنڈچکا	کھینڈچکا
۳۱۶	مستزاد	۷-۲-۳		صبح -	صبح میں
۳۱۸	مخمس ۱	بند ۶ - ۲		دیکھے	دیکھ کے
"	۴	۱	۲	حجیم	جحیم
۳۱۹	"	۳	۱	کان ھے عزیز	کاں ھے عزیز
۳۲۱	۳	۵	۲	خاں ماں	خان ماں
۳۲۴	۵	۴	۴	وسا	دسا
۳۲۵	"	۵	"	باز ھوش	بار ھوش
۳۲۷	۶	۵	۲	ای	اِن
۳۳۰	۸	۱	۴	پیریں	پیرھن
۳۳۲	۹	۲	۱	چھبیلا	مہ چھبیلا
۳۳۳	"	۶	۵	ھت چھتا	ھٹ چھٹا
۳۳۴	۱۰	۲	۱	آ * او	آ او *
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
٣٣٨	١٢	٤	٤	کی خال	کے خال
٣٤٣	ترا،	بند٧	٤	صفافی	صافی
٣٥٢	ق، ١	٦*	٢	دنیں	د نیا
٣٦١	ق، ٢	١	٢	ساتوں	ساتویں
٣٦٢	ق، ٢	٤	٢	عقل ا ل	عقل اول
٣٦٣	ق، ٣	٩	٢	ا مفلسی	آ مفلسی
٣٦٤	ق، ٣	٥	١	انگی	انگلی
،،	ق، ٣	٧	١	سبم	سیم
٣٦٧	ق، ٣	٩	١	دں کی	دل کی
٣٨٦	قطعہ تاریخی	٢	١	معفول	معقول
٣٨٦	رباعی ا	ا	٢	سپ	سب

فرہنگ

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
ہ	کالم اول	٧	انکھیں	انکھیَن
و	،،	١٣	بمعلی	بمعنی
ح	،،	١٤	موجود	موجود ہے
س	٢	١٠	غزل معنی کے میں	غزل کے معنی میں
،،	،،	١٩	متھا یذی	متھائی
ع	١	١٥	تو بنا	تو نبا

ضمیمہ نمبر ١

				غلط	صحیح
٨	١٠	٤	٢	خطرا ہے	خط ا ہے
،،	،،	٦	٢	کمر ؟	کسر
٩	١١	٥	١	کھینچے	کھینچنے
،،	،،	٨	١	مست	مت
،،	،،	٩	١	فریاد	فرہاد

* قصاید میں اشعار کی تعداد بلحاظ صفحہ ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۱۸	۲۴	۶	۱	شاق	شائق
۲۲	فٹ نوٹ	سطر ۵		یہ نہیں	نہیں
۲۵	۳۴	۳	۱	ابرو ہے	آبرو اہے
۲۵	فٹ نوٹ	سطر ۱		دیوان	کسی دیوان
۲۶	۳۶	۳	۲	سمن ؟	سمن
۲۸	۳۸	۴	۱	پانی	پانے
۳۰	۴۱	۲	۲	لا	لام
۳۳	۴۵				یہ غزل غلطی سے درج ہوگئی کلیات میں دیکھو غزل (۳۱۲) صفحہ ۲۲۶ —
۳۵	۵۰	۱	۱	نسیم	نیم
۴۹	فرد ۳۰	۱	۱	قیل و قال	قال و قیل

یہ انجمن کا سہ ماہی رسالہ ہے جس میں ادب اور
زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہے اور محققانہ اور
تنقیدی مضامین درج ہوتے ہیں ہندوستان بھر میں یہی
ایک خالص ادبی رسالہ ہے جو اِس اہم خدمت کو خاص
حیثیت سے انجام دے رہا ہے - اُردو مطبوعات اور رسالوں
پر اِس کے تبصرے امتیازی شان رکھتے ہیں—

چندہ سالانہ مع محصول ڈاک سات روپیہ سکۂ انگریزی

(آٹھ روپیہ سکۂ عثمانیہ)

المـــــ

انجمن ترقی اُردو اورنگ آباد - دکن